ان من الشعر لحکمة وان من البیان لسحرا

الحمد للہ والمنۃ کہ دیوان خوش عنوان در مدح رسول انس وجان من تصنیف شاعر مداح
نبی جناب مولوی امیر اعظم علی صاحب مرحوم المتخلص بہ شایق مفتی اول حیدرآباد دکن



حسب فرمائش جناب سید عبدالقادر صاحب تاجر کتب چارمینار حیدرآباد دکن
وحسب فرمائش جناب احمد حسین صاحب تاجر کتب چارمینار حیدرآباد دکن

در مطبع الرحیمی واقع حیدرآباد دکن طبع گردید
۱۳۳۳

طبع ایک ہزار ۱۰۰۰ نمبر ۱۳۳۳ بار سوم

وما ارسلناك الا رحمة للعالمين

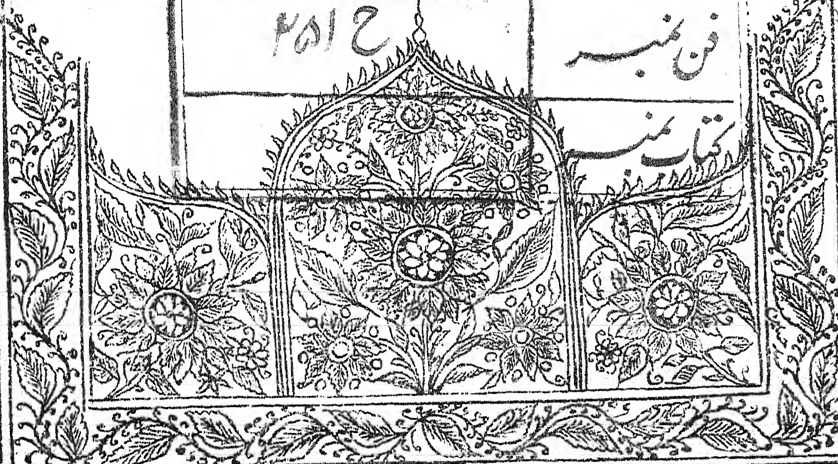
الحمد للہ والمنہ کہ یہ دیوان خوش عنوان در مدح رسول انس وجان من تصنیف شاعر مداح
نبیؐ صلعم جناب مولوی میر اعظم علیصاحب مرحوم المتخلص بہ شایقؔ مفتی اوّل حیدرآباد دکن



حسب فرمایش جناب سید عبد القادر صاحب تاجر کتب چارمینار حیدرآباد دکن
وحسب فرمایش جناب احمد حسین صاحب تاجر کتب چارمینار حیدرآباد دکن

شمس المطابع عثمان گنج حیدرآباد دکن میں طبع ہوا

کتبہ غلام رسول



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارا سینہ ہے مسکن خدا کا — دل پُر داغ ہے گلشن خدا کا
یہ سچ ہے مَن لہ المولیٰ لہُ الکُل — تماشا دیکھ تو بھی بن خدا کا
بری ہے وہم سے عقل و گمان سے — ازل سے پاک ہے دامن خدا کا
محبت بڑھتے بڑھتے عشق ہو جائے — یہی دانہ بنے خرمن خدا کا
تجلی ہے عیان میدانِ دل مین — یہی ہے وادیِ ایمن خدا کا
خدا کا دوست ہے ہر دوست اون کا — عدو احمد کا ہے دشمن خدا کا
رہے تازہ گلِ باغِ محبت — سپھلا پھولا رہے گلشن خدا کا

بہت دنیا مین ترسے لوگ شایق
کرینگے حشر مین درشن خدا کا

بندون سے ادا وصف ہو کسطرح خدا کا — سچ ہے کہ یہ مقدور نہین ماؤشما کا
بیچون و چگون ذات بری عقل و گمان سے — وم بند ہوا جاتا ہے اسجا عقلا کا
وہ رنگ ازل و دور ہی دنیا مین پھسا ہون — ہے ہے یہی وہ ہو کا تھا الست مین بلا کا

ہستی و عدم دونون اس انداز کے صدقے
اک رنگ فنا کا ہے تو اک رنگ بقا کا

جو مانگئے وہ دیتا ہے پروا نہین اُس کو
اخلاص سے اُٹھے تو سہی دست دعا کا

ہر شئے کی صفت تجھ مین ہے اے آدمِ خاکی
کس مجمعِ اوصاف نے کھینچا ترا خاکا

گو لاکھ گنہگار تھا لیکن سرِ محشر
بخشا مجھے اللہ رے کرم میرے خدا کا

جب بات یہ ٹھہری ہے کہ اللہ غنی ہے
بندون کی ادا مین بھی ہو انداز گدا کا

رحمت کا سزاوار گنہگار ہے زاہد
یہ دستِ خطا میرا محرک ہے عطا کا

کیا خوف مجھے حشر کا اور قبر کا شایق
اصحاب کا ہون دوست محبِ آلِ عبا کا

کیا بیان رتبہ ہو اے احمدِ ذیشان تیرا
شبِ معراج وہ انداز وہ سامان تیرا

یعنی اللہ سے دلے اور فتدلے ادنے
ایسا رتبہ نہین دیکھا ہے مگر ہان تیرا

کید کفار بھلا تجھ پہ اثر کیا کرتا
ہر جگہ تھا ترا اللہ نگہبان تیرا

بھول جانا نہ کہین حشر مین ہمراہ رکھنا
ہے ازل سے ہی گنہگارون پہ احسان تیرا

روح ہنستی ہوئی جائیگی سوئے خلد برین
نزع مین سامنے ہو گر رُخِ خندان تیرا

ایکدن فیضِ قدم سے اسے تازہ کردے
دلِ پُر داغ ہمارا ہو گلستان تیرا

گو گنہگار ہون یہ آرزو ہے اے مولا
حشر مین ہاتھ مرے اور ہو دامان تیرا

تجھ مین اکتائی کی اک شان نظر آتی ہے
اک شگافِ درِ وحدت ہے گریبان تیرا

ہان ادھر بھی ہو کرم شمع شبستانِ کرم
میرے دل مین بھی رہے نور درخشان تیرا

دیکھکر گوئے شفاعت تری ہاتھون مین نبیؐ
لوگ کہہ اُٹھین گے ہے حشر کا میدان تیرا

اے صبا کبھی گذر ہو جو ترا طیبہ مین
حیدرآباد مین شایق ہے پریشان تیرا

بھلا کیا ہو سکے ہم سے بیان صدیقؓ اکبر کا
خدائی جبکہ ہے سا[illegible] بیان صدیقؓ اکبر کا

اب بھی تک قرب ظاہر ہے رسول اللہ سے اونکا ۔ ہے آغوش محمدؐ میں مکان صدیق اکبرؓ کا
ہوئے ہیں مسند آرائے خلافت آپ ہی پہلے ۔ نشانِ بے نشانی تھا نشان صدیق اکبرؓ کا
لیا ہے آپ نے صبح شب معراج یا احمدؐ ۔ صداقت میں بہت کچھ امتحان صدیق اکبرؓ کا
خدا نے ثانیِ اثنین اذ ہما فی الغار فرمایا ۔ کرے کیا وصف پھر میری زبان صدیق اکبرؓ کا
نبی کے بعد کہتی تھی زبانِ حال سے ہر شئے ۔ گیا افسوس جو تھا قدر دان صدیق اکبرؓ کا
خم ابروئی تو چون یاد آمد دل بدرد آمد ۔ امامت اور وہ رونا ناگہان صدیق اکبرؓ کا
نجانے حشر تک دل سے مری الفت مرے اللہ ۔ عطا کر مجھکو عشقِ جاودان صدیق اکبرؓ کا
عدو اُن کا رہے خوار و ذلیل و خستہ و ابتر ۔ محب ہو یا الٰہی شادمان صدیق اکبرؓ کا
مسلمانون کی یون تقدیر اونچی ہو تو اچھا ہے ۔ کہ سر ہو اونکا یا رب آستان صدیق اکبرؓ کا

دعا تجھسے یہی ہے رات دن شام و سحر ہر دم
الٰہی ہو دلِ شایق مکان صدیق اکبرؓ کا

یہ دل ہو آشنا حضرت عمرؓ کا ۔ تصور ہو خدا حضرت عمرؓ کا
بلا شک کاشفِ وحی خدا تھا ۔ کلامِ حق نما حضرت عمرؓ کا
خلیفہ اور راتون کو کرے گشت ۔ عجب کچھ عدل تھا حضرت عمرؓ کا
خلیفے دوسرے ہین مصطفےٰ کے ۔ ہے چرچا جابجا حضرت عمرؓ کا
یہ ہے ہر امتی کو حکم احمدؐ ۔ کیا کر تذکرا حضرت عمرؓ کا
ملا ہم کو جو آرام تراویح ۔ یہ سب ہے آسرا حضرت عمرؓ کا
نہ کیون ہر بات راہِ راست کی ہو ۔ نبی تھا رہنما حضرت عمرؓ کا
فتوحات اتنے یہ باعث ہی کن کا ۔ یہ ہے فیضِ علا حضرت عمرؓ کا
رہے ہر لحظہ ہمدم یا الٰہی ۔ زبان پر ذکر یا حضرت عمرؓ کا
ہوئی ہیبت وہین بس جسنے دیکھا ۔ وہ روئے با صفا حضرت عمرؓ کا

جو ظلم کے درپئے تھے سمجھ اُن کی تھی اُلٹی
کیا رتبہ تھا افسوس کسی نے نہین سمجھا
بندہ ہے تیرا گو کہ بُرا ہے کہ بھلا ہے

اللہ کی مرضی
عثمان غنیؓ کا
لیکن یہ دعا ہے

ہو عشق الہی دلِ شایق مین بھی پیدا
عثمان غنیؓ کا

آنکھون مین رہے جلوۂ جانانہ علیؓ کا
صہبائے ولایت سی ہوا بس وہ ہین سرشار
ہجرت کا وہ دن اور شہ دین کا وہ بستر
اسماء الٰہی مین عیان نام علیؓ ہے
اُس شمع شبستانِ ولایت پہ فدا ہے
ہان شان یداللہ در خیبر سے ہے ظاہر
مفہوم یہی لحمک لحمی کا ہے اے دل
کعبہ مین ولادت ہوئی مسجد مین شہادت
چوتھے ہین خلیفہ شہ ابرار کے حضرت
اُس کا نہین دارین مین بے شبہ ٹھکانہ

میرا دلِ پُر درد ہو کاشانہ علیؓ کا
ہاتھ آ گیا ایدل جسے پیمانہ علیؓ کا
کیا خوب تھا وہ جلوۂ مستانہ علیؓ کا
اللہ سے رتبہ نہین بیگانہ علیؓ کا
میرا دل بیتاب ہے پروانہ علیؓ کا
کیا زور تھا اے ہمتِ مردانہ علیؓ کا
ہے شانِ نبیؐ جلوۂ جانانہ علیؓ کا
اللہ کا گھر بن گیا کاشانہ علیؓ کا
ہو مجھ سے ادا وصف تو کاشانہ علیؓ کا
جو شخص کہ ہو دشمن بیگانہ علیؓ کا

شایق کی دعا ہے یہی ہر لحظہ وہر دم
یارب تو بنادے مجھے دیوانہ علیؓ کا

مجھکو اے دل جو میرا شاہ زمن یاد آیا
ہائے وہ نیچی عبا اور وہ براق نبوی
دیکھکر طاق حرم تھام کے دل بیٹھ گیا
عاشقون کو ہی یہی باعثِ مستی ایدل

طائر روح کو طیبہ کا چمن یاد آیا
مجھکو معراج کا بیساختہ پن یاد آیا
خم ابرو ترا جب قبلہ مُن یاد آیا
روح کو اپنا وہ گم کردہ وطن یاد آیا

وصل ہو تب بھی کہوں گا کہ وہ تھا اور مزا
ہجر احمد کا مجھے رنج محن یاد آیا

سونگھکر نکہت گیسوئے نبی دل نے کہا
کس حقارت سے مجھے مشک ختن یاد آیا

ہے مجھے رکھتا ہی تو کیوں میری احمد سے جدا
کیا کوئی ظلم نیا چرخ کہن یاد آیا

ہجر دندان نبی میں جو گری آنکھ سے اشک
دیکھ کر آب مجھے دُرِ عدن یاد آیا

دل میں کرلے جو خیال گل رخسار نبی
مجھکو کثرت میں بھی وحدت کا چمن یاد آیا

التحیات پڑھی میں نے جو با میں نماز
ترا اللہ سے انداز سخن یاد آیا

لب رنگین محمد سے تناسب کیا ہے
یاد میں اوس کے عجب لعل یمن یاد آیا

گر مدینہ میں خدا بھیجدے مجھکو شائق
بھول کر میں بھی کہوں گا کہ عدن یاد آیا

اے پیر مرے غوث الاعظم محبوب خدا معشوق خدا
وے راز خدائی کے محرم محبوب خدا معشوق خدا

تو شاہ مرا میں تیرا گدا میں خادم ہوں تو ہے آقا
مجھکو ہے یہی بس جاہ و حشم محبوب خدا معشوق خدا

فرقت میں مدد کیجے مری پہنچے میں ہی ان کے جان مری
سوز و غم و درد و رنج و الم محبوب خدا معشوق خدا

ہر دم ہو خیالِ روئے روشن اے قبلۂ من اے کعبۂ من
ہر خانۂ دل ہے شکل حرم محبوب خدا معشوق خدا

تم نور نبی وہ نور خدا کیا لطف نرالا ہے آہا
اس شکل حدوثی میں ہے قدم محبوب خدا معشوق خدا

ہوں تشنہ شراب وحدت کا سیراب تو کر جلدی مولا
اے چرخ ولایت ابر کرم محبوب خدا معشوق خدا

یون ہجر مین گذرے عمر مری ہو دہیان ترا یا یاد تری
دن کو مونس شب کو ہمدم محبوب خدا معشوق خدا

قسمت کی بلائین لے لین گے جسدم کہ یہ منظر دیکھین گے
بغداد کا کوچہ ہوا اور ہم محبوب خدا معشوق خدا

ہے عرض یہی یا پیر مرے یا پیر رہے جاری دل سے
چلتا رہے جبتک تن مین دم محبوب خدا معشوق خدا

ہون بند جو آنکھین وصل ہی ہان کھلجائین تو فرقت کا ہی سما
اک مجھ مین غم شادی رہین ہم محبوب خدا معشوق خدا

شایق کی یہی ہے تجھ سے دعا اوس دم ہی جبین سائی کا مزا
سر میرا ہو تیرے پاک قدم محبوب خدا معشوق خدا

ازل سے جستجو مین جس کے ہی ہر ایک شر نکلا — اوسی کا نور آنکھون مین اوسی کا دلین گھر نکلا
ستمگر تجھ سے ہے بڑھکر ترا تیر نظر نکلا — بلا کا توڑ ہے ظالم کلیجہ توڑ کر نکلا
قیامت مین بھی ظالم نے حیا کی انتہا کر دی — کہ سر سے پاون تک دامان محشر اوٹکر نکلا
خیال اب تو ہماری سرخروئی کا ہے ظالم — یہ کیا آنسو کے بدلے آنکھ سے خون جگر نکلا
ہزارون فتنۂ خوابیدہ اک ٹھوکر مین جاگ اٹھے — قیامت ہوگئی برپا جدہر وہ فتنہ گر نکلا
یہ لیجے میکشی سے کر دیا انکار زاہد نے — اسے ہم باخبر سمجھے تھے وہ تو بیخبر نکلا
اودہر تیور مین بل آیا ادہر سر جھک گیا میرا — وہ ابرو تان کر نکلا کہ خنجر کھینچکر نکلا
زمین کوی جانان بھی عجب گنج شہیدان ہے — تڑپتا تن ادہر نکلا اچھلتا سر ادہر نکلا

برا ہو شرم کا ناکام رکھا وصل کی شب بھی
ہمارا مدعا شایق نہ اون سے رات بھر نکلا

سر بکف شوق سے گو کوچۂ قاتل مین رہا — سر فدا کرنے کا ارمان مگر دل مین رہا

شکل لیلیٰ وہ رہا جب نئے محمل مین رہا
کبھی آنکھون مین کلیجہ مین کبھی دل مین رہا

دیکھنے والون کی آنکھون نے اُسے دیکھ لیا
لاکھ وہ پردہ نشین پردۂ حائل مین رہا

آج تک حوصلۂ جور کشی کم نہ ہوا
ہر گھڑی سینہ سپر میرے مقابل مین رہا

کبھی زندان مین اگر نالۂ موزون نکلا
آفرین باد کا اک شور سلاسل مین رہا

لاکھ حجت ہوئی سو طرح کی تکرار ہوئی
اُن کو اصرار وہی دعوئ باطل مین رہا

ناوک افگن ترے ہاتھون کے تصدق جاؤن
بن کے ارمان ترا تیر مرے دل مین رہا

کب تری بزم سے اٹھتے نہین فتنے اے شوخ
حشر بھی سر کو پٹکتا تری محفل مین رہا

دفن کر کے مجھے احباب ہوئے سب واپس
ساتھ میرے نہ کوئی پہلے ہی منزل مین رہا

شوق بسمل نے اُچھالا ہے دم قتل یہ رنگ
داغ بن بن کے لہو خنجر قاتل مین رہا

وصل کا ذکر کیا مین نے بہت خوب ہوا
تھا زبان پر جو مری اب وہ تری دل مین رہا

فصل گل جاتے ہی زردی رُخ گل پر چھائی
ہان مگر رنگ خزان شور عنادل مین رہا

وصل کی رات کا وہ لطف کوئی کیا جانے
یا ترے دل مین رہا یا یہ مرے دل مین رہا

تھا وہ تیرا ہی تو عکس رخ روشن اے شوخ
سوز بن کر ترے رخسار کے جو تل مین رہا

دعوئے ہمسرئ روئے منور تیرا
داغ بن بن کے ہمیشہ مہ کامل مین رہا

وصل مین وہ مجھے سینہ سے لگا کر بولے
اب کوئی اور بھی ارمان ترے دل مین رہا

جان دے کر بھی تہ خاک نہ پائی راحت
ایک مشکل سے چھٹا دوسری مشکل مین رہا

سحر الفت مین مرا جسم ہے تنکے کی مثال
کبھی سیلاب کبھی دامن ساحل مین رہا

سر مقتل جو اڑا رنگ رُخ بسمل کا
بن کے عکس آئینۂ خنجر قاتل مین رہا

نہ تو موت آئی مجھے اور نہ وہ شوخ آیا
مدعا ہائے مرے دل کا مرے دل مین رہا

یاس کہتی ہے نکل آرزو کہتی ہے ٹھہر
نزع مین دم بھی عجب طرح کی مشکل مین رہا

شوق کہتا ہے پہونچ جاؤنگا مین مقصد تک
ضعف کہتا ہے کہ مین پہلی ہی منزل مین رہا

جس نے جو مجھکو کہا ہے مردِ دلین شائق
چار گھر سے جو ملا دامن سائل مین رہا

عشق رف رف سوار ہوتا تھا
مجھکو یون افتخار ہوتا تھا

نزع مین وصل یار ہوتا تھا
اس خزان مین بہار ہوتا تھا

سارا ارمان دل کا نکلتا
سامنے کوئے یار ہوتا تھا

یاد آئی مجھے نگاہ نبیؐ
تیر یہ دل کے پار ہوتا تھا

جان آنکھون مین ہے دم آخر
آج دیدار یار ہوتا تھا

المدد تو بھی اے خیال نبیؐ
ہجر کا غمگسار ہوتا تھا

ہے اشارہ ترے عناصر کا
عاشق چار یار ہوتا تھا

جان عالم کو کچھ خبر ہوتی
دل کو کچھ اضطرار ہوتا تھا

خوب دیدار کا مزا ملتا
دلین اپنے وہ یار ہوتا تھا

نہ ہے دلپہ کیون کدورت ہجر
آئینہ مین غبار ہوتا تھا

ہائے نظارہ پاک گنبد کا
مجھکو بھی ایک بار ہوتا تھا

کوئے احمد ہی مین پڑا رہتا
مجھکو کچھ اقتدار ہوتا تھا

لوٹتا خاک پر مدینے کے
شائق خاکسار ہوتا تھا

ملا میم محمدؐ سے پتا میم محبت کا
مبارک عشق ہو اے دل نبیؐ کی پاک صورت کا

مرا دل شاہد ہے ہان ہان فراق وصل احمدؐ مین
نہ پروا مجھکو دوزخ کی نہ مین خواہان ہون جنت کا

ز عشق ناتمام ما جمال یار مستغنیست
مزا ملتا ہے اپنے ہی کو بس اپنی محبت کا

نبی کے گنبد انور کے آگے ہو جبین سائی
ستارا کب چمک اٹھیگا یا رب میری قسمت کا

اغثنی یا رسول اللہ وظیفہ ہے مرا ہر دم
ازل سے سیکھ آیا ہون یہ فقرہ استعانت کا

بلالو جلد طیبہ مین وگرنہ مین یہین رہون کب تک — کبھی تو بدلے شامِ وصل سے دن میری قسمت کا
اگر دم نکلے یون میرا زہے قسمت خوشا طالع — زبان پر یا محمد روبرو جلوہ ہو حضرت کا
مین اپنی ہی مین اون کو دیکھکر اپنی بلائین لون — نیا ہو ڈھنگ سب کی حسرتون سے میری حسرت کا
جو آنکھین بند کرتا ہون تو جلوہ دیکھ لیتا ہون — عجب کچھ اللہ اللہ رمز ہے خلوت مین جلوت کا
ہر اک گل مین نہان ہے شان یکتائی خدا شاہد — رہے تازہ ہمیشہ یا خدا گلزار وحدت کا
ریاضت کرنیوالا نعمتِ عقبیٰ کا مالک ہے — جہادِ نفس سے یون مال ملتا ہے غنیمت کا
خلیفے چار ہین لیکن ملا صدیق کو رتبہ — صداقت کا عبادت کا سخاوت کا رفاقت کا
حکومت مین عمر کی کیا مزا ملتا تھا ہر اک کو — عدالت کا فراست کا سیاست کا خلافت کا
نظر آتا تھا بس عثمان ذی النورین مین جلوہ — ریاضت کا شرافت کا قرابت کا شہادت کا
شرف حاصل ہوا حضرت علی کو بیدل نادان — ولایت کا امامت کا سیادت کا شجاعت کا

مجھے تو یاد شایق خوب اللہ جمیل ہے
خدا کو عشق پھر کیونکر نہ ہو احمد کی صورت کا

یا نبی رنگ ہر اک مین ہے خود آرائی کا — اور انداز ہے کچھ تیرے تماشائی کا
مجھکو طیبہ مین جو پہونچائے مرا بخت رسا — در احمد پہ ہے کچھ لطف جبین سائی کا
وصفِ احمد تو خدا خوب کیا کرتا ہے — مین ہون بندہ مجھے یارا نہین گویائی کا
میرے یوسف کا نظارہ ہی اگر ہے منظور — جلوہ آنکھون مین ہو یعقوب کی بینائی کا
آرزو جس کو ہے اُن کی مجھے اُس کی حسرت — مین تمنائی ہون احمد کے تمنائی کا
آنکھ ہو بند ترے جلوہ مین مین محو رہون — اس لئے شغل پسند آیا ہے تنہائی کا
میری آنکھون سے مری دل سے کوئی پوچھے مزا — تیری یکتائی کا زیبائی کا رعنائی کا
حشر مین اپنے ہی اعمال سے رکھنا امید — باپ بیٹے کا بھروسہ نہ بہن بھائی کا
وہ ریاضت وہ شہادت وہ مصیبت وہ بلا — آلِ احمد کو ملا رتبہ شکیبائی کا

تیرا ہمسر نہین دنیا مین خدا شاہد ہے — رنگ ہے جلوۂ وحدت تری زیبائی کا

بس ہے تجھکو ترا دلدار محمدؐ پیارا
خوف شایقؔ تجھے کیا حشر کی رسوائی کا

عشق جس دل کو شہ ہردوسرا سے نہ ہوا — آگ مین ڈال اُسی پہلو مین بلا سے نہوا

حال کہتی مرا طیبہ مین مرے احمدؐ سے — ہائے افسوس کہ کام اتنا صبا سے نہوا

ہجر احمدؐ کی مصیبت سے رہائی دیتی — تندرست آپکا بیمار دوا سے نہوا

فرقت وصل محمدؐ کا مزا جس کو ملا — حشر مین ڈراُسی کچھ خوف ورجا سے نہوا

صاف مطلب ہی دلی اور فقدلی کا یہی — کون کہتا ہی تمہین وصل خدا سے نہوا

نہ ہوا نورِ خدا جلوہ نما جلوہ فزا — کبھی ہمسر مرا دل عرش علا سے نہوا

چاند کو کچھ نہین نسبت تری رخ سی ای شاہ — وہ مقابل کبھی تیری کفِ پا سے نہوا

مال تو مال ہی ہے جان فدا دی اپنی — کونسا کام نبیؐ کے رفقا سے نہوا

یا خدا مجھکو گدائی ہو محمدؐ کی عطا — دل مرا خوش کبھی دنیا کی غنا سے نہوا

چشم جوہر مین نہین آئینہ کی خواب نہان — کام غفلت کا کبھی اہل صفا سے نہوا

گو گنہگار تھا لیکن تھا وسیلہ اچھا — بال بیکا کبھی مرا فضل خدا سے نہوا

شعر اچھے ہون تو اچھے ہین بُرے ہون تو بُرے
نعت ہی لکھین یہ شایقؔ شعرا سے نہوا

مزا جس کو ملا ہے مصطفےٰ کی آشنائی کا — اُسے ہر شی مین آتا ہی نظر جلوہ خدائی کا

بلالو پاس قدمون کے مجھے یا سیدؐ عالم — کہ صدمہ سہہ نہین سکتا ہون اب تو جدائی کا

خدا کیواسطے اپنے ہر اک جلوہ کا صدقہ دو — ہوا ہی دیدۂ حق بین مرا کاسہ گدائی کا

نظر اوس گنبد انور پہ جسدم مری پڑجائے — مین سمجھونگا اثر ہی میری قسمت کی رسائی کا

سمجھ مین میری اُسدم آیۂ حبل الورید آئی — رگِ جانسی مزا دلکو ملا جب آشنائی کا

مجھے تو رحمتِ عالم کی رحمت کا بھروسہ ہے
کسی دن تو نظر آئیگا اس مین نور احمدؐ کا
ہراک شئے مین ہراک بن جب نظر کی غور سو مینے
وہان تھی لن ترانی ان منی کا یہان نغمہ
گنہگارو نہین میدانِ محشر خوف کی کچھ جا
نظر کی جبنے اکدم ہوگیا سو جان سو صدقے
کہا اللہ کی رحمت نے بھی محشر مین چلا کر

کسی کو زہد کا ایدل کسی کو پارسائی کا
خیال اسواسطی رکھتا ہون مین دلکی صفائی کا
چمکتا ہے وہی ذرہ نبی کی روشنائی کا
کلیم اللہ حبیب اللہ مین ہے رمز آشنائی کا
محمدؐ نے لیا ہے ذمہ امت کی رہائی کا
عجب انداز تھا اپنے نبی کی دلربائی کا
گنہگارو مزا لوٹو کی مصطفائی کا

خیال دنیوی مین پھنس نجائے آپکا شایق
مدد کیجے یہی ہے وقت اب مشکل کشائی کا

عاشقون کے دل سی پوچھو عشق احمدؐ کا مزا
ای مسلمانو ہے ان کنتم تحبون سی صاف
دیکھنے والے ہراک شئی مین ہین اس کو دیکھتے
کوئی چیز اچھی نہو معلوم جز محبوب کے
اسمین جو اک دہیان رہتا ہو وہ اسمین ہی کہان
شغل دید مصطفےٰ مین محو ہو جاتا ہون جب
شہر طیبہ مین نظر ہو گنبد پر نور پر
روز محشر دے اگر قدرت مجھے میرا خدا

اس مزے مین لے رہے ہین اور وہ کیا کیا مزا
چاہیے ہر ہر کے دل مین ہو محبت کا مزا
نام شیرین مین محمدؐ کے ملا آہا مزا
اُس گھڑی ملتا ہے دلکو کچھ محبت کا مزا
سچ تو یہ ہی وصل سے فرقت کا ہے اچھا مزا
کیا کہون ملتا ہی میری دل کو بھی کیا کیا مزا
موت آئے جیتے جی ملجائے مرنے کا مزا
دشمنان مصطفےٰ کا دان چکھا دونگا مزا

کیون نہ ہو باعث ہے یہ عشق رسول اللہ کا
واہ شایق شعر مین ہے آپ کے اچھا مزا

جب رہنما بنے گا شاہ زمن ہمارا
آئے نظر الہی جسدم بہار طیبہ

آئیگا راستی پر اُس دم چلن ہمارا
کہدے کا بلبل دل یہ ہے چمن ہمارا

هستی سے دل لگانا مشرب نہین ہی اپنا
مشہور جو عدم ہے وہ ہے وطن ہمارا

ہے جان ہی مین جانان کہدی یہ نعت روحی
بے کار محض ہوگا اک دن یہ تن ہمارا

بانگے رسول ہمکو جسدن بلائین نزدیک
اسوقت لطف دے گا یہ بانکپن ہمارا

ہو مدح جن کی وہ بھی قرآن مین سراسر
توصیف مین ہے اونکے قاصر دہن ہمارا

محشر مین عاصیون کو خوف و خطر ہی کیا ہے
سچ ہے کہ ذوالکرم بھی ہے ذوالمنن ہمارا

ہو شمع نور احمد جس وقت ہم مین روشن
فانوس وار ہوگا یہ پیرہن ہمارا

فرقت کا روز یارب اب وصل سے بدلدے
اچھی خوشی دکھائے رنج و محن ہمارا

ہم عشق احمدی مین ثابت قدم یہان ہین
مرقد مین بھی رہےگا قایم سخن ہمارا

ذکر رسول ہم سے چھوٹے نہ یا الٰہی
نعت محمدی ہو ہر دم سخن ہمارا

شایق یہی ہماری خالق سے التجا ہے
اچھا رہے ہمیشہ شاہِ دکن ہمارا

دل مین بھروسہ ہو شہ جیلان کی ذات کا
اے خادمو یہی ہے طریقہ نجات کا

جس نے ستی ہوا وہین دل ہی غلام غوث
اللہ رے اثر مرے حضرت کی بات کا

جب شعر مین رقم ہوا وصف جناب غوث
لفظون مین ڈھنگ آگیا عین الحیات کا

اے ذات غوث المدد ای غوث الغیاث
پرتو پڑے غلام پہ نورِ صفات کا

یا پیر تن مین آمد و شد کیون نفس کی ہے
کیا رمز ہے کچھ اس مین حیات و ممات کا

کیونکر ملے نہ اشرف مخلوق کا خطاب
انسان ہی مین وصف ہے کل کائنات کا

تجھ مین نہان ہے پیر مرے نور مصطفٰے
تیری کرامتون مین اثر معجزات کا

یون عشق پیر ہی مین خوشی سے بسر ہو عمر
دھوکا ہو دن پہ عید کا شب پر برات کا

یا پیر مجھکو جلد بلا لو قدم کے پاس
کیا اعتبار زندگی بے ثبات کا

دکھلادے یا خدا مجھے بغداد کی فضا
گل ہو کہین چراغ نہ میری حیات کا

شایق یہی ہین کہتے غلامان دستگیر
ہم کو گھمنڈ پیر کے ہے التفات کا

خم نہ ہو کیونکر میرا سر سوئے فخر انبیا
ہے مرا کعبہ خم ابروئے فخر انبیا

آرزو ہے خاک مین طیبہ کے یہ ملجائے خاک
میرا مدفن ہو الٰہی کوئے فخر انبیا

ہے اناقی نور سے ظاہر ہر ایک مین ان کا نور
ہے نہان ہر پھول مین خوشبوئے فخر انبیا

ہم سیاہ کارون کو ایدل کیا سیاہ کاری کا ڈر
ہاتھ آیا دامن گیسوئے فخر انبیا

نخل طوبےٰ سے لپٹ کر خواب مین رونے لگا
تھی جو یاد قامت دلجوئے فخر انبیا

ہر مصیبت راحت فردوس بخشے گی مجھے
نزع مین آئے نظر گر روئے فخر انبیا

یا خدا مجھکو اوسی کے ساتھ کر دینا ضرور
قافلہ جو ہو روانہ سوئے فخر انبیا

لحمک لحمی کا منظر تھا در خیبر کا حال
تھا جو بازوئے علی بازوئے فخر انبیا

کیون نہ ہو شایق فدائے یار غار مصطفےٰ
ہے مکان صدیق کا پہلوئے فخر انبیا

جب لطف ہے آنکھ مین نظر کا
نظارہ ہو سید البشر کا

طیبہ مین بلائین گے محمدؐ
ہون منتظر آہ کے اثر کا

دیوانہ کوئے احمدی ہون
بتلا دو پتہ نبی کے گھر کا

دیدار مین اون کے محو ہو جاؤن
انداز ہو مجھ مین بیخبر کا

بے خوف کیا ترے کرم نے
گو حشر بھی تھا مقام ڈر کا

سر استون کا ہو الٰہی
پتھر ہو نبی کے پاک در کا

بلوا لو عرب مین یا نبی اب
کر دو نہ مجھے پرائے در کا

طیبہ ہی مین میرا جسم ہو خاک
اور وہ بھی تمہاری رہگذر کا

آتے ہی خیال نور احمد
دھوکا ہوا شام پر سحر کا

ہے دامن تر گنہگار رو — کچھ خوف رہا نہین سقر کا
ہو روئے رسول کے مقابل — یہ شمس کا منہ نہ منہ قمر کا
اے صل علی جمال احمد — تو نور ہے میری نظر کا

شایق ہے خدا کا فضل درکار
کیا عشق مین کام زور و زر کا

عشق نبی نے جام اک ایسا پلا دیا — مست جمال احمد مرسل بنا دیا
وہ وحشت جنون کا ہی مجھ ناتوان مین زور — نالہ کیا تو عرش معلے ہلا دیا
معراج کی وہ شب وہ محمد کا بانکپن — انداز مصطفائی نے مجنون بنا دیا
پھونچا دیا نہ شہر عرب مین نبی کی پاس — میرے خدا نے پھر مجھے دنیا مین کیا دیا
کیا جانے مجھکو کونسے ہے چاند کا خیال — یوسف کا ذکر سنتے ہی جو مسکرا دیا
حضرت کے روئے صاف سی ہمسر نہ ہو کہین — اللہ نے بھی چاند مین دھبہ لگا دیا
ہاتھ آیا بوسہ کف پائے محمدی — اپنے کو ہم نے خاک مین جسدم ملا دیا
مژگان مصطفے کا ہی ہردم مجھے خیال — تیرون کا مین نے دلکو نشانہ بنا دیا

شایق یہی کہون گا قیامت مین دیکھنا
عشق محمدی نے یہان بھی مزا دیا

روئے احمد پر یہ دل شیدا ہوا اچھا ہوا — اختر قسمت چمک اوٹھا مرا اچھا ہوا
مجھکو خالق نے کیا پیدا جو امت مین تری — شکر ہے یا مصطفے اچھا ہوا اچھا ہوا
ڈر مجھے حد سے سوا تاریکئ مرقد کا تھا — نور احمد نے جو دل مین گھر کیا اچھا ہوا
الفت نور خدا نے کی جو میری رہبری — دل سے میری لامکان تک راستہ اچھا ہوا
ای صبا دل سے ترا ممنون ہون مشکور ہون — حال تو نے مصطفے سی کہدیا اچھا ہوا
مین یہی کہتے ہوئے سونپونگا جان اللہ کو — ہجر احمد مین مری آئی قضا اچھا ہوا

دل کے آئینہ مین ہے نور نبی جلوہ فگن
دل گیا صد شکر صورت آشنا اچھا ہوا

کیون نکالون مین ترے تیر نظر کو قلب سے
دوسرا دل مجھکو خالق نے دیا اچھا ہوا

دیکھکر بستی محمد کی کہا دل نے مرے
ہو مدینہ اور مین کیا پوچھنا اچھا ہوا

یا نبی صدقے ملے ہم کو بھی ملتی رات کا
آپ سے معراج مین خالق ملا اچھا ہوا

ہون وہ عاصی بعد مرنیکے کہے گی خلق سب
سو بھلون مین اک برا تھا مر گیا اچھا ہوا

حشر مین بے موت مارا تھا تجھے اعمال نے
شافع محشر مرا حامی ہوا اچھا ہوا

ہجر احمد مین خوشی اسکی ہے ای شایق تجھے
درد دل درد جگر بڑھتا چلا اچھا ہوا

عشق نبی مین جب مین اپنے وطن سے نکلا
خوش ہو گیا مرا دل بیت الحزن سے نکلا

اُس جا نہ کام آئے احباب اور اقارب
کام اپنا روز محشر شاہ زمن سے نکلا

بانکے نبی کا جلوہ تھا سامنے جو اپنے
مرنے کے وقت دم بھی کس بانکپن سے نکلا

بیچی جو تھی محبت مین حشر مین بھی اپیل
کہتا ہوا محمد چاک کفن سے نکلا

ہر ہر کلی بو ہے اسمین ہر ہر کا رنگ اُس مین
یا رب یہ گل رسالت ہے کس چمن سے نکلا

کہتا ہون سونگھکر مین بو زلف مصطفیٰ کی
یہ مشک یا الٰہی اچھے ختن سے نکلا

جب نزع مین پڑھایا یارون نے مجھکو کلمہ
سن لیتے ہی محمد دم میرا تن سے نکلا

چل تو بھی سوئے طیبہ پھر لطف عشق کا ہے
ہوتی ہے قدر گوہر جب دم وطن سے نکلا

مرنے کا غم نہ کر تو عین وصال ہے یہ
یہ جان لے جہان کے رنج و محن سے نکلا

دل رہا ہے سن کر وصف جمال احمد
یہ نور یا الٰہی کس انجمن سے نکلا

نکلون جو مین یہان سے طیبہ مین غل ہو برپا
دیوانہ مصطفیٰ کا شایق دکن سے نکلا

طالب ہون یا نبی رخ انور کی دید کا
ہو نور شام ہجر مین بھی صبح عید کا

مشکل بہت ہے راہ حقیقت سنبھل کے چل
نکتہ ہی مین ہے رمز شقی و سعید کا

دنیا کی نعمتون سے بھلا کیون ہو نفس سیر
دوزخ مین تخمہ چاہیئے ہل من مزید کا

دیوانہ ہو گیا سخن امینا سے مین
انداز کل رگون مین ہے حبل الورید کا

مازاغ چشم زلف ہے واللیل رخ ضحیٰ
صورت کسی کی رنگ کلام مجید کا

عید کسان بغرہ شوال می شود
اپنی تو عید جب ہے کہ ہو لطف دید کا

دس بار رحمت آئے پڑھے جو کہ ایک بار
گویا درود پاک ہے تحفہ نوید کا

جو ہو فدائے خنجر ابروئے مصطفےٰ
محشر مین اوس کو رتبہ ملیگا شہید کا

محشر کے دن کو عید کا دن کہتے ہین کیون
بازار گرم ہے مرے یوسف کی دید کا

لیتے ہی نام کیون در فردوس کھل نہ جائے
احمد کے ہے الف مین جو نقشہ کلید کا

بانکے رسول تزعین اتنی ہے آرزو
آنکھون مین نور ہو ترے جلوہ کی دید کا

روئے نبیؐ ہے آئینہ مین قلب صاف مین
موقع ہے خوب دید کا اور باز دید کا

ہر دم مین نام یار ہو ہر وقت ذکر یار
شایق یہ ڈھنگ ہو تری گفت و شنید کا

محمدؐ ہمارا پیمبر ہوا
نصیبا غریبون کا یاور ہوا

خبر لو خدا کے لئے یا نبیؐ
بہت ہجر مین حال ابتر ہوا

نظر آئی جب تیغ ابروئے یار
عجب لطف اللہ اکبر ہوا

فراق نبیؐ مین وصال نبیؐ
تصور سے یہ ڈھب میسّر ہوا

سرور آیا دل مین تو آنکھون مین نور
وہ بے پردہ جب روز محشر ہوا

کریگا سپید اوس کو آپ کرم
گناہون سے کالا جو دفتر ہوا

ملے درہم داغ عشق نبی
ہمارا بھی دل اب تونگر ہوا

دکھائی گئی جب شبیہ رسول
مزارا پنا اوسدم منور ہوا

نہ کیون بحر وحدت مین تیری یہ دل
کرم سے نبی کے شناور ہوا

یہی میم احمد احد کا ہے دل
یہی رمز اللہ دلبر ہوا

رسولون مین کوئی رسول آپ سے
نہ بہتر ہوا اور نہ ہمسر ہوا

ملی راہ وحدت کی منزل ہمین
نبی اپنا جس وقت رہبر ہوا

سفر ملک طیبہ کا یا مصطفےٰ
نہ شایق کو اب تک میسر ہوا

شکر ہے اللہ کا دلبر نبی اپنا بنا
کام قسمت کا گنہگار و جو بگڑا تھا بنا

رنج ہو یا درد ہو یا غم ہو یا ہو اضطراب
ہجر مین احمد مین جو کچھ دم پہ بنا اچھا بنا

عشق نور احمد مرسل کا صدقہ دیکھئے
داغ دل عشاق کا رشک ید بیضا بنا

ہائے وہ آنکھون مین سر مہ وہ عمامہ وہ عبا
اپنا پیغمبر شب معراج کیا پیارا بنا

شعلۂ رخسار احمد کی تجلی دیکھکر
بن گیا تجلی مرا دل اور کبھی پارا بنا

سنتے ہی شہرت نبی کے حسن کی دل دیدیا
آج بازار محبت مین میرا سودا بنا

عشق جبدن سے ہوا اس بحر خوبی کا مجھے
فیض عرفان خدا سے دل مرا دریا بنا

دیکھکر تصویر مرقد مین بھی کہدون گا مین
کس کے پیارے ہاتھ سے پیارے ترا نقشا بنا

من لہ المولی کا یہ مفہوم ہے اے دوستو
اس کے سب بنجاتے ہین جو شخص اللہ کا بنا

صاف کر دل کو کہ وہ ہے منظر نور رسول
جسم ظاہر کی نہ کر تو فکر بگڑا یا بنا

ہو بھی جا دیوانۂ روئے محمد مصطفےٰ
تو نہ احمد کا بنا دنیا مین آکر کیا بنا

گرمئ عشق نبی نے مجھکو پھونکا اسقدر
آفتاب حشر بھی دل کا مری چھالا بنا

اس طرح کی پیاری صورت کس نے پائی یا نبی
ایک شایق چیز کیا ہر ہر ترا شیدا بنا

عشق ہے جب سے نبی کے عارض پر نور کا
اپنے ہر ہر رگ مین پوشیدہ ہے جلوہ طور کا

پاس قدموں کے بلا لو یا محمد مصطفےٰ
اپنے ہر ہر رگ میں پوشیدہ ہی جلوہ طور کا

جو کہ عاشق ہے جمال احمد مختار کا
وہ پری کا شیفتہ ہے اور نہ خواہاں حور کا

جب تصور میں ہوں آنکھیں بند سب نزدیک ہی
گو کہ ظاہر میں مدینہ شہر ہے اک دور کا

قامت احمد کا شیدا ہوں ازل سے دوستو
تذکرہ ہر دم ہو یوم ینفخ فی الصور کا

کہہ نہ زاہد خانۂ دل کو مرے تو بے چراغ
ہے تصور اس میں احمد کے رخ پرنور کا

آتی ہیں ٹھنڈی ہوائیں کوچۂ محبوب کی
کام روزن آ گیا دل کے مرے ناسور کا

فکر کیا ہے نور احمد دل میں ہے جلوہ فگن
تیرہ مرقد میں جو عالم ہو شب دیجور کا

کیوں نہیں اب تک مدینہ میں بلایا آپ نے
عذر تو مقبول ہوتا ہے ہر اک معذور کا

ہو تصور میں تجلی روئے احمد کی اگر
مردمک موسیٰ ہو آنکھوں میں ہو جلوہ طور کا

اے صبا جا کر مدینے میں یہ کہہ سرکار سے
ہے برا حال اب دکن میں عاشق رنجور کا

دیکھ دل کو غور سے وہ بے نشاں تو ہی نہیں
لامکاں کہتے ہیں جسکو راستہ ہی دور کا

عاشق رخسار احمد نزع میں ہو جس گھڑی
بدلے یٰسین کے سناؤ اسکو سورہ نور کا

رازداری چاہئے تھی اُن کو مشتاق یار کی
بھید جب دم کھل گیا سر کٹ گیا منصور کا

میں شیفتہ ہوں اوسی حسین کا خدا کو ہے عشق حسن حسین کا
جو ناز ایسے ہے نازنین کا وہ راز ہے صورت آفرین کا

کبھی ہے شغل اپنے دل کو اچھا تو پھر ہو شام سحر نظارا
کبھی تصور ہو پاک رخ کا کبھی ہو اوس زلف عنبرین کا

کہاں ہے لوگو مرا پیمبر پتا بتا دینا پھر دا ور
مکان ہے جس کا یہ قلب مضطر ہوا ہوں عاشق اوسی مکین کا

ہوئی جو برگشتہ میری قسمت کہوں میں کیا منہ سے دل کی حالت

نظر آتی وہ زلف و صورت کھلا نہین راز کفر و دین کا

فسانہ حسن یوسفی پر جو رو رہا ہون تڑپ تڑپ کر
کہون مین کیا تم سے دل مین اکثر خیال آتا ہے کس حسین کا

ہوا جو کم ضعف و درد اٹھا تو دل بھی تڑپا جگر بھی تڑپا
فراق احمد نے وہ ستایا کہ ہم کو رکھا نہین کہین کا

دکھا دے اللہ کوئے حضرت اور اونکی وہ پیاری پیاری صورت
نہین مجھے آرزوئے جنت نہ دل سے خواہان ہون حور عین کا

ہے اون کے ہاتھ آبرو ہماری نبی کا ہے فضل فضل باری
نہین ہے خوف سیاہ کاری اشارہ بس چشم سرمگین کا

ہو اوس گھڑی خوف نزع کا کیا بجا ہے شایق تمھارا کہنا
نبی کا ہو سامنے جو چہرہ رہے نہ کھٹکا دم پسین کا

رب کا دلدار کملی والا — سب کا مختار کملی والا
رحمت اوس کی رہے گی سب پر — پیارا سرشار کملی والا
آنکھین آہو کمانی ابرو — بانکا سردار کملی والا
امت کا غم رہے گا ہر دم — بے شک غمخوار کملی والا
ڈھانپے گا وہ گنہ کو سب کے — نور ستار کملی والا
دل کہتا ہے ہمارا ہر دم — کہئے ہر بار کملی والا
اونچی اعلےٰ سپاہی افسر — سب کا سالار کملی والا
میٹھی باتین کریگا سب سے — شیرین گفتار کملی والا
خوش خوش روز قیامت آیا — شان غفار کملی والا

سچ ہے شایق وہی ہے ہان ہان

دل کا مختار کملی والا

رسول اللہ دکھا ناآج تو ہم کو جمال اپنا
ہوا ہے آپکی فرقت مین کچھ بیطور حال اپنا

دکھا دو زلف شب گون ایکدن ہم تیرہ بختون کو
خطاؤن مین گناہون مین پھنسا ہی بال بال اپنا

تصور تیری ابرو کا تصور تیری آنکھون کا
انھین بانکے خیالون مین رہی بس اشتغال اپنا

دکھانا پیاری پیاری شکل وقت جانکنی ہمکو
خدا کیواسطے سن لیجیی اک ہی سوال اپنا

رہی خورشید رخ احمد کا تابان حشر تک دلین
نہ دکھلاتا ان آنکھون سے خدا ہمکو زوال اپنا

مبارک جام جم کو ہین تو نازے ہے دلپر
یہان سب کچھ دیکھا دیتا ہی یہ جام سفال اپنا

بہت کچھ منہ سے کہتے ہین مگر ہوتا نہین کچھ بھی
مطابق قال کی ہو جائی یا اللہ حال اپنا

الٰہی جلد دکھلا چاند سی صورت محمدؐ کی
جدائی مین کہین کچھ سی نہ کچھ ہو جائی حال اپنا

ہماری روح طیبہ جائیگی بے شبہ ای شائق
انھین پیارے خیالون مین اگر ہو انتقال اپنا

بانکے رنگیلے مصطفٰے میریطرف بھی دیکھنا
تیری نظر کی مین فدا میری طرف بھی دیکھنا

خواہش جام جم نہین آرزوے حشم نہین
میری یہی ہے التجا میری طرف بھی دیکھنا

غیر نہین ہون یا نبی آپکا ہون مین امتی
آپ میری مین آپ کا میری طرف بھی دیکھنا

پیاس سے ہوکی بیقرار حشر مین ہون نہ شرمسار
تشنۂ دشت کربلا میری طرف بھی دیکھنا

ہون تیری غم مین نیم جان آنکھو نسی اشک ہین روان
شیر خدا کے دلربا میری طرف بھی دیکھنا

تخت جلال پر بیٹھا بیٹھے جو حشر مین خدا
رحمت دو جہان ذرا میری طرف بھی دیکھنا

حشر مین ہو کے خستہ جان گریہ کنان جو آؤن وان
ہنستے ہوئے شاہ ہدا میری طرف بھی دیکھنا

کشتی نہ غرق ہو مری بحر گنہ مین یا نبیؐ
آپ ہین او سکے ناخدا میری طرف بھی دیکھنا

چاہیئے ہم غریبون پر لطف و کرم کی اک نظر
آپ ہین شاہ مین گدا میری طرف بھی دیکھنا

شائق خستہ کی یہی عرض ہے تم سے یا نبی

جبکہ پکارون احمدا میری طرف بھی دیکھنا

وہ محراب ابرو دیکھاتا کسی کا
وہ سجدے مین سر کو جھکاتا کسی کا

بیچی نازلیخا کے پیارے تھے یوسف
شفیع الورا تو ہے پیارا کسی کا

کیا دونون عالم سے قطع تعلق
ہوا دل مین جب عشق پیدا کسی کا

رہا ہون جہنم سے عاصی ہزارون
ہو گر بہر بخشش اشارا کسی کا

فقرو ہوئے بس نکیرین سُن کے
میرے منہ سے جب نام نکلا کسی کا

اُسے مالک آسمان کیون نہ سمجھون
زمین پر نہ گرتا تھا سایا کسی کا

نظر آتا ہے مجھکو اللہ شاہد
محمدؐ کے جلوے مین جلوا کسی کا

دعا تجھ سے ہر دم یہی ہے الٰہی
دکھا پاک روضہ دوبارا کسی کا

ترا ہاتھ ہے اور دامان احمدؐ
مبارک ہو شایق سہارا کسی کا

حسن نبیؐ کا گرم جو بازار ہو گیا
خود صانع ازل بھی خریدار ہو گیا

جب عشق زلف احمد مختار ہو گیا
دن بھی ہماری حق مین شب تار ہو گیا

جلوہ دکھا دو اب تو خدا کیلئے نبی
مضطر زیادہ حد سے دل زار ہو گیا

جلدی بلاؤ مجھکو عرب مین ہر رسول
بیزار مین تو ہند سے سرکار ہو گیا

کیا خوف اوس کو حشر مین میزان کی تول کا
پلے پہ جس کے احمدؐ مختار ہو گیا

اکبار جس نے دیکھی تری شکل چاند سی
سو جان سے وہ تیرا خریدار ہو گیا

آئی بہار تازہ ہوئے زخمہائے دل
پھر سبز میرے سینہ کا گلزار ہو گیا

محروم تیرے رحم سے رہتا مرے رحیم
اچھا ہوا جو مین بھی گنہگار ہو گیا

خادم جو سمجھے اپنے کو مخدوم ہے وہی
ڈالا وہ جھک گیا جو ثمردار ہو گیا

شایق ہے تو بھی دید کا طالب خبر نہین

موسیٰ کا حال کیا دم دیدار ہو گیا

یا محمد مجھے طیبہ مین بلانا ہوگا ‌ ‌ ‌ جیتے جی مجھکو وہ دربار دکھانا ہوگا
ہائے اوس دن مجھے آرام سے نیند آئیگی ‌ ‌ ‌ سنگ دہلیز محمد کا جو سرہانا ہوگا
آرزو کہتی ہے آئینگے نبی وقت اخیر ‌ ‌ ‌ یاس کہتی ہے تجھے جان سے جانا ہوگا
ہم سر حشر جو چلائینگے احمد احمد ‌ ‌ ‌ امتی امتی کہتے ہوئے آنا ہوگا
دم نکلنے کا نہین آپ نہ جبتک آئین ‌ ‌ ‌ نزع مین شربت دیدار پلانا ہوگا
بھید اللہ کا کھلجاتا ہے لیکن پہلے ‌ ‌ ‌ شکل احمد کو تصور مین جمانا ہوگا
روبرو روضہ کے گرجاؤنگا جاکر اے دل ‌ ‌ ‌ لوگ پوچھین گے تو چکر کا بہانا ہوگا
تاب خورشید قیامت کی نہ آئیگی ہمین ‌ ‌ ‌ اپنا دامان کرم ہم پہ اڑھانا ہوگا
دیکھکر روضۂ انور یہ کہونگا روکر ‌ ‌ ‌ یا نبی اب مجھے جلوہ بھی دکھانا ہوگا
عاصیون کو سوئے دوزخ جو فرشتے کھینچین ‌ ‌ ‌ اون کے ہاتھون سے سر حشر چھڑانا ہوگا

شایق اعمال تو ایسے نہین کس منہ سے کہون
یا محمد مجھے طیبہ مین بلانا ہوگا

شکل احمد مین نظر آتا ہے کیا کیا آہا ‌ ‌ ‌ کبھی وحدت کبھی کثرت کا تماشا آہا
حشر مین دیکھکے احمد کو یہ چلاؤنگا ‌ ‌ ‌ آرہا ہے وہ مرا چاہنے والا آہا
تیری ہر بات عجب بات ہے میٹھی میٹھی ‌ ‌ ‌ تیرا ہر ناز ہر انداز ہے پیارا آہا
آپکا اوج بھی وہ اوج تھا سبحان اللہ ‌ ‌ ‌ یاد ہے خوب مجھے سورۂ اسرا آہا
سبز بختی مجھے سرسبز کرے گی کس دن ‌ ‌ ‌ کب نظر آئے گا وہ گنبد خضرا آہا
روبرو جلوۂ احمد ہو نکلجائے یہ دم ‌ ‌ ‌ ہے تمنا بھی میری پیاری تمنا آہا
جب زبان پر مرے آتا ہے انا من نورِ ‌ ‌ ‌ مجھ مین کچھ اور نظر آتا ہے آہا آہا
شان وحدت نے کہا تھام کے دل صل علی ‌ ‌ ‌ شب معراج چلا جب مرا بانکا آہا

ابھی بول اُٹھون گا مین دیکھ کر طیبہ کی فضا — ہر گلی کوچہ بھی پیارے کا ہے پیارا آہا

لطف تعریف محمد وہ ملا اے شایق
ہم تو کرنے لگے اب نعت کا دعویٰ آہا

نبی ہے احمد مختار میرا — مین خادم ہون وہ ہی سردار میرا
اَبِیتُ عِندَ رَبِّی جسکی ہو شان — وہی دلدار ہے دلدار میرا
کبھی تو خواب مین دیکھون نبی کو — یہ بخت خفتہ ہو بیدار میرا
اسی پر فخر ہے مجھکو محبو — کہ محبوب خدا ہے یار میرا
قسم ہے آپکی آنکھون کی حضرت — جدائی مین ہے دل بیمار میرا
یہ ہے حکم محمد سوئے دوزخ — نجائے امتی زنہار میرا
شگفتہ ہون گل داغ محبت — پھلا پھولا رہے گلزار میرا
نہ خالی جائے یارب تاقیامت — نبی کے دشمنون پر وار میرا
صبا طیبہ مین جاکر عرض کرنا — نبی سے سارا حال زار میرا
نہ تھا وہم وگمان کو دخل جس جا — وہان اُس جا گیا سردار میرا
الٰہی آرزو دل کی یہی ہے — گذر طیبہ مین ہو اکبار میرا
درود اسواسطے پڑھتا ہون ہر دم — کہ ذکر آئے سر دربار میرا

مزا ہے حشر مین پوچھین جو احمد
کہان ہے شایق غمخوار میرا

جب رخ روشن رسول اللہ کا یاد آگیا — عاشقان دل شکستہ کو خدا یاد آگیا
ذکر سن کر طور کا کہنے لگے صل علیٰ — ہم کو معراج محمد کا مزا یاد آگیا
زلف وروے مصطفےٰ کا آگیا جسدم خیال — سورۂ والّیل و والضحیٰ یاد آگیا
دیکھکر روتا ہون مین اپنے دل بیمار کو — کیا کرون مجھکو مرا عیسےٰ ادا یاد آگیا

دیکھکر خوف و رجاء ہجر و وصل احمدی — اے گنہگارو ہمین روز جزا یاد آگیا
آپ و رہائے گنہ مین یاد آئے مصطفےٰ — کشتئ تن ڈوبتے ہی ناخدا یاد آگیا
بھول بیٹھے تھے میسر تھی جو راحت آپکو — حضرت دل کیون مصیبت مین خدا یاد آگیا
چاک کر ڈالا وہین اپنا گریبان ہجر مین — اپنے پیارے کا جو دامان عبا یاد آگیا
یا محمدؐ آپ کے ہے نور سے دل سرفراز — اوج اوس کا دیکھکر عرش علا یاد آگیا
ہے ہوائے مصطفےٰ مین اسطرح یہ مضطرب — دیکھکر دل کی تڑپ قبلہ نما یاد آگیا

بیٹھے بیٹھے رو رہے ہو آج کس کی یاد مین
حضرت شایق کہو تو تم کو کیا یاد آگیا

ہے یہی خواہش کہ چل کر قبر اطہر دیکھنا — کب مرا یہ مقصد دل آئیگا بر دیکھنا
بھول جائے گی زلیخا حسن شاہ مصر کو — روئے حضرت سے رخ یوسف اٹھا کر دیکھنا
عاصیان امت تو از گنہ ہستند زار — اک نظر یا چشم رحمت میرے رہبر دیکھنا
تشنۂ دیدار ہون اے شافع روز جزا — دھن یہی ہے روز محشر روئے انور دیکھنا
جو عرق حضرت کا سونگھے پھر نہ خوشبو کا نام — اس قدر ہوگا دماغ اوسکا معطر دیکھنا
روز محشر مثل اختر ہونگے جملہ مرسلین — آپ آئینگے نظر ماہ منور دیکھنا
وقت رخصت کی حرم سے یہی دل چاہتا — دیکھنا سوئے مدینہ پھر پلٹ کر دیکھنا
چشم رحمت سے گنہگارون کے حال زار کو — یا ابوبکر و عمر عثمان و حیدر دیکھنا
روتے روتے عاصیونکا حال جبدم ہو برا — روز محشر یا نبی تم مسکرا کر دیکھنا

حشر کے مجمع مین شایق سا بھی ژولیدہ بیان
ہو گیا حضرت کا مداح ثنا گر دیکھنا

لب پہ ہر دم ہو نام احمدؐ کا — ہو تصور مدام احمدؐ کا
ابروؤن مین ہلال کا انداز — رخ ماہ تمام احمدؐ کا

تابع حکم تابع فرمان — ہے ہر اک خاص و عام احمد کا
شب معراج اور وہ قرب رسول — وہ خدا سے کلام احمد کا
جو کی روٹی کبھی کھجور کبھی — بس یہی تھا طعام احمد کا
شیفتہ خود بھی ہے خالق اکرم — اللہ اللہ مقام احمد کا
بخشدے یا خدا شفاعت سے — کام میرا ہو نام احمد کا
محو دیدار حق بنا دے گا — مست کردیگا جام احمد کا
کالی کملی وہ دوش نورانی — اور وہ پیارا خرام احمد کا
من بنی لک جو پوچھین مجھسے ملک — بولون مین ہون غلام احمد کا

کیون نہ قربان دل سے ہون شایق
کتنا پیارا ہے نام احمد کا

کبھی مجھ پر نہ ہجوم غم ہجران ہوتا — شاد گر وصل سے اپنا دل نالان ہوتا
بیقراری نہ یہ ہوتی نہ پریشان ہوتا — جلوہ فرما مری دلمین جو وہ جانان ہوتا
ڈالتا تاج شہی پر نہ نظر بھولے سے — قصر محبوب کی در کا جو مین دربان ہوتا
وحشت دل نہ اگر زور دکھاتی ہم کو — ہاتھ سے اپنے نہ ناموس گریبان ہوتا
مین بھی منصور کے مانند انا الحق کہتا — ذات حق مین جو فنا ہونیکا امکان ہوتا
قم باذنی کی صدا سنکے وہ حیران ہوتے — عہد عیسی مین جو اپنا شہ جیلان ہوتا
جلوۂ یار جو پوشیدہ نہ ہوتا اس مین — یون نہ مسجود ملایک کبھی انسان ہوتا
سچ ہے پھولون نہ سماتا دل مضطر میرا — شہر بغداد پہونچنے کا جو سامان ہوتا

کام تقدیر پہ سب چھوڑ دے اپنے شایق
عقل تدبیر سے کچھ بھی نہین نادان ہوتا

دلمین ہو دھیان روئے رسالت مآب کا — ذرے مین بھی چمکتا ہے نور آفتاب کا

ہراک حسین اپنی نظر سے اوتر گیا
نظرون مین چڑھ گیا ہی جو نقشہ جناب کا

ہاتھون کے بدلے کاٹین دلکو زنان مصر
چہرہ جو دیکھتین وہ رسالت مآب کا

جو دل کہ قید جسم سے چھوٹا سنور گیا
دریا بنا ہے ٹوٹ کے قالب حباب کا

اونگلی کے ایک اشارے سے شق ہو گیا قمر
ادنیٰ یہ معجزہ ہے رسالت مآب کا

پھر جائے سب خدائی تو پروا نہین مجھے
پھر جائے دل نہ مجھسے مرے آفتاب کا

احمد کے میم مین ہین نہان رنگ ڈہنگ اور
یہ ہے فروغ یار کے منہ کی نقاب کا

کچھ خوف حشر کا نہین لیکن یہ ہے خیال
ہے سامنا کسی کے رخ بے نقاب کا

دل بیقرار ہجر نبیؐ مین ہے رات دن
جز وصل کچھ علاج نہین اضطراب کا

چھائی ہے چوطرف شب فرقت کی تیرگی
یارب دکھاوے جلوہ اوسی آفتاب کا

پلّے پہ جس کے شافع روز حساب ہو
کیا خوف شایق اوسکو حساب و کتاب کا

تصور ہمکو ہی جب سی نبیؐ کے روئے خندان کا
چمکتا ہی مثال برق ہردم نور یزدان کا

محمدؐ کی جدائی بھی نہین کم وصل سے آہا
تمنا کا مزا حسرت کی حسرت لطف ارمان کا

بڑی آنکھین کہان ابرو وہ کملی وہ عبا پیچی
خدا کا شکر ہے سردار بھی ہم کو ملا بان کا

ہمارا دل منور ہے نبیؐ کے نور اطہر سے
کہ جیسے ماہ یعقوبی سی چمکا تخت زندان کا

رگ جان مین کسی کو ڈہونڈنے سی یہ ہوا حاصل
ملا تار نظر سے سلسلہ تار گریبان کا

قیامت مین بچی رسوائی سی امت محمدؐ کی
مین اوس ستار کی صدقہ کہ جسنی عیب کی ڈھان کا

نبیؐ کی مہربانی کی ہوا چلتی رہے ہردم
رہے تازہ ہمیشہ یا الٰہی باغ ایمان کا

ازل سے دل شکستہ ہین مگر قسمت تو ہی اچھی
کہ اوس ٹوٹے ہوئے دلمین ہی مسکن اپنی جانان کا

صفت ہراک کی ہی اسمین جدا ہراک کی ہی اس مین
عجب رتبہ ہی انسان کا عجب نقشہ ہی انسان کا

نہین معلوم کسدن دن پھرینگے ہم غریبون کے
کہ روز وصل سے بدلے الٰہی روز ہجران کا

نظر آتا اُسے کیا کیا کہوں کچھ کہہ نہیں سکتا
خدا شاہد ہے چاک قلب سے جس شخص نے جہان کا

یقین ہے جان بھی ہنستے ہنستے مین اللہ کو سونپونگا
رہے گو رو برو جلوہ نبیؐ کے روئے خندان کا

مجھے کیا نزع کا اور قبر کا ہو خوف اے شایق
نبی کا امتی ہون اور خادم شاہ جیلان کا

مین حور پہ مائل ہون نہ شیدا ہون پری کا
دیوانہ ہون مدت سے رسول عربی کا

مین امتی تیرا ہون مگر دور ہون تجھ سے
اے پیارے محمدؐ مجھے رونا ہے اسی کا

پروانہ صفت جلتی ہین سب غیر کی شکلین
اللہ رے انداز میرے دل کی لگی کا

کہتا ہے انا الصّبح ولدار ہمارا
کیونکر نہ جبینون کا یہان رنگ ہو بھبھی کا

طیبہ مین مرون دفن ہون اُس پاک زمین مین
حسرت ہے یہی دل کی یہی ارمان ہے جی کا

محشر مین کفن پھاڑکے اس شان سے آوٴن
غل اوٹھے وہ دیوانہ چلا اپنے نبیؐ کا

ہون جس کے طرفدار قیامت مین محمدؐ
اللہ کی قسم اوس کا نہ ہو بال بھی بی کا

بیداری مین یا خواب مین اے خالق اکرم
دیدار ہو حاصل مجھے مکی مدنی کا

محبوب کا جب وصل مقرر ہے پس مرگ
کیونکر نہ کہون موت کا دن دن ہے خوشی کا

احباب و اقارب بھی ہین اچھے رہین گر ہم
سچ ہے کہ بُرے وقت نہین کوئی کسی کا

قبلے کا بھی قبلہ ہے مزار شہِ والا
جنت سے فزون رتبہ ہے طیبہ کی گلی کا

سُنی ہون مسلمان ہون شیدا ہون ازل سے
صدیق کا فاروق کا عثمان و علی کا

خادم بھی ہے عاشق بھی ہے شیدا ہی ہے شایق
مکیؐ مدنی ہاشمی و مطلبی کا

نور احمد کا مسند آرا ہو گیا
دل ہمارا عرش اعلیٰ ہو گیا

ہے وہی ذرہ ہوا جو بڑھ کے مہر
ہے وہی قطرہ جو دریا ہو گیا

جب ہوئے پیدا محمدؐ مصطفےٰ
راز خالق کا ہویدا ہو گیا

تھی تصور مین جو اُس یوسف کی شکل / خواب سبھی خواب زلیخا ہو گیا

آشکارا کر دیا سرا ر نہان / کیا کہون منصور کو کیا ہو گیا

جب لب جان بخش کی شہرت ہوئی / ختم اعجازِ مسیحا ہو گیا

لیجئے اب تو خبر یا مصطفےٰ / جان پر فرقت مین کیا کیا ہو گیا

نور احمد و لین تھا جلوہ فگن / تیرہ مرقد مین اُجالا ہو گیا

واہ اے تصویر کیا کہنا ترا / خود مصور تیرا شیدا ہو گیا

ذکر اپنے یار کا جب آ گیا / عاشقو ٹھنڈا کلیجا ہو گیا

حضرتِ انسان یہ کیا فخر ہے / دل کسی کا گھر خدا کا ہو گیا

اے خیال روئے احمد الغیاث / قبر مین خادم اکیلا ہو گیا

نعت احمد نے کیا ہے سرخ رو / شایق اپنا بول بالا ہو گیا

مصفا جب ہوا دل ہینے نور مصطفےٰ دیکھا / اس آئینے مین حضرت ہی کو صورت آشنا دیکھا

نہ دیکھا سبز گنبد یا محمدؐ آپ کا جس نے / بھلا پھر اوس نے گلزار جہان مین آکے کیا دیکھا

یہ ہے عاشق کا مذہب اور یہی عشاق کہتے ہین / تمہاری شکل مین یا مصطفےٰ روئے خدا دیکھا

جسے سب دیر مین کعبے مین جاکر ڈھونڈ آتے ہین / اُسی ہینے مکان دل ہی مین جلوہ نما دیکھا

تمہارے مصحف رخ کی عجب ہے شان یا احمد / نہین یہ بات قرآن مین بہت ہم نے پڑھا دیکھا

یہی مفہوم ہے سن آیہ قوسین او ادنیٰ کا / شب معراج اللہ کو نبیؐ نے برملا دیکھا

ہوئی جب خاک ہم تب نقش پائے یار ہاتھ آیا / نہان ہم نے فنا کے رنگ مین رنگ بقا دیکھا

پھرے ہر جا مگر اب مانگتے ہین تجھ سے یا احمد / گنہگارون نے بس تیرا ہی دروازہ کھلا دیکھا

کہان ہم سے گنہگار اور کہان وہ گلشن جنت / تری ہی رہنمائی سے یہ ہم نے راستا دیکھا

بلائین لین گے ہم اپنی نظر کی اُس گھڑی شایق

ہماری آنکھ نے جس دن خیرالوریٰ دیکھا

لیتا ہے جان شوق مدینے کی راہ کا
اختر چمک گیا مرے بخت سیاہ کا

خواہان کسی پری کا نہین مال وجاہ کا
دیوانہ ہون مدینے کے اک رشک ماہ کا

عصیان سے جب ہمارے ہی زاید ترا کرم
پھر خوف محشر مون کو رہا کیا گناہ کا

بھولے سے بھی نہ طور کے سرمے پہ ڈالون آنکھ
کافی مجھے غبار ہے طیبہ کی راہ کا

آب کرم سے کر دو اسے یا نبیؐ سپید
کالا ہے دل گناہ سے اس روسیاہ کا

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
فرقت مین دم لبون پہ ہی اس پر گناہ کا

من وجہک المنیر لقد نور القمر
بے شبہ اسمین دخل نہین اشتباہ کا

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
کیا مرتبہ بیان ہو رسالت پناہ کا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
شایق یہی ہے وصف مرے بادشاہ کا

محفل مین دل ہمارا جو ہاتھون اچھل گیا
کس کی زبان سے نام محمدؐ نکل گیا

طیبہ جو پہنچون الفت زلف رسول مین
سمجھون گا مین کہ اب مری قسمت کا بل گیا

سمجھا یہ مین کہ آج ہی معراج ہے مری
دن ہجر کا جو وصل کی شب سے بدل گیا

ذکر محمدی پہ یہ کیون رو رہی ہین ہم
کس کا تصور آنکھون مین آکر نکل گیا

رونے سے دل مین آگ بھڑک اٹھی عشق مین
اے ہجر شاہ گھر مرا پانی سے جل گیا

دیدار خواب مین جو ہوا روے پاک کا
بیمار چشم احمدِ مرسل سنبھل گیا

کیجے مدد کہ پھنس گئے دنیا مین یا نبیؐ
غفلت ہوئی خیال سے عہد ازل گیا

معشوق کی جو چیز تھی معشوق کے ہے پاس
کیا فکر قبر مین جو میرا جسم گل گیا

جب ہو گیا تصور احمدؐ سے آشنا
کچھ فراق مین دل مضطر سنبھل گیا

صد شکر دل کو ہو گیا اب نعت سے لگاؤ

شایق کلام سے مرے رنگ غزل گیا

سید ہمارا مولا ہمارا بانکا عرب کا دلدار پیارا
دونون جہانمین اپنا سہارا بانکا عرب کا دلدار پیارا

ہان ہان وہی تو آرام جان ہی جسپر تصدق دونون جہان ہے
نور نظر ہی آنکھون کا تارا بانکا عرب کا دلدار پیارا

اپنا مقدر محشر مین چمکا صدقہ ہی اوس کی دست کرم کا
بار گنہ کو سر سی اوتارا بانکا عرب کا دلدار پیارا

قربان اپنی نور خدا کے دکھلا رہا ہے ہر ہر ادا سے
جلوہ مین اپنی حق کا نظارا بانکا عرب کا دلدار پیارا

رب مین عرب مین عینی ہی جھگڑا عقدہ کہلیگا محشر مین اسکا
کیونکر جدا ہو رب سی ہمارا بانکا عرب کا دلدار پیارا

صل علی کہہ اٹھیگی خلقت آئیگا جسدم روز قیامت
وہ کملی والا احمد ہمارا بانکا عرب کا دلدار پیارا

آواز آئی یہ لامکان سی نزدیک آ اے میرے پیارے
عرش علا پر جسدم سدہارا بانکا عرب کا دلدار پیارا

ایدل تبا مین کہتا ہون سن لے جینا ہی مشکل فرقت مین جس کے
اپنا پیمبر اللہ کا پیارا بانکا عرب کا دلدار پیارا

شایق وہی ہے سردار عالم صلی اللہ علیہ وسلم
ہادی ہمارا والی ہمارا بانکا عرب کا دلدار پیارا

ہم پہ جب اپنا پیمبر مہربان ہو جائیگا
ہجر کا سب غم نصیب دشمنان ہو جائیگا

ہجر احمد مین جو ہیجی بیقراری ہے تری
حال تیرا خود بخود او نیر عیان ہو جائیگا

جب یہ نور احمدی سے صاف ہوگا ایجناب
راستہ دل سے مری تا لامکان ہو جائیگا

سر جھکا وینگے ادب سی سب کے سب روز جزا
جلوہ گر جسدم مرا ابرو کمان ہو جائیگا

دیکھ دل کا آئینہ یہ خواب غفلت تا کجا
لیکے یوسف کو روانہ کاروان ہو جائیگا

روبروے قبر اطہر روئینگے کہہ کہہ کی حال
جب گذر ہم سے غریبون کا وہان ہو جائیگا

سچ ہے جسدم ہوگی کامل اُلفتِ نور خدا
طائر دل بھی مرا عرش آشیان ہو جائیگا

قبر مین رکھکر مجھے پلٹینگے جب سب اقربا
روح طیبہ جائیگی خالی مکان ہو جائیگا

جلوہ فرما جب ہمارے دل مین ہونگے مصطفےٰ
خانۂ ویران ہمارا گلستان ہو جائیگا

خاک ہونگے جل کے سب دشمن رسول اللہ کے

نعت گو جب شائق آتش زبان ہو جائیگا

جب خیال احمدی مین مین فنا ہونے لگا
راز وحدت سے مرا دل آشنا ہونے لگا

نور احمد جس گھڑی جلوہ نما ہونے لگا
خانۂ دل غیرت عرش علا ہونے لگا

تیغ ابروئے نبیؐ کی یاد سے پھر پیدا ہوئی
شکر ہے زخم جگر میرا ہرا ہونے لگا

پردۂ وحدت سے آواز آئی آ نزدیک اور
جب خدا کا مصطفےٰ سے سامنا ہونے لگا

سر پہ آیا جب مرے خورشید ہجر مصطفےٰ
بیکسی مین مجھ سے سایہ بھی جدا ہونے لگا

نام احمدؐ سنتے ہی روتا ہون کیون مین کیا کہون
کون آکر تصور مین جدا ہونے لگا

عاشق اللہ بنایا عشق احمدؐ نے مجھے
دیکھتے ہی دیکھتے مین کیا سے کیا ہونے لگا

جا کے طیبہ اس طرح سے روئین عشاق نبیؐ
لوگ گھبرا کر کہین محشر بپا ہونے لگا

سچ ہے مرشد کے تصور سے ہوا جب صاف دل
دو جہان کا حال مجھپر آئینا ہونے لگا

ہو چلا ہمکو جو ذات کبریائی کا یقین
طائر حرص و ہوا دل سے ہوا ہونے لگا

جا کے طیبہ عرض کرنا اے صبا سرکار سے
عاصیون کا حال فرقت سے برا ہونے لگا

آرزوئے وصل احمد مین ہی کچھ تو راز حق
دل مین کیا کیا نور حق جلوا فزا ہونے لگا

شائق خستہ یہ ہے نعت محمدؐ کا طفیل
تیرے شعرون پر بھی شور مرحبا ہونے لگا

وہی ہے نقش پا سلطان دین کا
بنا جو تاج سر عرش برین کا

خدا کا شکر وہ ہے اپنا پیارا
خدا کو عشق ہے جس نازنین کا

وظیفہ شب کا مازاغ البصر ہو
اشارہ ہے یہ چشم سرمگین کا

مرے پیارے نبیؐ ہین جلوہ فرما
فلک سے بڑھ گیا رتبہ زمین کا

مبارک وحشت ہجر محمدؐ
گریبان تک بڑھا چاک آستین کا

دل صد چاک پر واللیل دم کر
کہ شانہ ہو وہ زلف عنبرین کا

تمہاری عارض وگیسو کے صدقے — بتا دو راز مجھکو کفر و دین کا
اگر طیبہ کو جاؤن پھر نہ آؤن — الٰہی مجھکو کر دینا وہین کا
کسی کی شکل صورت ہو کسی کی — کمال اچھا ہے صورت آفرین کا
ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ — فدائی مین ہون چارون ہمنشین کا

قیامت کا مجھے کیا خوف شائق
بھروسہ ہے شفیع المذنبین کا

سوئے طیبہ مرا گذر نہوا — وائے قسمت کہ یہ سفر نہوا
بیقراری کا کچھ اثر ہوتا — اور بے چین کیون جگر نہوا
نہ ملی راہ راست ہمکو کبھی — اپنا احمد جو راہبر نہوا
آبرو خاک ہو گی محشر مین — دیدہ ہجر نبیؐ مین تر نہوا
آگیا دم ہے آخر آنکھو نمین — تیرا دیدار عمر بھر نہوا
نقش نعلین پاک جسمین ہو — مین اوس آئینہ کا کبھی گھر نہوا
بیکسی مین کسی نے لی نہ خبر — ہجر مین کوئی نامہ بر نہوا
کس طرح کیجے مغفرت کا گھمنڈ — کام اچھا تو عمر بھر نہوا
داغ کھائے نہ عشق احمدؐ مین — نخل دل اپنا بارور نہوا
کبھی آرام سے بسر نہ ہوئی — سر کا تکیہ وہ سنگ در نہوا
یاد ہوتی نہین مدینہ مین — آہ کا میرے کچھ اثر نہوا
رات دن دیکھتے ہین جو تجھکو — ہائے مین اونکی ہی نظر نہوا

مجھکو رونا اسی کا ہے شائق
سوئے طیبہ مرا گذر نہوا

نور احمدؐ سے تصور مین جو یارا نہ ہوا — آنکھ تو شمع بنی دل مرا پروانہ ہوا

شب معراج وہ بننا وہ سنورنا آہا
سر پہ یان آرہی چلنے زلف مین جان شانہ ہوا

کنت کنزاً کا بھی بھید ہے آدم کی قسم
خاک مین ملکے عیان جلوۂ جانانہ ہوا

نرگس مستِ محمد پہ ہوا دل شیدا
شکر ہے شیشہ مرا مائل پیمانہ ہوا

کیون مرے مرنے پہ روتے ہین عزیز و احباب
سچ تو یہ ہے کہ جو بیگانہ تھا بیگانہ ہوا

اتنی شہرت مجھے بس عشق مین ای شاہِ عرب
لوگ کہدین کہ یہ ہندی ترا دیوانہ ہوا

تیغ ابرو سے تصور مین جو سر کٹ جائے
مین یہ سمجھونگا ادا سجدۂ شکرانہ ہوا

اف ری سوزش دل پرواغ کی اف ری سوزش
وہان جب غیر کا آیا پر پروانہ ہوا

سیکڑون یون تو نبی خلق مین مبعوث ہوئے
میرے احمد تیرا انداز تو شاہانہ ہوا

کیون نہ سرگرم اطاعت مین رہے یا احمد
تیری ہی ہاتھ پہ دل کا مری بیعانہ ہوا

اضطراب و غم و درد و قلق و رنج و الم
ہجر احمد مین مری جان پہ کیا کیا نہ ہوا

مست ہون نکہت گیسوئے نبی سے شائق
اس لیئے میرا اک شعر بھی مستانہ ہوا

رسول اللہ کا جلوہ ہے جلوہ غوث اعظم کا
عجب پیارا عجب بانکا ہے نقشا غوث اعظم کا

زلیخا عاشق یوسف تو مجنون عاشق لیلیٰ
طبیعت اپنی اپنی ہین ہون شیدا غوث اعظم کا

ولی وہ ہوگیا جسپر پڑی بانکی نظر اونکی
بڑی سرکار ہے اللہ ری رتبا غوث اعظم کا

محبت پیر کی دل سے نجائے ای مرے خالق
مری سر مین رہے تا حشر سودا غوث اعظم کا

خبر ہمکو ملی البیضۃ منا بالفِ سے
کہ بڑھکر شاہ سے خادم ہوا ادنیٰ غوث اعظم کا

ذرا اہل نظر سے پوچھئے تو لطف آئیگا
نظر مین اونکی ہے کیا کیا تماشا غوث اعظم کا

اگر سچے ہین ہم خادم تو کیا ڈر نزع کا ہم کو
رہیگا سامنے وسدم بھی چہرا غوث اعظم کا

جسے چاہا او سیدم بحر وحدت مین دیا غوطہ
ازل سے تا ابد بہتا ہے دریا غوث اعظم کا

رہے ہر دم یہی پیش نظر ایمان ہے اپنا
کہ مصحف سے نہین کم روئے زیبا غوث اعظم کا

ہمین کیون ہو بھلا ڈر گرمیٔ خورشید محشر سے ۔۔۔ مبارک ہو ہمارے سر پہ سایا غوث اعظم کا

یہ ادنیٰ خاک کا ذرہ وہ نور رحمت عالم
بیان ہو وصف شایق سے بھلا کیا غوث اعظم کا

شیفتہ ہے دل ہمارا پیر کا ۔۔۔ یا الٰہی ہو نظارا پیر کا
مسکن اپنا جلد ہو بغداد مین ۔۔۔ ہجر ہے کس کو گوارا پیر کا
یا مریدی لاتخف والبشر سنو ۔۔۔ حکم بھی کتنا ہے پیارا پیر کا
حل ہوئی مشکل وہین اوس شخص کی ۔۔۔ نام لے کر جب پکارا پیر کا
اولیارا ہست قدرت از اِلٰہ ۔۔۔ تیر جستہ ہے اشارا پیر کا
ہر ادا سے شان وحدت ہی عیان ۔۔۔ جلوۂ حق ہے نظارا پیر کا
جس نے دیکھا جان سے شیدا ہوا ۔۔۔ حق نے کیا نقشہ اوتارا پیر کا
کسکی طاقت کسکا دل کسکا دماغ ۔۔۔ لکھ سکے احوال سارا پیر کا

شایق خستہ ہے کافی روز حشر
ہم غلامون کو سہارا پیر کا

واقف راز خفی غوث الورا ۔۔۔ مصدر ستر جلی غوث الورا
آپکے جلوے مین جلوہ دیکھکر ۔۔۔ ہو گیا قربان جی غوث الورا
ہم رہین ہر دم تری قدمون کے پاس ۔۔۔ ہے یہی اپنی خوشی غوث الورا
دولت دیدار ہاتھ آئے اگر ۔۔۔ مین بھی کہلاؤن غنی غوث الورا
کیون نہ ہو آلِ رسول اللہ مین ۔۔۔ اور اولاد علی غوث الورا
سلسلی مین ہم بھی ہین رکھنا خیال ۔۔۔ ہو چکے ہین قادری غوث الورا
ہمکو بغداد معلّیٰ مین ضرور ۔۔۔ یاد فرماؤ کبھی غوث الورا
ہم غلامون کی تمہارے ہجر مین ۔۔۔ بے مزا ہے زندگی غوث الورا

دم نکل جائے یہی کہتے ہوئے المدد یا مرشدی غوث الورا

رات دن آنکھوں ہی میں پھرتی رہی شکل انور آپ کی غوث الورا

ہے مقرر وصل بعد موت اگر موت آجائے ابھی غوث الورا

ہے ید اللہ فوق ایدیہم سے صاف سلسلے کی راستی غوث الورا

آرزو شایق کی پوری ہو ضرور
کب سے ہے وہ ملتجی غوث الورا

پیارے نبی سے ملتا ہی انداز غوث کا ہے راز احمدی میں نہان راز غوث کا

اللہ سے عہد اور غلاموں کو واسطے کس درجہ بے نیاز سے ہے ناز غوث کا

پنہان ہے نور احمد مختار کا اثر صورت کرامتوں کی ہی اعجاز غوث کا

پروا نہین ہے کچھ اوسے دونوں جہانکی جو ہو گیا ہے عاشق جانباز غوث کا

ظاہر ہوا ہمین قدمی ہذہ کا بھید کرتے تھے ساری اولیا اعزاز غوث کا

وہ شرق میں ہوں خادم اگر غرب مین تو کیا پھیلا ہے دور تک پر پرواز غوث کا

ان سے حسد حسد ہے نبی صلعم کریم سے مردود ہوگا دشمن ناساز غوث کا

ہر وقت ہے یہی دل شایق کی التجا
یارب مجھے بنا دے تو ہمراز غوث کا

مجھکو کافی ہے مرے غوث الورا کا آسرا ہے حقیقت مین یہی تو مصطفےٰ صلعم کا آسرا

دھیان زلف پیر کا کیونکر نہ ہو روز فراق دھوپ کی شدت مین بخت ہی گھٹا کا آسرا

کھینچ لائیگا کبھی مقصد خدا کے پاس سے ہمکو ایدل ہے بہت دست دعا کا اسرا

پیر کی فرقت مین موت اچھی نظر آئے نہ کیون نزع کی سختی مین ہوتا ہے قضا کا اسرا

خاک اوڑا لیجائیگی اک روز تو بغداد مین ہم ہوئے برباد لیکن ہی صبا کا اسرا

ہم گنہ کرتے ہی رحمت ہوگئی اللہ کی بات کیا نادر ہے کام آیا خطا کا آسرا

ایک سے ہوا یک کو الفت جو اللہ کے لئے
اون کو ہوگا حشر مین ظلّ خدا کا آسرا

پیر کے قدمونکے باعث منزل مقصد ملی
گمرہون کو ہاتھ آیا نقش پا کا آسرا

عاشقان ناتوان کو ہے بہروسہ آہ کا
جیسے ہوتا ہے ضعیفون کو عصا کا آسرا

کوئے غوث پاک ہی حقمین مری دار الشفا
مجھ مریض زار کو کب ہے دوا کا آسرا

ہے فنا لازم نہ دنیا کو سمجھ دار الخلود
دو پہر کی دھوپ ہے شایق بقا کا آسرا

ہر دم زبان پہ نام ہے پیرونکے پیر کا
یون ذکر صبح و شام ہے پیرونکے پیر کا

اللہ جانتا ہے یہ بندون کی کیا مجال
کیا رتبہ کیا مقام ہے پیرونکے پیر کا

ارشاد یا مرید کبھی حکم یا غلام
کیا بامزا کلام ہے پیرونکے پیر کا

قبضہ ہے ملک دل پہ اسی شہریار کا
ہر جا یہ انتظام ہے پیرونکے پیر کا

جس نے پیا خلوص سے وہ باخدا ہوا
وحدت کا جام جام ہے پیرونکے پیر کا

ہر ایک آفتاب کو آخر ہوا زوال
شمس علی مدام ہے پیرونکے پیر کا

ہر ہر کی اون کی شکل پہ قربان جان ہے
ہر ایک دل سے رام ہے پیرونکے پیر کا

احمد نے کس کے حق مین کشائی کہا جناب
سارا یہ احترام ہے پیرونکے پیر کا

کہتا ہون نام سنتے ہی امّی ابی فداک
وہ پیارا پیارا نام ہے پیرونکے پیر کا

ہوتے ہین فیض یاب ابھی تک ہزارہا
کیا فیض فیض عام ہے پیرونکے پیر کا

پوچھے کوئی پتا تو بتانا اُسے یہی
شایق بھی اک غلام ہے پیرون کے پیر کا

بغداد کا پیارا نظر آجائے تو اچھا
دیدار سے دل اپنا مزا پائے تو اچھا

بیٹھا رہون مین روبرو روضے کی ادب سے
قسمت مری یہ دن مجھے دکھلائے تو اچھا

کہتے ہین تصور مین بھی پیر کے شیدا
ارمان بھرے دلمین کوئی آئے تو اچھا

کس کام کا دل جس مین نہو پیر کی الفت
دن رات یہ حضرت ہی کا غم کھائے تو اچھا

سر تیرا ہوا اور پاک قدم غوث وراکے
تو اس گھڑی تقدیر پہ اترا ئے تو اچھا

بغداد کو چل یاد کیا غوث نے تجھکو
ایسی کوئی اللہ خبر لائے تو اچھا

کیون ہمسری کرتا ہی رخ صاف سے اون کے
چاند اپنا کلف دیکھ کی شرمائے تو اچھا

اے غوث مکرم رضی اللہ تعالیٰ
کچھ بھی میری آہون مین اثر آئے تو اچھا

اُس چاند سی صورت کا تصور ہو ہمیشہ
اس طرح میری آنکھونمین نور آئے تو اچھا

ہشیار ہو کس کام کی غفلت دل نادان
تو اپنی خودی کھوکے نہین پائے تو اچھا

شایق ہے یہی آرزو مدت سے ہماری
بغداد مین یہ عمر گذر جائے تو اچھا

ادہر بھی ای میرے پیارے پیمبر دیکھتے جانا
ہمارا ہجر مین ہی حال مضطر دیکھتے جانا

سیہ کاری نہین معلوم کیا کیا رنگ لائے گی
ہماری شام غربت صبح محشر دیکھتے جانا

صبا تجھکو قسم دیتے ہین عاشق زلف احمدؐ کی
مدینہ جاتے جاتے ہمکو آکر دیکھتے جاتا

چلے معراج کی شب جب میری بانکی رسول اللہ
یہی ہر ہر کا کہنا تھا نظر بھر دیکھتے جاتا

اگر طیبہ کو جاؤنگا کہیگا دل یہ آنکھون سے
کبھی گنبد کبھی وہ قبر اطہر دیکھتے جانا

نبی کا نور ہے دل مین کہونگا روز محشر بھی
سکندر میری آئینہ کا جوہر دیکھتے جانا

زیارت کر کے جب پلٹے تو دل ہر اک کا کہتا ہی
مدینہ کی طرف ہر دم پلٹ کر دیکھتے جانا

فروغ نور احمدؐ نے سکھایا کام عیسےٰ کو
کہ چرخ چارمین پرسے زمین پر دیکھتے جانا

یہی ارشاد مرشد ہے کہ ذکر لا آلہ سے
تماشا دلکو آئینہ بنا کر دیکھتے جانا

شب معراج حورین کہ رہین تھین تھام کر دلکو
ادہر بھی اک نظر ای بانکی سرور دیکھتے جانا

کہونگا عیسوی اور موسوی سے حشر مین شایق
محمدؐ کے غلامون کا مقدر دیکھتے جانا

نبی اپنا جو کاشف ہو گیا راز نہانی کا
مزا جاتا رہا موسیٰ وہ پہلی لن ترانی کا

ہر اک دم نام احمد لب پہ ہو اور دل مین اللہ ہو
نہین دنیائے فانی مین بھروسہ زندگانی کا

در دہلیز احمد پر جو گر کر دم نکل جائے
مزا ہو ضعف کا اور لطف آئے ناتوانی کا

ہوئی جسدم شب معراج مہمانی محمد کی
عجب کچھ وہ ڈہنگ پیارا تھا خدا کی میزبانی کا

جدائی مین محمد کی ترقی پر مصیبت ہو
قلق تھم تھم کے کیون ہو نہ ہو اس درد نہانی کا

گنہگارون کو محشر مین نہین ہے خوف رسوائی
بھروسہ ہے انھین پیارے نبی کی مہربانی کا

مکانی شکل صورت مین نہان ہے لامکانی سر
نشانِ بے نشانی ہے نشان انکی نشانی کا

وہ روز فتح مکہ اور وہ ناقہ پر رسول اللہ
خدا جانے کسے عہدہ ملا تھا ساربانی کا

نہ کیون ہر وقت مجھکو یاد ابروئے محمد ہو
کہ مین پیاسا ازل سے ہون اسی خنجر کی پانی کا

بسر گر عمر ہو اپنی مدینے مین محمد کے
نظر مین رات دن نقشہ ہو عیش جاودانی کا

مرے پیارے محمد کا اگر ہو سامنے روضہ
ملیگا لطف اے شائق تجھے بھی مدح خوانی کا

شکل نبی مین حسن ہے حسن قدیم کا
دل مین مرے کھٹکتا ہے ارمان کلیم کا

لب ہلتے ہی نبی کے ہوئی میری مغفرت
اللہ رے کرم مرے پیارے کریم کا

ابروئے احمدی کا نہین ماہ نو مین خم
ہان ہان یہی اشارہ ہے طبع سلیم کا

ظاہر ہوا ہے احسن تقویم سے ہمین
انسان ایک راز ہے امید و بیم کا

مجھ ناتوان کو سوئے عرب جلد لے اڑے
ایسا کوئی چلے کبھی جھونکا نسیم کا

جلوہ فزا وہ نور خدا جب سے ہو گیا
رتبہ ملا زمین کو بھی عرش عظیم کا

قربان لاکھ شال و دوشالے ہزارہا
انداز ہی کچھ اور ہے اون کی گلیم کا

ادنیٰ یہ عشق نور محمد کا ہے اثر
جلوہ ہے داغ دل مین بھی وسعت کلیم کا

ہر اک سے کہہ رہا ہون کہ ہون عاشق نبی
رہبر بنا ہوا ہون مین بھی رہ مستقیم کا

صدیق ہو عمر ہو کہ عثمان ہو علی
عاشق ہون مین رسول کی ہر اک ندیم کا

گو ہے سیاہ کاری زیادہ خطر نہین
سایہ ہے بس کسی کو کسی کے گلیم کا

شایق خط جبین جو پڑھے تو کہہ بھلا
حکمت سے فعل خالی نہین ہے حکیم کا

ہے عشق کوچہ شاہ امم کیا
جو ہر دم کہتے ہو باغ ارم کیا

کرین جو الفت احمد کا دعوی
ہمارا منھ ہی کیا ہے اور ہم کیا

شفاعت کا نبی کی آسرا ہے
زیادہ ہون اگر عصیان تو غم کیا

نہین ہے ہجر احمد مین قلق کیون
ہوا ہے درد پہلے دل مین کم کیا

جگر پر کیون لگے خنجر کے چرکے
تصور مین ہے اوس ابرو کا خم کیا

ہمین سب کچھ دکھاتا ہے دل اپنا
مقابل اوس کے آئے جام جم کیا

میسر داغ ہے عشق نبی کا
مرے آگے ہے دینار و درم کیا

ہوئی تنہائی کیون ملک عدم مین
ہماری بیکسی تھی ہم قدم کیا

کسی شب اور کسی دن یا محمد
قدم پر تیرے یہ سر ہوگا خم کیا

بلالو جلد طیبہ ہجر کب تک
یون ہی ہونا رہے ہم پر ستم کیا

کلام اللہ مین ہو مدح جس کی
بھلا توصیف ہو اوس کی رقم کیا

ہے ہر ہر شان مین جلوہ تمھارا
یہ ہستی چیز کیا ملک عدم کیا

کبھی تو ہجر مین یہ آنکھ ہو تر
مجھے رونا ہے اسکا اور غم کیا

گدائی بس در خیر الوری کی
امارت کیا ہے اور جاہ و حشم کیا

چلا سیدھا جو شایق سوئے جنت
خدا کا ہو گیا فضل و کرم کیا

نعرہ ہو لب پہ یا محمد کا
مجھکو یارب بنا محمد کا

دل رہے آشنا محمدؐ کا
عشق دے یا خدا محمدؐ کا

بیچ ہے حسن وعشق کا ناور
وہ خدا کے خدا محمدؐ کا

دیکھہ کر غل ہو مجھکو روز جزا
وہ فدائی چلا محمدؐ کا

یہی قبلہ مرا ہے اور کعبہ
جب سے دل گھر بنا محمدؐ کا

چشم مازاغ زلف ہے واللیل
رخ رخ اینما محمدؐ کا

ہر جگہہ اوس کا بول بالا ہے
دل سے جو ہو گیا محمدؐ کا

دل کو تسکین ہو کسی صورت
لب پہ ہو ذکر یا محمدؐ کا

سچ ہے ہر ہر مین ہی وہی جلوہ
نور ہے جا بجا محمدؐ کا

سارا انداز کبریائی ہے
وصف مین نے سنا محمدؐ کا

شائق اتنا ہی کہہ کے تو چپ رہ
ہو ن برا یا بھلا محمدؐ کا

آنکھون مین میرے نور ہے طیبہ کے چاند کا
دلکو مرے سرور ہے طیبہ کے چاند کا

ہر جا عیان نہان ہے وہی رنگ مصطفے
غیبت مین بھی حضور ہے طیبہ کے چاند کا

ظاہر ہوا ہے معنی لولاک سے ہمین
کونین مین ظہور ہے طیبہ کے چاند کا

ہر دم نئی نئی ہے تجلی کی روشنی
دل عاشقون کا طور ہے طیبہ کے چاند کا

ٹھنڈی نہ کیون ہو آنکھہ تصور سے شام کو
کچھہ تو اثر ضرور ہے طیبہ کے چاند کا

رخسار بدر مین ہے کلف عیب ہی یہی
رخ صاف بے قصور ہے طیبہ کے چاند کا

آب وضو کو پیتے تھے اصحاب جانکر
یہ بادۂ طہور ہے طیبہ کے چاند کا

یہ جان مضطرب ہے فدائے محمدی
یہ قلب ناصبور ہے طیبہ کے چاند کا

شائق وہ آنکھہ مین ہی نہان مثل نور چشم
ظاہر مین ملک دور ہی طیبہ کے چاند کا

وصف جناب غوث بھلا کب رقم ہوا
گو سر قلم کا سجدے مین سو بار خم ہوا

ہے یاد دستگیر مین یاد خدا کا لطف
شکر خدا کہ دل مرا شکل حرم ہوا

درد فراق زور پہ ہے میرے پیر کا
منھ پہ کہے نہ کوئی ترا عشق کم ہوا

بغداد مین پھونچ کے کہونگا یہ پیر سے
مدت کے بعد مجھ پہ خدا کا کرم ہوا

صدقے تیرے جمال کی ہر ہر کمال کے
شاہ عرب ہوا کبھی شاہ عجم ہوا

تیغ نظر کی یاد مین چلا کے یون کہون
یا پیر جلد آؤ مرا سر قلم ہوا

تیرا خیال مونس درد فراق تھا
جب ہوے جدا تو مجھے غم پہ غم ہوا

للہ کچھ تو لیجے خبر یا جناب پیر
فرقت مین میری جان پہ کیا کیا ستم ہوا

کہتے ہین ہم پکار کے یا پیر المدد
در پیش ہمکو گر کوئی امر اہم ہوا

صد شکر وصفان غوث کا رہتا ہے ہر گھڑی
اغیار کا خیال جو تھا کالعدم ہوا

شائق کا یہ نصیب ہے قربان جائیے
شیدائے غوث امت شاہ امم ہوا

دل مین ہو کھٹکا مری غوث الورا کی یاد کا
شغل ہو ہر دم یہی اپنے دل ناشاد کا

خوش ہین سب زاری جو کرتا ہون ہجر پیر مین
ہے مری فریاد یا نغمہ مبارکباد کا

لیجیے جلدی خبر فرقت مین ہے حالت تباہ
غوث پیارے مین ہون خواہان آپکی امداد کا

اللہ اللہ تجھکو وہ رتبہ دیا اللہ نے
خم تیرے آگے ہے سر ابدال کا اوتاد کا

ہے وظیفہ رات دن یا غوث اعظم المدد
منکرون مین بھی ہون قائل دلسے استمداد کا

اب بلا لیجے چلا آتا ہون مین قدمونکے پاس
منتظر مدت سے ہون مین حکم کا ارشاد کا

حال میرے پیر کا مجھکو سناؤ دوستو
ذکر مجنون کا نہ قصہ چاہیے فرہاد کا

کھینچ لے عکس جمال غوث اعظم دستگیر
تاب کیا مانی کی ہے مقدور کیا بہزاد کا

لائے تشریف اکدن تو مرے دل مین حضور
خانہ ویران ہو نقشہ خانہ آباد کا

خوف کیا ہے قبر کا اور حشر کا اے دوستو
عشق ہے اصحاب کا اور آلِ الامجاد کا

ہو گئے برباد لیکن ہے یہی شایق دعا
ہم گنہگارون کا مدفن شہر ہو بغداد کا

عشق ہے یا غوث اعظم آپکا
رات دن بھرتے ہین ہم دم آپکا

راز وحدت مجھپہ کردو آشکار
دل میرا ہوجائے محرم آپکا

جلوۂ دیدار سے خوش کیجئے
ہجر مین مجھکو ہے بس غم آپکا

لاکھ سیکائے عدو کچھ غم نہین
ہے عقیدہ دل مین محکم آپکا

شکل تسکین ہے یہی یا سیدی
ذکر ہم کرتے ہین باہم آپکا

کیون ڈرے مرقد کی پرسش سے حضور
جب وسیلہ رکھتے ہین ہم آپکا

میری حل ہوجائین ساری مشکلین
نام لون یا پیر جس دم آپکا

سجدۂ من در خم ابروئے تو
یاد ہے ابروئے پر خم آپکا

حسرتین نکلین گین جب آئینگے آپ
دل مین ہوگا خیر مقدم آپکا

خستہ دل ہون اک نگاہ لطف ہو
بس یہی کافی ہے مرہم آپکا

رنج دوری کا سہین کب تک بھلا
اب ہو شایق شاد و خرم آپکا

ہجر زلفِ شہ ابرار نے سونے ندیا
رات بھر مجھکو دل زار نے سونے ندیا

یاد مین چشم محمد کی شب آنکھون مین کٹی
ایک بیمار کو بیمار نے سونے ندیا

آنکھ جھپکی نہین عشاق کی جو آئے احد
آپکی حسرت دیدار نے سونے ندیا

عشق مژگان نبی دل مین کھٹکتا ہی رہا
ایکدم بھی خلشِ خار نے سونے ندیا

دل کو عقبیٰ کی طلب نفس کو دنیا کی طلب
مجھکو شب بھر اسی تکرار نے سونے ندیا

یاد آیا جو انا املح سرکار کا قول
کیا کہون چٹ پٹی گفتار نے سونے ندیا

حشر کا قبر کا میزان کا کھٹکا ہی رہا
مجھکو اے دل انھین افکار نے سونے نہ دیا

ہجر مین دل جو بھر آئے تو بھلا نیند کہان
ہائے اس آنسو نکلے تار نے سونے نہ دیا

یاد محبوبِ خدا مین مرا ہر دم گذرا
شکر ہے طالع بیدار نے سونے نہ دیا

کبھی او رتے ہوئے آتا ہی تصور مین کوئی
اس لئے مجھکو شب تار نے سونے نہ دیا

گرمی لفت نبی سے ہوئی گرمی دل مین
ہمکو شایق ترے اشعار نے سونے نہ دیا

ہم گنہگارون کو احمد یاد فرمائینگے کیا
یا الہی دل کے سب ارمان برآئینگے کیا

وصل احمد سے یا الہی اسکو کردے مطمئن
ہم دل بیتاب کو فرقت مین بہلائینگے کیا

کیا کرین غفلت مین اپنی عمر ساری کٹ گئی
ہاتھ خالی سامنے اللہ کے جائینگے کیا

چھوڑ دین دنیا کو ہم ہاتھ آئی گر دین مبین
ہمنے خود اپنی خودی کھوئی نہین پائینگے کیا

ہم سیہ کاری سے دنیا مین ہوئے ہین روسیاہ
منھ رسول اللہ کو محشر مین دکھلائینگے کیا

پوچھتا ہے دل ہمارا ہائے کس ارمان سے
خلد مین ساتھ اپنے احمد ہمکو لیجائینگے کیا

عاصیون کو یا نبی تیرا کرم درکار ہے
جو نکرنا تھا کیا اب کرکے پچتائینگے کیا

خاکساری کیلئے پیدا ہوئے ہین خاک سے
یہ سمجھ لین ہم اگر پھر دل مین اترائینگے کیا

رشتۂ حرص و ہوا نے باندھ رکھا ہی ہمین
دامن مقصود تک ہاتھونکو پہنچائینگے کیا

نور احمد جلوہ افگن ہے دل پر نور مین
قبر مین آکر فرشتے ہم کو جھمکائینگے کیا

کچھ نہین کھلتا معما غور شایق کیا کرین
جان تو جانان کی ہے پھر جا کسے جائینگے کیا

نبی کی چھوڑ دے الفت یہ جی سے ہو نہین سکتا
یہی کیا حقیقت شیدا مین کسی سے ہو نہین سکتا

یہی ہے مظہر مولا یہی ہے زبدہ خلقت
بتاؤ کونسا کام آدمی سے ہو نہین سکتا

قیامت مین رہینگے ایکجا ہمراہ حضرت کے
جدا ہون امتی اپنے نبی سے ہو نہین سکتا

خدائی پاک مین ہم مین ہمین ہین پردہ حائل
کہ دیدار خدا اپنی خودی سے ہو نہین سکتا

قل ان کنتم تحبون کا یہ مفہوم ہے ایدل
خدا کا عشق بے عشق نبی سے ہو نہین سکتا

وہ جنت جسکی شہرت ہی دکھائی لاکھہ سرسبزی
فزون رتبہ مدینہ کی گلی سے ہو نہین سکتا

خیال مصطفٰے ہی ہو چلین سب غیر کی شکلین
بھلا اتنا بھی کیا دلکی لگی سے ہو نہین سکتا

گنہگار و نہو مایوس تم اللہ کی رحمت سے
بھرا دریا پہ دو رسی بہ سنجی سے ہو نہین سکتا

لٹا کر اپنی دولت دولت الفقر و فخری لے
بڑی مشکل تو ہیہہ یہ غنی سے ہو نہین سکتا

در خیبر سے ظاہر ہوگئی مشکل کشائی سب
کہین ہم کیا کہ یارو جز علی سے ہو نہین سکتا

علاج درد فرقت جز رسول اللہ کے مشتاق
کسی سے ہو نہین سکتا کسی سے ہو نہین سکتا

دلمین عشق حضرت خیر البشر پیدا ہوا
شکر ہے آہون مین میری اب اثر پیدا ہوا

خوب ٹھنڈی ہوگئین آنکھین فرشتونکی وہان
نور جسم مصطفٰے کا عرش پر پیدا ہوا

کیون نہ لیجاؤن خیال مصطفٰے مین قبر مین
بیکسی و بے بسی مین ہمسفر پیدا ہوا

مجھکو رونا ہے اسی کا فرقت دلدار مین
کیون نہ میری چشم سے اب اشک تر پیدا ہوا

یاد ابروئے نبی صلعم نے کردیا مضطر مجھے
ماہ نو جسوقت ایدل چرخ پر پیدا ہوا

خواب مین اکدن اگر آئین ہمارے مصطفٰے صلعم
ہم یہ سمجھین گے محبت مین اثر پیدا ہوا

لو تصور ہوگیا نور نبی صلعم سے آشنا
نخل حسرت مین مری اچھا ثمر پیدا ہوا

ہجر احمد نے نہ اکدم چین سے رہنے دیا
درد دل ٹھہرا اگر درد جگر پیدا ہوا

کیا کہون دل تھام کر کہدون تو کہ سکتا نہین
کس کا جلوہ چرخ پر قبل سحر پیدا ہوا

کیون نہ ٹھنڈی آنکھہ ہو نور خدا سے رات دن
چاک دل سے خانۂ وحدت کا در پیدا ہوا

اک نہ اکدن ہم دکن سے جائینگے سوئے عرب
شکر ہے دل مین تو اب عزم سفر پیدا ہوا

کیون نہ لاتے سید ابرار پر ایمان ہم
گمرہون کے واسطے اک راہبر پیدا ہوا

اپنا پیغمبر ہے شایق شافع روز جزا
کیون قیامت کا ترے دل مین خطر پیدا ہوا

جسے نبی کی اطاعت کا راستہ نہ ملا
قسم خدا کی ہے اوس کو کبھی خدا نملا

گئے نہ پاس رسول خدا کے طیبہ مین
اسی کا دل کو ہے رونا کہ مدعا نملا

ہزار صاف کیا دل کو ہم نے رو رو کر
اس آئینہ کا مگر صورت آشنا نملا

بہت ہے جوش پہ بحر گناہ کیا کیجے
ہماری کشتیٔ عصیان کا ناخدا نملا

اوڑا لے سوئے مدینہ کبھی خدا کیلئے
ہماری خاک کو یون خاک مین صبا نملا

وہان کا حال ذرا پوچھئے کہ ہے کیا کیا
مگر گیا جو عدم کو وہ قافلہ نملا

رسائی کو نے نبیؐ تک ضرور ہو جاتی
کرین تو کیا کہ ہمین بخت بھی رسا نملا

نظر نہ آئے وہ پیارے رسول خوابمین بھی
کبھی غلامون کو کچھ نیند کا مزا نملا

خدا کی ساری خدائی انھین کی حکم مین ہے
رسول پاک ملے جس کو اوسکو کیا نملا

غنی ہون دولت دیدار سے محمدؐ کی
خزانۂ زر و گوہر ملا ملا نملا

اقارب اور احبا کہان پس مردن
ازل سے تا بہ ابد یار باوفا نملا

محمدؐ عربی سا رحیم اے شایق
نبیؐ کسیکی کو کسی وقت دوسرا نملا

عاشق احمدؐ مختار ہوا خوب ہوا
دل مرا مطلع انوار ہوا خوب ہوا

کھل گئی آنکھہ خیال رخ احمد مین مری
بخت خفتہ مرا بیدار ہوا خوب ہوا

یاد مژگان مین کٹی رات مری سولی پر
شکر ہے دل بھی سردار ہوا خوب ہوا

اک نہ اکدن تو پہنچ جاؤنگا طیبہ مین ضرور
دل وطن سے مرا بیزار ہوا خوب ہوا

ہو گئی مجھ پہ شفاعت شہ دین کی واجب
مین خطاوار گنہگار ہوا خوب ہوا

فخر کیونکر نہ کرون مین کہ ہے یہ فخر کی جا
حق کا دلبر مرا دلدار ہوا خوب ہوا

یا نبی ہاتھ ہے ترے مری عزت ذلت
تو خدائی کا جو مختار ہوا خوب ہوا

مرحبا واہ فدا تیرے خیال احمد
ہجر مین تو مرا غمخوار ہوا خوب ہوا

ہم گنہگارون کا محشر مین ٹھکانا ہی نہ تھا
شاہ دین قافلہ سالار ہوا خوب ہوا

پڑ گئی دل پہ مرے مست نگاہ احمد
مئے وحدت سی یہ سرشار ہوا خوب ہوا

آک نہ اکدن تو مسیحائی کو آئینگے نبی
ہین جو ان آنکھونکا بیمار ہوا خوب ہوا

مشکل آسان ہوی اے تیر نگاہ احمد
تو جگر کے جو مرے پار ہوا خوب ہوا

ہجر کے لطف سے یہ شایق نادان ابد ل
بیخبر تھا سو خبردار ہوا خوب ہوا

ہوا اللہ کا دلبر جو پیمبر اپنا
خود ہمین کہتے ہین اللہ ری مقدر اپنا

حشر مین تشنہ لبی کا نہین کچھ خوف ہمین
دل جانتا ہے بہت ساقئے کوثر اپنا

ہجر احمد مین کوئی دم نہین راحت ہم کو
چین لینے نہین دیتا دل مضطر اپنا

چشم میگون نبی کا ہے تصور دل مین
بے پئے مست بنا دیتا ہے ساغر اپنا

ہان انھین معرفت اللہ سی حاصل ہوگی
جو ریاضت سے کرے دل کو مسخر اپنا

برکت سے شہ ابرار کے انشاء اللہ
کیا تعجب ہے جو ہو خاتمہ بہتر اپنا

باغ دنیا مین کبھی تو ہمین سرسبز کرو
جلد دکھلاؤ نبی گنبد اخضر اپنا

دل مرا نور محمد سے جو چمکے سر حشر
آئینہ دیکھ کے رہجائے سکندر اپنا

عشق سچا ہے محمد کا اگر اے لوگو
حال طیبہ مین کہینگے کبھی جاکر اپنا

نور احمد تجھے احمد کی قسم دیتا ہون
تو بنا لے مری آنکھون ہی مین بس گھر اپنا

تیرہ مرقد مین اجالا وہین ہو جائے گا
نور احمد سے اگر دل ہو منور اپنا

یہی سودا ہے گنہگارونکے سر مین یارب
در دہلیز محمد پہ رہے سر اپنا

صاف ظاہر ہوا شایق ہمین من روحی سے

سب بے خبر تھا سو خبردار ہوا خوب ہوا

ہوا اللہ کا [illegible] اپنا
خود ہمین کہتے ہین اللہ رے مقدر اپنا

حشر مین تشنہ لبی کا نہین کچھ خوف ہمین
دل حاتم ہے بہت ساقیٔ کوثر اپنا

ہجر احمد مین کوئی دم نہین راحت ہمکو
چین لینے نہین دیتا دل مضطر اپنا

چشم میگون نبی کا ہے تصور دل مین
بے پئے مست بنا دیتا ہے ساغر اپنا

ہان او بخشین معرفت اللہ بھی حاصل ہوگی
جو ریاضت سے کرے دلکو مسخر اپنا

برکت سے شہ ابرار کے انشاء اللہ
کیا تعجب ہے جو ہو خاتمہ بہتر اپنا

باغ دنیا مین کبھی تو ہمین سرسبز کرو
جلد دکھلا دو نبی گنبد اخضر اپنا

دل مرا نور محمد سے جو چمکے سرحشر
آئینہ دیکھ کے رہجائے سکندر اپنا

عشق سچا ہے محمد کا اگر اے لوگو
حال طیبہ مین کہینگے کبھی جاکر اپنا

نور احمد تجھے احمد کی قسم دیتا ہون
تو بنا لے مری آنکھون ہی مین بس گھر اپنا

تیرہ مرقد مین اوجالا وہین ہو جائیگا
نور احمد سے اگر دل ہو منور اپنا

یہی سودا ہے گنہگارونکے سر مین یارب
در دہلیز محمد پہ رہے سر اپنا

صاف ظاہر ہوا تشالق ہمین من روحی سے
تنکے آئینہ مین پوشیدہ ہے جوہر اپنا

رہے ہجر نبی سے دلین یون مجمع خیالون کا
کبھی مژگان کا ابرو کا کبھی گیسو کا گالون کا

سیہ کاری کا ہمکو ڈر نہین ہے حشر مین ہان ہان
بھروسہ ہے ازل سے ہمکو گھونگرو والے بالون کا

نکیرین آئینگے جس دم پکارونگا محمد کو
یہی نام مبارک بس جواب اونکے سوالون کا

عجب کچھ شان سے پیوستہ تھے ابرو محمد کے
کہا یہ جس نے دیکھا تو قران ہی وہ ہلالون کا

غم و تکلیف و درد و اضطراب و سوزش و آفت
مری اک جان پر ہنگامہ ہے کتنے ملالون کا

نبی کے در پہ جا جا کر جبین اپنی رگڑتے ہین
یہ حصہ ہے یہ رتبہ ہے بڑی تقدیر والون کا

تصور مین کبھی عارض کبھی گیسو کبھی ابرو
مزا ملتا ہے ہمکو ہجر احمد مین وصالون کا

مدینہ کی طرف تیرا گذر ہو تو محمد سے
صبا سب حال کہدینا اُدیبی خستہ حالون کا

اثر ہے عشق چشم احمد مختار کا اے دل
لحد پر میری بعد مرگ غول آیا غزالون کا

نظر آتا ہے ہر ہر مین وہی نور رسول اللہ
ہوا حبیب محو مین رتبہ بڑا میرے خیالون کا

لکھی مین نے جو لبہائے محمد کی ثنا شایق
مرا ہر شعر دفتر بنگیا شیرین مقالون کا

شکل نبی مین حسن خدا اگر چھپا نہ تھا
شیدا پھرا دن پہ کس لئے سارا زمانہ تھا

کس واسطے یہ توسن دل مضطرب ہوا
زلف نبی کا دھیان نتھا یا تازیانہ تھا

یا احمد المدد مرے سرکار الغیاث
ہجر نبی مین بس کبھی اپنا ترا نہ تھا

اللہ دل سے کیون نہ فدا ہوتا دوستو
بانکے عرب کا ناز ہر اک دلبرانہ تھا

نکلی جو تن سے روح تو حیرت سے یہ کہا
دنیا مین اس فنا کا عجب کارخانہ تھا

یہ راز ہم کو مرشد کامل نے کہدیا
بیگانہ جس کو جانتے تھے وہ یگانہ تھا

طیبہ گیا نہ مین نہ بر آئی کوئی امید
افسوس تیر آہ مرا بے نشانہ تھا

جس نے سنا وہ عاشق احمد ہی بنگیا
کچھ ایسا پر اثر یہ ہمارا فسانہ تھا

طیبہ کو جب گیا مین تصور مین یا نبی
خادم کا سر تھا اور ترا آستانہ تھا

تھا دم کے ساتھ مظہر اللہ کا ظہور
جب جان جا چکی مرا جانان روانہ تھا

آکر ازل سے دیکھا جو دنیا کا بینے حال
آئینہ خانہ یار کا یان خانہ خانہ تھا

کس طرح رہتا شایق مضطر مدینہ مین
تقدیر مین دکن ہی کا جب آب ودانہ تھا

تصور مجھے جب نبی کا رہا
مرے دلمین کیا کیا تماشا رہا

گدا آپ کا شاہ ہے یا نبی
بُرا آپ کا سب سے اچھا رہا

خیال آیا آئینہ رخ کا جب
مرے دلکو پھرون ہی سکتا رہا

یقین ہے کہ مرتے ہی ہوتا ہی وصل
قضا کچھ مجھے اب نہ کھٹکا رہا

اوسی کا ظہور اوس کے منہ پر نقاب
خدا پر خدائی کا پردا رہا

جو سچا تھا عاشق تو وہ نزع تک
محمدؐ محمدؐ ہی کہتا رہا

ٹھکانے لگا ابتداے عشق یار
زمانہ تو چکر ہی دیتا رہا

جدا ہو گیا ہجر مین دل مرا
الٰہی مرے پاس اب کیا رہا

ہوا ذکر مژگان احمدؐ کا جب
مرے دل مین ہی کچھ کھٹکتا رہا

الٰہی مجھے جلد طیبہ دکھا
مرا دل ہے فرقت مین گھبرا رہا

پڑھا جس نے دل سے درود شریف
محمدؐ کی مجلس مین چرچا رہا

صبا پیارے احمدؐ سے کہدینا تو
کہ شایق دکن مین تڑپتا رہا

محمدؐ آپ نے حسن ایسا پایا
فدا دل سے ہوا اپنا پرایا

کہون کیا ہجر ابروے نبیؐ مین
مجھی پر دل نے خنجر آزمایا

نبی کی جستجو کرتا تھا اوٹھکر
تجھے کیون درد فرقت نے بٹھایا

ادہر بھی اک نظر آنکھون کے صدقے
کہ مازاغ البصر پھر یاد آیا

یہی ہے وجد کا اے دل تمنا
کہ پہلا حال ہم کو یاد آیا

کوئی کہدے ذرا پھر تسلی
تجھے طیبہ مین احمدؐ نے بلایا

یہی ہے التجا ہر وقت تجھ سے
مدینہ میرا مدفن ہو خدایا

کرون گا نالہ جب ہجر نبیؐ مین
ہلیگا عرش ربانی کا پایا

تجھے مرنے کا ہے کیون رنج شایق
بنایا جس نے پھر اوس نے مٹایا

خیال آتا ہے جب ہمکو نبی کے روئے روشن کا
گمان ہوتا ہے سینے ہی پر اپنے دست ایمن کا

ہو الاول ہو الاخر ہو الظاہر ہو الباطن
مثنا ہے یہ حمد و نعت کا دونون کے روشن کا

گنہگارون کو ذات کبریائی کا بھروسہ ہے
خدا کی پاک رحمت شامیانہ ہوگی مدفن کا

خزان ہجر محمدؐ کی بہار جاودانی ہے
دل پر داغ میں نظارہ ہی سر سبز گلشن کا

خیال عارض انوار سے گر مونس ہمدم
شب ہجران میں بھی انداز ہوگا صبح روشن کا

نبی سے دور ہون ایدل مگر خوش ہون تصور سے
مبارک باد سے ملتا ہے نغمہ میری شیون کا

ہوا اس آرزو میں خاک او بان کی مدینہ کے
کبھی تو خواب میں بوسہ ملے گلی کے دامن کا

نگاہ لطف سے اس کو رفو کر دو رسول اللہ
مرا چاک جگر کب آشنا ہوتا ہے سوزن کا

خیال نور احمد میں مجھے یہ اوج حاصل ہے
اوجالا لامکان پر پڑ رہا ہے دلکی سوزن کا

رخ زلف محمدؐ کا جو ذکر آتا ہے محفل میں
تو دل ہاتھون اچھلتا ہی وہین شیخ و برہمن کا

دل پر داغ ہر اک امتی کا رشک بیضا ہے
کلیم اللہ کو تھا ناز اپنے دست روشن کا

بچانا نفس کے پھندے سے ہمکو یا رسول اللہ
زیادہ خوف ہوتا ہے ہمین پوشیدہ رہزن کا

نبیؐ کا دوست ہو جو میں بھی مشتاق اُسکا شیدا ہون
قسم اللہ کی دشمن ہون میں احمد کے دشمن کا

دل ہو گیا رسول خدا کا جب آشنا
صلوا علیہ کہنے لگے لو سب آشنا

دن یہ بھی ہے کہ رہتا ہے ہر ایک سے جدا
وہ دن ازل کا ہائے کہ اک جا سب آشنا

جو کچھ کہ ربط ہوا سے ہوا میری روح سے
دل میرا نفس کا نہ بنے یا رب آشنا

ہجر نبی وصال سے بدلے تو کیا عجب
دل سے ہمارے درد ہوا ہی اب آشنا

تیرے سوا نظر میں سماتا کوئی نہیں
یہ دل ہمارا ہوتا ہے کس پر کب آشنا

اللہ کے لئے ہو اگر سب سے دوستی
آئینگے کام حشر میں بھی وہ سب آشنا

مضمون میں دل کا ظاہر ہوا ہمین
شکل عرب سے ہو گیا ایدل رب آشنا

دشمن وہی ہوے جنھین سمجھے تھے دوست ہم
دنیا کے یار ہوتے ہین سب مطلب آشنا

ہردم خیال زلف محمدؐ سے کام ہے
اپنا دل حزین بھی ہوا ہے شب آشنا

احباب و اقربا ہون کہ مال و متاع و ہر
جبتک کہ تن مین روح رہے ہین سب آشنا

شایق نبیؐ کا نام جو آتا ہے سامنے
ہو جاتے ہین درود سے اپنے لب آشنا

ہے درد کبھی آہ و فغان اور کبھی نالان
اے ہجر نبیؐ ان سے پڑا ہے مجھے پالا

کیونکر نہ خیال رخ احمدؐ سے ہو دل خوش
ہان ہان ہے یہی نور مرے گھر کا اُجالا

اے باد صبا وصل محمدؐ مین شفا ہے
لیجا مجھے یا میرے مسیحا کو بلا لا

ہر وقت رہے پیش نظر نور محمدؐ
آغوش تصور ہی ہے چاند کا ہالا

سچ ہے کہ گذرتی تھی ازل ہی مین مزے سے
اللہ نے دنیا کی بلا مین مجھے ڈالا

ہو گرمئ ہجر شہ دین اور زیادہ
اک داغ جگر پر ہو تو اک دل پہ ہو چھالا

ہے یاد رخ و زلف کی اک دل مین ہمارے
ہے جمع ضدین اندھیرے مین اُجالا

تسکین دل بیتاب کی اکدن تو صبا کر
بو زلف محمدؐ کی ادھر بھی تو اڑا لا

محشر مین کہین کا نہین رہتا مین گنہ سے
قربان مرے پیارے محمدؐ نے سنبھالا

یون تو ہوے مبعوث بہت سارے پیمبر
ہر ناز ہر انداز ہے احمدؐ کا نرالا

شایق ہے یہ سب نعت محمدؐ کا تصدق
کہتے ہین جو سب سلمہ اللہ تعالے

کہ رہا ہے نام احمدؐ پر الف اللہ کا
غافلو چونکہ یہ رہبر ہے خدا کی راہ کا

حشر مین جب آؤن گا پڑھتا ہوا نعت نبیؐ
غل اٹھیگا یہ ہے دیوانہ رسول اللہ کا

حشر مین یون شان و شوکت ہوگی ظاہر یا نبی
ہر گدا کو آپکے رتبہ ملے گا شاہ کا

مصحف عارض محمدؐ کا رہے پیش نظر
یا خدا کردے مجھے حافظ کلام اللہ کا

اوس کا اک ذرہ ہے ایدل ہوگا تابان کسطرح
نور احمدؐ کے مقابل نور مہر و ماہ کا

جلوۂ نور خدا سے ہوگیا پرنور دل
دل گیا ہے مرتبہ اس کو بھی بیت اللہ کا

جو مدینہ دیکھہ آیا وہ بھی کہتا ہے ہائے
کتنا پیارا پیارا منظر ہے تری درگاہ کا

لا الہ سے جو ہین نے نفی کی اغیار کی
لگ گیا دل کو وہین بس لطف الا اللہ کا

اک نہ اکدن گرتے پڑتے جائیگا ملک عرب
ناتوان ہجر احمدؐ کو عصا بس آہ کا

بے الف اللہ ہو بے لام ہیچا ہے آکا
پھر جدائی ہو تو ہو سے واہ نام اللہ کا

مالدار و مختصر کر لو روح جبتک تن مین ہے
بعد مردن ایک ہے رتبہ گدا و شاہ کا

نعت کا صدقہ ہے شایق جو تری اشعار پر
مرحبا کا شور ہے غل ہے جزاک اللہ کا

روح جب تن سے ہو یا احمدؐ مختار جدا
سامنے سے نہ ہو جلوہ تیرا زنہار جدا

نقشۂ یار رہے پیش نظر آٹھ پہر
غیر کا دھیان رہے دل جو ہر بار جدا

غم اسی کا ہے مجھے اور اسی کا رونا
مجھ گنہگار سے کیون ہین مری سرکار جدا

جن کو اللہ نے دی چشم بصیرت کی نظر
وہ نہین کہتے ہین اغیار سے ہی یار جدا

ہر مسلمان کا وہ دل ہے ہو عشاق کی جان
باغ طیبہ ہے جدا خلد کا گلزار جدا

اک مری جان پہ کیا کیا ہے مصیبت اللہ
سختئ نزع جدا روتے ہین غمخوار جدا

ہجر احمدؐ مین یہی ہو مرا مونس ہر دم
مرے دل سے نہ ہو ورد شہ ابرار جدا

بحر وحدت کی عجب موج ہے سبحان اللہ
مجھ مین پوشیدہ مرا یار ہے پھر یار جدا

یاد زلف شہ دین ہجر کہ دن ساتھ ہو دن
جس طرح دھوپ مین سایہ نہ ہو زنہار جدا

ہم گنہگارون کے ہمرہ رہین محشر مین بھی
قافلہ سے نہ رہے قافلہ سالار جدا

یاد حضرت سے بے چین تھی عشاق کو دل
اُنپہ آفت ہوے شایق تری اشعار جدا

حق ہے یا غوث آشنا تیرا
ہم سے کیا وصف ہو ادا تیرا

کہدے اب تو زبان پاک سے تم
مین ہون اک کشتۂ ادا تیرا

سر مین سودا ہے تیرا ہر اک کے
دل ہر اک کا ہے مبتلا تیرا

ہے قدم پر قدم محمدؐ کے
کیا ہی سیدھا ہے راستا تیرا

میرے آنکھون مین ہے تری صورت
میرا دل اور مدعا تیرا

مدتون سے ظہور تک تیرے
ذکر کرتے تھے اولیا تیرا

ہمین دارین سے غرض یا پیر
چاہیئے مجھکو چاہنا تیرا

نہ جھٹک دے تجھے قیامت مین
مین اک ادنی ہون تھا کیا تیرا

بخشوانے نیاز مندون کو
ناز اوٹھاتا ہے کبریا تیرا

غوث اعظم پکارا اوٹھا ہون
جب مین سنتا ہون تذکرا تیرا

کاش پتلی کے بدلے آنکھون مین
جلوہ گر ہوتا نقش پا تیرا

خوف شایق کو کیا قیامت کا
اوس کو کافی ہے آسرا تیرا

گرمی ہجر نبیؐ سے دل دھڑکتا جائے گا
اشک میری دیدۂ تر سے ٹپکتا جائیگا

جب خیال آجائے گا حسن ملیح یار کا
زخم دل پر پھر نمک ایدل چھڑکتا جائیگا

دیکھکر رتبہ ترا محشر مین یا خیر الورا
ہر کس و ناکس تری صورت کو تکتا جائیگا

الفت تیغ نگاہِ احمدی مین رات دن
مثل بسمل عاشقون کا دل پھڑکتا جائیگا

راز وحدت صاف آئینہ بنے گا سامنے
نور احمدؐ جب مرے دل مین چمکتا جائیگا

آئے غش یادِ گل رخسار احمدؐ مین اگر
ہر کوئی منہ پر گلاب آکر چھڑکتا جائیگا

جس نے چھوڑی پیروی شرع رسول اللہ کی
بھول کر وہ راستہ سیدھا بھٹکتا جائیگا

روئے احمدؐ کی بہار ایدل نظر آئے اگر
حشر تک آئینہ دل کا نہ سکتا جائیگا

دیکھ پائے صاف عارض گر رسول اللہ کو — بعد مردن مرغ جان اپنا پھڑکتا جائیگا
شعلہ روئے نبی سے ہو تصور مین جو وصل — ملکے ہاران پسینے مین ٹپکتا جائیگا
شہرت حسن محمد مصطفیٰ سُن لے اگر — دل مرے پہلو سے آہستہ سرکتا جائیگا

یاد شایق آئے گر تشنہ لبی شبیر کی
غمزدون کے حلق مین پانی اٹکتا جائیگا

لکھنا ہے ہم کو وصف رسول جلیل کا — لائین قلم کہان سے پر جبرئیل کا
یا مصطفیٰ شفا ہے تری اک نگاہ مین — عیسیٰ سے کیا علاج ہو تیرے علیل کا
دنیا ہے بے ثبات نہ تو اس سے دل لگا — نغمہ ہے ہر نفس مین نہان الرحیل کا
محبوب جو مرا ہے خدا کا ہے وہ حبیب — محتاج کچھ نہین ہے یہ دعویٰ دلیل کا
دل منظر خدا ہے نظر اس پہ ہو مدام — اے دوستو یہ کعبہ نہین ہے خلیل کا
اک اُمتی کو بھولین گے احمد نہ حشر مین — مجھکو بہت بھروسہ ہے میری کفیل کا
کہلاؤ تو خدا کے وہ حافظ ہے ہر گھڑی — پیش نظر ہو واقعہ اصحاب فیل کا
لبیک یا رسول کہون گا پکار کر — نظارہ ہو جو شہر نبی کی فصیل کا
ملجائے مجھکو شربت دیدار مصطفیٰ — کوثر کا تشنہ ہون نہ مئی سلسبیل کا
تازہ رہے مدام گل داغ عشق یار — اندازہ دل مین ہو مری باغ خلیل کا

جو نام مصطفیٰ پہ نہ بھیجے درود پاک
شایق اسے مقام ملے گا بخیل کا

ہر اک خواہش سے دنیا کی ترا دل جب صفا ہوگا — تو نور احمد مرسل کا او سدم سامنا ہوگا
ہر اک دل تھام کر صلِ علیٰ کہدیگا محشر مین — عجب انداز سے اپنا نبی جلوہ نما ہوگا
کسی کا عشق وقت جان کنی یون رنگ لائیگا — کہ دل سے اللہ اللہ اور زبان پر مصطفیٰ ہوگا
شمیم زلف احمد کچھ اُڑا لاکر مدینے سے — غریبون کو سنگھا جا اے صبا تیرا بھلا ہوگا

عسی الموت جسر یوصل کے یا دمین معنی
دم آخر اُسے ہر درد مین حاصل مزا ہوگا

نماز مومنان معراج ہی اُسدن مین سمجھونگا
نبی کی مسجد اطہر مین جب سجدہ ادا ہوگا

نچھوڑون گا نچھوڑون گا کبھی پیارے محمدؐ کو
قیامت مین یہ ہاتھ اور دامن خیر الورا ہوگا

اغثنا یا رسول اللہ اغثنا یا رسول اللہ
وگرنہ کوئی دم مین دم مری تن سی جدا ہوگا

جو ہو ہر داغ عشق احمدی تشکل ید بیضا
الف عشاق کی آہونکا موسیٰ کا عصا ہوگا

شب معراج کے حالات سنکر دل تڑپتا ہی
مرا پیارا پیمبر ہائی کیا اچھا بنا ہوگا

ڈرین کیون نزع کی سختی سی وصل یار ہوتا ہی
یہی تا جان جائیگی ہمارا اور کیا ہوگا

وہی کچھ جانتا ہے احمد بے میم کا مطلب
جسے دیدار احمدؐ کا مزا حاصل ہوا ہوگا

ہمین تشنہ لبی کا حشر مین کیا خوف ای شایق
مدد پر اپنی محشر مین شہید کربلا ہوگا

قسم اللہ کی جو عاشق غوث الورا ہوگا
دم آخر اُسے دیدار شاہ انبیا ہوگا

نظر ہی گنبد انور پہ ہر دم ہم غلامونکی
الٰہی اس طرح سی بخت اپنا کب رسا ہوگا

یہ سچ ہے آشنا کا آشنا ہے آشنا اپنا
محب جو پیر کا ہوگا وہ محبوب خدا ہوگا

ترے دربار مین لٹتی ہے جب دارین کی دولت
نہ ہمسر شاہ کے پھر کیون ترا ادنیٰ گدا ہوگا

نہ گھبرائینگے ہجر پیر مین سچے جو ہین عاشق
زبان پر اونکی بس ہر دم رضینا بالقضا ہوگا

تصور مین جو زلف پیر تشکل تازیانہ ہو
پڑے گی مار وہ دل پر سزا مین بھی مزا ہوگا

جدائی غوث اعظم کی گوارا اب نہین مجھکو
مرا اللہ کب بغداد مین مسکن مرا ہوگا

تری جلوہ مین کثرت ہی ترے چہرہ مین وحدت ہی
جو دیکھے اک نظر سو جان سے تجھپر فدا ہوگا

غلامون پر کرم کی اک نظر ہو جائے گر حضرت
وہی ڈر خوف اونکا تشکل امید و رجا ہوگا

مہوس بن نہ ایدل سن لی مجھسے آپ کا نسخہ
کرے جو نفس کو کشتہ وہ تشکل کیمیا ہوگا

مرید در پرستش مرقد سی کیون ہی ڈر تمہین اتنا
وہان بھی حضرت غوث الورا کا آسرا ہوگا

محبت پیر کی کامل ہے گر مشتاق تر دل مین
تو ہر ہر رنگ مین آقا ترا جلوہ نما ہوگا

اے بانکے محمدؐ صل علیٰ رتبہ ترا ہم نے کیا جانا
اللہ کی قسم کیا منھ سے کہون جس نے تجھکو جانا جانا

جب نزع کی حالت ہو طاری مشکل ہے وہی دم پر بھاری
وہ چاند سا چہرہ دکھلا کر ارشاد بھی کچھ فرما جانا

تم نام خدا ہو شان خدا ایمان خدا ہو جان خدا
ہر ہر نے نئی ڈھب سے تمکو اے صل علیٰ اپنا جانا

یان فصل نہ تھا وان وصل ہوا کیا خوب ہے یہ اللہ اللہ
معراج کی شب معراج کی شب کسطور کا وہ آنا جانا

یا خواب ہو یا بیداری ہو یا شکل تصور ہو سنلو
ہر حال کسی صورت سے مجھے جلوہ اپنا دکھلا جانا

قربت حاصل ہے جنکو تیری ہے اُنکی بسر اچھی ہوتی
مضطر ہے مرا دل فرقت مین اکبار اسے سمجھا جانا

امید یہی ارمان یہی خواہش ہے یہی حسرت میری
اے نور خدا دل مین آکر تقدیر مری چمکا جانا

ایمان یہی ہے تو اپنا والشمس ہے جب چہرا تیرا
گیسو کو ترے اے پیارے نبیؐ واللیل اذا یغشیٰ جانا

اے کملی والے سائین مری اسوقت خبر لے جلدی سے
آنکھون مین ہے دم اب فرقت سے اسوقت ذرا تو آ جانا

آئے تھے عدم سے گو تنہا اب فکر نہین اس کی اصلا

ہے شکل نبی دل مین اپنے ہوگا نہین اب تنہا جاتا
وہ آنکھہ وہ ابرو وہ سیرت شاہی مین فقیری کی صورت
جس نے نہ تجھے مولا جانا اللہ کو اس نے کیا جانا

دم ٹوٹتے ہی بیگانہ ہوا شایق یہی رفر آدم کا
کیا بات غضب کی تھی نادر ہر ہر نے مجھے اپنا جانا

احمد پاک پہ مایل نہ ہوا تھا سو ہوا
دل مرا عشق مین کامل نہ ہوا تھا سو ہوا

شب معراج عرب سے یہ کھلا راز ہمین
رب سے ایسا کوئی واصل نہ ہوا تھا سو ہوا

خواب مین روئیت احمد ہوئی سبحان اللہ
محفل پاک مین داخل نہ ہوا تھا سو ہوا

ہر تجلی رخ حضرت کی یہان ہے ظاہر
ہمسر طور مرا دل نہ ہوا تھا سو ہوا

یا نبی دیکھیے ہمت دل نادان کی مرے
تیغ ابرو کے مقابل نہ ہوا تھا سو ہوا

کون سے چاند کے ٹکڑے نہ کیا دو ٹکڑے
دل شکستہ مہ کامل نہ ہوا تھا سو ہوا

ہجر مین وصل نبی کا مجھے جب لطف آیا
مین تصور کا جو قایل نہ ہوا تھا سو ہوا

کیون نہ انسان کو ظلوماً و جہولاً سمجھین
کوئی یون یار کا عامل نہ ہوا تھا سو ہوا

یا وہ شمشیر نگاہ نبوی ہے دل کو
شکر اللہ کا بسمل نہ ہوا تھا سو ہوا

خواہش راہ حقیقت نے کیا تنگ مجھے
طالب مرشد کامل نہ ہوا تھا سو ہوا

عشق حضرت مین عجب دلکو مزا ملتا ہے
لطف اس طرح کا حاصل نہ ہوا تھا سو ہوا

دیکھتے ہی رخ احمد کو دیا دل حق نے
وہ کسی شخص پہ مائل نہ ہوا تھا سو ہوا

آج محروم پھرا اوس کو نہ دروازے سے
تیرا شایق کبھی سائل نہ ہوا تھا سو ہوا

نظر ہم پہ یا مصطفے کیجیے گا
غریبون کے دل کو صفا کیجیے گا

تصور جو ہو چشم مست نبی کا
شرابا طہورا پیا کیجیے گا

مجھے خوف کہتا ہے امید رکھنا
رضا کہہ رہی ہے تو رَا کیجئے گا

صبا جا کے شاہ عرب سی یہ کہنا
مجھے در کا اپنے گدا کیجئے گا

نہین ہے جو ممکن کبھی ڈھب سے آنا
تصور مین مجھ سے ملا کیجئے گا

جا کر تصور مین شکل محمدؐ
خدا کا نظارا کیا کیجئے گا

ہے منظور گر خاتمہ خیر سے ہو
تو یاد رسول خدا کیجئے گا

محمدؐ کی امت ہون بندہ خدا کا
نکیرین بس اور کیا کیجئے گا

کبھی بن کے ارمان کبھی نور بنکر
مرے چشم و دل مین رہا کیجئے گا

نظر آپ ہی آئین پیارے محمدؐ
تصور مین اتنا فنا کیجئے گا

بلا لو مدینہ مین جلدی محمدؐ
کہان تک اب آہ و بکا کیجئے گا

مین بیمار احمد کا ہون ای مسیحا
مرے واسطے کیا دوا کیجئے گا

جو چاہو کرو اپنے مشتاق کی حق مین
بھلا کیجئے یا بُرا کیجئے گا

یا نبی جب عاشق روئے منور ہو گیا
عشق کا جو حال تھا آئینہ مجھپر ہو گیا

گنبد احمد پہ جس دن میری پڑجائے نظر
مین یہ سمجھون گا مرا اونچا مقدر ہو گیا

تیرے قدمون پر گرے لنگر خدا ایسا کرے
بار میرے جسم پر یا مصطفےٰ سر ہو گیا

جاندینا راہ الفت مین نہین مشکل ہین
دل سا سر باز محبت اپنا رہبر ہو گیا

یہ صفائی قلب کی تاثیر ہے یا مصطفےٰ
آئینہ ہر ہر مری مرقد کا پتھر ہو گیا

ہو گیا احمد کی مژگان و نظر سے ربط جب
تیر دل سے آشنا گردن سی خنجر ہو گیا

وحشت عشق محمدؐ زور پر ہے اسقدر
جب بہار آئی تو مین اپنے سی باہر ہو گیا

کیون نہ نورانی نظر آئے مجھے قلب سیاہ
آج نور مصطفےٰ مہمان مرے گھر ہو گیا

خوف کیا طوفان فرقت اور موج ہجر سے
یا نبی دل بحر الفت کا شناور ہو گیا

کوئی تو صل علیٰ کہتا تھا اور کوئی فداک
جلوہ گر اپنا نبی جب روز محشر ہو گیا

خوف کیا ہے دلکو شایق مفلسی سے عشق مین
درہم داغ محبت سے تو انگر ہو گیا

چمکے الٰہی اس طرح اختر نصیب کا
ہین شیفتہ ہنوز ترے پیارے حبیب کا

طیبہ کا ذکر سنتے ہی دل شاد کیون نہو
ہان ہان وہی تو باغ ہے اس عندلیب کا

بلوا کے شہر پاک مین یا سید الرسل
خوش کیجیے کرم سے کبھی دل غریب کا

ہے یہ دعا کہ دفن مدینہ مین ہو مرا
کیون ہو نہ ورد صبح و مسا یا مجیب کا

مین ہون مریض ہجر نبیؐ وصل ہے شفا
درکار کچھ نہین مجھے نسخہ طبیب کا

دارین کی ہے سیر تصور مین یار کے
کچھ تفرقہ نہین ہے بعید و قریب کا

عاشق وہ کبریا کے خدا اون کا شیفتہ
رتبہ ہے وہ کلیم کا اور یہ حبیب کا

دیدار جس کو آپکا حاصل ہو یا رسول
پڑ جائے سایہ مجھ پہ بھی اوس خوش نصیب کا

معراج کی وہ شب وہ سواری براق کی
سجتا تھا جبرئیل کو عہدہ نقیب کا

لا ترفعوا کہین کہین لا تجہروا لہ
سب کو ادب سکھایا ہے حق نے حبیب کا

اپنا جمال پاک دکھاؤ کسی طرح
معروضہ ہے یہ شایق حسرت نصیب کا

عجب رتبہ کیا اللہ نے مداح محمدؐ کا
اعدد احمد کے ہین اور اوسمین ہر ہر حرف احمدؐ کا

نہ کیون بسمل ہو ہر ہر تیغ ابروئے محمدؐ کا
لیا ہے پہلے بسم اللہ کہکر درس ابجد کا

محبت احمد مرسل کی اللہ کی محبت ہے
اشارہ ہے نئے انداز سے یہ میم احمدؐ کا

دماغی شکل مین لفظ محمدؐ سلسلہ جنبان
سنا ہے مینے بھی در پردہ نغمہ صوت سرمد کا

ہوا ظاہر شب معراج ہمکو اون معنی سے
کہ پردہ اوٹھ گیا تھا درمیان سے میم احمدؐ کا

کہا صل علیٰ ہر ہر نے دلکو تھام کر اپنے
یہ تھا معراج مین انداز حورون کی خوشامد کا

کہا جس نے محمدؐ حشر مین وہ ہوگیا ناجی
کہ لفظ امان بھی ہم عدد نام محمدؐ کا

محمدؐ مین عیان ہے نور مطلق ذات باری کا
اشارہ روح انسانی مین ہے نور مقید کا

الٰہی اسطرح سے چشم دل مین نور آجائے
تصور مین کبھی نظارہ ہو شکل محمدؐ کا

تصور شان وحدت کا تھا جب یہ ذہن مین آتا
سمٹ کر سایۂ قد بن گیا ہے میم احمدؐ کا

دعا شائق کی ہو مقبول بہر پنجتن یارب
مدینے مین بنون جا کر مجاور پاک مرقد کا

اشارہ حشر مین ہے زلف احمد کی ہر اک لٹکا
گنہگار و سیہ کاری کا کچھ تم کو نہین کھٹکا

ہماری شاہ کو نان جوین ہی لاکھ نعمت تھی
وہ وہری ٹاٹ پر آرام ملتا تھا چھپپر کھٹ کا

عجب الفت ہی احمدؐ سے کہ دل نے منھ نہین موڑا
اوٹھا کر دو رو فرقت نے بہت کچھ رات کو پٹکا

نہین جائیگا جبتک عشق کا سودا خداوندا
ہمارا سر ہو اور پتھر رسول اللہ کی چوکھٹ کا

نہین جو پیرو شرع محمدؐ اے دل نادان
بلا شک راہ سیدہی چھوڑ کر وہ راستہ بھٹکا

دکھا دو شکل اپنی یا نبی اب دم ہے آنکھون مین
تامل کی نہین جا اب یہی موقع ہے جھٹ پٹ کا

یہ ہی عبرت کی جا اب بھی تو چونکو خواب غفلت سے
یہی کہتا ہے منظر مقبرے کا اور مرگھٹ کا

یہی ہے رمز اللہ جمیلؐ مین نہان اے دل
یہ شکل میم احمد کیا ہے اک جلوہ ہے گھونگٹ کا

فلک پر عرش پر آراستہ پیراستہ ہر شئے
شب معراج وہ انداز احمد کی سجاوٹ کا

لحد مین ساتھ ہی مین یا محمدؐ کہہ کے اٹھ بیٹھا
ہوا کھٹکا فرشتون کے جو کچھ پاؤنکی آہٹ کا

خدا کا نور سر تا پا کہون مین کیون نہ ای شائق
کمر کے راز سے واقف ہوا تھا نور کا پٹ کا

دو رنگی مین جلالی اور جمالی رنگ پنہان تھا
مسلمان تھا سو کافر تھا جو کافر تھا مسلمان تھا

تری شان کریمی خواب ابراہیم نے دیکھی
جو تھا آتش کدہ دم وہ وہ دم بھر مین گلستان تھا

وہ میری خواب مین بھی آئے چمکاتے ہی دھمکاتے
ستم دیکھو کہ اسپر ہاتھ مین خنجر بھی عریان تھا

ہوا کرتی ہے سچے ہی پہ تہمت بزم دنیا مین
جو یوسف پاک دامن تھی تو اون کا چاک دامان تھا

قیامت مین محمدؐ کو محمدؐ خود نظر آئے
جو اپنے دل کی آئینے مین انکا عکس پنہان تھا

عجب کچھ عشق نے پردہ دری کی قیس و لیلےٰ کی
وہان تھا چاک محمل مین یہان چاک گریبان تھا

عجب کچھ مکر سی کرتا تھا شائق بت پرستی بھی
جسے کافر سمجھتے تھے وہی پکا مسلمان تھا

زلف و خال و رخِ خندان کو نہین جانتی کیا
ابرو نجم و مہِ تابان کو نہین جانتے کیا

مصحفِ عارضِ جانان کو نہین جانتے کیا
ہم مسلمان ہین قران کو نہین جانتے کیا

چشم کے ایک اشارے پہ چلے جان و جگر
تابع حکم ہین فرمان کو نہین جانتے کیا

بت سفاک دکھا کر ہین مقتل دوڑا
مرد میدان جو ہین میدانکو نہین جانتے کیا

سوتے ہین بیچ مین تکیہ وہ جو رکھکر شب وصل
دل یہ کہتا ہے کہ ارمانکو نہین جانتے کیا

اک نہ اکدن وہ بنائیگا نشانہ دل کو
ہم تری ناوک مژگان کو نہین جانتے کیا

آگ لگجائیگی کوچے مین تمہاری اکدن
نالہ ہائے دل سوزان کو نہین جانتے کیا

تو یہان مجھ پہ خفا کرلے مگر محشر مین
ہان ہہرے ترے دامانکو نہین جانتے کیا

اور کسی سے نہوا کام اوسے ہم نے کیا
سب ملک حضرت انسانکو نہین جانتے کیا

کیون یہان آئے دکھانیکو حماقت اپنی
شیخ جی محفل رندان کو نہین جانتے کیا

پرسش روز قیامت کی ہی کیون فکر تمہین
عاصیو رحمت رحمانکو نہین جانتے کیا

دیر کیون جلد مدینے مین بلالو مجھکو
یا نبی تم مرے ارمان کو نہین جانتے کیا

ہوکے انجان گنہ کرتے ہو کیون ای شائق
روز میثاق کے پیمان کو نہین جانتے کیا

اک نظارہ روئے غوث پاک کا افسون ہوا
جس نے دیکھا دل سے شیدا ہوگیا مجنون ہوا

فصل گل مین چیختا پھرتا ہون یا غوث الورا
جب سے اس دلکو مری عشق رخ گلگون ہوا

دیکھکر بغداد مین وہ گنبد اطہر کہون
اے مری خوش قسمتی اب مین ترا ممنون ہوا

ہے ازل ہی سے مجھے محبوب سبحانی کا عشق
عاشقانہ میرے ہر ہر شعر کا مضمون ہوا

پھر ترقی پہ ہوئی الفت جناب پیر کی
شکر ہے درد فراق پیر پھر افزون ہوا

خواب مین بھی مین نے صورت پیر کی دیکھی نہین
شاد کس دن دوستو مرا دل محزون ہوا

تن میرا پھونکا میری دل کی لگی نے ہائے ہائے
اور میرا دیدۂ تر غیرت جیحون ہوا

کیون بگڑتا ہے مرا ہر کام ہجر پیر مین
کچھ نہین کھلتا کہ میرا بخت کیون واژون ہوا

جھوٹ کہتے ہین مگر یا پیر یہ ہے فال نیک
سنتے بغداد مین شایق تیرا مجنون ہوا

ہجر مین کل چشم تھی نمناک دل غمناک تھا
کون مجھ سا غمزدہ ایجان نہ افلاک تھا

قتل کرنے جب تک آمادہ بت سفاک تھا
مستعد مرنے پہ مین تھا اور بہت بیباک تھا

قتل گہ مین ہاتھ قاتل کا پڑا خنجر پہ کب
ایک گردش مین نگہ کی سبکا قصہ پاک تھا

لیکے دل دم مین نہ آیا دیکے دھوکا چلدیا
تھا تو وہ کمسن مگر ہشیار تھا چالاک تھا

جب لگایا منہ دل جاتے رہی ہوش و ہواس
عشق خال لالہ رویان نشۂ تریاک تھا

ہاتھا پائی نے عجب تصویر کھینچی روز وصل
اُنکا دامن چاک تھا میرا گریبان چاک تھا

کس طرح انسان نہ کرتا خاکساری ای ملک
خاک سے پیدا ہوا پھر آخرش وہ خاک تھا

کس لئے ڈرتے قیامت مین بھلا میزان سے ہم
مومنو پلّے پہ اپنے صاحب لولاک تھا

ملک ہستی مین جو دوڑا تو عدم مین دم لیا
توسن عمر رواں بھی کس قدر چالاک تھا

جب بہار آئی جنون تازہ ہوا سودا بڑھا
پھر وہی مین تھا وہی پھر وحشت ناک تھا

منھ سے اُنکے بات نکلی دل پہ کندہ ہوگئی
کیسا عمدہ تھا نگینہ وا کیا حکاک تھا

شکر حق بعد نزعین بھی دل سے جاری یادحق
اور لب پر میرے ہر دم نام غوث پاک تھا

والنسی کیون غیرون کو جھانکا کچھ تو کرنا تھا لحاظ
پردہ در مین ترے میری جگر کا چاک تھا

تم نے کیون دامن کو دھویا پونچھ کر دامن سے اشک
چھن کے آیا تھا مری آنکھونکا پانی پاک تھا

قبر شایق کس طرح روشن نہ ہوتی وقت دفن
اوس کے دل مین نور عشق صاحب لولاک تھا

برہمن دیر مین کعبہ مین مسلمان دیکھا
جس کو دیکھا ترا آشفتہ و حیران دیکھا

کبک و طاؤس چمن بھول گئے چال اپنی
کیا ٹہلتے تجھے اے سرو خرامان دیکھا

نزو حمام مجھے دیکھ کے کہتا ہے وہ شوخ
کور ہو جائے گا جس نے ہمین عریان دیکھا

ترے بھی رخ مین ہے وہ بات جو ہے مصحف ہی
رفع شک ہو گیا جب کھول کے قرآن دیکھا

عوض خضر بگولا تھا وہان راہ نما
تیرے وحشی نے وہ سنسان بیابان دیکھا

وقت وعدہ نگہ ناز جھکی سینے پر
تیرے ویدے کو تری دلکا نگہبان دیکھا

بلبلین بھول گئین زمزمہ سنجی اپنی
صحن گلشن مین جو شایق کو غزلخوان دیکھا

وصف کیون کرتا ہے واعظ اسکی آگے حور کا
وہ تو ہی کافور کی پتلی یہ پتلا نور کا

کہکشان ہے مانگ تو رخ آفتاب ابرو ہلال
کیون نہو چرخ برین پر بے داغ اُس حور کا

اشرف مخلوق کو اسفل سے کیا نسبت بھلا
کیا ہو رشک حور سے چہرہ مقابل حور کا

خواب مین جنت نظر آتی ہے اے واعظ مجھے
جب سے ہے دلکو تصور ایک رشک حور کا

چاندنی پر چاندنی پڑ جائیگی اے دوستو
ہو مقابل ماہ کے چہرہ اگر اُس حور کا

اُن کو آتا ہی نہین جو بانکپن انداز و ناز
سیکھتی ہین آکے پریان بھی چلن اُس حور کا

شکوہ شایق یہ کیا سوجھی یہ کیون آیا خیال
کہتے ہو انسان کے چہرے کو چہرہ حور کا

دیکھتے عالم اگر ترے رخ پر نور کا
بھول جاتے حضرت موسیٰ بھی جلوہ طور کا

کون کہتا تھا انا واللہ اعلم بالصواب
ظاہر ادیکھو تو بے شک قول تھا منصور کا

ماری وحشت کی نہ کیون اُٹھ بیٹھین مردی قبر سو
میرے نالون نے اثر پیدا کیا ہے صور کا

گر نہ زاہد خانۂ دل کو مری تو بے چراغ
ہے تصور اسمین اک بت کی رخ پر نور کا

تیر مژگان سے تری ترک اے ناوک فگن
خانۂ دل ہے نمونہ خانۂ زنبور کا

اصل تو دونونکی جا بز فرع مین جھگڑا ہی کیون
ایک ہے خرمے کا شیرہ اور ایک انگور کا

جب کہا مین نے کہ وعدہ کل کا ایفا کیجے آج
یون کہا اب جانے دو کیا ذکر ہے مذکور کا

زخم کو دیکھا تو ہنس کر اور بھی چھڑکا نمک
یہ علاج اُس نے کیا دل کے مرے ناسور کا

رازداری چاہیے تھی اُنکو مشتاق یار کی
بھید جبس دم کھل گیا سر کٹ گیا منصور کا

جبتلک اس دلمین تری عشق ستمگار نہ تھا
چین سے کٹتی تھی عمر اور کوئی آزار نہ تھا

کبھی تنہائی ہو تنہا کبھی وہ یار نہ تھا
کون سا دن تھا جو وان مجمع اغیار نہ تھا

کسی کا دل ہے جو تری زلف مین ای یار نہ تھا
کون اس دام محبت مین گرفتار نہ تھا

یاس و حسرت کی سوا اور شب فرقت مین
کوئی غمخوار نہ تھا کوئی مددگار نہ تھا

تم نے بیہوش کیا کیون مجھے دکھلا کی جمال
مین تو موسیٰ کی طرح طالب دیدار نہ تھا

میرے ساقی تری آنکھو تکے ہین سب متوالی
کون ہی وہ جو مئی عشق سے سرشار نہ تھا

دیکھکر مجھکو چھپا کر اُسے باتین نہ بنا
نامہ وہ غیر کا تھا پرچۂ اخبار نہ تھا

آنکھہ پڑتے ہی تری منہ پہ دل آیا کیون کر
مین تری کوئی ادا کا کبھی خریدار نہ تھا

وہ ستمگر تری ہرگز نہ محبت کرتا
کیا کرون تیرے ستم سی مین خبردار نہ تھا

بعد اُلفت تو مجھے ظلم و ستم سے نہ ڈرا
کیا جفا سے مین تری پہلے خبردار نہ تھا

سر جدا کرکے جو کہتا ہے سبکدوش کیا
میرے قاتل مرے تن پر مرا سر بار نہ تھا

آپ آسکتے تھے یا مجھکو بلا سکتے تھے
چاہتے آپ تو ملنا کوئی دشوار نہ تھا

اُسکی محفل مین تو کل جمع بہت تھے اغیار
ہائے افسوس کہ اک مین جگر افگار نہ تھا

تیری شمشیر ادا کس کے جگر پر نہ چلی
کون سے دل سے ترا تیر نظر پار نہ تھا

میری آنکھین ہین تری حسن کی دعوی پہ گواہ
کیا فقط ان کا بیان قابل اظہار نہ تھا

مین نہ تھا لطف و کرم کے تری لائق نہ سہی
کیا ترے جور و ستم کے بھی سزاوار نہ تھا

سایۂ ظل ہما کس لئے ہوتی مجھکو
کیا مرے سر پہ ترا سایۂ دیوار نہ تھا

لے چلے سوئے جہنم جو فرشتے مجھکو
رحمت حق نے صدا دی یہ گنہگار نہ تھا

کیون بلاتے نہین طیبہ مین مجھے یا احمدؐ
کیا حضوری کے مین قابل مری سرکار نہ تھا

آپ کیون بھول گئے مجھکو بسان اغیار
مین فدا آپ پہ کیا احمد مختار نہ تھا

تو نے کیون تیغ تغافل سے مجھے قتل کیا
شایق اس ڈھب کی سزا کا تو سزاوار نہ تھا

دل جب اسیر زلف سیہ فام ہو چکا
شہرہ ہمارا صبح سے تا شام ہو چکا

افسوس انتظار مین گذری بہار عمر
وعدہ بھی تیرا اے بت گلفام ہو چکا

کیا کیجئے رقیب کو آتی نہین ہے موت
سو بار صرع ہو چکی سرسام ہو چکا

ناصح اگر یہی ہے یبوست دماغ کی
تجھکو مفید روغن بادام ہو چکا

تھا موسم شباب مین کچھ لطف میکشی
اب کیا پیون شراب مرا کام ہو چکا

ہر میکدے مین ہو گئی مشہور یہ خبر
شایق فدائے لعل مئے آشام ہو چکا

ہوتے ہی خط نمود گھٹا حسن یار کا
غلبہ حلب پہ ہو گیا شاہ تتار کا

خط سے زیادہ اور بڑا حسن یار کا
سبزے سے رنگ کھل گیا اس گلعذار کا

اللہ رے سوز عشق دل داغدار کا
جل کر سیاہ ہو گیا پتھر مزار کا

جائے جو شب کو محفل خوبان مین شمع رو
ہو دم بخود کوئی ۔ کوئی پروانہ یار کا

افعی وہ ہے بڑا نہ سمجھ اژدہے سے کم
دشمن تشنہ رسل کے ہے جو یار غار کا

گھبرایا جب کہ طائر دل درد ہجر سے
اُڑ کر طواف کرنے لگا بام یار کا

تو ہے شب فراق مین آجا او ہر اجل
کب تک مین انتظار کرون وصل یار کا

ابرو ہلال مہر جبین نجم خال رخ
اس حسن سے دماغ فلک پر ہی یار کا

نازان نہ حسن پر ہو خزان ہے لگی ہوئی
دو دن مین اڑ ہی جائیگا موسم بہار کا

کر قتل جلد تاکہ شہیدان عشق مین
آگے چلون مین لے کے علم افتخار کا

ہوتی ہے تیر کی سی خلش دل مین باربار
مضمون باندھتا ہون جو مژگان یار کا

پگڑی مین اسکو پھول سمجھ کر لگا رکھا
پتھر جو کوئی آگے لگا کوے یار کا

سیماب کی طرح اسے دم بھر نہین قرار
کیا حال پوچھتے ہو دل بے قرار کا

شایق چلا ہون لے کے شہ دین کا عشق ساتھ
کیا خوف مجھکو اب ہے لحد کے فشار کا

جب لطف ہے اپنی زندگی کا
جلوہ رہے آنکھو نمین کسی کا

آئے ترے چہرے کے مقابل
کیا منہ اے جان ہے آرسی کا

اُس حُسن ملیح کے مقابل
کیونکر نہ ہو حُسن حور بھی کا

کیون وصل مین غصہ ہو رہی ہو
اے جان ہے دن ہنسی خوشی کا

تم اور ہم ہون تخلیہ ہو
اوسوقت مزا ہے دل لگی کا

مر جائے یہان تو بلا سے
لیکن نہ ترا ہو بال بی کا

دنیا مین ہین اقربا احبا
عقبیٰ مین نہین کوئی کسی کا

دو صدقہ حسن ایک بوسہ
رتبہ ہے بہت بڑا سخی کا

مئے اور مہ لقا ہو شب ہو
جو لطف ہے مہ کی چاندنی کا

زلفون نے تری رہ طلب مین
سیکھا ہے طریقہ رہزنی کا

تم چاند ہو حورون کی ہو آنکھین
غلمان کے ہین گال منھ پری کا

رہ رہ گئے تُنک کے سب پیاجی
شہرہ نہ ہلا دوا دوہی کا

نکلے شب بدر مہ جو سہرا
میلا ہو یہ رنگ چاندنی کا

شادی و غم وصال و فرقت
جھگڑا ہے یہ اپنے جیتے جی کا

غمخوار نہ تھا کوئی شب ہجر
ہو خانہ خراب بیکسی کا

آنکھون سے اشارہ مین لیا دل
کیا ڈھنگ نیا ہے دلبری کا

دیوانہ کوئی احمدؐ ہون
بتلا دو پتا مجھے نبیؐ کا

نازان ہون مین رحمت خدا پر
زاہد کو ہے ناز بندگی کا

کل حشر مین دیکھ لین گے شائق
کس پر ہو کرم مرے سخی کا

دل مبتلائے ابروئے خم دار ہوگیا
بیٹھے بٹھائے یہ بھی اک آزار ہوگیا

اُس چشم نرگسین کا جو بیمار ہوگیا
ہر ایک عضو تن مرا بے کار ہوگیا

پوشیدہ خط سے عارض دلدار ہوگیا
ملک حلب پہ غلبۂ تاتار ہوگیا

نیلا جو بوسہ لینے سے رخسار ہوگیا
کہنے لگے کہ دور ہو بس پیار ہوگیا

جب ذکر وصل لایا زبان پر تو یون کہا
اب تو تو قتل کا بھی سزاوار ہوگیا

حرمان و درد و رنج و غم و الم و قلق
فرقت مین ان کے تیرا خریدار ہوگیا

متوالی چشم بت کی جو زاہد نے دیکھ لی
تسبیح و دلق پھینک کے میخوار ہوگیا

دم لب پہ ہجر مین تری اور نزع مین ہے روح
اے جان مین ایسے زیست سے بیزار ہوگیا

منہ سے نقاب اوٹھتے ہی دلمین چبھی نظر
اک تیر تھا اِدھر سے اُدھر پار ہوگیا

تھا خواب مین نصیب مرا وصل یار کا
کمبخت کیون مین نیند سے بیدار ہوگیا

ہر بات پر جھڑکتے ہو جھنجلاتے رہتے ہو
اب تم سے بات کرنا بھی دشوار ہوگیا

وعدہ پہ کھاتے ہو جو قسم کس کو اعتبار
اقرار اس طریقے سے سو بار ہوگیا

کہتے ہین میری چھیڑ یہ ہنس کر شب وصال　　دل آپ کے ستانے سے بیزار ہو گیا

بھولا تھا کمسنی مین بہت میرا مہ لقا
شایق جوان ہو کے ستمگار ہو گیا

عشق مین آفتین اے یار یہ کیا　　اک نہ اک روز ہے آزار یہ کیا
دل نہ پہلو مین نہ رہنے کو جگہ　　لٹ گیا عشق مین گھر بار یہ کیا
ہجر جانان مین یہی کہتا ہون　　آج مونس ہے نہ غمخوار یہ کیا
ہو چکا پہلے ہی عہد و پیمان　　وقت پر کرتے ہو انکار یہ کیا
تیغ جب کھچ گئی پھر کے عشاق　　سب کے سر کٹ گئے سرکار یہ کیا
کہتے ہین وہ مجھے بس سونے دو　　رات بھر کرتے ہو بیزار یہ کیا
مین نے مانا نہین دل مٹھی مین　　سچ بتا اے بت عیار یہ کیا

ہجر کی پہلی ہی شب مین شایق
ہو گئے مضطر و بیمار یہ کیا

اے غم یار مرے دل مین جب آنا جانا　　لخت دل خون جگر شوق سی کھانا جانا
کیا یہی رسم محبت ہے یہی شرط وفا　　آکے پہلو مین مرے دلکو جلاتا جانا
منتظر کب سے کھڑے ہین ترے در پر عاشق　　جلوۂ ہوش ربا انکو دکھانا جانا
کچھ نہین قدر ترے پاس ہماری ظالم　　تو نے عشاق کو مٹی مین ملانا جانا

صدمۂ ہجر سے بیتاب دل شایق ہی
اسکو سینے سے ذرا اپنے لگانا جانا

بیمار محبت کو ستانا نہین اچھا　　فرقت مین شب و روز رولانا نہین اچھا
جلتون کو مری جان جلانا نہین اچھا　　گھر غیرون کے چھپ چھپ کے یہ جانا نہین اچھا
پردے سے نکل آؤ خدا کے لئے پیارے　　اس چاند سی صورت کا چھپانا نہین اچھا

لگجائیگی غیرون کی نظر ہان لو کہنا — سینے سے دوپٹے کو ہٹانا نہین اچھا

ہے یاد شب وصل مین کہنا وہ کسی کا — بس جائیے یہ ہر بار ستانا نہین اچھا

کس روز ہنسایا تھا جو بدلا یہ لیا ہے — اے چرخ کہین ہمکو رولانا نہین اچھا

شایق سے سنا ہجر کا قصہ تو کہا یون
افسانا غلط ہم کو سنانا نہین اچھا

رخ سے نقاب آج جو اُس نے اٹھا دیا — سب عاشقون کو جلوہ خدا کا دکھا دیا

رونے لگا تو ہنس کے مجھے بھی ہنسا دیا — ہنسنے لگا تو چھیڑ کے مجھکو رولا دیا

وہ بانکپن وہ چال نئے رنگ ڈھنگ کی — مجھکو انھین اداؤن نے مجنون بنا دیا

رشک مسیح تجھکو نہ سمجھین تو کیا کرون — ٹھوکر لگا کے مردہ دلون کو جلا دیا

بھولا ہون خود ہی آپ کو غیرونکا ذکر کیا — ساقی نے مجھکو جام اک ایسا پلا دیا

ناصح نہ کھا دماغ تو مجھ ناتوان کا — دل مال تھا مرا جسے چاہا دیا دیا

اغیار نار رشک سے جلکر نہ کیون ہون خاک
شایق کو اک حسین سے خدا نے ملا دیا

گوشہ اوٹھا جو دن کو کسی کے نقاب کا — گل ہو گیا فلک پہ چراغ آفتاب کا

دیکھا فروغ حسن جو اوس ماہتاب کا — جلکر کباب ہو گیا دل آفتاب کا

دیکھے جو رنگ یار کے مہر و عتاب کا — کافور ہو خیال عذاب و ثواب کا

دل سے غلام ہون مین شہ بوتراب کا — کیا خوف خاکسار کو روز حساب کا

دل جلکے خاک ہوگا ہر اک شیخ و شاب کا — وہ بجلیان گرائیگا عالم شباب کا

لو آج پانی بھرنے وہ پنگھٹ پہ آئے ہین — جلوہ ہے برج دلو مین ہر اک آفتاب کا

بیٹھا ہے پاس اوس کے رقیب سیاہ رو — یارب ہو جلد دور گہن آفتاب کا

خورشید برج برج جو پھرتا ہے چرخ پر — شاید یہ ڈھونڈتا ہے گھر اُس آفتاب کا

چھائی ہوئی ہے حسن کے بازار پر گھٹا / زلفوں نہین رخ چھپا ہے مرے آفتاب کا

پھرتا ہے دن تمام جو مہر آسمان پر / دیوانہ ہوگیا ہے مرے آفتاب کا

کوٹھے پہ آئے وہ جو سر شام سیر کو / خجلت سے زرد ہوگیا رخ آفتاب کا

تارے ڈراتے تھے جو شب ہجر چھپ گئے / چہرہ نظر جو آیا کسی آفتاب کا

روز فراق جائے بدل شام وصل سے / کالا ہوا اس جہان سے رخ آفتاب کا

مبعوث تو کیا دل تسکین کے لئے / سایہ خدا نے رکھ لیا اُس آفتاب کا

گر کھاکے گلگلوں سے ہے پرہیز کس لئے / انگور رکھا کے شیخ ہو دشمن شراب کا

دولھا کے دم کے ساتھ یہ ساری برات ہو / بے تیرے کیا مزا ہو شراب و کباب کا

قد ہین نظر سے حسن ہین انداز و ناز ہین / ثانی نہین ہو کوئی بت لاجواب کا

بے چین بے قرار ہے سیماب سا طپان / کیا حال کہئے اس دل پر اضطراب کا

قاصد سے نامہ لیکے وہ کرڈالتا ہے چاک / کیا ڈھنگ یہ نکالا ہے خط کی جواب کا

دل کھولکر جو ملئے شب وصل مین گلے / ہوجائے گا قران مہ و آفتاب کا

ڈھائی ہین شوخیان غضب اس خورد سالکی / اب بجلیان گرائیگا عالم شباب کا

اللہ رے شرم اُس بت کافر کی وصل مین / رخ سے نہین ہٹانا وہ گوشہ نقاب کا

شایق ہین روئے یار کو تشبیہ کس سے دون
یہ حسن ماہ کا ہے نہ ہے آفتاب کا

ہر شیخ و برہمن ہے گرفتار بلا کا / کیا پیچ نرالا ہے تری زلف رسا کا

کیون وصل مین کرتے ہو حجاب آؤ لپٹ جاؤ / اے جان یہ موقع نہین کچھ شرم و حیا کا

کشتی ہین تری ابروئے مژگان کے ہزارون / زخمی کوئی پیکان کا کوئی تیغ جفا کا

گھایل ہو نہین ابرو کا مژہ کا ترے زخمی / انداز کا مقتول ہون کشتہ ہون ادا کا

پارہ ہو یہ کیون مثل کتان ہر دل عاشق / انداز ہی کچھ اور ہے اُس ماہ لقا کا

چھوا جو کسی نے کف رنگین تو کہا یون
دیکھو اجی اڑ جائے نہ یہ رنگ حنا کا

ہون چاک گریبان ہین اسی غم سے شب و روز
کھولا نہ گیا مجھ سے کبھی بند قبا کا

بھولے سے نہ باغ ارم خلد کو دیکھون
ہے نقش مرے دل پہ مدینہ کی فضا کا

شایق تجھے کیا گرمیٔ محشر کا نہین خوف
سایہ ہے ترے سر پہ شہ ہر دو سرا کا

اچھا ہے مشغلہ یہی شام و پگاہ کا
رخ کا خیال ہے کبھی زلف سیاہ کا

قصہ سنایا اون کو جو حال تباہ کا
کہنے لگے یہی ہے مزہ میری چاہ کا

تیغ ادا سے اور نہ مجبور کر مجھے
کشتہ تو ہین ازل ہی سے ہون تیری نگاہ کا

عید کسان بغرۂ شوال ہی سے شو و
عید اپنی ہے جو وصل ہو اوس رشک ماہ کا

گیسوئے مشک فام نہین گنج حسن پر
جوڑا ہے یہ خزانے پہ مار سیاہ کا

نظرین جو لڑ گئین تو جگر چھید گیا مرا
کیا کام تیر کر گیا تیری نگاہ کا

ہو جائے بدر شرم سے گھٹ کر ابھی ہلال
گر بے نقاب چہرہ ہو اوس رشک ماہ کا

پابند کیون وفا کے نہ ہو ظلم پر ترے
مٹی مین ہے خمیر ہماری بناہ کا

ایمان و جان و مال کا کس کو یہان خیال
ہے شغل صبح و شام حسینو نکی چاہ کا

اللہ کو بھی عجز ہے مرغوب اس لئے
سنتے ہین عذر پیار سے ہر عذر خواہ کا

سات آسمان سے بڑھ گیا فرش بے لحم
شایق یہ اوج ہے مرے اس بادشاہ کا

بس ہے وزیہ مرے عز و جاہ کا
مداح ہون مین آصف گردون پناہ کا

سنتے ہین عذر پیار سے ہر عذر خواہ کا
لاریب ایک شمہ ہے یہ وصف شاہ کا

اعدائے شاہ مثل سگان کیون نہ بھاگ جائین
محبوب ہے وہ حضرت شیر الاہ کا

گردش ہو جام عیش کو تا دور مشتری
ہو دور تیرا دور ہو جب تک کہ ماہ کا

بے کار مین نہین ہون کہ سرگرم کار ہون
بے شبہ سچ ہے قول مری بادشاہ کا

بہبودی و فلاح رعیت کی فکر ہے
ہر کام شہ کا کام ہے سب کی رفاہ کا

شایق کو بھولنا نہ کبھی اے شہ دکن
ادنیٰ گدا ہے یہ تو تری بارگاہ کا

نام خدا جوان مرا یار ہو گیا
مشق ستم یہ کی کہ ستمگار ہو گیا

تو بہر سیر اے گل خوبی ادہر بھی آ
سینہ ہمارا داغون سے گلزار ہو گیا

مضمون وصل سے ہوئی تسکین قلب کی
تعویذ ہول ہجر خط یار ہو گیا

دشت جنون سے عشق مین یون دھجیان اُڑین
جبہ ہمارا قابل دستار ہو گیا

حیران ہوئے وہ آئینہ آیا جو سامنے
مین اونکے آگے نقش بدیوار ہو گیا

نکلا ہے لال ہو کے ترا تیر زخم سے
لے سرخ سرخ اب لب سوفار ہو گیا

واعظ مدینہ چھوڑ کے فردوس کون جائے
جنت کا باغ کوچۂ دلدار ہو گیا

شایق کو کیا غرض جو کرے ہجر کا گلا
جام مئے وصال سے سرشار ہو گیا

ویران جنون مین سب مرا گھر بار ہو چکا
وحشی کا جامہ دامن کہسار ہو چکا

میرے گناہ حشر مین ظاہر ہون سب پہ کیون
جب پردہ پوش تو مرے ستار ہو چکا

ضد کا بھی کچھ ٹھکانا ہے اقرار مین [illegible] پر
للہ مان لیجیے انکار ہو چکا

ہو سیر کھینچ لے جو وہ مانند کہربا
فرقت مین مثل کاہ تن زار ہو چکا

صد شکر خاک ہو کے گیا کوئے یار مین
نقش قدم کو چوم لیا پیار ہو چکا

وہ دن مین وہ نگاہ محبت نہین رہی
کیا ارتباط آپ کا اے یار ہو چکا

آیا تو آیا کب وہ عیادت کیواسطے
افسوس جبکہ شایق بیمار ہو چکا

صبح شب وصال مجھے غم پہ غم ہوا
منھ پھیر کے وہ یار کا جاتا ستم ہوا

کعبہ عرب کا قبلۂ اہل عجم ہوا
مسجود عاشقان ترا نقش قدم ہوا

وہ شعلہ رو جو خواب مین مجھسے بہم ہوا
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

وان موتیون کا ہار پہنکر ہنسی نداق
یان آنسوؤن کے تار سے رومال نم ہوا

اس بت کے بدلے آیا رقیب سیاہ رو
واللہ شام وصل ستم پر ستم ہوا

آیا جو بعد مرگ وہ ہمراہ غیر کے
ہر اک کو میرا غم تو مجھے اسکا غم ہوا

تیر نظر سے ہوگئے زخمی دل و جگر
آنکھین لڑانا یار کا ظلم و ستم ہوا

جلوہ دکھا دیا مجھے کس بت نے اے خدا
بت خانہ میرا آئینہ دار حرم ہوا

سچ ہے یہ بات موت سے بڑھکر ہے انتظار
قاصد نے دیر کی تو مجھے غم پہ غم ہوا

مژدہ شب وصال کا قاصد سے جب سنا
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

برسون کے بعد اُن کا نظارہ جو کل ہوا
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

اس لالہ رو کی یاد مین رویا جو صبح تک
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

شائق سے ہمکنار ہوا وہ جو ایک بار
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

کبھی اپنا وعدہ وفا کیجئے گا
مری جان کہان تک دغا کیجئے گا

دعا دینگے ہم حسن مین ہو ترقی
جو اک بوسہ ہم کو عطا کیجئے گا

جو بوسہ لیا مین نے وہ ہنسکے بولے
اب آگے خدا جانے کیا کیجئے گا

مین عاشق ہون مجھپر ستم کب روا ہے
رقیبون پہ مشق جفا کیجئے گا

ابھی فتنے خوابیدہ جاگینگے لاکھون
نہ وا اپنے بند قبا کیجئے گا

ڈراتے ہو کیون کون ڈرتا ہے تم سے
کبھی نا کہ اکدن دغا کیجئے گا

قیامت مین قاتل کا دامن پکڑکر
کہونگا ادا خون بہا کیجئے گا

ابھی کھیلنے کے ہیں دن کھیلو صاحب
جوانی میں محشر بپا کیجئے گا

کہا وصل کے ذکر پر سنئے شائق
ابھی تا قیامت کہا کیجئے گا

عکس افگن جام مئی میں خال دلبر ہو گیا
دختِ رز تاباں تیری قسمت کا اختر ہو گیا

گنجفے سے بزم میں رنجیدہ دلبر ہو گیا
سوخت اپنا آفتاب بخت یکسر ہو گیا

سادہ ہیں پر آپ کے قربان تھے سولہ سنگار
نقش اسکارات کو ہر اک کے دلبر ہو گیا

داد خواہی چھوڑ کر کی عذر خواہی سامنے
سامنا قاتل سے جس دم روز محشر ہو گیا

سو ہی جاتا آئینہ رو سے لپٹ کر شام وصل
پیچ کا تکیہ مگر سدِ سکندر ہو گیا

ہے تقاضہ شوق کا کچھ اور لکھ کچھ اور لکھ
یہ کوئی خط تو نہیں عصیان کا دفتر ہو گیا

تیرا میخانہ رہے آباد ساقی اور لا
مجھ سے بادہ کش کو کیا بس ایک ساغر ہو گیا

خانہ آبادی ہوئی یا خانہ بربادی ہوئی
عشق نے دل میں کیا گھر جسکے بے گھر ہو گیا

وہ او ہر ہفت آسمان کی اسکا ہر اک دل میں عکس
آئینہ خانہ بت خوبیں کا گھر گھر ہو گیا

چلتے چلتے راہ میں تو نے ستم ڈھایا نیا
تیری ٹھوکر سے اُٹھا فتنہ تو محشر ہو گیا

پھوٹ کر رویا خیال آیا مژہ کا دل کو جب
آبلے کو دل کے یہ بھی ایک نشتر ہو گیا

چرخ کجرفتار نے کیا کیا نہ دی گردش مجھے
مہرۂ شطرنج سا میں بھی تو گھر گھر ہو گیا

گر پسند آتا نہیں تمکو دل درد آشنا
پھینک دینگے چیر کر ہمکو بھی دو بھر ہو گیا

اس تغافل نے سر مجلس مجھے رسوا کیا
جان کر پہچان کر انجان دلبر ہو گیا

خوف کیا ہے دلکو شائق مفلسی سے عشق میں
درہم داغ محبت سے تو نگر ہو گیا

عشق جب سے آپ کا ای بندہ پرور ہو گیا
قلب مضطر ہو گیا اور حال ابتر ہو گیا

بیٹھے بیٹھے عشق مژگانِ ستمگر ہو گیا
میرے اک دل کے لئے تیار لشکر ہو گیا

دیکھکر عکس آئینہ مین وہ جو ششدر ہو گیا
اوس کو یہ حیرت ہی کہ یہ بھی میرا ہمسر ہو گیا

کمسنی مین فتنۂ محشر اسے کہتے تھے سب
قد نکالا تو قیامت کے برابر ہو گیا

یہ جفا ایسی جفا اتنا ستم ایسا ستم
نام معشوقون مین بھی تیرا ستمگر ہو گیا

دل نظر سے گر گیا انکی بہت اچھا ہوا
باز سے بچکر ہوا اپنا کبوتر ہو گیا

دیکھو وہ ڈہلکا دوپٹہ اور وہ شانے سے گرا
کیا جوانین تمھین انچل بھی دوبھر ہو گیا

برق چمکی آنکھہ مین عاشق کی آتش لگ گئی
تیرا کیا انجان تو تو مسکرا کر ہو گیا

میٹھی باتون سے وہان یار کو اخلاص ہے
لیجئے پستہ مین پیدا لطف شکر ہو گیا

کیون دل نادان ہوا رنگ طلائی پر فدا
تو بھی دنیا دار سا کیا طالب زر ہو گیا

کیون پریشان آج ہین عشاق زیر بام یار
جلوہ گر کیا آفتاب روز محشر ہو گیا

تھا بھلا چنگا مرے پہلو مین بے خوف و خطر
دل مرا رسوا ترے کوچہ مین جا کر ہو گیا

دل مرا جھک کر اوٹھایا ہے نگاہ یار نے
شرم کہتی ہے کہ بیشک کچھ نہ کچھ شر ہو گیا

واہ ری چالاکیان کیا شوخ دیدہ ہی وہ شوخ
تھا ابھی کچھ اور کچھ تیور بدل کر ہو گیا

خوف سے اس سنگدل کے رو بھی ہم سکتے نہین
قطرۂ اشک آنکھہ مین گویا کہ پتھر ہو گیا

قاف مین سن سن کے شہرہ حسن کا مضطر ہوئین
لے ترا سایہ تو پریون کے بھی سر پر ہو گیا

جب کہا کہ مین نے کہ دل مضطر ہوا ہی ہجر سے
بھولے بن کے پوچھتے ہین جھسے کیونکر ہو گیا

فخر ہے مجھکو صفائے دل پہ ہر دم ہر گھڑی
ختم آئینہ پہ گر ناز سکندر ہو گیا

پھول کیا اس سنگدل نے قبر پر میری رکھا
حق مین میری وہ بھی اک چھاتی کا پتھر ہو گیا

لیٹے لیٹے آگیا شب کو جو مژگان کا خیال
فرش گل میرے لئے کانٹون کا بستر ہو گیا

میرا دل لٹکا کے گیسو مین کہا اس شوخ نے
چشم بد ہو دور یہ بھی ایک زیور ہو گیا

کچھ نہین آتا تھا کہنا یاد ہین شائق وہ دن
فیض سے اوستاد کے اب تو سخنور ہو گیا

جب تک متوجہ وہ مسیحا نہین ہوتا
بیمار محبت کبھی اچھا نہین ہوتا

گھونگٹ سی عیان کیون رخ زیبا نہین ہوتا
عاشق سے کسی قوم مین پردا نہین ہوتا

وہ دل نہین جو حسن پہ شیدا نہین ہوتا
وہ سر نہین جسمین ترا سودا نہین ہوتا

مین آپکا ایجان جو شیدا نہین ہوتا
رسوا نہین ہوتا کبھی رسوا نہین ہوتا

یہ یاد رہے حسن کا چرچا نہین ہوتا
مین آپکا گر چاہنے والا نہین ہوتا

جور و ستم و رنج و غم و درد و مصیبت
فرقت مین مریجان یہ کیا کیا نہین ہوتا

آنکھون ہی نے ڈھائی یہ مصیبت مری دلپر
اے کاش جو مین نے تجھے دیکھا نہین ہوتا

جسطرح بُرے کام کا ہو جاتا ہے شہرہ
اُس طرح بھلی بات کا چرچا نہین ہوتا

عیسیٰ تو وہی ہے کہ جو مردون کو جلائے
جو کوئی دوا دے وہ مسیحا نہین ہوتا

قاتل بھی ہو معشوق بھی ہو کچھ نہین پروا
تم قتل کرو خون کا دعویٰ نہین ہوتا

کب دیدۂ گریان مین نہین شکل حسینان
کس روز یہ میلا لب دریا نہین ہوتا

کس وعدہ کو سچا مین تصور کرون ایجان
اقرار ہمیشہ ترا پورا نہین ہوتا

ہر وقت نکیون دیدۂ گریان مین رہین اشک
جو خشک ہو وہ دشت ہو دریا نہین ہوتا

تم آنکھون ہی آنکھون مین اُڑا لیتے ہو دل کو
چورون کا بھی یہ دل پہ کلیجا نہین ہوتا

یون تار نظر میرے پریشان نہ ہوتے
دل آپکی زلفون مین جو اُلجھا نہین ہوتا

کیون آپکے لب ہلتے ہین جھوٹی ہے مری بات
کیا غنچۂ دل داغ سے لالا نہین ہوتا

او نالۂ دل عرش معلے کی خبر لے
دل مین اثر اوسکی نہین ہوتا نہین ہوتا

واعظ ہے بشر سہو و خطا سے ہے مرکب
کیا تجھ سے کوئی کام گنہ کا نہین ہوتا

جو اصل ہے وہ اصل ہے جو نقل ہے وہ نقل
تصویر مین گویائی کا شیوا نہین ہوتا

دل مانگ رہا ہے مرا اور وہ بھی خدا سے
مین تیرا ہون کیون مجھپہ تقاضا نہین ہوتا

تعریف پہ یوسف کی کہا طنز سے اُس نے
کیا حسن مین ہم سے کوئی اچھا نہین ہوتا

رحمت پہ بھروسہ ہے قیامت کا خطر کیا
شایق کبھی اندیشۂ فردا نہین ہوتا

وہ خفا ہین راز افشا ہو گیا
مین انا الحق کہکے رسوا ہو گیا

مجھ سے بدظن یار میرا ہو گیا
غار سے پھر گل کو کھٹکا ہو گیا

دیکھکر تصویر سکتا ہو گیا
دم کے دم مین اور نقشا ہو گیا

کس طرح بیمار کی ہو زندگی
جب کہ آزردہ مسیحا ہو گیا

اس شرارت کے فدا موسی بچے
طور تو جل بھنکے سرمہ ہو گیا

آکے بیٹھا ولپہ جب تیر نظر
رشک سے ٹکڑے کلیجا ہو گیا

کان مین بالا جو پہنا شوخ نے
رنگ چمکا حسن بالا ہو گیا

سامنا کس آئینہ رو کا ہوا
آج آئینہ جو اندھا ہو گیا

پڑہ گئی جب ولپہ عارض کی چمک
ذرّہ سے مہر تجلی ہو گیا

اُس کی آنکھون تک جو پہنچا دود آہ
پتلیون کا رنگ کالا ہو گیا

قلب عاشق سے نکلتا ہی نہین
تیر بھی حرف تمنا ہو گیا

لن ترانی کی نہ لے جانے بھی دی
کہکے ارنی خود مین رسوا ہو گیا

مجھکو دکھلا ہاتھ پھر مہندی بھرا
چور تھا دل کا وہی کیا ہو گیا

زلف پھر رخسار پر پڑنے لگی
پھر کسوف شمس پیدا ہو گیا

پیاری پیاری اسمین ہین جوبنکے پھل
قد تمہارا رشک طوبیٰ ہو گیا

خون دل ہے تیر مژگان کے لئے
جب سے یہ جہان ہمارا ہو گیا

گر تری مٹھی مین دل میرا نہین
تو ہی بتلا دے مجھے کیا ہو گیا

عشق نے بدنام دونون کو کیا
وہ بھی رسوا مین بھی رسوا ہو گیا

پھر مجھے گریہ نے روکا دید سے
پھر حجاب آب روان کا ہو گیا

گھر غلط گلشن غلط کعبہ غلط
اُن کی صورت یاد آنے لگ گئی
ابتدائی سن کے اپنی حالتین
لا الہ پڑھ کے جب کافر ہوا

عرش سے دل میرا اعلیٰ ہو گیا
دیکھکر آئینہ دھوکا ہو گیا
شوق ہمکو انتہا کا ہو گیا
رہنما پھر لفظ الا ہو گیا

اب تو اے شایق ترے اشعار کا
ہر گلی کوچے مین چرچا ہو گیا

کبھی آوارہ ترا عاشق گیسو نہ ہوا
کیون شب وصل پریشان ترا گیسو نہ ہوا
دل میرا شیفتۂ غنچہ ابرو نہ ہوا
کیون مری آنکھہ بھر آئی نہ تری فرقت مین
تھمتے تھمتے ترے رخسار کے بوسے لیتا
سایۂ تیغ نظر مین جسے نیند آتی ہے
سینکتے آہ شرربار سے چوٹین دل کی
وقت سو نیکے یہ کہتا ہون تصورمین تجھے
سمجھے تھے مرتے ہی ہو جائیگا وصل اسکا مگر
دم نکلتا مرا دیدار ترا ہو جاتا
غش نہ آیا مجھے کیون دیکھ کے اسکا جلوہ
لفظ قم مجھ پہ کرے گا نہ اثر اے عیسیٰ
ہم بغل وہ رہے اغیار کے یارب تو یہ
مرتے ہی آئے وہ دل تھام کے میت پہ مری
ہم بھی منھ موڑ کر اسلام سے کافر ہوتے

بال بیکا نہ ہوا زخم سرمو نہ ہوا
رنگ کس کام کا ہے اُڑتے ہی جو بو نہ ہوا
یہ وہ مومن ہے کہ بھولے سے بھی ہندو نہ ہوا
کیون مرے دلمین کوئی درد کا پہلو نہ ہوا
کاش یہ دیدۂ پرنم ترا آنسو نہ ہوا
اُس کو آرام تہ خنجر ابرو نہ ہوا
نفس سرد مگر گرم سر مو نہ ہوا
ہائے اسوقت بچھونے پہ مری تو نہ ہوا
گرم آغوش لحد سے بھی یہ پہلو نہ ہوا
کاش اسوقت سرہانے ترا زانو نہ ہوا
حسن پرنور مین کیون طور کا پہلو نہ ہوا
یہ کوئی یار کا چلتا ہوا جادو نہ ہوا
اس کے پہلو کی عوض کیون مرا پہلو نہ ہوا
درد اسوقت اُٹھا جب مرا پہلو نہ ہوا
طاق محراب حرم آپکا ابرو نہ ہوا

پردۂ آب رواں ہی سے غشی رک جاتی — چشم مشتاق ہین موتی ترے آنسو نہ ہوا
دولت حسن لٹاوتی ہین تیری آنکھین — حسن یوسف ترا ہم سنگ ترازو نہ ہوا
مجھکو آرام نہ ہوتا تھا جو فرقت مین تری — کسی کروٹ کسی حیلے کسی پہلو نہ ہوا
مین بھی اے یار وفاؤن سے بدلتا اپنی — خوب گذرا جو تری بات کا پہلو نہ ہوا
دیکھکر داور محشر کو کہون گا تجھسے — جلوہ گر مسند انصاف پہ کیون تو نہ ہوا
وہن زخم سے مین تیر کے بوسے لیتا — ہائے اے لطف جفا راہ نما تو نہ ہوا
یاد شمشیر نظر بین مین لپٹ کر سوتا — ہائے پہلو مین مرے تیغ کا پہلو نہ ہوا
مرا ہر موئے بدن محو نظارہ ہوتا — دیدۂ شوق مرا حلقۂ گیسو نہ ہوا
آنکھہ لڑجاتے ہی سینہ سے لپٹتا بڑھکر — جذبۂ حسن مگر قوت بازو نہ ہوا
باندھکر پر سے تری بھیجتے ہین غیر کو خط — اے کبوتر مرا ارمان ترا بازو نہ ہوا
ہون وہ دکھنی کہ دکن ناز سے یہ کہتا ہے — کرسئ ہند پہ کوئی ترا بازو نہ ہوا

یون ہی برباد ہوا شایق ناشاد کا دل
اے گلِ عارض جانان یہ تری بو نہ ہوا

ہوتے روزن گر تری دیوار کا — لوٹتے ہم بھی مزا دیدار کا
خاک بنتے کوئے جانان کی اگر — بوسہ لیتے نقش پائے یار کا
سجدہ کرتے ہم کو سب عاشق ضرور — ہوتے گر پتھر در دلدار کا
آبرو پاتے زمانہ مین بہت — موتی ہوتے ہم جو تیرے ہار کا
بھول کر لب پر ترے آتے نہ تھے — حرف ہوتے ہم اگر انکار کا
آئینہ بنتے جو ہم اے کردگار — سامنا رہتا رخ دلدار کا
سرمہ بنتے کاش جل بھنکر اگر — گھر بساتے چشم مست یار کا

شوق پورا ہوتا گر شایق تجھے

وصل رہتا رات دن دلدار کا

دل زلف پر نثار کیا ہائے کیا کیا
ناگن کو ہم نے پیار کیا ہائے کیا کیا

شرما گئے وہ بزم میں غیروں کے سامنے
کیوں ہم نے اونکو پیار کیا ہائے کیا کیا

اے رحمت خدا ترے انداز کے نثار
مجھکو گناہگار کیا ہائے کیا کیا

منصور ایک لفظ انا کہکے آپ نے
سر اپنا نذر دار کیا ہائے کیا کیا

مشتاق قتل جان کے وہ قتل سے رُکے
خنجر کو ہمنے پیار کیا ہائے کیا کیا

بسمل کو اپنے دیکھ کے سیدھی نگاہ سے
اک تیر اور پار کیا ہائے کیا کیا

جلوہ دکھاکے دور سے اور وہ بھی خواب میں
ظالم نے بے قرار کیا ہائے کیا کیا

بے موت اوسکے ہجر میں میں کیوں نہ مر گیا
مرنیکا انتظار کیا ہائے کیا کیا

شرما گئے وہ جان کے کرتا ہے مجھکو پیار
خود اونکو میں نے پیار کیا ہائے کیا کیا

شایق گنہ نہ کرکے سر حشر شیخ نے
رحمت کو شرمسار کیا ہائے کیا کیا

شہید عشق کی تربت کی راہ اگر لینا
سمند ناز سے قاتل ذرا اُتر لینا

ثواب اپنے شہیدوں کا ہے اگر لینا
ملے جو لاش سواری سے تم اُتر لینا

صبا سے کہتے ہیں مرمٹکے پائمال ترے
ہمارے خاک کدھر کو اُڑی خبر لینا

وہ ہجو سی جو کریں میکدہ میں اے رندہ
جناب شیخ کو تم دل لگی پہ دھر لینا

تمہارے طالب دیدار کا ہے وقت اخیر
بناکے جلوہ چلے آؤ پھر سنور لینا

نہ جانے دیجیو اُٹھیں اے دست شوق وقت وصال
چھوڑا کے جاتے ہیں دامن ذرا کمر لینا

کرم خدا کا یہ کہتا ہے پی بھی لے زاہد
بڑا گنہ ہے جوانی میں توبہ کر لینا

دم وصال کہا اوس نے جب چھڑی افشان
کہاں یہ ٹوٹ کے تارے گرے خبر لینا

جو میں نے آہ کی دل تھام کر کہا اوس نے
یہ کس غریب کا جلتا ہے گھر خبر لینا

مسیح آج کے دن کے لیے کہا تھا تمہین
نکل رہا ہے مرا دم ذرا خبر لینا

رقیب کو جو پلانا ہو دور ساغر مین
ہمارے خون سے جام شراب بھر لینا

نہ سخت باتون پہ تو اونکے نرم ہو دشمن
کہین نہ بھول کے یہ پھول ولپہ ہر لینا

چلے تو ہو سوئے میخانہ آج اے شایق
ملے جو راہ مین واعظ سلام کر لینا

ہمین بھی اہل عدم مین شمار کر لینا
ادا سے کام پڑا ہے قضا خبر لینا

یہ اون کی کم سنی کہتی ہے تربین مجھ سے
ہم سرہانے سے ہٹ جائین آپ مر لینا

کہا یہ شوق شہادت نے خون سے میرے
کہ اون کی تیغ کو اڑ اڑ کے پیار کر لینا

تڑپ رہی ہے نہ خاک روح کیون ایدل
ہماری قبر پہ کون آیا ہے خبر لینا

شب وصال و گستاخیان مری شایق
کسی کا ڈر کہ وہ آنکھون پہ ہاتھ دہر لینا

دل کے آئینہ سے عکس دلربا جاتا رہا
یار کی صورت کا صورت آشنا جاتا رہا

مر گئے الفت مین دم کا آسرا جاتا رہا
آنے والا جانے والا گم ہوا جاتا رہا

بت پہ شیدا ہو گئے سب اتقا جاتا رہا
خوف رسوائی تو کیا خوف خدا جاتا رہا

چیختی پھرتی ہے بلبل ہر نہال خشک پر
فصل گل جاتے ہی دلکا ولولہ جاتا رہا

لاش ٹکرا کر مری ظالم نے یہ ہنسکر کہا
چپ پڑے سوتے ہو کیا وہ ولولہ جاتا رہا

مئی سے توبہ کرتے ہی وہ شوق بولا ظفر سے
ہو گئے حضرت ولی سے ولولہ جاتا رہا

بے قراری نے نکالا ہائے گھر سے صبر کو
جان کا مونس جگر کا آشنا جاتا رہا

چھوڑ کر طوفان غم مین دل کنارہ کش ہوا
بحر غم کا اک یہی تھا آشنا جاتا رہا

ہجر کی شب کون تھا پرسان حال بیکسی
اک خیال یار ہی آتا رہا جاتا رہا

منتظر ہی رحمت حق کے رہے ہم بادہ نوش
میکدہ پر ابر گو آتا رہا جاتا رہا

گور تک اس پیار سے مجھکو لیا آغوش مین | دور ہے پہلو سے جانان کا گلا جاتا رہا
شکوۂ ظلم و ستم و گلے ہی دل مین مٹ گئے | منھ تمہارا دیکھتے ہی سب گلا جاتا رہا
وصل کی لذت سے کیا خوش ہو کہ الٹا غم ہوا | انتظار یار کا دل سے مزا جاتا رہا
کٹ گیا سر کٹ گیا اچھا ہوا ہے فکر یہ | ہائے وہ رہکر تڑپنے کا مزا جاتا رہا
موت ہر اک عضو باقی رکھکے دم کو لے گئی | سب ہین یہ ناآشنا وہ آشنا جاتا رہا
صورت انسان مین آکر روح یہ کہنے لگی | یہ نئی سنئے پرانا آشنا جاتا رہا
پھر جلائے گا مسیحائی کا دعوی ہے اُسے | مرکے چھوٹے غم سے یہ بھی آسرا جاتا رہا
گو جوانی مین ترے انداز دلکش ہین مگر | کمسنی کا لطف بچپن کا مزا جاتا رہا
بوسے لینے سے تو چمکا حسن نکھرا اور رنگ | کیون خفا ہوتا ہے ظالم کیا بڑا جاتا رہا
اے شفاعت کرنے والے مین ترے صدقے نثار | دل سے خوف پرسش روز جزا جاتا رہا
نزع مین جب پتلیان پھرنے لگین کہتے ہین وہ | مرنے والے جستجو کس کی ہے کیا جاتا رہا
آج کی شب بھی نہ آئے وہ نہ موت آئی مجھے | آس یہ جاتی رہی وہ آسرا جاتا رہا
چلتے چلتے رہ گیا جب دست نازک وقت قتل | بسملون کا تیغ قاتل سے گلا جاتا رہا
وصل مین جب پیار آیا دست رنگین پر ترے | اس قدر بوسے لئے رنگ حنا جاتا رہا
میکدہ مین جاتے ہی زاہد نے مانگا جام سے | دخت رز کو دیکھتے ہی اتقا جاتا رہا
حسن کی گرمی نے کچھ ایسا اڑایا ہاتھ سے | چھپنے بھی پایا نہ تھا رنگ حنا جاتا رہا
گھر مین آتے ہی شب وعدہ کہا اوس شوخ نے | اب تو سب میرے نہ آنے کا گلا جاتا رہا
دیکھتے ہی تیرہ منھ سب دل کی دل مین رہگئی | لب تک آتے آتے حرف مدعا جاتا رہا
بعد مرنے کے وہ آئین لاش پر تو کیا حصول | جان ہی کر پہلے دل سے مدعا جاتا رہا
قبر مین رکھکر مجھے وہ ناز سے کہنے لگے | اب کہان وہ تاکنا وہ جھانکنا جاتا رہا
حسن ہے باقی ترا تو چاہنے والے بھی ہین | غم نہ کر مین مرگیا صدقے ہوا جاتا رہا

زندگی قربان کرون اس موت پر وہ یون کہے
ہائے کیسا چاہنے والا مرا جاتا رہا

لاش پر مشتاق کے آکر تم نہ دل بھاری کرو
جانے والا تھا عدم کو چل بسا جاتا رہا

کیا ہوا منہ پر نقاب اس نے اگر چھوڑ دیا
دیکھنے والون نے ہاتھون سے جگر چھوڑ دیا

مست آنکھون نے کیا مست کچھ اسطرح مجھے
بے خبر ہو گیا خود اپنی خبر چھوڑ دیا

ہون وہ بیکس کہ کسی نے بھی خبر میری نہ لی
درد دل بھول گیا درد جگر چھوڑ دیا

تیغ ابرو سے مجھے کر دیا ناحق بسمل
چوک قاتل سے پڑی یہ ہوئی سر چھوڑ دیا

آپکی زلف پریشان نے جو دیوانہ کیا
لیجیئے خانہ خرابون نے بھی گھر چھوڑ دیا

ہین تصدق ترے اے تیر نگاہ جانان
تو نے یہ کیا کیا دل لیکے جگر چھوڑ دیا

جبکہ وہ میری عیادت کو ادہر سے نکلے
روح نے میری مرے تن کو ادہر چھوڑ دیا

وقت رخصت ہین کبھی جانے نہ دیتا انکو
وہ جو بل کھائے تو گھبرا کے کمر چھوڑ دیا

ہائے صیاد ازل یہ تجھے کیسے سوجھی
باغ دنیا مین مری توڑ کے پر چھوڑ دیا

سن لیا مسئلہ جب قدر و قضا کا ہم نے
خلد کا شوق جہنم کا خطر چھوڑ دیا

اب وہ بے چین نہین ہوتے ہین کیون ای مشتاق
کیا ہوا کیون ترے نالون نے اثر چھوڑ دیا

جو کہ ہین شاہ عرب دلین ہی مسکن انکا
جان انکی ہے جگر انکا ہے تن من ان کا

وہ مری سینہ مین ہین دلین ہین آنکھون مین ہین
سب غلط کہتے ہین طیبہ مین ہی مسکن اُن کا

لوگ چلائینگے ہے عشق ادب پر غالب
دن قیامت کو جو کھینچونگا مین دامن اُن کا

دل کا ناسور کبھی بھرنے نہ پائے یارب
اسی روزن سے ہوا کرتا ہی درشن اُن کا

ہم انھین اس لئے مکی مدنی کہتے ہین
کعبہ مولد تو مدینہ ہوا مدفن اُن کا

تیر حشر سے کیا خوب لڑینگی آنکھین
سایہ گستر ہوا گر حشر مین دامن اُن کا

کس مزے سے ہین کہڑے حشر مین عشاق نبی
آنکھہ چہرے پہ ہین ہاتھون مین ہی دامن اُن کا

ظلمت قبر ہو کافور لحد مین ہو ا
نظر آجائے وہان عارض روشن اُن کا

حسرتین اون کی ہین ولین تو وہ ہین طیبہ مین
مسکن اُن کا ہے یہان اور یہان مدفن اُن کا

اے گنہگارو تمہین فکر ہے کیا محشر کی
خلد کہتے ہین جسے وہ بھی ہے گلشن اُن کا

مصحف رخ کی محبت مین ہون مومن شایق
عشق گیسو کے ہون مذہب مین برہمن اُن کا

کملی اوڑے ہوئے اے گیسوون والے آجا
ہم سیہ کار پڑے ہین ترے پالے آجا

یا نبی دل کو مرے اور لبھالے آجا
آجا آجا مجھے دیوانہ بنالے آجا

سرکشی مین مجھے اب تو ہی نظر آتا ہے
عشق نے اب تو بہت پاؤن نکالے آجا

لاکھ ہے چین مین سو جاؤن تجھے کیا پروا
اے خیال نبوی اور ستالے آجا

ای مسیحا تری فرقت مین گئی جان مری
اپنے مارے ہوئے کو اب تو جلالے آجا

یون تو کہنے کو حسین اور بہت سارے ہین
ترے انداز ہین دنیا سے نرالے آجا

پوچھنے والا مرا کوئی نہین تیرے سوا
بگڑ گیا مجھکو یہان کس کے حوالے آجا

قبر شایق نہ ہو تاریک کہین ظلمت سے
اے مرے چاند اندھیرے کے اُجالے آجا

پھر نہ قابو مین ہمارا دل ناشاد آیا
روضۂ احمد مرسل جو کبھی یاد آیا

دل بیتاب مین رہ رہ کے جو ہوتی ہے کھسک
آج شاید مرے سرکار کو مین یاد آیا

مانگتا مانگنے کی طرح تو سب کچھ ملتا
ڈھنگ تجھکو نہ ابھی تک لب فریاد آیا

من رانی ورد الحق کے یہی معنی ہین
جس نے دیکھا تجھے بس اونکو خدا یاد آیا

پھر ستانے لگا ہجر غم ابروے نبی
ایلو پھر تیغ کو کھینچے ہوئے جلاد آیا

دیکھکر تجھکو کہون گا یہ بلائین لے کر
تیرے حصہ مین ہی سب حسن خداداد آیا

دیکھکر مجھکو یہ روضے سے صدا آئیگی
مرے پاس آج مرا شایق ناشاد آیا

سر بکف شوق سے گو کوچۂ قاتل مین رہا
سر فدا کرنے کا ارمان مگر دل مین رہا

شکل لیلیٰ وہ رہا جب نئے محمل مین رہا
کبھی آنکھون مین کلیجہ مین کبھی دل مین رہا

دیکھنے والون کی آنکھون نے اُسے دیکھ لیا
لاکھ وہ پردہ نشین پردۂ محمل مین رہا

آج تک حوصلۂ جور کشی کم نہ ہوا
ہر گھڑی سینہ سپر مین مقابل مین رہا

کبھی زندان مین اگر نالۂ موزون نکلا
آفرین بادکا اک شور سلاسل مین رہا

لاکھ حجت ہوئی سو طرح کی تکرار ہوئی
اُن کو اصرار وہی دعوی باطل مین رہا

ناوک افگن ترے ہاتھون کے تصدق جاؤن
بن کے ارمان ترا تیر مرے دل مین رہا

کب تری بزم سے اُٹھے نہین فتنے اے شوخ
حشر بھی سر کو پٹکتا تری محفل مین رہا

دفن کرکے مجھے احباب ہوئے سب واپس
ساتھ میرے نہ کوئی پہلی ہی منزل مین رہا

شوق بسمل نے اوچھالا ہے دم قتل یہ رنگ
داغ بن بنکے لہو خنجر قاتل مین رہا

وصل کا ذکر کیا مین نے بہت خوب ہوا
تھا زبان پر جو مری اب وہ ترے دل مین رہا

فصل گل جاتے ہی زردی رخ گل پر چھائی
ہان مگر رنگ خزان شور عنا دل مین رہا

وصل کی رات کا وہ لطف کوئی کیا جانے
یا ترے دل مین رہا یا یہ مری دل مین رہا

تھا وہ تیرا ہی تو عکس رخ روشن ای شوخ
سوز بن کر ترے رخسار کے جو تل مین رہا

دعوے ہمسری روے منور تیرا
داغ بن بنکے ہمیشہ مہ کامل مین رہا

وصل مین وہ مجھے سینہ سے لگا کر بولے
اب کوئی اور بھی ارمان تری دل مین رہا

جان دیکر بھی تہ خاک نہ پائی راحت
ایک مشکل سے چھوٹا دوسری مشکل مین رہا

بحر الفت مین مرا جسم ہے تنکے کی مثال
کبھی سیلاب کبھی دامن ساحل مین رہا

سر مقتل جو اڑا رنگ رخ بسمل کا
بن کے عکس آئینۂ خنجر قاتل مین رہا

نہ تو موت آئی مجھے اور نہ وہ شوخ آیا
مدعا ہائے مری دلکا مرے دل مین رہا

یاس کہتی ہے نکل آرزو کہتی ہے ٹھہر
نزع مین دم بھی عجب طرح کی مشکل مین رہا

شوق کہتا ہے پہونچ جاؤن گا مین مقصد تک
ضعف کہتا ہے کہ مین پہلی ہی منزل مین رہا

جس نے جو مجھکو کہا ہے مرے دل مین شایق
چار گھر سے جو ملا دامن سائل مین رہا

نام احمد کے نئے راز نے دل چھین لیا
پردۂ میم کے انداز نے دل چھین لیا

حورین معراج مین کہتی تھین بلائین لیکر
کملی والے تری انداز نے دل چھین لیا

چاند دو ٹکڑے ہوا ایک اشارے مین ترے
مرے بانکی تری اعجاز نے دل چھین لیا

مین جو رونے لگا محشر مین تو رحمت نے کہا
اس گنہگار کی آواز نے دل چھین لیا

روضہ پر سے تری اڑ کر نہین جاتے ہین پرند
اس ادب کے پر پرواز نے دل چھین لیا

پردۂ وصل سے یون عرش پہ آتی ہے صدا
ایک کا ایک کی انداز نے دل چھین لیا

دیکھکر حسن نبی چیخ اٹھون گا شایق
ترے قربان ترے ناز نے دل چھین لیا

دل مین بھروسہ ہو شہ جیلان کی ذات کا
اے خادمو یہی ہے طریقہ نجات کا

اے ذات غوث الدواے غوث الغیاث
پر تو پڑے غلام پہ نور صفات کا

یا پیر تن مین آمد و شد کیون نفس کی ہے
کیا رمز ہے اس مین حیات و ممات کا

کیونکر ملے نہ اشرف مخلوق کا خطاب
انسان مین ہی وصف ہی کل کائنات کا

تجھ مین نہان ہے پیر مرے نور مصطفےٰ
تیری کرامتون مین اثر معجزات کا

یون عشق پیر ہی مین خوشی سے بسر ہو عمر
دھوکا ہو دن پہ عید کا شب پر برات کا

یا پیر مجھکو جلد بلا لو قدم کے پاس
کیا اعتبار زندگئے بے ثبات کا

دکھلا دے یا خدا مجھے بغداد کی فضا
گل ہو کہین چراغ نہ میری حیات کا

شایق بھی کہتے ہین غلامان دستگیر
ہم کو گھمنڈ پیر کے ہے التفات کا

جلوہ گر نبی اپنا سامنے اگر ہوتا — خوب ہی مزا ہوتا پاؤن پہ یہ سر ہوتا
ٹیس دل ہی ہوتا تھے دن تمام فرقتین — لطف تھا کلیجہ مین درد رات بھر ہوتا
تیری کم نگاہی نے کر دیا مجھے رسوا — تو جو مہربان ہوتا مین نہ دربدر ہوتا
کوئی مجھ سہاگی کو یون نہ بدچلن کہتا — اے مدینہ کے والی تو جو میرے گھر ہوتا
من رانی کے منکر دیکھتے اگر مجھکو — اور بھی گمان اون کو تیری شکل پر ہوتا
بیخودی محبت کی چیز کیا مزے کی تھی — لوگ باخبر کہتے جو مین بے خبر ہوتا
شام فرقت احمد اضطراب سے کٹتی — دل کو گر سکون ہوتا مضطرب جگر ہوتا
سجدے شکر کے کرتا راہ مین ہر اک جا پر — ہند سے سوئے طیبہ گر میرا گذر ہوتا
خلق میری محتاجی یون نہ دیکھکر ہنستی — گر ترا کرم داتا میرے حال پر ہوتا
رحم خود ہی فرماتے مجھ پر رحمت عالم — آہ میری آہون مین کچھ بھی گر اثر ہوتا

روکے سب بیان کرتا مین لپٹ کی جالی سے
روضۂ نبی شایق سامنے اگر ہوتا

محمد آپ سا دنیا مین پیدا ہو نہین سکتا — قسم اللہ کی انسان ایسا ہو نہین سکتا
مسیحا بھی اگر آئین مدعا ادا ہو نہین سکتا — رسول اللہ کا بیمار اچھا ہو نہین سکتا
مجھے بلواتے یا خود آتے یا میری قضا آتی — جو چاہین آپ تو سرکار کیا کیا ہو نہین سکتا
صدا یہ عرش سے معراج مین آئی چلے آؤ — کہ تم محبوب ہو تم سے تو پردہ ہو نہین سکتا
محبت چھوڑدون مین مصطفےٰ کی مکتا کہلاکر — یہ مجھ سے تو کسی صورت خدایا ہو نہین سکتا
نکیرو کیا ڈراتے ہو چلو نکلو نہین کہتا — محمد کے غلامون پر تقاضا ہو نہین سکتا
اشارہ پر ترے دو ٹکڑے ہو کر چاند کہتا تھا — تیرے صدقے محمد تجھ سا یکتا ہو نہین سکتا

رکھیں شفائق کو اپنی پاس قدمونکے مدینہ مین
بھلا کیا آپ سے سرکار اتنا ہو نہین سکتا

ہجر احمد مین شب و روز یہ رونا کیسا
جانکر دیدۂ گریان کو ڈبونا کیسا

ہم غلامونکے تڑپنے کا بھی ہو کچھ تو خیال
منہ چھپائے ہوئے سرکار یہ سونا کیسا

غافلو غور کرو زینت دنیا چھوڑو
اوڑھنا کیسا تھا حضرت کا بچھونا کیسا

ناوک نیم نگاہِ نبوی سے پوچھو
تیر رہ رہ کے میرے چبھونا کیسا

جان پر کھیل گئے عاشق ابروئے نبی
عشق بازی مین بلا ان کو کھلونا کیسا

کچھ تعلق ہے بتون کو بھی خدا سے ورنہ
واللہ سبحہ مین زنار پرونا کیسا

داغ عشق نبوی شمع سا روشن ہوگا
تیرہ مرقد مین مسلمان کا سونا کیسا

تیرے آنکھون نے سکھایا مجھے معلوم نہ تھا
جادو کہتے ہین کسے ہوتا ہے ٹونا کیسا

کیا معما ہے یہ وحدت کا بتا اے شفائق
جان کر اپنی کو پھر اپنے مین کھونا کیسا

خوش قسمتی بخت بھی اوج ہے سر کا
دہلیز محمد سے مرے سر کو نہ سرکا

تو نور کا پتلا ہے مرے پیارے محمد
خورشید ہے ہر ذرہ تیرے راہ گذر کا

محبوب خدا کا ہے محبوب خدا بھی
منظور نظر ہے تو دو عالم کی نظر کا

اے احمد مرسل تری رفعت ہو بیان کیا
کہتی ہین جسے عرش ہے زینہ ترے در کا

آرام سے سو جائے نہ ہو خواب سے بیدار
عاشق کے سرہانے جو ہو پتھر تری در کا

کب آنکھ اوٹھا سکتے ہین تجھپر ترے شیدا
منظور نظر تو تو ہے خالق کی نظر کا

وہ آنکھ ہے جسمین ہو ترے رخ کا تصور
وہ دل جو نشانہ ہو ترے تیر نظر کا

کس رشک سلیمان کی ہے دیدار کی خواہش
اُڑتا ہے پری بن کے یہ کیون تیر نظر کا

تم جلد مدینہ مین بلالو مرے آقا
مدت سے طلبگار ہون رحمت کی نظر کا

پہنایا پیغمبر نے لباس بشریت
کیون اشرف مخلوق نہ ہو نام بشر کا

ہاتھ آئے جو خاک رہ طیبہ مجھے شایق
سرمہ مین بناؤن گا اوسے دیدۂ تر کا

شب معراج کہان پردۂ حائل ٹھہرا
ہان مگر حسن محمد ہی مقابل ٹھہرا

مین یہ طیبہ مین کرون عرض کہ حاضر ہون حضور
آپ فرمایئن کہ کیون اب تو ترا دل ٹھہرا

گرد پھر کر ترے ناقہ کے تصدق ہوتا
کیون نہ مین صورت گرد پس محمل ٹھہرا

رشک کرنے لگے شمشیر محبت کے شہید
عشق ابروئے نبی جب مرا قاتل ٹھہرا

کیون نہ کہون بذات خدا سے ہی جدا ذات تری
نام جب نام سے اللہ کے شامل ٹھہرا

یا نبی تم مری اسطرح کرو دلجوئی
خواب مین آکے کبھی پوچھ لو کیون دل ٹھہرا

اب تو شایق کو مدینے سے تو خالی نہ پھرا
پھر کے ور در ترے در پہ ہے یہ سائل ٹھہرا

ردیف بائے موحدہ

ہجر مین ہم کو بہت ہے بیقراری یا حبیب
وصل سے کچھ کیجئے تسکین ہماری یا حبیب

بحر عصیان کی بھنور مین پڑ گیا اگر جہاز
ایسے طوفان مین مدد کیجئے ہماری یا حبیب

اُذنُ منّی کہتا تھا رب العلیٰ معراج مین
کس نے پایا خاص خلعت ایسا بھاری یا حبیب

ہے یہ باعث آپ ہی کے لطف اور احسان کا
آیت لا تقنطو حق نے اوتاری یا حبیب

بولہب نے وقت پیدائش اشارہ جب کیا
ہو گیا انگشت سے خون اُسکی جاری یا حبیب

تھک گیا ہون کیجئے میری مدد ہر کام پر
ہے بہت گٹھری گنہ کی سر پہ بھاری یا حبیب

حبذا روز تولد مرحبا روز وصال
رب اغفر امتی تھا لب پہ جاری یا حبیب

خاتمہ بالخیر ہو شایق از بہر خدا
ہے دعا یہ رات دن باآہ وزاری یاحبیب

مجھکو ہے مرے احمد مختار سے مطلب
جسطرح غلاموںکو ہے سرکار سے مطلب

معراج مین اللہ ہوا جس کا فدائی
مجھکو ہے اوسی یار طرحدار سے مطلب

جب سے ہے نظر مین نگہہ ناز محمدؐ
خنجر سے مجھے کام نہ تلوار سے مطلب

مجھ زار کو ہے چشم محمدؐ کا تصور
بیمار محبت کو ہے بیمار سے مطلب

اے پیارے نبی ظل ہما کی نہین خواہش
مجھکو ہے ترے سایۂ دیوار سے مطلب

ہے دلکو میرے اُلفت احمد سے تعلق
آنکھون کو ہے حضرت ہی کے دیدار سے مطلب

الفقر کی دولت سے غنی کردو محمدؐ
دنیا سے مجھے کام نہ زردار سے مطلب

کیون حشر مین ہم اپنے پیمبر کو نہ ڈھونڈین
ہے قافلہ کو قافلہ سالار سے مطلب

مجھکو نہ ہو کیون عشق مدینے کی فضا کا
بلبل کو رہا کرتا ہے گلزار سے مطلب

ہے اُلفت مژگان محمدؐ کا تصدق
عشاق کے دلکو ہے سردار سے مطلب

اے یاد نبی سلمہ اللہ تعالے
فرقت مین نہین ہے کسی غمخوار سے مطلب

ہر دم ہے مری طبع رسا کا یہی کہنا
شایق ہو تجھے نعتیہ اشعار سے مطلب

آرام نہ لے بھول کے دم بھر دل بیتاب
فرقت مین محمدؐ کے ہو مضطر دل بیتاب

کچھ چین اوسے آئیگا تسکین بھی ہوگی
جب دیکھے گا وہ گنبد انور دل بیتاب

اکدن تو بلائین گے مدینے مین محمدؐ
کچھ کر تو دکھائے گا مقرر دل بیتاب

اے صل علی شان خدا میری خبر لو
ہر روز ستم ڈھایا ہے مجھ پر دل بیتاب

ہو جائے گی تسکین بلا شبہ الٰہی
پہنچائے محمدؐ کا اگر گھر دل بیتاب

سرکار مدینہ مین ہے اور مین ہون دکن مین
سنبھلیگا جدائی مین یہ کیونکر دل بیتاب

ہردم ہو نیا لطف فراق نہو می ہین
ہوجائے تڑپنے کا نہ خوگر دل بیتاب

اس طرح تڑپ ہجر مین اسطرح سی مضطر
بیتاب ہوا کدن مرا دلبر دل بیتاب

کیا چین ہو ہجر رخ گیسوے صنم مین
دن رات تڑپتا ہے برابر دل بیتاب

ہین عرش ہلا دونگا جدائی مین نبی کے
پہلو مین ہے اے خالق اکبر دل بیتاب

لیجائینگے سرکار مرے مجھکو اوسی دم
ہو قبلہ نما گر سر محشر دل بیتاب

غافل نہ ہو شائق تو کبھی دلگی لگی سے
پہلو مین یہ پوشیدہ ہے اخگر دل بیتاب

کرتے عاشق پر غضب ہے نالہ ہای عندلیب
کون گلشن مین سہے جاکر جفاے عندلیب

ہے یہ باعث بلبل خستہ جگر کے عشق مین
بوئے گل آئے چمن سے پیشوائے عندلیب

وصل گل حاصل جو رہتا ہو اوسے شام سحر
ہوگئی مقبول کیا اللہ دعائے عندلیب

ساتھ بلبل کے ہزارون باغ مین تھی ہم نفس
اب نفس مین ہے نہ کوئی آشنائے عندلیب

خوف ہے افتادگی کا سر بلندون کو ضرور
بارہا دیکھا ہے گل کو زیر پائے عندلیب

ہے بہار اسوقت پر بلبل سے کہدے ای صبا
روے گل گلشن مین اگر دیکھہ جای عندلیب

سرکشی اب تک ہے باقی بعد مردن بھی وہی
کچھ کبھی گل کو ہے ابھی پاس وفای عندلیب

ہو اگر رونق فزائے باغ وہ رشک چمن
دل سے گل کا نام تک بھی بھولجای عندلیب

مجھ مریض عشق کا دار الشفا ہے کوئے یار
جسطرح داروئے گل از بہر وائے عندلیب

پیشوائی کی نہ اوس بت کی در گلزار تک
ٹوٹ جائے یا الٰہی دست و پائے عندلیب

گل ہے بہرہ غنچہ گونگا باغبان تو مر گیا
کس سے پوچھون جاکے شائق ماجرائے عندلیب

بلابنی ہین چشم کے بیمار سب
اور فدائے ابروئے خمدار سب

دل مین ہر ایک کی تمہاری یاد ہے
کلمہ پڑھتے ہین تمہارا یار سب

اے گل باغ نبوت آیئے
صورت اپنی اب تو دکھلاؤ نبی
اور سے کچھ اور کر دیتے ہین یہ
سعی و محنت صبر و ہمت درد و شوق
الدوا اے جوش عشق مصطفےٰ
اے مسیحائے جہان جلد آیئے
ہمکو بلواؤ مدینہ مین ضرور
ہمنے دیکھی سب ادائین آپ کی

گھر ہمارا کیجیئے گلزار سب
ہین تمہارے طالب دیدار سب
ہین محبت کے برے آثار سب
عشق بازی کو ہین یہ درکار سب
ہاتھ پاؤن ہوگئے بیمار سب
جان بلب ہین آپکے بیمار سب
منتظر ہین احمد مختار سب
کنت کنزاً کے ہین یہ اطوار سب

کب مرا شایق پہلتا ہے قدم
دیکھے ہین عالم کے خوش رفتار سب

اے ستم گر ترے انداز ستم ہین یاد سب
ہوگی در پردہ ملاقات رقیبون سے تجھے
باتین شیرین جو سناتا ہے وہ رشک لیلےٰ
تو حسین جتنے ترے گھر مین ہین وہ بھی ہین حسین
سرو کو باغ مین دیکھا تو کہا اوس گل نے
کھینچے تصویر گر اوس بت کی تو مین جانون گا
وصف اوس ابروئے خمدار کا لکھتا ہون جو مین

محنتین جتنی مری تھین سو وہ برباد ہین سب
کسکو سکھلاتا ہے یہ ڈھنگ ری یاد ہین سب
ہین کبھی صورت مجنون کبھی فرہاد ہین سب
آدمی ایسے نہین دیکھے پریزاد ہین سب
یان تو پابند کوئی بھی نہین آزاد ہین سب
یون تو کہنے کو یہان مانی و بہزاد ہین سب
تیغ کھینچے ہوئے گھیرے ہوئے جلاد ہین سب

پا بزنجیر کیا مجھکو سمجھ کر وحشی
ہائے شایق ترے کیا دوست بھی حداد ہین سب

آیا ہے یہان وہ گلبدن اب
منھ سے نہین بات کچھ نکلتی

سرسبز ہوا مرا چمن اب
یاد آئے ترے لب و دہن اب

کیا وصل کا راستہ نکالیں ‏ زلف اون کی تنی ہے رہزن اب
ہے لطف و باہر غنچہ و گل ‏ بلبل ہین چمن مین نعرہ زن اب
رفتار پہ اون کے غش ہے عالم ‏ سیکھے ہین وہ کچھ نیا چلن اب
صورت دکھلا کبھی تو اپنی ‏ مشتاق ہین ساری مرد و زن اب
کیا خاک ملے جواب ہم کو ‏ بیٹھے ہین وہ بن کے بیدہن اب
سوگند بھی تری سچ نہ مانون ‏ جھوٹے نکلے ترے سخن اب

کیا بزم سخن ہوئی ہے پر نور
چمکا مشتاق ترا سخن اب

وہ تو آئے ہین شب وعدہ مگر آخر شب ‏ میری آنکھون نے دکھایا ہے اثر آخر شب
جلوہ گر کیا ہے اندھیرے مین وہ رشک خورشید ‏ کچھ اوجالا نظر آتا ہے اودھر آخر شب
یا خدا خیر ہو وہ تو سدھارے گھر کو ‏ منہ دکھائے گی قیامت کی سحر آخر شب
صبح سے پہلے نہ رخصت ہو مرا غیرت بدر ‏ چودھوین شب ہے نہ غالب ہو قمر آخر شب
بیقراری مین گذر جاتی ہے یون ساری رات ‏ دل تڑپتا ہے سر شام جگر آخر شب
تم تو جاتے ہو مگر جانے بھی دیگا کوئی ‏ میرے ہاتھ اور تمہاری ہے کمر آخر شب
عاصیو خوف الٰہی سے رہو یون لرزان ‏ جس طرح ہوتی ہے جاڑے مین بسر آخر شب
کیا ارادہ ہے کہو دیکھو رولاؤ نہ مجھے ‏ کیون تمہاری ہے نظر جانب در آخر شب
جلد جو وصل کی شب دی ہے موذن نے اذان ‏ صبح کاذب نے کیا آج یہ شر آخر شب
پچھلے شب دل مین کسی بت کی تجلی دیکھی ‏ ہو آباد یہ اللہ کا گھر آخر شب
کس کی رخصت ہے جو اب دل مرا پژمردہ ہے ‏ غنچے تو کھلتے ہین اے باد سحر آخر شب
وصل کی رات اس آنے سے ہوا کیا حاصل ‏ اس طرح آؤ نہ تم بار دیگر آخر شب
زیست مین دل کو جلاتے تھے وہ صبح رخصت ‏ اپنے مرقد پہ جلاتے ہین اگر آخر شب

دور کیون بیٹھے ہو پاس آؤ لپٹ کر رہین
چلتی ہے ٹھنڈی ہوا وقت سحر آخر شب

رو لیا اپنے گناہون پہ جو آئے پیری
مین نے تیار کیا زاد سفر آخر شب

قبل فجر آئے ہو گھبرائے ہوئے خیر تو ہے
آفتاب آج یہ نکلا ہے کدھر آخر شب

جاتے جاتے کیا شوخی کے اثر سے مضطر
یون دکھا کر گئے وہ اپنا ہنر آخر شب

اوس کی رحمت سے نہین دور جو بخشے شایق
کر تو لے آہ و بکا کوئی بشر آخر شب

فرقت کے ہون دور محن اب
ملجائین اگر شہ زمن اب

اے نفس دغا شعار تجھ سا
دنیا مین نہین ہے راہزن اب

صورت تو کبھی دکھلا و احمد
مشتاق ہین سارے مرد و زن اب

آیا ہے خیال روئے گلگون
سرسبز ہوا مرا چمن اب

کھتا ہے تصور محمد
خلوت مین بنائے انجمن اب

ایسا مجھے عشق نے مٹایا
باقی میری جان ہے نہ تن اب

بیزار دکن سے ہو گیا ہون
طیبہ ہو خدا مرا وطن اب

کرتا ہے دلون پہ نقش الفت
اے صل علی وہ سادہ پن اب

آجائین نظر مجھے محمد
امید بر آئے ذو المنن اب

وحدت کا عطا ہو ایک ساغر
یہ سر سے ہو دور ما و من اب

تھی نزع مین یاد عارض پاک
ہو عطر گلاب اور کفن اب

رکھ کام کسی سے تو نہ اے دل
سرکار ہی کا غلام بن اب

ہے بزم سخن جو آج بہتر
چمکا شایق تیرا سخن اب

مے عشق شہ بغداد پلادے یارب
اپنے محبوب کا متوالا بنادے یارب

میری حسرت ہے یہی میری تمنا ہے یہی
زندگی مین مجھے بغداد دکہا دے یارب

یاد حضرت کے سوا دہیان کسی کا نہ رہے
خود مجھی کو تو مری ولسے بہلا دے یارب

اسطرح سے میری آنکھین کبھی کردی پرنور
غوث اعظم کا رخ پاک دکھا دے یارب

میکدہ پیر کا ہے زندہ دلون کی بستی
مجھسے ناچیز کو بھی اسمین تو جا دے یارب

سامنا چہرۂ انور کا رہے آٹھ پہر
صورت آئینہ حیران بنا دے یارب

یون تو قایل تری وحدت وکثرت کی سبھی
اپنی وحدت مجھے کثرت مین دکہا دے یارب

مجھ پہ بھی وہ پیر کی مست نگاہین پڑجائین
مجھ سے ہشیار کو متوالا بنا دے یارب

آتش ہجر نے اک آگ لگادی دل مین
آب وصل شہ جیلان سے بجھا دے یارب

خانۂ دل میرا ویران ہے اک مدت سے
پیر کے فیض سے گلزار بنا دے یارب

غوث کے حکم کے باہر نہ رکھون اپنا قدم
ایسا انداز عمل مجھکو سکھا دے یارب

اہل محشر مین جو بے پردہ ہو شایق کا دل
دامن پیر کے سایہ مین چھپا دے یارب

اے احمد کیا پرنور ہوا ہے عرش علیٰ معراج کی شب
وہ نور حدوث وہ قدم ملکر کیا نور بنا معراج کی شب
دن رات ہین گو دونون بہتر کیون فخر نہ ہو شبکو دن پہ
جب خاص خدا کا پیغمبر اللہ سے ملا معراج کی شب
کہتا ہون فداک امی وابی اے شان نبی اللہ غنی
وہ شکل ابد رنگ ازلی وہ جلوہ نما معراج کی شب
وہ سرمگین آنکھین وہ صورت وسر پہ عمامہ ذوہ رفعت
ہان اپنا نبی شان رحمت کیا خوب بنا معراج کی شب
انسان نہین ہوتا ایسا یہ نور خدا کا ہے بخدا

دیکھا جب احمد کا جلوہ حورون نے کہا معراج کی شب

بھیجا تھا جو ہر دم حضرت کو موسیٰ کی غرض یہ تھی سنلو
تم حق کو مین دیکھون تم کو اے صل علیٰ معراج کی شب

اللہ کا یہ ارمان دلی وہ قرب شہ مکی مدنی نے
اون منی اے پیارے نبی کہتا تھا خدا معراج کی شب

کچھ وصل کا ہو جائیگا ڈھب رنگ صفت ذاتی ہو جب
اے شکل عرب ای صورت رب عقدہ یہ کھلا معراج کی شب

مطلب ہی یہی من روحی کا کنت کنزاً کی ہے صدا
تھا آپ اپنا مشتاق لقا وہ جل علیٰ معراج کی شب

وہ چال نبی کی مستانہ وحدت کا وہ پیارا میخانہ
رکھتی تھی لبا لب پیمانہ آنکھون کی ادا معراج کی شب

ہی میم کی شکل اور شان نبی احمد مین احد مین ہی فرق بھی
واللہ کہ یہ پردہ حایل بھی باقی نہ رہا معراج کی شب

قربان گیا مین اوس شب کی بلجائین تجھے احمد میرے
تو مانگ ہمیشہ اللہ سے شایق یہ دعا معراج کی شب

کس طرح روئے محمدؐ سے ہو ہمسر آفتاب
داغ دل سے عاشقونکی بھی ہے کمتر آفتاب

حشر مین چھپ جائینگے جب دامن احمد مین ہم
کیا اوڑائے گا ہمین نزدیک آکر آفتاب

یون تو ہر اک شئے بلاشک نور رب العالمین
کل رسولون مین ہوا اپنا پیمبر آفتاب

کم شب دیجور سے تاریکیٔ مرقد نہ تھی
بنگیا قسمت سے عشق روئے انور آفتاب

یاد رخسار نبی آتے ہین اے دل دیکھ کر
چاند شب کو اور دن کو آسمان پر آفتاب

سچ یہ ہے تیرا کرم درکار ہے یا مصطفےٰ
سنتے ہین ہم تیز ہو گا روز محشر آفتاب

فرقت احمد مین اے دل روز ہے حالت یہی
دے رہا ہے ساتھ اپنے مجھکو چکر آفتاب

نور سے اللہ کے احمد اور سب اون کے نور سے
کیا زمین کیا آسمان کیا ماہ و اختر آفتاب

عشق روئے مصطفٰے ہے جستجو احمد کی ہے
آسمان پر پھر رہا ہے روز مضطر آفتاب

کس طرح ظاہر کرون مین نور وصل چار یار
یا الٰہی ایک سے ہے ایک بڑھکر آفتاب

وصف روئے احمدی کا ہے یہ ای شایق اثر
تیرا ہر ہر شعر ہے گویا زمین آفتاب

یا خدا ہوگا وصال احمد مختار کب
دور ہوگا عاشقون سے ہجر کا آزار کب

شہر طیبہ مین مجھے پہونچائیگا کس دن خدا
ہان نظر آئینگے مجھکو وہ در و دیوار کب

کونسا دن آئے گا کھلیگی دلکی حسرتین
سامنے ہوگا مزار سید ابرار کب

خواب مین کس دن نظر آئینگے مجھکو مصطفٰے
بخت خوابیدہ بنے گا طالع بیدار کب

دیکھنا کس دن وکن سے جائینگے سوئے عرب
ہم غلامون کو بلاتے ہین وہان سرکار کب

آپ ہی کا ہو خیال اے احمد مرسل مدام
دل سے میرے دور ہوگی صورت اغیار کب

کب مسیحائی کرینگے مجھ غریب و زار کی
یاد آئیگا نبی کو ہجر کا بیمار کب

یون تو ہین اعمال سب لائق جہنم کے مگر
سوئے دوزخ جانے دیگی رحمت غفار کب

ہے ستاتی بیکسی فرقت کی ہر دم یا خدا
یار محبوب خدا ہوگی مری غمخوار کب

جان یہ جائے نگاہ مصطفٰے کی یاد مین
تیر ایسا تیر میرے دل کے ہوگا پار کب

الغیاث اے ذات احمد المدد نور خدا
دور ہون گے کس گھڑی کسدن سے افکار کب

ہے یہی شایق وظیفہ رات دن شام و سحر
یا محمد ﷺ آپکا ہوگا ہمین دیدار کب

آپکا رخ ہے مصطفٰے کیا خوب
ہر کوئی کیون نہ ہو فدا کیا خوب

ہین مسیحا مرے رسول خدا
اون کے بیمار کو دوا کیا خوب

ہے یہ شیدائے احمد مرسل
مجھکو اللہ نے دل دیا کیا خوب

صاف دل مین ہے نور مصطفوی
جوہر آئینہ کو ملا کیا خوب

دیکھکر تم کو دم نکلجائے
یا نبی میری ہے دعا کیا خوب

بن گئے حشر مین مرے عصیان
رحمت حق کا مدعا کیا خوب

بعد مرنے کے ہے وصال نبی
موت مین کیون نہ ہو مزا کیا خوب

عشق احمد کا کیا کرون دعوی
ان کا عاشق ہی خود خدا کیا خوب

میرے سرکار تو ہون طیبہ مین
مین دکن مین رہون خدا کیا خوب

سب سے آگئے ظہور آخر مین
ابتدا اور انتہا کیا خوب

دیکھو اپنی عطا کو یا احمد
کیا ہو نہین کیا مری خطا کیا خوب

تیرے ہر شعر مین ہے نعت نبی
شایق خستہ واہ وا کیا خوب

جو ہے محبوب خدا وہ ہے میرا محبوب
ملگیا مجھکو بھی تقدیر سے اچھا محبوب

اک اشارہ مین کرامات ہون لاکھون ظاہر
واہ کیا شان خدا ہے میرا بانکا محبوب

محی الدین جس کا لقب نام ہے عبد القادر
رضی اللہ تعالیٰ وہ ہے اپنا محبوب

محو ہو جاتا ہون جب بادشہ جیلان مین
مثل دیوانہ کے کہتا ہون ادہر آ محبوب

قم یا ذنی کی صدا لطف نیا دکھلاتی
ہوتا عیسیٰ کے زمانہ مین جو میرا محبوب

محو اغیار ہون جسدم تو محبت ہے وہی
بھولکر یاد نہ آئے کوئی الا محبوب

وصف کیا لکھ سکین کیا ذہن رسا ہو اپنا
بڑھکے بھی وہم و گمان سے ترا رتبا محبوب

تیری فرقت نے کیا تنگ مجھے جینے سے
دیر کیا اب مجھے بغداد مین بلوا محبوب

بخشوائیگا میرا پیر قیامت مین ضرور
وہ تو اللہ کا ہے اور نبی کا محبوب

رخ و گیسو کی محبت ہوئی جب سے یا پیر
ورد ہے صبح و مسا شام و سحر یا محبوب

تیرا جلوہ نظر آجائے کسی صورت سے
کچھ نہین اوس کے سوا اور تمنا محبوب

کس کا دل ہے کہ نہین تیری محبت ہمین
کون ہے وہ جو نہین ہے تیرا شیدا محبوب

نظر لطف وکرم غوث کی ہے ای شایق
اس لیئے شاہ دکن ہو گیا سب کا محبوب

ردیف پائے فارسی

خانۂ چشم مین رہ جائے آپ
آپ کا گھر ہی نہ اب جائے آپ

یا رسول عربی بہر خدا
صورت اپنی ہمین دکھلائے آپ

دل صد چاک کا شانہ کرکے
زلف الجھی ہوئی سلجھائے آپ

باغ جنت سے سروکار نہین
سبزۂ خط ہمین دکھلائے آپ

ہم اسے طاق عبادت سمجھین
ناخن پا جو ترشوائے آپ

مجھکو کافی ہے مرا جذبۂ عشق
حضرت خضر چلے جائے آپ

کشتۂ احمد مرسل کے قرین
سورۂ یٰسین کا پڑھوائے آپ

جان سے جاتا ہے بیمار فراق
اے مسیحائی جہان آئے آپ

ہے مدینے کی ہوس دلکو بہت
پاشہ دین اسے بلوائے آپ

خلد مین جبکہ ہون رونق افزا
ساتھ ہمین اپنے لیجائے آپ

جستجو مین شہ دین کی شایق
شہر طیبہ کو چلے جائے آپ

انسان ہین یا ملک ہین پری ہین کہ حور آپ
معلوم کچھ نہین ہے کہ کیا ہین حضور آپ

خورشید زرد رو ابھی خجلت سے ڈوب جائے
منہ سے اگر نقاب اولٹ دین حضور آپ

بخشنا تا حشر مین مجھے یا سید الرسل
محبوب رب ہین شافع یوم النشور آپ

رو رو کے صبح کی ہے تمنائے وصل مین
آئے شب فراق مین کسدن حضور آپ

کیا خضر سے غرض ہے مجھے راہ عشق مین
سرکار ہادیون کے ہین صدر الصدور آپ

دریائے اشک جوش پہ ہے رات دن مرا
رونق فزا ہون کشتۂ ولین حضور آپ

کعبہ مین شیخ ہے تو برہمن ہے دیر مین
ہر رنگ مین دکھاتے ہین اپنا ظہور آپ

وحدت کے بعد وصل کا جلوا نظر پڑا
پھیر دور پھینکئے نہ مجھے اے حضور آپ

جاؤن گا سنگ ورنہ کبھی چھوڑ کر حضور
ٹھوکر سے کیجے کاسۂ سر چور چور آپ

مدت کے بعد آئین جی بھر کے دیکھہ لون
میرے خیال سے نہ سدہارین حضور آپ

ساقی کے ساتھ وصل کی شب پیکے خم کے خم
کیا نشۂ شراب مین شایق تھے چور آپ

اگلے مشاعرون مین نہ آئے حضور آپ
اس بزم مین تو آئیے اب کے ضرور آپ

ہمشکل دوسرا بھی ہے لو دیکھو آئینہ
کیجے نہ اپنے حسن پہ اتنا غرور آپ

لے لیجے ایک بوسہ پہ حاضر ہے نقد دل
اے رشک حور اس مین نہ کیجئے قصور آپ

جاؤن گا سنگ ورنہ کبھی چھوڑ کر حضور
ٹھوکر سے کیجے کاسۂ سر چور چور آپ

طوفان نوح اوٹھاؤن گا اس چشم تر سے مین
ہر آن پڑہیے آیۂ فار التنور آپ

قربان ہوکے اختر و ماہ ہو گئے نہان
نکلے جو شب کو جلوہ دکھاتے حضور آپ

سینہ بسینہ ہو کے شب وصل سوئے
کروٹ بدلتے کیون ہین ہر اک سو حضور آپ

مطرب ہے ساقی و مئی و چنگ و رباب ہے
اس بزم مین تو آئے اب کے حضور آپ

کیا خضر سے غرض ہے ہمین راہ عشق مین
یا پیر ہادیون کے ہین صدر الصدور آپ

پیغام وصل سے ہے مرا دل ہے باغ باغ
قاصد نے دی خبر کہ خود آئے حضور آپ

خواب و خیال ہو ابھی رنج شب فراق
سو جائے لپٹ کے جو مجھسے حضور آپ

مدت کے بعد آئے ہو جی بھر کے دیکھ لون — بالین سے ابھی نہ سدہارین حضور آپ
کیا آپ کی نظر مین ہون دیوار قہقہہ — کیون ہنس رہے ہین دیکھ کے مجھکو حضور آپ

شایق اوٹھیگا اون کا جو ہین پردۂ حجاب
آجائین گے وہ سامنے تیرے ضرور آپ

آرزو کوئی تو بر لائے آپ — وصل مین مجھ سے نہ شرمائے آپ
غم دوری سے نہ تڑپائے آپ — میرے پہلو سے نہ اٹھ جائے آپ
غیر کے گھر نہ گئے تھے شب کو — خیر بہتر ہے قسم کھائے آپ
حال قاصد سے زبانی کہیئے — خط نہ اغیار سے لکھوائے آپ
دیکھ لون عارض پر نور کو مین — رخ سے انچل کو تو سرکائے آپ
روح قالب مین نہین ہے میرے — ملک الموت چلے جائے آپ
مجھکو کافی ہے میرا جذبۂ عشق — حضرت خضر چلے جائے آپ
حال فرقت وہ سن کر بولے — مجھ پہ احسان نہ جتلائے آپ
بوسہ دے کر وہ مجھے کہتے ہین — اور کیا قصد ہے فرمائے آپ

ان دنون کیون ہین پریشان شایق
حال دل ہم سے تو فرمائے آپ

درد اٹھا ہے جو رہ رہ کے کبھی آپ ہی آپ — بیٹھے بیٹھے مرا گھبراتا ہے جی آپ ہی آپ
ہجر مین اوس کے جو رنجیدہ ہے جی آپ ہی آپ — چھیڑنے سے کبھی روتا ہون کبھی آپ ہی آپ
دل وہ دل ہے جو ہو پژمردہ تری فرقت مین — غنچہ وہ غنچہ جو سوجائے کلی آپ ہی آپ
دل مہکتا ہے تصور مین ترے گیسو کے — شبکو کھلتی ہے چنبیلی کی کلی آپ ہی آپ
بال و پر نوچ کے صیاد نے بلبل سے کہا — گھر کی کھیتی ہے نکلتی ہے کلی آپ ہی آپ
لطف کچھ بادہ کشی کا نہین دلبر کے سوا — آگ لگجائے اوسی جسنے کہ پی آپ ہی آپ

ہین اشارون سے سمجھتا ہون تیری عادت
حال دل کہتا ہے جسطرح ولی آپ ہی آپ

آنکھین دکھلاتے ہو اور مست بنا دیتے ہو
لیجئے آپ تو بن بیٹھے ولی آپ ہی آپ

اوس نے سینہ پہ رکھی غیر کی تصویر وہان
بڑہ گیا میرا یہان رنج ولی آپ ہی آپ

کس نے تلوؤن سے ملا پھول سمجھکر اس کو
ہے ترقی پہ جو افسردہ دلی آپ ہی آپ

کس نے دم بند کر دیا انکا دکھا کر آنکھین
دل مین گھبراتے ہین ارمان ولی آپ ہی آپ

مژدہ دیتی ہے مجھے آج تمنائے وصال
دم تولے آتی ہے وہ نیک گھڑی آپ ہی آپ

وصف کیا یار کے ابروئے خمیدہ کا لکھین
سر جھکا لیتے ہین دو چار گھڑی آپ ہی آپ

بل پہ ابرو پہ نظر تیز ہے لال آنکھین ہین
کچھ تو فرمائے کیون ہے خفگی آپ ہی آپ

واحدیت ہو کہ وحدت ہو کہ ارواح مثال
تھا کبھی غیر کے مجمع مین کبھی آپ ہی آپ

کبھی جھنجلاتے ہین بوسہ سے خفا ہوتے ہین
منہ بڑہاتے ہین شب وصل کبھی آپ ہی آپ

نازکی دیکھیے بوسہ کا خیال آتے ہی
اوڑہ چلی یار کے ہونٹون سے مسی آپ ہی آپ

کس کو کہتے ہین محبت مجھے معلوم نہ تھا
دولت عشق خدا داد ملی آپ ہی آپ

کشمکش آرزوئے قتل نے کیا کام کیا
چل گئی ہاتھ سے قاتل کے چھری آپ ہی آپ

چشم مشتاق مرے ہجر مین بھر آنے لگی
پھر برسنے لگی ساون کی گھڑی آپ ہی اپ

ہجر جانان مین ہو دن دونی ترقی اسکے
درد دل مین نہ ہوا اللہ کمی آپ ہی آپ

یا وہ دن تھے کہ مرے نام سے نفرت تھی ہین
آج کیون گھر کو چلے آئے اجی آپ ہی آپ

اس مین کچھ تیری خطا ہے نہ مرے دلکا قصور
سامنا ہوتا ہی تھا آنکھ لڑی آپ ہی آپ

تذکرہ وصل کا کچھ بھی نہ کیا تھا مین نے
شکر ہے آج زبان یار نے دی آپ ہی آپ

جوش مین آتا ہے بخشش کا جو دریا دلین
ڈھونڈتے پھرتے ہین سائل کو سخی آپ ہی آپ

نور محبوب خدا جب ہوا ظاہر شایق
آگ فارس کی اوسی وقت بجھی آپ ہی آپ

اے مرے نور نبی خدا کون کہ آپ
جس پر ہے خدا خود ہی فدا کون کہ آپ

خلوت ہوئی کس سے یہ ملا رتبہ کسے
معراج میں حق جس سے ملا کون کہ آپ

گو بعد کیا حق نے عیاں نور ظہور
پہلے جو ہوئے جلوہ نما کون کہ آپ

وہ کون ہے پڑھتا ہے خدا جس پہ درود
اے صل علی صل علی کون کہ آپ

اللہ نے بخشا ہے یہ خلعت کس کو
ہیں قابل لولاک لما کون کہ آپ

اچھوں سے تو اچھا ہی رہیگا ہر ایک
کرتے ہیں برون سے بھی وفا کون کہ آپ

تو بخش دے امت کو مری یا اللہ
کرتے تھے ہمیشہ یہ دعا کون کہ آپ

جس چاند کا عاشق ہوں ازل سے میں بھی
واللہ وہ ہیں نام خدا کون کہ آپ

شائق تہ پا کیوں نہ بچھائیں آنکھیں
محبوب خدا ہیں بخدا کون کہ آپ

ردیف تائے قرشت

یارب تو دکھا احمد مختار کی صورت
اب جلد ہو تسکین دل زار کی صورت

اللہ کی رحمت نے کہا اس طرف آ
دیکھی جو قیامت میں گنہگار کی صورت

اوس ابروئے پرخم کا اگر وصف لکھوں میں
ہو جائے قلم بھی میرا تلوار کی صورت

اے رشک مسیحا کبھی صورت تو دکھادی
فرقت نے بنائی میری بیمار کی صورت

پہونچادے غلاموں کو مدینہ میں الٰہی
شاید نظر آجائے گی سرکار کی صورت

آئینۂ رخسار نبی سے ہوا سکتہ
تھے حشر میں سب نقش بدیوار کی صورت

فرقت میں بچا دل مرے بھول کے ہرگز
اے یاد محمد تو ہے غمخوار کی صورت

شیدائے رخ احمد مرسل سر محشر
دیکھے تو کبھی خلد کے گلزار کی صورت

معراج مین کہتا تھا یہی دیکھہ کی ہر ایک — بانکی ہے عجب سید ابرار کی صورت
ہے رمز حقیقت یہی اور راز تصوف — اغیار کی صورت ہی مین ہے یار کی صورت
اوس وقت نظر آئے گا دلدار کا جلوہ — دل سے ترے جب دور ہوا اغیار کی صورت

شایق مجھے یہ صبح و مسا ورد ہے مصرعہ
اللہ دکھا دے مرے دلدار کی صورت

کیا فکر خدا ہو جو خفا روز قیامت — سپلے پہ ہے محبوب خدا روز قیامت
عاصی ہون گنہگار ہون مجرم ہون خطاوار — ہے کون مرا تیرے سوا روز قیامت
اے شافع محشر نظر لطف اودھر بھی — ہو جائے برون کا بھی بھلا روز قیامت
کہلجائے سیہ کاری وہان جبکہ ہماری — کملی کے تو دامن مین چھپا روز قیامت
گھبرائینگے جب نیر محشر سے گنہگار — بلواؤ اونھین زیر ردا روز قیامت
حامی مرے بنجائے اے سرور عالم — ملجائے مرے دکھہ کی دوا روز قیامت
امواج ہیں یا بحر خطا کشتی شکستہ — بیڑے کہ مرے پار لگا روز قیامت
بنجائے برا بھی ترے الطاف سے اچھا — ہوجائے خطا شکل عطا روز قیامت
بھولے سے جہنم مین کہین ہم نہ چلے جائین — جنت کے بنو راہ نما روز قیامت
جیتا ہون ترے آس پہ اے ماہ مدینہ — بیکس ہون نہین کوئی مرا روز قیامت
ہم دیکھنے آئے ہین یہان تجھکو محمد — منہ اپنا نہ چادر مین چھپا روز قیامت
ہم روتے ہوئے پیچھے ہون اور آپ ہون آگے — لیجائے یون پیش خدا روز قیامت
ہنس ہنس کے یہ کہیے مرا ذمہ مرا ذمہ — ہم آئین جو روتے بخدا روز قیامت
آجائے اور مجھ مین سما جائے حضرت — یا نزع مین یا قبر مین یا روز قیامت
دامن سے غلامون کو لگے رہنے دو حضرت — کرنا نہین قدمون سے جدا روز قیامت
جب میری زبان پیاس سے باہر نکل آئے — کوثر کا مجھے جام پلا روز قیامت

لو انگلیاں اوٹھنے لگین ہر سمت سے شایق
وہ آتے ہین محبوب خدا روز قیامت

اڑاتے ہین کوئی کملی رات		ہے شب تاریک عاشقون کی رات
عشق احمد کرے گا نورانی		گور کی ہے اگر اندھیری رات
مصطفٰے جس طرح ملے حق سے		ارے اپنی بھی ایسی ملتی رات
دست لبستہ نبی سے وقت اخیر	قطعہ	عرض کر دون کہ آپ پہلی رات
قبر مین میرے لائین گر تشریف		چین سے پھر کٹے گی ساری رات
پڑھنا حضرت پہ درود و سلام	قطعہ	باب رحمت سے جا کے پہلی رات
یاد آتے ہین ہائے وہ شب و روز		دن بھی اچھا تھا اور اچھی رات
دو ہی باتون مین دن نکل آیا		ہے شب وصل کتنی چھوٹی رات
اپنے بیمار کی خبر لیجے		اے مسیحا ہے آج اچھی رات

دیکھ شایق کرشمہ و انداز
حسن اور عشق کی ہے پہلی رات

اب کسی عاشق جانباز کا ہی دہیان بہت		اسلئے پھرتے ہین وہ مضطر و حیران بہت
مجھے رسوا کیا بدنام لیا عالم مین		حضرت عشق تمہارے تو ہین احسان بہت
کچھ تو اس قیدی الفت کا بیان کیجے قصور		آج کیون آپ کے گیسو ہین پریشان بہت
بھول ہی جاتے ہین وہ صبح کا وعدہ شب تک		پھر یہ فرماتے ہین کیا ہم مین ہے نسیان بہت
اب کہے دیتے ہین ترساؤ نہ للہ ہمین		آخرش کھو کے ہمین ہوگئے پریشان بہت
دیکھکر مصحف رخ کو ترے سب کچھ بھولا		گو لڑکپن سے مجھے یاد تھا قرآن بہت
اور زخمی نہ کرو تیر مژہ سے اس کو		پہلی ہی کے تو مرے دل مین ہے پیکان بہت
حور سے کام نہین کچھ بھی ہمین اے زاہد		کیونکہ ہمجنس مین خوش رہتے ہین انسان بہت

میرے آہون کا اثر دلمین ہوا اب شایق
بے تری گہر مین وہ رہتے ہین پریشان بہت

لامکان سے ملتی جلتی ہی جو شان کوئی دوست
کیا ہی خوش قسمت ہین یاربساکنان کوئی دوست

چیخ اٹھون گا وہین لبیک یا احمدؐ مرے
دور سے آئے نظر جسدم نشان کوئی دوست

وصف جنت ہیچ جانین زاہدان باصفا
عاشقون کے منہ سی گرسنلین بیان کوئی دوست

عرش سے کچھ کم نہین ای دل مدینہ کی زمین
صاحب معراج ہین افتادگان کوئی دوست

کر بیان واعظ تو آگے اور کی وصف جنان
پہر حق مجھکو سنا تو داستان کوئی دوست

خاک طیبہ کی قسم پائے محمدؐ کی قسم
لیچلو مجھکو بھی ہمراہ رہروان کوئی دوست

کب مرا مدفن بنے گی شہر طیبہ کی زمین
کب مجھے حاصل لطف جاودان کوئی دوست

فرق اتنا ہی ہے زاہد تجھ مین اور ہم مین سمجھ
شیفتہ جنت کا تو ہم عاشقان کوئی دوست

ہے یہی شایق کی حسرت اور یہی ہی آرزو
دم نکلجائے الہی درمیان کوئے دوست

کیا مین کہون ہجر شہ جیلان کی حقیقت
دل جانتا ہے فرقت جانان کی حقیقت

سمجھا اسی شخص نے کچھ نکتۂ وحدت
جو جان گیا حضرت انسان کی حقیقت

غفلت مین پڑے اور سمجھتے تھے کسی کو
جب جان گئی کھل گئی جانان کی حقیقت

جو مصحف رخ دیکھ چکا غوث تمہارا
سب اوس پہ عیان ہوگئی قرآن کی حقیقت

ہم غوث کی انت کو سمجھتے ہین الہی
یہ اصل ہے ایمانکی یہ ایمان کی حقیقت

یا پیر تمہارے لب رنگین ہون شیدا
معلوم ہے سب لعل بدخشان کی حقیقت

جس دل مین ہو عشق مژہ غوث دوعالم
وہ جانتا ہے تیر کے پیکان کی حقیقت

جو کوئی پیئے جام میرے غوث ورا کا
کچھ لطف دے اسکو مئ عرفان کی حقیقت

جلوہ ہے محمدؐ کا عیان غوث کے رخ سے
کیا مہر درخشان مہ کنعان کی حقیقت

روویںگے اگر فرقت خدا میں عشاق
کھل جائیگی سب نوح کے طوفانکی حقیقت

شائق مجھے کیا فکر ہو کیا چیز ہے یہ ہے
رحمت کے مقابل مرے عصیان کی حقیقت

بیچین ہم ہیں ہجر میں خیر البشر بہت
کافی ہے ہم کو ایک کرم کی نظر بہت

پوشیدہ آپ لاکھ لباس بشر میں ہوں
پہچانتے ہیں آپ کو اہل نظر بہت

یہ بھی جدا ہو تن سے جدائی میں یا نبی
ہے بار میرے جسم پہ یہ میرا سر بہت

آئی بہار وصل محمدؐ قریب کیا
ہنستے ہیں آج کل مرے زخم جگر بہت

کیا عشق عارض شہ دیں کا ہوا اثر
مضطر فلک پہ پھرتے ہیں شمس و قمر بہت

یارب سفر مدینہ کا اک دن تو ہو نصیب
یوں تو کیا ہے ہم نے جہاں میں سفر بہت

عصیان کا خوف کیا ہی مجھے ای مرے کریم
رحمت تری فدا ہے گنہگار پر بہت

پیارے نبی کے عشق میں پھولے پھلے مدام
یہ نخل آرزو مرا لایا ثمر بہت

بلواؤ در پہ اب مجھے یا سید الرسل
پھرتا رہا غلام یہاں دربدر بہت

مالک نبی ہیں میرے سیاہ و سفید کے
دل کو بھی وظیفہ ہے شام و سحر بہت

سچ تو یہ ہے کہ رکھتے ہیں پیاری رسول سے
ہم سے زیادہ عشق شجر اور حجر بہت

یہ فکر ہے کہ حشر میں کیا منھ دکھائینگے
اللہ سے ہم اپنے رہے بیخبر بہت

نعت نبی کا صدقہ ہے ای شائق حزیں
اب ہو چلا ہے تیری زبان میں اثر بہت

جو چاہتے ہیں خالق اکبر کی محبت
لازم ہے انھیں پہلے پیمبر کی محبت

کام آتی نہیں حشر میں جز رحمت عالم
ماں باپ کی یا خویش و برادر کی محبت

تشنہ نہ رہوں گا میں قیامت میں محبو
ہے دل میں مرے ساقی کوثر کی محبت

کافی ہے مجھے فقر محمدؐ ہی کی نعمت
دولت کی نہ خواہش نہ مجھے زر کی محبت

دلبر کے سوا یاد ہو غیروں کی جو دل میں
کس کام کی وہ خاک کی پتھر کی محبت

تاریکی مرقد سے نہین خوف و خطر کچھ
ہے مجھکو نبی کے رخ انور کی محبت

ہم لوگ بھی واللہ وہ قسمت کی وہنی ہین
رگ رگ مین ہے اللہ کی دلبر کی محبت

سرسبز کرے گی مجھے اکدن یہ مقرر
سرکار کی ہے گنبد اخضر کی محبت

دل صاف ہی اور جلوہ فگن نور نبی ہے
آیینہ کو بس ہوگئی جوہر کی محبت

سنتے ہین کہ بے پردہ ہے دیدار کسی کا
عشاق کو ہے اس لئے محشر کی محبت

شایق ہے یہی فاستبعونی کا معنا
اللہ کی محبت ہے پیمبر کی محبت

ہم نے نہین سنی کبھی ایسی کسی کی بات
کیا میٹھی میٹھی بات ہے ہے رہائی کی بات

دنیا ہے جس کا نام وہ عبرت کا ہے مقام
زندہ جو تھے وہ مرگئے یہ ہوا ابھی کی بات

جلوہ نبی کا سامنے ہو نزع مین مرے
اللہ میری بس یہی ہی میرے جی کی بات

ایمان تو یہ ہے کہ خدا کا ہے وہ کلام
قرآن ہے ظہور مین اپنے نبی کی بات

ہان ہان وہی محب ہے جو تابع ہو حکم کے
کچھ عشق مصطفٰے کا نہین دل لگی کی بات

خدنا صفا کا ہے یہی مضمون اے جناب
سن لین جو بات اچھی ہو گو ہو کسی کی بات

شیدائے مصطفٰے ہون ازل سے خدا گواہ
دل مین میرے نہین کوئی حور و پری کی بات

وحدت کا راز سینہ بسینہ چلا چلے
کرتا نہ آشکارا تو سری خفی کی بات

احمد نے تجھکو یاد کیا چل مدینے مین
اللہ کوئی ایسی سناوے خوشی کی بات

اوس دم ظہور خدا ہوگا بالیقین
جس دم سنی نہ جاوی وزی سی اون کی بات

شایق یہ صاف صاف تو کہدے پکار کر
اللہ کی وہ بات ہے جو ہے نبی کی بات

ردیف تائے ثقلیہ

کافی ہے میرے دل کے لیے اک نظر کی چوٹ
بے فائدہ لگاتے ہو تیر و تبر کی چوٹ

ہے بڑھکے دل کی چوٹ سے بھی کچھ جگر کی چوٹ
کس کو بتائین اور دکھائین جگر کی چوٹ

سودا ہمارے سر کا نہ جائیگا ای پری
جبتک نہ کھائیگا یہ تری سنگ در کی چوٹ

بن ٹھن کے روز بام پہ آیا نہ کیجیے
بے طور ہوتی ہے مری پیاری نظر کی چوٹ

جادو بھری نگاہون نے مجھکو کیا ہے قتل
تم خود ہی دیکھ لو کہ ہے کسکی نظر کی چوٹ

شایق مجھے یہ مصرعہ آتش پسند ہے
رکھتی نہین کسی سے قضا و قدر کی چوٹ

نبی کے ہجر مین وے چرخ کو کہین نہ الٹ
کسی کے بخت کو آہ دل حزین نہ الٹ

ازل سے تو نے بھی کیا نہ تھا ہر اک سے عیان
سنبھل کے بات کو یون شیخ دوربین نہ الٹ

کہین نہ طور کی سی تجلی ہو عاشقون مین عیان
نقاب رخ سے تو ای ختم مرسلین نہ الٹ

اگر ہے آرزوے دل وصال خالق کی
نکال وہم کو اور مسند یقین نہ الٹ

وکن مین تیز نہ کر تیغ قتل کو میرے
فراق سید عالم اب آستین نہ الٹ

خیال احمد مرسل مین تو روانہ ہوا
خدا کا شکر ہے بس ای دم پسین نہ الٹ

ذرا تو دیکھ نہان کیا ہے روئے احمد مین
نظر کو اپنے تو کہکر چنان چنین نہ الٹ

نبی کی حسرت دیدار مین مرے اللہ
یہ پتلی آنکھون مین جائے مرے کہین نہ الٹ

گناہ کون تیرے کرم سے ہے بڑھکر
الہی حشر مین یون دفتر حزین نہ الٹ

سنبھل کے دیکھ لے معراج مین محمد کو
تڑپ کے ایک نظر مین تو حور عین نہ الٹ

نبی سے سینہ بسینہ ملا ہے رمز خدا
ورق کتاب کے ای زاہدا یہین نہ الٹ

پکارتا ہون جو مین قبر مین محمد کو
فرشتے کہتے ہین شایق بس اب زمین نہ الٹ

ردیف ثاے مثلثہ

بغداد مین اب ہم کو بلاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث
روئے مبارک اپنا دکھاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

عصیان کی گٹھری سر پہ ہے بھاری یہ ناتوان ہے قسمت سی عاری
دست کرم سے اس کو اٹھاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

ہو تیز جبدم خورشید محشر نالش سے اوس کے ہم ہون جو مضطر
دامن مین اپنے ہمکو چھپاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

آوے خیال جب وقت آخر سکرات کی ہو سختی جو ظاہر
وہ پیاری صورت ہمکو دکھاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

وحدت مین کثرت کثرت مین وحدت خلوتمین جلوت جلوتمین خلوت
ہمکو بھی اسکا محرم بناؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

دن رات کب تک یہ درد فرقت کیون خادمون سے ہو دور حضرت
آنکھون مین دل مین آؤ سماؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

مین خادمون مین حضرت کے داخل کر لو مجھے بھی زمرہ مین شامل
ہرگز نہ ہمکو دل سے بھلاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

جس کو مین دیکھون اے میرے حضرت آئے نظر بس آپکی صورت
نقش تصور ایسا جماؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

اللہ سے ہم بالکل تھے غافل اعمال ہین سب دوزخ کے قابل
محشر مین آکر للہ بچاؤ۔ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

کوئی برون کا وارث نہ والی اچھون کا ہر ایک ہوتا ہے حامی
بگڑے ہوئے ہین ہم کو بناؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

اللہ اللہ یہ عمر ساری لہو لعب مین ہم نے گذاری

اب کیا کرین ہم کچھ ڈھب بتاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

نفس لعین کا کھٹکا برا ہے شایق کی ہر دم یہ التجا ہے
پھندے سے اسکے مجھکو بچاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

ہے جہان تجھہ پہ فدا کیا باعث
اے بت ہوش ربا کیا باعث

عشق مین ہم ہوئے اوسکے برباد
خاک اوڑاتی ہے صبا کیا باعث

کو سنا ہے مجھے ون رات وہ شوخ
لوگ دیتے ہین دعا کیا باعث

چال اوسکی ہے قیامت کی بھی جان
حشر برپا نہ ہوا کیا باعث

خط نکالا تو ہوا اور حسین
حسن اوس کا نہ گھٹا کیا باعث

مجھ سے بیار محبت کی سبیج
نہین کرتے ہو دوا کیا باعث

لے کے قاصد سے مرا خط شایق
پھاڑ کر پھینک دیا کیا باعث

ہے ستاتی مجھکو فرقت الغیاث
الغیاث اے شان رحمت الغیاث

سر کو پھوڑون گا مین اس در پر ضرور
الغیاث اے جذب الفت الغیاث

سبکو حاصل وصل ہم کو ہجر ہے
اپنی اپنی ہے یہ قسمت الغیاث

یا نبی دوری سے دل بیتاب ہے
ہر گھڑی کہتا ہون حضرت الغیاث

آپکا ہون امتی رکھنا خیال
روز محشر ہو نہ ذلت الغیاث

جیب و دامان مین نہین باقی ہے تار
الغیاث اے جوش وحشت الغیاث

دوری طیبہ سے ہون مین بیقرار
صبر و طاقت زور و ہمت الغیاث

نزع مین اپنی جھلک مجھکو دکھا
اے نبی کی پیاری صورت الغیاث

دیکھکر تجھکو نکل جائے یہ دم
پھر ہے کچھ لطف محبت الغیاث

دل سے مٹ جائے ہماری نقش غیر
المدد اے شان وحدت الغیاث

پاس قدمون کے بلا لو مصطفے — ہجر کی کبتک مصیبت الغیاث
حشر مین لینا خبر میری ضرور — جب کہون مہر شفاعت الغیاث

یا محمد دیکھیے بے طور ہے
ہجر سے شایق کی حالت الغیاث

شہر بغداد کا کب ہوگا نظارہ یاغوث — جان لیتا ہے مری ہجر تمہارا یاغوث
تیغ وحدت سے ابھی قتل ہون سارے اغیار — ہو اگر اک رب ابرو کا اشارا یاغوث
سوز فرقت سے مری دیکھکے مضطر حالت — برق بیتاب ہوئی شرمندہ ہے پارا یاغوث
وصف ہو آپکا انسان سے کسطرح ادا — نہ زبان کو ہے نہ کچھ دلکو ہے یارا یاغوث
جیسا احمد کو رسولون مین کیا خالق نے — اولیا مین تمہین اسطرح سنوارا یاغوث
جلد بلوالو غلامون کو ورا قدس پر — اب جدائی نہین واللہ گوارا یاغوث
کیون نہ دارین کے ہون فکر سے ہم بےپروا — ہمکو بس ہے ترے قدمونکا سہارا یاغوث
ناتوان ہجر سے ہین سر پہ ہے بار عصیان — اک نظر دیکھیے اب حال ہمارا یاغوث
آکے مرقد مین فرشتے جو سنائین ہم کو — ہم بتا دینگے اونھین نام تمہارا یاغوث
تیری دہلیز کے پتھر پہ اگر سر ہو مرا — میری قسمت کا چمک جائے ستارا یاغوث
نور اطہر سے یہ آنکھین مری ٹھنڈی ہوجائین — ہو جو حاصل مجھے دیدار تمہارا یاغوث

معرفت حق کی بتا کر مجھے عارف کردو
کام شایق کا ہو اور نام تمہارا یاغوث

کہتے تھے اہل لغت ہے بات ہر سرکی حدیث — شرع مین ہر بات ہے اپنے پیمبر کی حدیث
معجزہ یہ صاف ہے واللہ کیا اعجاز ہے — دست احمد مین سنی سبنے سنکر کی حدیث
ڈر نہین تشنہ لبی کا ساقی کوثر ہے یاد — سورۂ کوثر مین پوشیدہ ہے کوثر کی حدیث
چاہیے شرع نبی کی پیروی ہم کو ضرور — ہو گیا گمراہ نہ مانی جس نے رہبر کی حدیث

مین کہون گا یارسول اللہ فداک امی ابی ۔۔۔ چیز کیا ہے اون کے آگی مہر خاور کی حدیث

جس کو دیکھا اوس کے دلمین حصر دنیا ہی بری ۔۔۔ بات دولت کی کوئی کرتا کوئی زر کی حدیث

ہے شفاعت واسطے اونکے جو ہین عاصی بڑو ۔۔۔ میری مرقد پہ یہی لکھنا پیمبر کی حدیث

عشق احمد سے منور ہو گیا ہے دوستو ۔۔۔ سن رہا ہون آجکل مین قلب مضطر کی حدیث

مین اوسے حافظ سمجھتا ہون کلام اللہ کا ۔۔۔ اپنے پیغمبر کی ایدل جسنے از بر کی حدیث

ہے کلام اللہ کا شایق یہی سچ ہے مگر
دیکھنے کو صاف ہے قرآن پیمبر کی حدیث

ردیف جیم تازی

کیون شام جدائی مین نہ ہو نور سحر آج ۔۔۔ ہے جلوہ نما دل مین مدینہ کا قمر آج

وہ ہلینز محمدؐ پہ مدینہ مین ہے سر آج ۔۔۔ اللہ مری موت مین تو دیر نہ کر آج

سمجھون گا مجھے ہو گئی معراج دکن مین ۔۔۔ گر خواب مین ہو جائے مدینہ کا سفر آج

حورون نے تعجب سے کہا عرش علا پر ۔۔۔ اللہ سے لڑتی ہے محمدؐ کی نظر آج

کہدون گا قیامت مین کہ جنت نہین ہوتا ۔۔۔ ہو جائے مدینہ مین مرا پھر بھی گذر آج

لعل لب حضرت کی جدائی کا اثر ہے ۔۔۔ آنسو کے عوض آنے لگا خون جگر آج

ہے ایک نہ ایک صدمہ فراق نبوی مین ۔۔۔ کل دل مرا بے چین تھا مضطر ہی جگر آج

دم میرا نکلتے ہی کہا عشق نبی نے ۔۔۔ چل پاس محمدؐ کے تو جاتا ہے کدہر آج

مارا ہے فراق نبوی نے مجھے شایق
جی جاؤن مین آجائین جو سرکار ادہر آج

تجھسے ہی ہوگا ہجر مین یا مصطفٰے علاج ۔۔۔ عیسیٰ کرینگے کیا ترے بیمار کا علاج

موت آئے سامنے اور شکل رسول ہو
بیمار ہجر کا ہے یہی اک بھلا علاج

چشم نبی کے عشق مین بیمار ہون بہت
تم کیا کروگے آ کے طبیبو مرا علاج

آنکھون مین دم ہے جلد نظر آؤ یا رسول
ہوتا ہے دم مین تشنۂ دیدار کا علاج

ہے عشق آپکا مری چہرہ سے خود عیان
سرکار جانتے ہین جو کچھ ہے مرا علاج

بے چین ہون فراق مین تیرے حبیب کے
کب میری بیقراری کا ہوگا خدا علاج

مرشد نے جب سکھایا تصور رسول کا
بیماری فراق کا اچھا ہوا علاج

نسخے مین لکھہ گلاب کی کلیان تو ای طبیب
شاید ہو فرقت عمل رخسار کا علاج

اس کی ادا ہے موت ہی آخر کو ای طبیب
سچ ہے مریض عشق بھی ہوتا ہی لا علاج

ہجر نبی مین کیسی ہو تسکین دوستو
قابو مین دل نہ ہو تو بھلا اسکا کیا علاج

بیمار ہون نبی کا شفیعین کے ہی ہاتھ سب
درماں ہو یا شفا ہو قضا ہو کہ یا علاج

امید جز خدا کے نہ رکھہ اور سے کبھی
شایق اسی کے ہاتھ مین ہی سب شفا علاج

ہزار کوشش و حکمت سے جان لڑائی آج
پر اوس کے وصل کی تدبیر بن نہ آئی آج

سدھارا پچھلی پہر شب کو وہ مہ کامل
طلوع فجر سے پہلے قیامت آئی آج

پھرے نہ مشعل خورشید لے کے سرگردان
فلک جو دیکھے تری رخ کی روشنائی آج

جو صورت اوس بت ترسا کی دیکھہ لی زاہد
عیان ہو کفر مین اسلام مین لڑائی آج

کسی کی زلف نے اب مجھکو پھانس رکھا ہے
نہ فکر قید نہ ہے کوشش رہائی آج

جو زندگی مین نہ پہونچے چمن مین اوس گل کے
صبا یہ خاک ہماری اوڑا کے لائی آج

زمانہ پھر گیا مجھ سے پھری جو آنکھہ اوسکی
ملا جو یار تو سب مل گئی خدائی آج

جو دیکھا غیر کی جانب تو مین ہوا بسمل
مژہ کا تیر جگر پر لگا ہوائی آج

ہنسا وہ شوخ تو شایق چمک گئی بجلی

لبون پہ دیکھ کے مسی گھٹا بھی چھائی آج

صنم ہے ساغر و مے ہے گھٹا ہے چھائی آج
مین دیکھون حضرت زاہد کی پارسائی آج

عجیب حسن دکھاتا ہے سب کی نظرون مین
سنہری رنگ پہ وہ زیور طلائی آج

وہ قتل پر مرے آمادہ مین ہون مرنے پر
جو بات دلکو تھی منظور وہ بن آئی آج

خدا نے اب تو دکھائے ہین مجھکو دن سیدھے
ہے روز وصل نہ کر مجھ سے کج ادائی آج

تمہاری یاد مین راتین گنتے تھے گھڑیان
ستا رہی ہے بری طرح سے جدائی آج

لگا دی اور بھی اک وار اوس نے بسمل کو
صدا یہ دل سے مری دیتی ہے سنائی آج

تری وہ چال ہے ظالم کہ حشر ہو برپا
پکارین قبر سے مردے قیامت آئی آج

چلا تھا بھول کے کعبے کی راہ جانب دیر
جناب خضر نے کی میری رہنمائی آج

مژہ کی صف ہے مسلح نگہہ کے تیر ہین لیس
خدا ہی خیر کرے کس سے ہو لڑائی آج

شراب پیتے ہین رندون سے بڑھکے حضرت شیخ
ہوئی ہے دختر رز سے جو آشنائی آج

خدا کے فضل سے پتھر کو ہنے پگھلا یا
بتون کے خانۂ دل مین ہوئی رسائی آج

قسم خدا کی نہ بھولونگا حشر تک شایق
جو کی ہے مجھ سے کسی بت نے بیوفائی آج

غضب ہے دل پہ مرے صدمہ جدائی آج
کہ مجھکو یار نے صورت نہین دکھائی آج

نثار کر چکے ہم تمپہ یا نبی دل و جان
تمام عمر کی دولت جو تھی لٹائی آج

جو لے چلین سوئے دوزخ فرشتگان عذاب
کہونگا شافع محشر کی ہے دہائی آج

ابھی ہو نور سے پُر ماہِ نو کا کاسہ سر
کرے جو اُس در دولت پہ جبہ سائی آج

گنہگار چنے جاتے ہین شفاعت کو
یہ دیکھو سرور عالم کی مصطفائی آج

ہوا طفیل سے آل نبی کے بیڑا پار
بھنور مین جرم کی کشتی جو میری آئی آج

بچھین آنکھین مری اون راہ مین شایق

ہے جس کے قبضۂ قدرت میں سب خدائی آج

آتا نہیں جو وہ بت ترسا مکان سے آج | جاتے ہیں ہم بھی سوئے خدا اس جہان سے آج
بہتا ہے کس کے ابرو مژگان سے دیکھیں خون | قاتل ہوا ہے لیں جو تیر و کمان سے آج
بیقدری کرتے ہو جو تم اتنی مری حضور | شاید ملے ہو جا کے کسی قدردان سے آج
ہوں گرچہ پیر اے بتو لیکن بفضل حق | طاقت میں ہوں زیادہ ہر اک نوجوان سے آج
بڑھکر جو آئے بدر مری مہ کے روبرو | گھٹکر ہلال سا ہو عیان آسمان سے آج
سلجھیگا تیرے کہنے سے ہرگز نہ ناصحا | الجھا ہوا ہے دل مرا زلف بتان سے آج

لب پر ہنسی ہے چہرہ کی رونق ہی اور ہے
آتے ہو ہنستے بولتے شایق کہاں سے آج

احمد جو احد کے ہو مقابل شب معراج | جو میم ہے وہ ہو خط باطل شب معراج
طرفین میں تھی شوق لقا حد سے زیادہ | طے دم میں ہوئی دور کی منزل شب معراج
تھی فرش سے تا عرش صدا صل علیٰ کی | کیا خوب سجی وصل کی محفل شب معراج
آنکھوں میں ہے پڑی تو ہی پر وہ نہیں بصارت | اللہ سے ایسی ہوئی واصل شب معراج
وہ حسن محمدؐ وہ براق اور وہ صورت | ہر اک کی طبیعت ہوئی مائل شب معراج
مجنون ہوئے سب دیکھہ کے لشکر کی عظمت | رفرف جو بنا آپ کا محمل شب معراج
ہے صاف تشہد میں علینا کا اشارہ | سب لوگ بشر کے ہوئے قائل شب معراج
قدسی تھے فدا حور و ملائک بھی فدا تھے | سب لوگ بشر کے ہوئے قائل شب معراج
کس منھ سے کہوں میں کہ خدا خوب ہے واقف | کیا کچھ ملے حضرت کو وسائل شب معراج
قوسین دوئی اور فتدلیٰ سے ہے ظاہر | مابین نہ تھا کوئی بھی حائل شب معراج
خط نقطہ وحدت پہ کھنچا گم ہوا نقطہ | کیا ذات و صفت ہوگئی اکدل شب معراج

شایق یہ دعا مانگ خدا سے کہ الٰہی

سبب میری سیاہ کاری ہو زائل شب معراج

ہین نہ تلوار کے خواہان نہ تبر کے محتاج
یا نبی ہم ہین تری بانکی نظر کے محتاج

آپ آجائین نظر یا کہ وہان ہین پہونچون
شوق اور جذب ہین اسطرح اثر کے محتاج

اے صبا کہہ تو خدا کے لئے کچھ حال نبی
ہین مرے کان فقط ایسی خبر کے محتاج

موت آجائے مدینہ مین ہین دفن بھی ہو
نخل ارمان الٰہی ہین ثمر کے محتاج

ہم کو درگاہ محمدؐ کا بنا دے تو فقیر
یا خدا ہم نہین کچھ دولت و زر کے محتاج

میٹھی باتون مین محمدؐ کے مزا ملتا ہے
اونکے عاشق نہین کچھ قند و شکر کے محتاج

کروے صورت جو خدا جائین مدینہ کو ابھی
ایک مدت سی ہین سامان سفر کے محتاج

رخ و گیسو کی مجھے یاد ہے جسطرح کہ سب
دن کو ہین شمس کے اور شب کو قمر کے محتاج

جائے دل سے نہ مری عشق محمدؐ یارب
ہین مرے دست دعا آج اثر کے محتاج

وہ عطا ہے تری اللہ کے مقصد کے بغیر
تیرے در سے کبھی خالی نہین مر کے محتاج

روئے روشن کا تصور مجھے بس ہے شب کو
مرے دیدے نہین کچھ نور قمر کے محتاج

دُر و دندان محمدؐ کی ہے مدحت شایق
تیرے اشعار نہین سلک گہر کے محتاج

ردیف جیم فارسی

برق کی طرح مرے دل مین نہ آنا سچ مچ
گھر یہ اللہ کا ہے اسکو جلانا سچ مچ

کھولنے کے لئے اس زلف مسلسل کی گرہ
دل صد چاک مرا بن گیا شانا سچ مچ

راہی ملک عدم کا نہین ملتا ہے پتا
کیا بتاؤن مین تمہین اونکا ٹھکانا سچ مچ

غیر کے گھر وہ اگر جائین ای حضرت دل
تم بھی ہمراہ کہین اونکے نہ جانا سچ مچ

جائے دوزخ مین کوئی اپنی وہ کرلے تجویز
گر کہا سرور عالم کا زمانہ سچ مچ

خوف کیا عشق نبی ساتھ لیے جاتے ہین
گور مین ہے جو نکرین کا آنا سچ مچ

صادق الوعد جہان مین جو ہوئی ہو مشہور
جھوٹے وعدہ کو بھی توآپکے جانا سچ مچ

جب سے الفت ہوئی اس جان جہان سے مجھکو
بن گیا دشمن جان ایک زمانہ سچ مچ

غمزہ و ناز و ادا نے ترے ای شاہ رسل
شکر ہے دلین کیا اپنا ٹھکانا سچ مچ

ہو گیا اے شہ دین تم پہ تصدق شایق
عشق مین سیکھ لیا جان سے جانا سچ مچ

ردیف حاے حطی

نور احمد ہے عیان برقِ تجلا کی طرح
فخر ہے دلکو ہمارے طور سینا کی طرح

آپکی صورت کا بھوکا ہون مری پیاری نبی
نعمت رویت ہو حاصل من سلوا کی طرح

مر گیا ہون ہجر مین مین آپکے یا مصطفٰے
آئے میرے سرہانے اب مسیحا کی طرح

ہمسری کا مہ کو دعوی کیا ہو رخ سے یا نبی
پہلے چمکے تو ذرا تیری کفِ پا کی طرح

الغیاث اے نور احمد مہر احمد الغیاث
ہجر کی شب جان لیگی شام یلدا کی طرح

ہم نے دیکھا یا محمدؐ دیدۂ عشاق سے
خلد کا گلزار ہے طیبہ کی صحرا کی طرح

دلین ہو تصویر حضرت لب پہ ہو یا مصطفٰے
مین قیامت مین اٹھون تربت سے شیدا کی طرح

عشق خال مصطفٰے کا رنگ ہے ہر دم نیا
آنکھ مین پتلی ہے اور دلین سویدا کی طرح

دل لگانا بھولکر اس سے نہ ہرگز غافلو
ہے بہت مرغوب گو ظاہر مین دنیا کی طرح

یا الٰہی تا کجا طوفان ہجر مصطفٰے
آنکھ سے آنسو مرے بہتے ہین دریا کی طرح

آمد سرکار کی دے ہجر مین مجھکو خبر
کون ایسا ہے مبشر ہائے عیسٰی کی طرح

عشق نور مصطفےٰ کا ہے یہ اے شتایق سبب
داغ دلین بھی چمک ہو دست موسیٰ کی طرح

جلا رہا ہے جو دل عاشق سقر کی طرح
بجھا رہی ہے مری چشم ابر تر کی طرح

اوجالا پڑ گیا تارون پہ آسمانون کے
نظر جو آیا اندھیرے مین وہ قمر کی طرح

کچھ اسطرح سے اڑی تیری انتظار مین نیند
کہ رات دن کھلی رہتی ہے آنکھ در کی طرح

کرو نہ فکر بقول امانت اے شتایق
کہان کا شعر کدہر کی غزل کدہر کی طرح

تن سے نکلی ہے جو ہجر شہ ابرار مین روح
جسم ہے زیر زمین کوچۂ دلدار مین روح

فنفخت کا اشارہ ہے یہی اے لوگو
نور مطلق ہے مقید کئے تن زار مین روح

عشق احمد تھا ازل سے مری ہر عنصر مین
صورت پنجتن اے دل ہوئی ان چار مین روح

ہو نظر روضۂ اقدس پہ نکلجائے یہ دم
تن سے مرے ہو جدا آپکے دربار مین روح

غور سے سمجھو یہ ہے راز انا من نورِ
روح ہے یار مین پوشیدہ تو ہے یار مین روح

یا محمدؐ ہو مرے لب پہ روان ہر لحظہ
ہو جدا جسم سے اس نام کی تکرار مین روح

یاد ابروئے نبی دل سے نجائے گی کبھی
یا الٰہی ہے ہماری اسی تلوار مین روح

روح کے نقطہ کو اٹھائے تو کیا ہوتا ہے
ہے کوئی پردہ نشین پردۂ اسرار مین روح

جان دو نگا مین جو دیکھون گا مدینہ کی فضا
مثل بلبل کے رہے یار کے گلزار مین روح

الفت روئے محمدؐ کا ہے باعث اے دل
تیرہ مرقد مین بھی ہے مطلع انوار مین روح

وا رہینگی میری آنکھین پس مردن شتایق
تن سے جو یون ہی ہے حسرت دیدار مین روح

ردیف خائے معجمہ

ہے سر سے پاؤن تک وہ بت شوخ شنگ شوخ
دل شوخ چال شوخ نظر شوخ رنگ شوخ

معشوق وہ ہے جسمین ہو شرم و حیا حجاب
کیا فائدہ ہوئے جو بتان فرنگ شوخ

ہاتھون مین مہندی ملتے تو پاؤنمین ملیر خون
پھر دیکھیے کہ دونون مین ہی کسکا رنگ شوخ

بوسہ پہ بزم غیر مین جھنجلا کے یہ کہا
عشاق سبھی بلا کے ہین بے نام ننگ شوخ

وہ گل ہزار ہا مین ہے ایسا تنک مزاج
ہرجائے جس طرح سی ہو بے نام ننگ و شوخ

تاثیر دیکھی خون شہیدان عشق کی
قاتل ہوا ہے کیا ترے خنجر کا رنگ شوخ

لکھا جو خون دل سے اوسے نامۂ فراق
یہ سرخ گھوڑا ہو گیا مثل سرنگ شوخ

تھا تصور مین ہمارے جو محمدؐ کا رُخ
خود بخود مرتے ہی کعبہ کی طرف پلٹا رخ

شکل احمد مین نظر نور خدا آتا ہے
صاف شفاف ہین رخسار تو آئینہ رخ

صفت روئے مبارک فقط اتنی بس ہے
جس پہ خالق ہے فدا کیون نہ ہو وہ پیارا رخ

جان تازہ ہو نکیون رویت احمد سی مری
نور و لکا ہے مری آنکھ کا ہے تارا رُخ

عورتین مصر کی گر دیکھین روئے احمد
بھول جاتے وہ یقیناً مہ کنعان کا رخ

جھوم کر اُسنے کہا صلی علیٰ صلی علیٰ
سامنے جبکہ تصور مین تیرا آیا رخ

یا نبی دیکھ لیا جس سنے پکار اُٹھا یون
جلوہ خالق یکتا ہے تیرا یکتا رخ

نور احمد ہی تو ہے باعث خلقت ایدل
جلوہ گر صورت کونین مین ہے کسکا رخ

میری اللہ دعا تجھسے یہ ہے شایق کی
وقت مرنے کے ہو طیبہ کے طرف میرا رخ

ردیف دال مہملہ

آجائے نظر نزع مین گر روئے محمدؐ
دم تن سے نکلتے ہی رہے سوئے محمدؐ

زخمی ہو جگر دیکھتے ہی روئے محمدؐ
تلوار کا خم ہے خم ابروئے محمدؐ

کیوں کر نہ محبت مجھے اپنی ہو دلکی
یہ پھول وہ ہے جسمیں ہی خوشبوئے محمدؐ

اور روکے گلے شام سے ملتی ہے سحر آج
یا چاند سی صورت پہ ہے گیسوئے محمدؐ

جب چاند فلک پر شب ہجران نظر آیا
دوڑا میں سمجھکر کہ یہ ہے روئے محمدؐ

اختر ہے مہ نو ہو کہ ہو بدر فلک پر
یہ خال وہ عارض ہی یہ ابروئے محمدؐ

دیوانہ ہوں چلا کے یہ کہتا ہوں شب ہجر
لے چل مجھے ای شوق ابھی سوئے محمدؐ

فرمائینگے محشر میں نبی میرا ہے وہ
سب جائینگے جب روتے ہوئے سوئے محمدؐ

وہ حشر میں بن ٹھن کی چلا دوست خدا کا
لو انگلیاں اُٹھنے لگیں پھر سوئے محمدؐ

ہے مردمک چشم میں معراج کا عقدہ
قوسین کا ایک رمز ہے ابروئے محمدؐ

دیدار خدا سب کو مبارک رہی شایق
منھ میرا ہے حشر میں بھی سوئے محمدؐ

ہے ختم رسل احمد مختار کی آمد
اے صلی علی سید ابرار کی آمد

اب رنج گنہ کا ہے نہ غم اپنے گنہ کا
ایدل ہے گنہگاروں کی غمخوار کی آمد

ہے مست ہر ایک چیز تو متوالا ہر ایک شخص
لوگو ہے وحدت کی ہی سرشار کی آمد

اے قافلہ حشر نہیں حشر کا کھٹکا
خوش ہو کہ ہوئی قافلہ سالار کی آمد

اسطرح بہار آئی جو گلزار جہان میں
غنچہ نے چٹخ کر کہا ہے یار کی آمد

بنجائیں نکیوں دولت بخشش سی تونگر
اے عاصیو ہے دلبر غفار کی آمد

محتاج کسی کا نہیں اب کرنہ الٰہی
دنیا میں ہوئی ہے شہ ابرار کی آمد

ہے صلی علی ورد زبان مومنو ہر دم
واللہ ہے اللہ کے دلدار کی آمد

دل معرفت حق کا نہ ہو کس لئے عارف
غل ہے کہ ہوئی معدن اسرار کی آمد

ہر ایک رسول آئے گئے پاس خدا کے
آخر میں ہوئی دوست و دلدار کی آمد

کافور ہوئی کفر کی ظلمت وہین ابدل
جس وقت ہوئی مطلع انوار کی آمد

کہتا ہے یہی جھوم کے ہر مرتبہ شایق
تعظیم کو اٹھو کہ ہے سرکار کی آمد

ہوتا ہر شخص کو ہے اپنا ہی دلدار پسند
فخر یہ ہے کہ خدا کو ہے میرا یار پسند

درہم داغ محبت سے تونگر ہون مین
یا نبی مجھکو نہین درہم و دینار پسند

جس نے آنکھون سے مدینہ کی فضا دیکھی ہے
باغ فردوس نہ آئے اوسی زنہار پسند

جب دکھاتے ہین لحد مین مری پیاریکی شبیہ
موت کیونکر نہ ہو یارب مجھے ہر بار پسند

میرے دلکو ہے فقط تیری محبت سے لگاؤ
میرے آنکھون کو ہے احمد تیرا دیدار پسند

یا خدا تجھ سے دعا ہے کہ مدینہ مین رہون
بلبل روح کو طیبہ کا ہے گلزار پسند

ہجر احمد مین جو ٹپکاتا ہے آنسو اپنے
اوس کو آئینگے بھلا کیوں دو ر پسند

عشق مژگان نبی دلمین کھٹکتا ہے مرے
روز و شب دلکو ہے ہر وقت سر دار پسند

گو گنہ مین نے کیا فکر نہین کچھ اے دل
سنتے ہین رحمت حق کو ہے گنہگار پسند

عاشقون کو ترے کیا کام نصیحت سے بھلا
ایسے دیوانون کو ہوتے نہین ہشیار پسند

مغفرت کا یہی ہو جائے وسیلہ شایق
پیارے احمد کو اگر ہون ترے اشعار پسند

نہ فرقت مین اتنا رولاؤ محمد
مجھے منہ دکھا کر ہنساؤ محمد

کرون گا مین قربان جان حزین کو
مرے دلمین تشریف لاؤ محمد

لحد مین نکیرین جس وقت آئین
خدارا وہان تم بھی آؤ محمد

نہین ہے وہان جز تمہارے سہارا
مجھے آفتون سے بچاؤ محمد

مری روح تن سے جدا ہو تو لیکر
اوسے ساتھ بطحے کو جاؤ محمد

جو ہو تیز محشر مین خورشید محشر
تو سایہ مین اپنے چھپاؤ محمد

خدائی کے نظارے ہون دلمین جلوے
خودی میری دل سے مٹاؤ محمدؐ

کرو دور زنگ گنہ اک نظر مین
تم آئینہ دل کو بناؤ محمدؐ

جو روتا ہوا آؤن مین حشر کے دن
مجھے دیکھکر مسکراؤ محمدؐ

احد اور احمد مین کیون میم حائل
یہ کیا رمز ہے کچھ بتاؤ محمدؐ

ملائک مجھے سوئے دوزخ جو کھینچین
تو ہاتھون سے اونکے چھڑاؤ محمدؐ

دم آنکھون مین ہے اب کوئی دم کا مہمان
جمال مبارک دکھاؤ محمدؐ

شب و روز شایق کو ہی یہ وظیفہ
مدینہ مین مجھکو بلاؤ محمدؐ

ہجر مین اب تو تمہارے احمدؐ
جینا دشوار ہے پیارے احمدؐ

بے قراری سے تری فرقت مین
ہجر کے دن تو گذارے احمدؐ

چاند سورج ملک قدسی نے
صدقے تجھپر سے اوتارے احمدؐ

اپنی اوقات جو کرتے ہین بسر
ترے ہی در کے سہارے احمدؐ

میم کا رخ سے اوٹھا کر گھونگٹ
شکل دکھلا مرے پیارے احمدؐ

کہون کس منہ سے کرو میری مدد
الغیاث اے مرے پیارے احمدؐ

کرو شایق کو طفیل حسنین
بحر عصیان سے کنارے احمدؐ

ہے نزع کی مشکل مین دوا نام محمدؐ
دم تن سے چلا جبکہ سنا نام محمدؐ

اسواسطے اس نام کی کل حرف ہوئے چار
ہے چارون صحابہ کا پتا نام محمدؐ

یا چار اماموں کا پتا دیتا ہی ہر حرف
ہے مذہبون کا راہ نما نام محمدؐ

یا ہر تن خاکی مین ہی سب نور اسی کا
ہے چار عناصر مین چھپا نام محمدؐ

مجمل سے بیان کرتا ہون توحید کی تفصیل
ہے گلشن وحدت کی فضا نام محمدؐ

اس میم محبت مین ہے معراج کے انداز | ہے مظہر حق صلی علے نام محمد

اوج سے حیات ابدی اونکے ہو ظاہر | حامی ہے میرا ورد حرز نام محمد

ہے نزع کی مشکل مین دوا نام محمد | دم تن سے چلا جبکہ لیا نام محمد

اور میم محمد سے وہ مکی مدنی ہے | ہے د سے دلدار خدا نام محمد

شایق یہی بخشش کا وسیلہ ہے پس مرگ
اے صلی علے اے صلی علے نام محمد

بنی کے ہجر مین کرتا ہون جب فغان فریاد | گذر کے عرش سے جاتی ہے لامکان فریاد

لگی ہے سوز فراق نبی سے دل مین آگ | جلائے کیون نہ عدو کو شرر فشان فریاد

زبان ہل نہین سکتی یہی تو مشکل ہے | کرے گا ہجر مین کسطرح ناتوان فریاد

قریب نزع نہ دیکھی بہار روئے نبی | کرے گی کیون نہ الٰہی مری خزان فریاد

بلائین جلد مدینہ مین احمد مرسل | نہ ہو جو اتنا اثر تو ہے رائیگان فریاد

کرین نہ منہ سے شکایت فراق احمد کی | ہزار رنج ہون آئے نہ تا زبان فریاد

شب فراق جو ہر دم ہے بار زلف نبی | فلک پہ جاتے ہی بنجاتی ہے دھوان فریاد

غبار کی طرح طیبہ کو جائے گی اڑ کے | کبھی تو دوستو ہمراہ کاروان فریاد

گنہگارون پہ اللہ کا کرم ہو گا | کرینگے حشر مین جس وقت سب فغان فریاد

کبھی تو اپنا اثر کچھ نکل کے دکھلائے | جو دل مین عاشق احمد کے ہے نہان فریاد

سنین اگر نہ مرے پیارے احمد مرسل | الٰہی لیکے مین جاؤن گا پھر کہان فریاد

یہی پکار کے کہتا ہے شایق خستہ
بلاؤ پاس یہ کب تک شہ زمان فریاد

ہر وقت عاشقون کو جو ہے مصطفے کی یاد | ایمان کی یہی ہے یہی ہے خدا کی یاد

دم بھر خیال زلف محمد جدا نہین | ہے شام ہجر دلکو مرے کس بلا کی یاد

کس رشک مہر کا ہے تصور بندھا ہوا
تار نظر کو ہے جو خط استوا کی یاد

کندہ ہوا ہے دل پہ مرے نغمۂ الست
بھولی نہ جائے گی کبھی قالوبلیٰ کی یاد

ہوگا زبان پر مرے یا مصطفیٰ ضرور
مرقد مین کام دیگی شہ دوسرا کی یاد

اے دل جہان مین گمرہ راہ نجات ہون
اسواسطے ہے مجھکو مرے رہنما کی یاد

احمد کی یاد یاد ہے رب کریم کی
اور مصطفیٰ کی یاد ہے آل عبا کی یاد

الفت مجھے رسول سے ہو جائے مصطفیٰ
دل مین میرے مدام ہو اوس دلربا کی یاد

کیونکر فراق مین نہ مدینہ کا ہو خیال
کیون ہو نہ مجھ مریض کو دارالشفا کی یاد

مین ناتوان ہون مجھکو اوڑالے سوئے عرب
ہان ہان اسی ہوا سے ہی مجھکو صبا کی یاد

الفت مین زلف و روئے محمد کی ہی چال
والشمس کا خیال کبھی والضحیٰ کی یاد

ہو نزع مین زبان پہ یا سید الرسل
شایق نہان ہو دلمین رسول خدا کی یاد

کس کے سر ہوگی تیری زلف رسا میری بعد
کس سے لپٹے گی ستمگر یہ بلا میرے بعد

نہ ملا یار کے کوچہ کا پتا میرے بعد
خاک اڑاتے ہی رہی شاہ وگدا میرے بعد

نہ رہے یار کے انداز جفا میرے بعد
نہ وہ ضد ہے نہ وہ شوخی نہ صبا میرے بعد

نزع مین کہتی تھی رو رو کی یہ لیلیٰ ہر دم
کون سمجھائیگا مجنون کو خدا میرے بعد

قاصدا ون سے یہی کہدینا کہ دین صاف جواب
زندگی مین میرے آوگے کہ یا میرے بعد

روح خوش ہوگی سنتی ہوئی جنت مین چلی
اوس نے رو کر جو مرا نام لیا میرے بعد

وہ بھی آئے ہین جنازے پہ کھلے سر روتے
لو اثر میری محبت نے کیا میرے بعد

مین تو مرتا ہون مگر یاد رکھو بات میری
کچھ نہ آئیگا محبت کا مزا میرے بعد

دم جدا جب میرا ہو جائیگا میرے تن سے
کس پہ ایجان کہو ہوگے خفا میرے بعد

یہ حسین روئیگا میت پہ میرے تھام کے دل
کیا عجب ہے کہ قیامت ہو بپا میرے بعد

کسپہ ہر وقت تیری ہونگے یہ زلفین برہم
زندگی مین جو رولاتا تھا مجھے آٹھ پہر

یاد آئینگی تجھے کس کی خطا میرے بعد
وہ بھی دن آیا کہ خود رونے لگا میرے بعد

حسن پہلا نہ رہا اور نہ ادا ئین وہ تیری
شایق اونکا کوئی شایق بھی ہوا میرے بعد

جب تصور مین محمدؐ کے مجھے آتی ہے نیند
شوق کہتا ہے کہ تو بھی اڑ کے چل سوئے عرب
یون کہون گا شب کو روضہ مین جو رہتا ہو نصیب
دن کو عارض کے تصور مین تڑپتا ہون مدام
یاد مژگان نبی مین شب کو ہو کیا خاک مین
شام فرقت چونک کر اوٹھتا ہون ہر دم خواب مین

خواب مین دیدار حق کا لطف کہلاتی ہے نیند
شام فرقت جسطرح آنکھون سے اُڑ جاتی ہے نیند
آج تو خوش قسمتی پر اپنے اتراتی ہے نیند
شب کو یاد زلف حضرت مین لپٹ جاتی ہے نیند
گو کہ ہے مشہور کانٹون پہ بھی آجاتی ہے نیند
آنکھ مین آکر مرے کیا کیا سزا پاتی ہے نیند

عشق گیسوئے نبی مین مر کے اے شایق کہو
اے فرشتو جاؤ مرقد سے مجھے آتی ہے نیند

ردیف دال ثقیلہ

ہے خدا کو جسقدر اپنی خدائی پر گھمنڈ
ہے تمہارے عشق کا ہمکو وسیلہ پانی
کیون نہ راہ راست کے بتجائین ہم بھی رہنما
بادشاہون کو مبارک بادشاہت ہو فخر
حضرت آدم ہی ہین وجہ ظہور ذات رب
اپنے دلبر پر خدا کو ناز ہے اے دوستو

مصطفےٰ کو اسقدر ہے مصطفائی پر گھمنڈ
اور ہے تمکو خدا کی آشنائی پر گھمنڈ
یا رسول اللہ پیارے محمدؐ کی گدائی پر گھمنڈ
ہمکو ہے پیارے محمدؐ کی گدائی پر گھمنڈ
ہے ہمین سے تو خدا کو خود نمائی پر گھمنڈ
مصطفےٰ کو بھی ہے اپنی دلربائی پر گھمنڈ

تیرہ و تاریک ہو مرقد تو کیا ڈر ہے مجھے — دل کو ہے نور نبی کی روشنائی پر گھمنڈ

جا کے طیبہ مین کرینگے عرض یون سرکار سے — ہو گیا اب ہمکو قسمت کی رسائی پر گھمنڈ

آیت لا تقنطو ہے جان ہے ایمان ہے — ڈر برائی کا نہ ہے ہم کو بھلائی پر گھمنڈ

ناز کرنا ہے ہمارے عجز پر خود کبریا — عاجزون کو ہے خدا کی کبریائی پر گھمنڈ

یا محمدؐ کہتے ہی ہو جائے گا امن و امان — ہے قیامت مین مجھے اونکی دہائی پر گھمنڈ

محو نور مصطفے ہو جائینگے جب عشق مین — اوس گھڑی ہوگا کچھ اپنی خودنمائی پر گھمنڈ

ہو ادا سجدہ مدینہ ہی کی مسجد مین اگر — ہوگا اوسدم عاشقون کو جبہ سائی پر گھمنڈ

مغفرت کی فکر ہو دلین بھلا کس واسطے — عاصیو ہے مصطفے کی مصطفائی پر گھمنڈ

ہے وسیلہ ہم کو ذات احمد مختار کا
ہو تو ہو شایق کسی کو پارسائی پر گھمنڈ

ردیف ذال

نقش ایمان ہے دلبر مرے اچھا تعویذ — اس سے عمدہ نہ ملے گا کوئی گنڈہ تعویذ

دور آسیب گنہ نام محمدؐ سے ہوا — عاصیو مل گیا کیا خوب مزی کا تعویذ

مین ملون جا کے مدینہ مین رسول اللہ سے — بہر حق لا کے مجھے دے کوئی ایسا تعویذ

عاملو بہر خدا اور کو دو اور کو دو — مین ہون بیمار نبی کیا کرون گنڈہ تعویذ

یاد احمد ہی مین سب رد بلا ہوتی ہے — میرا تعویذ ہے دنیا سے انوکھا تعویذ

ڈر نہین اوس کو بلاؤن سے مسلمان ہو جو — کلمہ احمد کا بلاشبہ ہے سچا تعویذ

جو کہ وارفتہ رفتار نبی ہین اون کو — احمد پاک کے بس نقش قدم کا تعویذ

نام اللہ کا لیتا نہین بھولے سے کوئی — گر شناسا ہو تو یہ کہتے ہین ہے اچھا تعویذ

نفس کے جن پہ ہین غالب رہون ہر حالت مین
کوئی اس طرح کا دے مجھکو فلیتہ تعویذ

وردو ہے مصحف رخسار محمدؐ کا تجھے
نہ عمل اس سے بہتر نہ ہے اچھا تعویذ

حب احمد ہی مین مرجا بینگے اکدن ہم بھی
پیر نے ہم کو سکھایا ہے کچھ ایسا تعویذ

عشق ابروئے محمدؐ مین گئی جان مری
تیغ پتھر کی اینٹے میرے لحد کا تعویذ

جو کہ مشتاق نہ ہو راضی برضائے خالق
عاملون سے وہ طلب کرتا ہے گنڈہ تعویذ

ردیف رائے مہملہ

دونون ہین مگر ایک ہر ایک مین اثر اور
البیلی ادا اور ہے متوالی نظر اور

ہو جائے غلامون پہ بھی مستانہ نظر اور
آنکھون کے تصدق تری اک دور ادہر اور

ہر اک تمہین کو دیکھتا ہے فرق ہی اتنا
غیرون کی نظر اور رہی یارونکی نظر اور

مجھکو تری امید نے مرنے سے بچایا
گو لاکھہ اڑائی تھی رقیبون نے خبر اور

ناصح کہین دیوانہ بھی سنتا ہے نصیحت
للہ مجھے چھوڑ دو ناکو کوئی گھر اور

اوس بت کی جدائی مین کسک ہوکے نہ تھم جائے
اللہ زیادہ ہو مرا درد جگر اور

مشتاق وہ نہا دھو کے کھلے بال جو نکلے
اوس سوچ سے بل کھا گئی پتلی سے کمر اور

پڑے حیرت کے پردے جلوۂ دیدار قاتل پر
سیہ بختی کی رنگت پھوٹ نکلی آنکھہ کی تل پر

اٹھا فرط نزاکت سے نہ ہرگز ہاتھ بسمل پر
نگاہین جم گئین مقتل مین اتنی تیغ قاتل پر

مزا آجائے حسن و عشق یون دست و گریبان ہون
کھنچے شوخی کا نقشہ صفحۂ بیتابی دل پر

خوش الحانئ الفت کو ظریف حسن کیا سمجھے
تبسم گل کا اک طرہ ہے گلبانگ عنادل پر

بڑھا اس درجہ جوش لذت بیداد مقتل مین — لہو چڑھنے لگا آب دم شمشیر قاتل پر
اسی کمبخت کے ہاتھون ہوئین ہین بے گنہ کشتہ — ہزارون حسرتون کا خون ناحق ہی مرے دل پر

چھپا کب عشق سے حسن دو عالم سوز اے شتاق
رہی کب بال پروانہ کی چادر شمع محفل پر

لاکھ روکین مرے مژگان او سی چلمن بنکر — ہجر احمد مین نکل آئیگا آنسو چھن کر
رحمت حق نے صدا دی ادہر آؤ پیارے — شب معراج محمد جو چلے بن ٹھن کر
سند مین ہم ہین مدینہ مین ہے اپنا وارث — کیا جبین خاک جبین ہائے سہاگن بنکر
جاؤن طیبہ کو اگر مین تو نہ آؤن گا کبھی — مرقد پاک پہ بیٹھون گا مجاور بن کر
مجھ سے کہتا ہے تصور ترا پیارے احمد — بند آنکھون سے رخ پاک کا پھر درشن کر
پھر سنا ہم کو خیال رخ نیکوے نبی — پھر بگڑ جاتے ہین لے روٹھنے دامن بنکر
آ ادہر ابر کرم دل کی زمین ہے ویران — اپنے قدمون سے اسے رشک وہ گلشن کر
چاند سی شکل نبی مین ترے صدقے قربان — دل مرا کالا ہوا جاتا ہے اب روشن بنکر
جاکے آیا ہی جو طیبہ وہ یہی کہتا ہے — ہائے رہ جاتا وہین بخت یہ بگڑا بن کر
چہرہ وہ چہرہ تجلی کہ جو پردون مین چھپے — نور وہ نور ہے جو ولیہ گرے چھن چھن کر

مال فانی پہ نہ اترا تو کبھی اے شتاق
بس وہی کھائیگا ٹھوکر جو چلے گا تن کر

یا خدا مجھکو نہ رکھ احمد مختار سے دور — مین ہون خادم نہ ہونگا کبھی سرکار سے دور
عاشق احمد مرسل نہ رہے طیبہ مین — ہائے افسوس کہ بلبل رہی گلزار سے دور
گو برا ہون نہ رہون کس لئے احمد کے قریب — گل کو دیکھا ہے کسی نے کبھی خار سے دور
خواب مین دیکھ لین ہم اپنے محمد کو کبھی — عاشقو یہ نہین کچھ طالع بیدار سے دور
چشم احمد کا تصور نہین کیون ہجر کی شب — وہ تو غمخوار تھا کیون ہو گیا بیمار سے دور

یاد مژگان محمدؐ مین عجب حالت تھی … گویا شب ہجر نہ مرا سر تھا سر دار سے دور

سر وہ کیا جو کہ نہ ہو سنگ در احمدؐ پر … دل وہ کس کام کا جو رہتا ہو دلدار سے دور

حشر مین امتی سب ساتھ رہین احمدؐ کے … قافلہ ہو نہ کہین قافلہ سالار سے دور

جلوہ جب تک نہ نظر آئے رسول اللہ کا … روح میری نہ ہو اللہ تن زار سے دور

حشر مین آئین کہان طالب دیدار مین سب … ہو گیا لیجیئے نقاب آج رخ یار سے دور

خاک کر دے جو جلا کر ترے اعدا کو نبی … ہجر مین کب ہے مری آہ شرربار سے دور

زال دنیا سے کبھی بھول کے تو دل نہ لگا … چاہیئے تجھکو کہ ہر دم رہی مکار سے دور

بخشدے حشر مین سب تیرے گنہ ای شایق
یہ تو کچھ بات نہین رحمت غفار سے دور

بے طرح ستاتی ہے مجھے آپ کی فرقت … اے خواجۂ اجمیر

بلوائیے اب در پہ یہی دل کی ہے حسرت … اے خواجۂ اجمیر

حورون کی تمنا ہے نہ ہے خواہش جنت … اے خواجۂ اجمیر

ہو دین مین دنیا مین تری مجھ پہ عنایت … اے خواجۂ اجمیر

ممکن نہین ہو مجھ سے ادا وصف تمہارا … اے خواجۂ اجمیر

حاشا نہ زبان مین نہ مرے ولین ہی طاقت … اے خواجۂ اجمیر

دل آپ پہ قربان کرون اور جگر بھی … حاضر یہ سر بھی

جتنا ہے مرا حوصلہ اوتنی ہی ہمت … اے خواجۂ اجمیر

ہان شہ والا نہ مجھے بھول کے جانا … خادم کو بلانا

جب حشر کے دن آپ سدھارین سوئے جنت … اے خواجۂ اجمیر

بس اتنی دعا آپ سے ہے اے مرے سرور … اے خواجۂ برتر

للہ دکھا دو مجھے وہ چاند سی صورت … اے خواجۂ اجمیر

مشہور جو تو ہند مین ہے خواجون کا خواجہ
شایق کا ہے آقا

ہو ہاتھ مرا اور ترا دامن دولت
اے خواجۂ اجمیر

یارب دکھا مدینہ کی اس گلستان کی سیر
ہے صورت بہار وہان کی خزان کی سیر

معراج مین گزر کے فلک اور عرش سے
اکدم مین کر کے آئے نبی لامکان کی سیر

جلوہ مکان دلمین ہے عشق رسول کا
ہردم مین دیکھتا ہون رخ مہمان کی سیر

طیبہ کی ہے فضا جو مری دلمین کھپ گئی
زاہد تجھے تو چاہیئے باغ جنان کی سیر

ملک عرب ہی سامنے گو مین دکن مین ہون
دکھلاتا ہے نبی کا تصور کہان کی سیر

کیون رشک جام جم نہ ہو یہ دل کا آئینہ
اس مین دکھائی دیتی ہی دونو جہان کی سیر

جائینگے اب وہان کہ جہان سی ہم آئے تھی
دو دن مین سب تمام ہوئی کن فکان کی سیر

ہو جائین مست بادۂ عشق رسول سے
کر لین جو ہم بھی محفل پیر مغان کی سیر

جب سے ہوا ہون عاشق روئے محمدی
مجھکو نصیب ہو گئی راز نہان کی سیر

دل داغہائے عشق نبی سے ہے باغ باغ
کیسی ہے پر بہار مری گلستان کی سیر

ہجر نبی مین کام یہی ہے مرے خدا
کرتا ہون روز بیٹھ کے آہ و فغان کی سیر

باغ جہان ازل سے ہوا ہے اسی پسند
ہوتی ہے تخت جسم پہ روح روان کی سیر

شایق یہی تو رمز ہے حبل الورید کا
دلکے مکان مین ہی نہان لامکان کی سیر

ہم دل کو محمدؐ ہی کا کاشانہ سمجھکر
اچھے رہے کعبہ کو نبی خانہ سمجھکر

الٹی تھی سمجھ پہونچے نہ توحید کی در تک
بیگانہ نے سب مجھے بیگانہ سمجھکر

اے باد صبا شہر مدینہ مین ادب سے
حضرت کو سنانا میرا افسانہ سمجھکر

رکھتے ہین کہین مست مئی عشق محمدؐ
جائینگے مدینہ کو بھی میخانہ سمجھکر

اے شاہ بڑے دھوکے مین آئی ترے دشمن
کملی تری شاہانہ پہ فقیرانہ سمجھکر

مین گرو ترے حشر مین رہ تا جو مہر و نگا
اس گیسون والے سے مدینہ مین کہونگا
ای ساقی کوثر مجھے کوثر سے چکہا دے

قدسی بھی سرک جائینگے دیوانہ سمجھکر
لے لے دل صد چاک مرا شانہ سمجھکر
آیا ہون یہان بھی ترا میخانہ سمجھکر

ہین شاد ہون خورسند ہون فرقت مین بھی شائق
اپنے ہی کو خود جلوہ جانانہ سمجھکر

للہ الحمد کہ ہے وقت خوشا صل علی باد صبا ٹھنڈی ہوا چلتی ہے شایان بہار
خوش نہ کیون ہو دل عشاق کہ اشفاق کا مشتاق زمانہ سے بناتی ہے بہاران بہار
دیکھہ لے کوئی تو مرجائے تڑپ جائے پھڑک جائے نکل جائے دل وجان بھی ہو قربان بہار
مطلع فیض ازل راہ اہل حسن عمل مشکلین حل کیون نہ ہو عشاق کی اللہ کی قسم
نور خورشید نمایان ہوا رخشان ہوتا بان ہوا بنتی ہے کرن اوس کی نگہبان بہار
نور کا وقت سہانہ وہ پرندون کا ترانہ گل بلبل کا فسانہ در امید ہے باز
دہ موازن کی صدا اشہد کہنے کی ادا نام محمدؐ کے فدا ہے بھی ایمان بہار
نیند سے اُٹھ کے چلے عاشق معبود ہے محمود کے مسجود ہے موجود کرین راز و نیاز
قرب سے چاہتے ہین شاہ کا ذبحاہ کا اوس ماہ کا اللہ کا دونی ہو نہ کیون شان بہار
کوئی اللہ پہ راغب کوئی بت کا مصاحب کوئی معشوق کا طالب کوئی احمد پہ نثار
ہے نئے رنگ نئے ڈھنگ سے نیرنگ سے کر لینا ہے محبوب کا مجرا جو ہے سلطان بہار
جھلملاتے ہوئے تارون سے نظارون مین کنایونمین نگاہونمین اشارونمین یہی کہتا ہے چاند
شمع رنجور ہے مہجور ہے بے نور ہے مستور ہوا سایہ کنان گوشۂ دامان بہار
چپکا اس طرح سے جب نور خلق رنگ ہوا ر انگا ئق اٹھی ہو الحق کی مساجد مین پکار
کہین والشمس کی صورت کی عبادت مین تلاوت ہے سنے کوئی تو ہو جائے مسلمان بہار
مین بھی اُٹھ کے چلا جانب مسجد تو صدا آئی کہ کر سجدہ ادا ہو نہ قضا تیری نماز

جاکے دیکھا تو عبادت کی اقامت ہے اطاعت کو جماعت بھی ہے تیار ہے فیضان بہار

بس وہیں کرکے وضو روبرو اللہ کے کی عرض کہ ملجائے مرے دل کی مراد

اتنے میں قاری خوش نغمہ سرا پڑھنے لگا وصف رسول دوسرا جو کہ ہو عرفان بہار

پھو پہنچی کانوں میں جو ماکان محمدؐ کی صدا چیخ اٹھا تھام کے دل سنتے ہی کلمہ کا نام

یاد آیا مجھے وہ راز کا انداز و اعجاز کا اعجاز سرافراز ہے نازان بہار

دیکھکر لوگ مجھے ہوگئے ششدر و پریشان و حیران و مضطر کہ سبب کیا ہو گیا

پوچھنے لگ گئے وہ کون ہے جس نام کے آواز پہ انداز یہ تم ہوگئے انداز بہار

رو کے میں نے یہ کہا ایک جوان عربی ہاشمی و مطلبی شہر مدینہ کا ہے شاہ

حسن اُس چاند کا ہے سب سے نرالا ہے وہی گیسوؤں والا کہ فدا جس پہ ہیں خوبان بہار

اک زمانہ ہے جدا اوس سے ہوں دکھ کس سے کہوں کونسا میں کام کروں جس سے نظر آئے وہ ماہ

کوئی ایسا نہیں ملتا مجھے لیجائے اوسے لائے بہر حال نکلجائے سب ارمان بہار

نام اوس پیارے کا احمد ہے محمدؐ بھی ہے محمود بھی حامد بھی ہے سردار جلیل الشان

کملی والا کوئی کہتا ہے کوئی جان جہان راحت جان شاہ زمان نور درخشان بہار

یا خدا تیرے سوا کوئی نہیں اب مرا حامی مرا والی مرا غمخوار و مددگار ہے تو

اس طرح کوئی تدبیر پلٹ جائے یہ تقدیر ترے ہاتھ تحریر تبا کار نمایان بہار

حیدرآباد سے میں جاکے مدینہ میں رہوں اور جیوں اور مروں خاک مدینہ کی ہو خاک

لوگ سن کر یہ کہیں واہ ری قسمت یہ عنایت ہے اوسی شہ کی جو ہے نیر تابان بہار

شایق اب ہاتھ اٹھاکر یہ دعا کر کہ محبوب علیخان جو سلطان دکن

اون کی اولاد بھی یہ بھی رہیں آباد و شاد بھی ذات تو ہے جان جہان جان بہار

دوست کو احباب کو ملک دکن کو چھوڑکر		پاس حضرت کے چلے ہم سب سے منہ موڑکر
یاد حق بھی چھوڑکر یاد محمدؐ کرتے ہیں		اب بناتے ہیں مدینہ کعبہ دل توڑکر

لطف دے گا روبرو گنبد کے سودائی رسول
بخش والون گا خطائین جا کے پیش مصطفےٰ
اوس گھڑی کرنا مدد میری مری پیاری رسول

ہم جو مرجائینگے اوس دلبر پہ سر چھوڑ کر
چشم دل سے دیکھہ چشم ظاری کو چھوڑ کر
جائین گے سب قبر مین مجھکو اکیلا چھوڑ کر

ہے یہی حبل المتین تار سر زلف رسول
توڑا اے شایق محبت کا نہ رشتہ جوڑ کر

پڑہا جو فاتحہ اوس گل نے با وضو ہوکر
دہ آیا پھول لحد مین میرے جو سرخ رو ہوکر
بجز نمک کے مزا کچھ نہین ہے کھانے کا
ہمارے آنکھون مین آنکھو نکا نور بنکے رہو
نہین ہے خون کے چھینٹے تمہاری دامن پر
ہر ایک جا ہو مگر تم نظر نہین آتے
جہان مین تم سے زیادہ ہے ایک ایک حسین

پھڑک کے قبر سے نکلا مین سرخ رو ہوکر
لحد سے روح نکل آئی میری بو ہوکر
نہ ہو جو حسن نہ اترائے خوش گلو ہوکر
ہمارے دل مین رہو دل کی آرزو ہوکر
لپٹ گئے مرے ارمان دل لہو ہوکر
عجیب پردہ ہے چھپتے ہو روبرو ہوکر
تم اپنے دل مین نہ اتراؤ خوبرو ہوکر

جب اوس کا جلوہ عیان اور نہان ہے اے شفایق
نماز پڑھتی ہے کیون خلق قبلہ رو ہوکر

آپ آئینگے جو دل مین مرے مہمان ہوکر
جاؤن قربان ذرا مجھ سے تو مطلب کہدو
رحم کر اب تو ذرا حال پہ عشاق کے تو
حضرت عشق مرے گھر کو نہ ویران کیجیے
کون کہتا ہے ترے چہرہ پہ ہے آرائش
کون دریائے محبت سے کنارے پہونچا
مصحف رخ کو ترے دیکھہ کے ایسا بھولا

حسرتین سارے نکل جائینگے قربان ہوکر
خیر ہے آج جو آئے ہو پریشان ہوکر
بیٹھے ہین در پہ ترے بے سروسامان ہوکر
خانۂ دل مین جو آپ آئے ہین مہمان ہوکر
تارے نکلے ہین جبین پر تری افشان ہوکر
مرگئے لاکھون اسی بحر مین غلطان ہوکر
حرف تک یاد نہین حافظ قرآن ہوکر

بے وفا تم ہو مجھے دیتے ہو الٹا الزام | جھوٹ کہتے ہو مری جان مسلمان ہوکر

مجھکو افسوس ہے اون شاعروں پہ ای شایق
داد دیتے نہین شاعرون کی سخندان ہوکر

خدایا ان حسینون کا بھلا کر | جو ہنستے ہین مجھے ہر دم ستاکر
ارے ظالم نہ تو ہر دم دغا کر | کبھی تو اپنا وعدہ بھی وفا کر
ہزارون ہو گئے اقرار جھوٹے | کبھی تو اپنے وعدہ کو وفا کر
دل وحشی بھی کہتا ہے اپنا | کسی جنگل کو چل اب مُنہ چھپا کر
گھٹا چھائی ہوئی ہے دلپہ غم کی | کبھی چہرہ دکہا زلفین ہٹا کر
مرے دلپر تو رکھکر ہاتھ دیکھو | کیا ہے حال کیا دل کو جلا کر
تپ فرقت مین روتا ہون شب و روز | کبھی صورت دکھا دو مسکرا کر
مری فرقت کا قصہ سن کے بولے | یہ کیا بکتا ہے تو باتین بنا کر
وہان تو جمع ہین اغیار سارے | کرین کیا دوستو اوس جا پہ جا کر
قصور اپنا کوئی بتلاؤ ہم کو | جو ہر دم آتے ہو تیور چڑہا کر
خدایا دین مین دنیا مین رکھہ شرم | دعا کرتا ہون یہ مین ہاتھ اٹھا کر
غلام خلق ہون کیا جانتا ہے | ذرا تو اے صنم مجھسے ڈرا کر
مزا تو دوستو ہوگا او سید م | پڑہین صلوٰۃ ہم طیبہ مین جا کر
چہڑانا مجھکو اے سردار دو عالم | لحد مین آن کر جلوہ دکہا کر

تُلین جب حشر مین شایق اعمال
جھکانا پلہ نیکی کو آ کر

بگولہ خاک کا میری بنا کر | صبا طیبہ مین لے جانا اڑا کر
ترا مقدور چھوئے زلف احمد | ذرا تو کچھ ادب باد صبا کر

کہون گنگار روز محشر ظلم اوس کا
خدا کے سامنے بت کو بٹھا کر

تڑپنا اپنے کشتون کا مری جان
ذرا تو دیکھیے مقتل مین آکر

ہوا ہون ہند سے بیزار اے شہ
مجھے طیبہ مین رکھ لیجے بلا کر

نہ کر باد صبا زلف اوسکی برہم
ارے وہ بے حیا کچھ تو حیا کر

وہ وفا کر یہ فرماتے ہین مجھسے
نہین اب دیکھیے گھونگٹ اٹھا کر

طفیل پنجتن ہو نیک انجام
یہی ہر دم دعا شایق کیا کر

مر رہا ہی کوئی تیرے ابروئے خمدار پر
جان دیتا ہی کوئی اِیجان تری رفتار پر

جان و دل کرتا ہون مین صدقے نہین دو چار پر
بانکپن پر ناز پر رفتار پر گفتار پر

پان کھا کر اور ہی فی النار کر ڈالا ہمین
پہلے ہی سے مر رہے تھے آتش رخسار پر

عشق تو ہر شے مین ہے باطن کہین ظاہر کہین
منحصر رکھا نہین حق نے اسے دو چار پر

ہجر مین ہون ناتوان ایسا کہ اُٹھ سکتا نہین
اے مسیحا رحم کر بہر خدا بیمار پر

زاہدون سے سالکون سے ہو کسیکو کیا غرض
آجکل دیکھو تو سب مرتے ہین دینار پر

ایکدن جاؤگے حق کے روبرو ڈرتے رہو
تم نے کیون باندھی کمر ناحق مرے آزار پر

ہم کہے دیتے ہین تجھکو آج شایق یاد رکھ
عشق سے تیرے ہے رونق اور ہی اشعار پر

ردیف زائے معجمہ

اللہ کو پسند آیا مرے یار کا انداز
انداز بھی وہ احمد مختار کا انداز

ہو کیون نہ فدا میرے تصور پہ مرا دل
فرقت مین ہے وصل شہ ابرار کا انداز

وہ سب مین ہی سب او سبھین ہین پھر کچھ بھی نہین ہے
اللہ رے اس پردۂ اسرار کا انداز

دل تھام لیا ہو گیا سو جان سے عاشق
جس شخص نے دیکھا مرے سرکار کا انداز

دلمین ہے نبی تیری محبت کی ادائین
آنکھون سے ہی ظاہر تری دیدار کا انداز

متوالی نظر ایک ادہر بھی ہو محمدؐ
ملتا نہین تم سے کسی سرشار کا انداز

اک چشم ندن مین مری ہو جائیگی بخشش
بانکا ہے بہت رحمت غفار کا انداز

کہتا تھا ہر اک دیکھ کے قربان مری جان
معراج مین اللہ کے دلدار کا انداز

دلکو کوئی مسلتا ہے مرے سینہ کے اندر
جیسے کہ تصور مین ہے رفتار کا انداز

روتا ہون جو یاد در دندان نبیؐ مین
ہر رشک مین ہی گوہر شہوار کا انداز

شایق یہ محمدؐ کی محبت کا ہے باعث
دنیا سے نیا ہے ترے اشعار کا انداز

ہے دلمین یا شہنشاہ انس و جان شب و روز
خدا کا شکر کہ آباد ہے مکان شب و روز

خدا کے واسطے لیجئے خبر رسول اللہ
دکن مین آپکا عاشق ہی نیم جان شب و روز

ہے رنج ہر گھڑی ہجر نبی مین یا اللہ
کہ عشق کا ہی جدائی مین امتحان شب و روز

ہمارا کام یہی ہے فراق مین احمد
تمہاری زلف کا صورت کا ہی بیان شب و روز

ہر ایک دم ہو خیال محمدؐ ہی دل مین
گذر نہ جائے کہین عمر رائیگان شب و روز

یہ قسمت اپنی کہ ہم دور ہین محمدؐ سے
کوئی ہی وصل سی طیبہ مین شادمان شب و روز

نبی کے شعلۂ رخ کا خیال ہے ہر دم
نکیون ہو جسم مین مضطر ہماری جان شب و روز

ہر ایک لحظہ ہو صل علیٰ کا ورد ضرور
حضور پاک مین بھیجو یہ ارمغان شب و روز

بلا ئینگے جو مدینے مین ہمکو شاہ زمن
مزی چکھا ئینگی ابیل ہین وہان شب و روز

جنہین ہی عشق نبی سے تو با خدا ان کی
زبان پہ ذکر محمدؐ ہی ہیگمان شب و روز

ہر ایک دم ہے تجلی عیان پیمبر کی
مکان دلمین ہین انداز لامکان شب و روز

اگر تجھے ہے محبت رسول اکرم سے — درود پاک ہو اور تیری ہو زبان شب و روز

فراق زلف و رخ احمدی مین اے شایق
ہمارے اشک بہی آنکھون سے ہین روان شب و روز

بلواتے کیون نہین ہین رسول خدا ہنوز — شایق تو اور ہجر مین ہے مبتلا ہنوز

رہتا اگر نہ سنگ در مصطفےٰ پہ سر — یاور نہین ہوا ہے نصیبہ مرا ہنوز

نور نبی سے اسکی صفائی نہین ہوئی — افسوس دل مرا نہ ہوا آئینہ ہنوز

اے جذب عشق اپنا اثر اب تو کچھ دکھا — آئے نظر نہین مجھے شاہِ ہدا ہنوز

بس اب ملا غلام سے سرکار کو ضرور — آنکھین ہین نقش پائے نبی سے جدا ہنوز

غالب کرو نہ نفس کو مجہپر مرے حضور — جھگڑا ہے روز وہ نہین تابع مرا ہنوز

مضطر دکن مین درد جدائی سے ہون بہت — فرماتے یاد کیون نہین یا مصطفےٰ ہنوز

چھوڑون مین کس طرح سے بھلا اطاعت خدا — کونون مین ہے الست کی اپنی صدا ہنوز

تیری ہی یاد دل کی مکان کی جو ہو مکین — جاتا نہین ہے وسوسۂ ماسوا ہنوز

اب تک ملی نہ عشق پیمبر کی جسکو راہ — سمجھو کہ ہے وہ گمرہ راہ خدا ہنوز

حالت ہماری ہجر پیمبر مین دیکھکر — جاکر کہا نہ تو نے نبی سے صبا ہنوز

گو ہون گنہگار خطاوار یا رسول — دکھلاتے کیون نہین مجھے شان عطا ہنوز

جینے سے تنگ ہوگئے ہجر رسول مین
شایق ہماری آتی نہین کیون قضا ہنوز

ردیف سین مہملہ

مجھکو پہونچادے خدا تو احمد مختار کے پاس — مرے والی مرے آقا مرے سرکار کے پاس

موت بھی آئے مدینہ مین مری یا اللہ
دفن میرا ہو مرے سید ابرار کے پاس

یاد مژگان مین جو یاد آئی محمد کی نظر
ایسی تلوار پڑی رہگیا سر وار کے پاس

جان کس کام کی گر ہو نہ محمد پہ فدا
دل وہ کس کام کا جاے جو نہ دلدار کے پاس

حق مین عشاق کے یہ ظل ہما ہی پیارے
گہر ہو طیبہ مین تری سایۂ دیوار کے پاس

مست ہون بادۂ الفت سے رسول اللہ کی
ہاے پینے مجھکو الہی مرے سرشار کے پاس

مغفرت حشر مین ہو جائیگی کیا فکر اے دل
چیز ہی کیا ہین گناہ مرے غفار کے پاس

کیا غضب ہے کہ رہون شہر پیمبر سے مین دور
ہاے بلبل نہ رہی کیون گل و گلزار کے پاس

سورۂ نون کے نزدیک ہی ہے سورۂ صاد
یا کہ ہے چشم نبی ابروے خمدار کے پاس

یا خدا سچ یہ ہے کہتے ہین وہ خوش قسمت لوگ
رات دن رہتے ہین جو احمد مختار کے پاس

تیرے چہرہ کے تصور سے نہ ہو کیون صحت
ہے مسیحائی خیالی ترے بیمار کے پاس

خوف ہے فتنۂ محشر کا نہ کچھ ہول کا ڈر
مین قیامت مین رہونگا شۂ ابرار کے پاس

چشم ابروئے نبی کے ہے قرین اے لوگو
یا کوئی مست ہے بیٹھا ہوا تلوار کے پاس

پوچھا شایق سے نہ تو روز قیامت مین خدا
حب احمد کے سوا کیا ہے گنہگار کے پاس

جس کو حاصل نہ ہو طیبہ کی زیارت افسوس
سچ تو یہ ہے کہ بری اسکی ہے قسمت افسوس

فرقت شاہ امم مین مرے اللہ ہر دم
دل بیتاب پہ اک تازہ ہے آفت افسوس

حشر مین جائینگے ہم روبرو اللہ کے کیا
کچھ ہوئی ہم سے نہ دنیا مین عنایت افسوس

ورنہ بلواتے مدینہ مین بلا شک اے دل
دل مین پوری نہین حضرت سے محبت افسوس

تابع شرع نہین کوئی یہی باعث ہے
اندنون پھیلتی جاتی ہے جو بدعت افسوس

سامنے روضۂ اقدس کے پڑہین درود درود
ابھی حاصل نہ ہوئی ایسی بشاشت افسوس

ہر طرف آئے نظر احمد مختار کی شکل
نہ ملی آنکھ کو اس طرح بصیرت افسوس

چل دکن سے کہ مدینہ میں ہوئی یاد تری
کوئی دے خواب میں آکر یہ بشارت افسوس

خالی ہاتھ آئے ہیں اور جائینگے خالی ہاتھ
کام آتی نہیں کچھ دولت و ثروت افسوس

شکل دنیائے دنی کا ہے فدائی ہر دم
یا نبی جاتی نہیں نفس کی عادت افسوس

عمر دو روزہ مصیبت ہی سے گذری ہے ہے
ہائے ہمکو نہ میسر ہوئی راحت افسوس

نہ نظر آئی مجھے خواب میں بیداری میں
یا نبی آپکی وہ چاند سی صورت افسوس

نہ تو دیدار ہوا اور نہ ہوئی اے شائق
مصحف روئے محمدؐ کی تلاوت افسوس

ردیف شین معجمہ

جستجو احمد کی ہے اچھی تلاش
ہے اسی صورت میں اللہ کی تلاش

شکل احمد میں خدا ملجائے گا
آئینہ میں آئینہ گر کی تلاش

کہہ رہا ہے دل مرا صل علیٰ
ہے تصور میں مجھے کس کی تلاش

عشق حضرت عشق ہے اللہ کا
جو خدا کی وہ پیمبر کی تلاش

یار کے دلمیں بھی ہوتا ہے اثر
عشق سچا ہو اگر سچی تلاش

یار کہتا ہے مرا میں ہوں ملیح
کس طرح ہوگی مری پھیکی تلاش

ہے تمہارا نور سب میں یا نبی
تمکو پایا میں نے کی جسکی تلاش

ملگیا وہ دلربا صل علےٰ
غور سے دلمیں جو بیٹھے کی تلاش

جستجو کر مل رہے گا کچھ نہ کچھ
سچ یہ ہے جاتی نہیں خالی تلاش

ہے تصور میں نگاہ مصطفےٰ
اس لئے مجھکو ہے خنجر کی تلاش

اتنی ہی نعمت ترے ہاتھ آئیگی
جستجو جتنی ہو اور جیسی تلاش

بلبل باغ مدینہ ہون مجھے
جستجو اللہ کے پیارے کی ہے

فکر دوزخ کی نہ جنت کی تلاش
واہ میری کتنی ہے پیاری تلاش

یاد ابروے نبی ہے رات دن
کس قدر شایق کی ہے بانکی تلاش

بانبی ہون تری متوالی نظر کا مدہوش
سچ یہ ہے دل نے پیا بادۂ عشق احمد
مست احمد کی ادا بھی ہے عجب متوالی
حشر مین ساقی کوثر کا جو میخانہ کھلے
کیون نہ قربان ہون ہم دل کے الٰہی ہردم
گر پڑا تھام کے دل نام محمد سنکر
دید احمد سے جو مین مست ہون محشر مین
یاد آتی ہے جو وہ مست نگاہ احمد
چشم احمد سے تناسب نہین کچھ بھی اسکو
ہے تصور مین مرے مست ادائین کسکی
دیکھکر چشم نبی حشر مین یہ کہدون گا
نام احمد کے سوا منہ سے نہ نکلے کچھ اور

وہ بڑا مست ہون مدہوش بھی پچھا مدہوش
جام توحید سے کیونکر وہ نہ ہوگا مدہوش
دیکھکر ہر کوئی ہوجاتا ہے آہا مدہوش
کوئی متوالا پھریگا کوئی ہوگا مدہوش
ہم کو کر دیتا ہے یہ جام ہمارا مدہوش
اثر عشق نے مجھکو کیا اتنا مدہوش
مصطفےٰ دیکھکے فرماینؐ ادہر آ مدہوش
خود کو پاتا نہین ہوجاتا ہون اتنا مدہوش
ہان مگر دیکھکے ہو نرگس شعلہ مدہوش
کر رہا ہے مری آنکھونکا تماشا مدہوش
مین اسی کا مین اسیکا ہون اسیکا مدہوش
عشق احمد تو بنا دے مجھے ایسا مدہوش

شایق مست کا ہر شعر بھی مستانہ ہے
جو سنے گا وہ ہر ایک بزم مین ہوگا مدہوش

ردیف صاد مہملہ

کیون ہم کو نہ ہو احمد مختار سے اخلاص
ہوتا ہے غریبون کو تو سرکار سے اخلاص

ولین نہ ہو کیون عشق پیمبر کی وانین — الفت سے محبت ہی مجھے پیار سے اخلاص
ہین زلف پریشان پیمبر کا ہون وحشی — ہاتھون کو ہے دامن کی ہر اک تار سے اخلاص
میدان قیامت مین ہے رحمت نے پکارا — ہے میرے گنہگارون کو غفار سے اخلاص
دل عاشق مژگان نبی اف رے ڈھٹائی — منصور کو زیبا تھا سر دار سے اخلاص
کچھ پڑھکے اونھین دیکھتے ہین دیکھنے والے — ہے سورۂ اخلاص کو دیدار سے اخلاص
ہے دلکو میرے کوچۂ طیبہ کی محبت — جسطرح کہ بلبل کو ہو گلزار سے اخلاص
کیون میم نے احمد مین نیا رنگ جمایا — وحدت کو ہے کیون پردۂ اسرار سے اخلاص
گر مین ہون برا ورنہ کرتا مجھے حضرت — کیا پھول کو ہوتا ہی نہین خار سے اخلاص
اوڑ اوڑکے طواف حرم پاک کریگا — ہے طائر دل کو در و دیوار سے اخلاص
عثمانؓ ابوبکرؓ و عمرؓ حیدرؓ کرار — ہر ہر میرے عنصر کو ہے ان چار سے اخلاص
متوالی نگاہِ نبوی کا ہون مین شیدا — مجھ مست کو ہے خانۂ خمار سے اخلاص
چلتا ہے نشانہ پہ تصور مین ہر اک دم — ہے تیر نظر کو جگر افگار سے اخلاص

شایق نہین دنیا کی محبت مرے ولین
مکار ہے جو رکھتا ہے مکار سے اخلاص

مال کی خواہش نہین ہے اور نہ دولت کی حریص — یا الہی ہم ہین پیغمبر کی الفت کے حریص
سیر کرنا نعمت دیدار سے یا مصطفےٰ — آپ ہینگے طیبہ مین جب ہم اک مدت کے حریص
کون کرتا ہے عبادت خاص اللہ کے لئے — کچھ تو حورونکی ہین خواہان کچھ تو جنت کے حریص
درد ہجر احمدی سے حد سوا ہو یا خدا — عاشقونکی قلب ہین ایسی مصیبت کے حریص
ہر گھڑی اپنا وظیفہ ہے اغثنی یا نبی — بے وسیلہ ہوگئے ہین استعانت کے حریص
یا خدا جتنے ہمارے ولین تھے حرص و گناہ — اوس قدر ہو جائین ہم تیری عبادت کے حریص
کوئی نیکی ہم سے ہو جای تو خوش ہوتے ہین آپ — ہین رسول اللہ بھی اعمال امت کے حریص

کیا گنہگارون کو محشر کا خطر پروردگار
مال سانحہ آتا نہین یہ جائیگا غیرونکے ہاتھ
عشق احمد مین مزا آتا رہی شام و سحر
ہر گھڑی ہوتی رہے گی رحمت جل و علیٰ
پردہ پوشی نے کیا بیچین دلکو ورہی
ہم تو دیدار محمدؐ کے ہین بھوکے یا خدا

تیری رحمت سے ہوتی کہین شفاعت کے حریص
ہر نیوا الواسقدر کیون تم ہو دولت کے حریص
یا الٰہی ہم نہ ہون دنیا کی لذت کے حریص
عاصیو بنجاوگے گر تم ندامت کے حریص
بن گئے ہم میم احمد سے محبت کے حریص
سیر کیون ہوتی نہین ہین النعمت کے حریص

بس ہمین شایق گدائی کوچہ محبوب کی
ہم نہین ہین بادشاہی کے حکومت کے حریص

ردیف ضاد معجمہ

یا پیر غلامو نپہ بھی ہو اک نظر فیض
یا غوث تری بحر محبت مین ہین غرق آب
خالی نہین جاتا کوئی دربار سے پھر کر
ملجائے وہین دولت عقبیٰ مجھے دم مین
دیدار سے کیونکر نہ ملے نور ولایت
ہین عیب گناہون کی بھری مجھ مین سراسر
یا غوث شب ہجر کی اب دور بلا ہو
دولت سے زیارت کے غنی کردو مری پیر
ہے سوزش فرقت بھی مرے پیر کی فیاض
دنیا مین نہ پھنس جائین نہ غافل ہون خدا سے

اب نخل تمنا مرا لائے ثمر فیض
ملجائے ہمین بھی ترے صدقے گہر فیض
اے ابر کرم آپکا در بھی ہے در فیض
یا پیر کرم ہو جو تیرا راہ بر فیض
یا پیر ہین عارض ترے شمس و قمر فیض
آقا مرے دکھلائے اب کچھ ہنر فیض
نور رخ انور سے عیان ہو سحر فیض
اس طرح میسر ہو مجھے بھی سفر فیض
ہے آہ شرربار مین پنہان شرر فیض
سرکار غریبون پہ بھی ہو اب نظر فیض

سن کر جو کرے اس پہ عمل فیض ہو حاصل
واللہ کلام آپ کا ہے جلوہ گر فیض

روتا ہون جو یاد در دندان مین تمھاری
یا پیر ہین سب اشک کے قطرے در فیض

بیمار ہون دیدار دکھا دو مرے حضرت
تم میرے مسیحا ہو شفا ہے نظر فیض

شایق ترے اشعار جو مقبول جہان ہین
مدح شہ جیلان کا ہے یہ سب اثر فیض

جس شخص کو ہو خاک در پیر سے غرض
اے بوالہوس اسے نہین اکسیر سے غرض

کر دے گدائے کوچۂ بغداد یا خدا
شاہی سے مجھکو کام نہ جہانگیر سے غرض

مالک ہین غوث میرے سیاہ و سپید کے
تقدیر سے مجھے ہے نہ تدبیر سے غرض

یا پیر کیون بلاتے نہین مجھکو اپنے پاس
کیا میری آہ کو نہ ہو تاثیر سے غرض

اے وہ تڑپ فراق مین اتنا تو ہو اثر
کیا کام تجھکو غور سے تاثیر سے غرض

مجھپر رہے عنایت غوث الورا مدام
دنیا کی ہے نہ عزت و توقیر سے غرض

تا ہم جناب پیر عجب حب کا ہے عمل
پڑہ اس کو ہے جو نفس کی تسخیر سے غرض

یا پیر یہ عطا و خطا کا عجب ہے راز
تمکو ہے عفو سے مجھے تقصیر سے غرض

کرتا ہون شرح مصحف روئے جناب پیر
قرآن سے کام ہے نہ تو تفسیر سے غرض

ابرو ہے نون چشم ہے صاد اور نقطہ خال
رکھتی ہے شان آیت تطہیر سے غرض

ہین داغ عشق پیر مرے دل مین دو سو
درہم سے کام ہے نہ تو دینار سے غرض

دیکھا ہون چاند دیکھون گا دیدار پیر کا
کچھ میرے خواب کو نہین تعبیر سے غرض

ہے صاف دل مین عکس جمال جناب پیر
اس آئینہ کو ہے اپنی تصویر سے غرض

ہو جائے یاد میری کبھی بغداد مین کبھی
شایق یہ ہے قصیدہ کی تحریر سے غرض

ردیف طائے مہملہ

دل کو اگر ہو عشق رسول خدا سے ربط
سمجھو کہ ہوگیا ہے اوسی کبریا سے ربط

لائیگی بوئے زلف پیمبر کبھی ادہر
پیدا کیا ہے اس لئے ہم نے صبا سے ربط

جو ناتوان کو ہو ہجر مین یون آہ سے ہے عشق
بوڑھے کو جیسے ہوتا ہے اپنے عصا سے ربط

ہر رخ رسول تصور مین ہے مرے
میری نظر کو بھی ہے خط استوا سے ربط

صحبت گدائے کوچۂ محبوب کی ہے خوب
پیدا کرونگا مین نہ کبھی اغنیا سے ربط

کام آئیگا نہ حشر مین جز ذات مصطفے
کس کام کا محبون سے او اقربا سے ربط

نابود ہو خودی تو کھلیگی خدا کی رمز
الا کا ہو ظہور جو پہلے ہو لا سے ربط

بندون مین اور خدا مین عجب راز ہے نیا
اوس کو عطا سے ربط ہے اونکو خطا سے ربط

عکس نبی ہر اک مین نظر آتا ہے مجھے
دلکو ہے حب سے آئینۂ انبیا سے ربط

مین کیا کہون کہ جان مری کسپہ ہے فدا
دل پر جو ہے خدا کا ہے اوس دلربا سے ربط

سچ ہے یہی کلام مسلمان ہے وہی
واللہ جسکے دل سے ہو خوف و رجا سے ربط

بنجائے کیون نہ جلوہ گہ نور مصطفے
پیدا کیا ہے داغ بھی عرش علا سے ربط

گر چاہتا ہے منظر نور خدا تمہین
لازم نہین ہے حضرت دل ماسوا سے ربط

شام و سحر دعا یہی شایق کی ہے خدا
ہو جائے دلکو الفت خیر الورا سے ربط

ردیف ظائے معجمہ

ذکر دوزخ نہ سناے واعظ
بس مرا دل نہ جلاے واعظ

حور و جنت سے نہین کام ہمین — ذکر احمد تو سُنا اے واعظ

نہ کسی شے سے مطلب نہ غرض — عشق احمد کے سوا اے واعظ

عشق نے گھر کیا جب سے دل مین — ہون گرفتار بلا اے واعظ

مرے محبوب کے قصّے کے بغیر — اور نہ کچھ مجھکو سنا اے واعظ

نہین احمد مین احد مین کچھ فرق — کر نہ دونون کو جدا اے واعظ

آہ و زاری کا مرے حال نہ پوچھ — ہوگا طوفان بپا اے واعظ

نحن واقرب سے اگر واقف ہے — کچھ بتا اوس کا پتا اے واعظ

غیر سے مجھکو سروکار ہے کیا — ڈھونڈا اپنے کو ذرا اے واعظ

فخر رکھتا ہے شہنشاہون پہ — در احمد کا گدا اے واعظ

راہ شایق کو شہ بطحےٰ سے
کوئی ملنے کی بتا اے واعظ

یا الٰہی تو بتا دے مجھے اچھا حافظ — مصحف روئے شہ سردوسرا کا حافظ

الفت عارض احمد ہو جسے اے لوگو — تھوڑے ہی دنین وہ قرآنکا ہوگا حافظ

حرف دیدار مین ہو جسکے عبادت حق کی — ایسا قرأت کوئی ہم کو دکھا نا حافظ

یہ بھی قرآن سے کچھ کم نہین ازروئے حدیث — حفظ کر لے تو محمدؐ کا سراپا حافظ

یہ بھی قرآن سے کچھ کم نہین خط رخسار نبی — تو نے دیکھا نہین قرآن محشّی حافظ

دیکھنے والونکو بھی رویت احمد پہ ہے فخر — حفظ پر اپنے تجھے ناز ہے جیسا حافظ

حشر کا قبر کا میزان کا کچھ خوف نہین — عاصیو اپنا پیمبر ہے ہر اک جا حافظ

آج وہ اپنے نبی کا ہے کہ ماشاء اللہ — یاد کیا تجھکو نہین سورۂ اسرا حافظ

صدمۂ ہجر سے جائے نہ کہین جان مری — اے خیال نبوی تو مرا بن جا حافظ

جلد جاؤن مین مدینہ کو اثر سے اُس کے — یا خدا مجھکو بتا ایسی دعا کا حافظ

مارنے والے سے بڑھکر ہے بچانیوالا — خوف دشمن نہین ہے نام خدا کا حافظ

یاالٰہی یہی شایق کی دعاہی تجھ سے
مجھکو کردے تو حدیث نبوی کا حافظ

ردیف عین مہملہ

مجھے نہ خواہش اکسیر اور نہ زر کی طمع — فقط ہی خاک رسیدہ البشر کی طمع
خیال خلد بھی دلکو ہی خوف نار بھی ہے — کبھی ادہر کا خطا اور کبھی ادہر کی طمع
نہ مر حلاوت دنیا پہ اے دل ناداں — مثال طفل نکر تو کبھی شکر کی طمع
ہمارے حال سے ہین باخبر رسول اللہ — نہ ہمکو نامہ کی حاجت نہ نامہ بر کی طمع
مجھے بچائے دنیا کی حرص سے حضرت — بری بلا ہے خدا کی قسم بشر کی طمع
کہلیگا حال عدم کا تو کسطرح اے دل — یہ مبتدا وہ نہین جسکے ہو خبر کی طمع
ہے الفت در دندان احمد مرسل — مجھے نہ ہیرے کی خواہش نہ ہی گہر کی طمع
دعا یہی ہے کہ پہونچا دے تو مدینہ مین — الٰہی ایک زمانہ سے ہے اثر کی طمع
اوسی زمین مین ہو دفن میرا یا اللہ — ہے میری خاک کو طیبہ رہ گذر کی طمع
درِ رسول ہے بس ہی کہین نہ جا اے دل — خراب کرتی ہے انسان کو دربدر کی طمع
بڑہا یہ حوصلہ آپ ہی کے لطف سے حضرت — رہون حضور کے قدمون پہ ہے یہ سر کی طمع
ہی زلف و روی پیمبر کے عشق مین گردش — فدا ہون اون کے یہ ہی شام سحر کی طمع
نہ کر تو فکر عمارات دنیوی اے دل — مسافرون کو کبھی چاہیے نہ گھر کی طمع

نہین ہے آرزو شایق کی کوئی اسکے سوا
مرے رسول تمہاری ہے اک نظر کی طمع

کیا مہینا چلا الوداع الوداع
کیجئے آہ و بکا الوداع الوداع

السلام علیک السلام علیک
اے مہ پر ضیا الوداع الوداع

روزہ داروں کی بوئے دہن پیش حق
مشک سے تھی الوداع الوداع

مسجدیں تھیں تراویح سے نوربار
اب کہاں وہ ضیا الوداع الوداع

ہر برس تو تو آئیگا ماہ صیام
اپنی امید کیا الوداع الوداع

سب کے روزوں پہ اے ماہ محشر میں تو
اپنا شاہد بھلا الوداع الوداع

روزہ داروں کی مجمع سے تو کیوں چلا
حسرتا حسرتا الوداع الوداع

کیا مبارک مہینا تھا ہر روز و شب
مستجاب الدعا الوداع الوداع

روزہ داروں کی روزہ سے بخشے گئے
ساری اگلی خطا الوداع الوداع

کیا بتاؤں ہر روزہ کا کیا کچھ ثواب
خود خدا ہے جزا الوداع الوداع

آج جتنے یہاں جمع ہیں روزہ دار
خوش رہیں ای خدا الوداع الوداع

آہ و زاری سے محفل میں روتا ہوا
ہے ہر اک کہہ رہا الوداع الوداع

شائق اس ماہ پہ موقوف کیا کچھ ہی
ہے سبھی کو فنا الوداع الوداع

ردیف غین معجمہ

ایمان کا ہے نور بھی دل میں عجب چراغ
اے مومنو خدا نے دیا ہے طلب چراغ

روئے شہ عرب میں نہاں ہے خدا کا نور
قندیل عین میں ہی عیاں مثل رب چراغ

بھڑکا کبھی کبھی ہوا خاموش مثل شمع
سیکھا ہے میرے سینۂ سوزاں کا تپ چراغ

گھبراؤں گا جو ظلمت مرقد سے دوستو
ہوگی ضیائی الفت شاہِ عرب چراغ

پر نور شب ہے روئے مبارک کی یاد مین
روشن ہے شام ہجر بھی کیونکہ بے سبب چراغ

دو دن کیون نہ جان شمع جمال رسول پر
پروانہ میرا نام ہے اون کا لقب چراغ

کھائے جو داغ سینہ پہ فرقت مین آپکے
چمکینگے ہر لحد مین ہماری مثل شب چراغ

نور نبی کو ڈھونڈتا پھرتا ہے چرخ پیر
لے کر یہ مہر و ماہ کا ہر روز شب چراغ

سب کو ملا ہے نور چراغ رسول سے
روشن اوسی سے ہوتا ہین دنیا کے سب چراغ

تمثیل ظاہری ہے فقط فیض عام مین
ورنہ نبی کے نور سے ہمسر ہو کب چراغ

نورانی داغ عشق نبی سے ہو میری قبر
روشن سرہانے لگی ہو بے سبب چراغ

حق نے کہا نبی کو سراج منیر ہیں
لو اے سیاہ کارو ملا بے طلب چراغ

ہوتے ہین روشن ایک سے صدہا ہزارہا
فیاض ذات ہے بخدا بو العجب چراغ

آتا ہے یاد شعلۂ رخسار احمدی
کرتا ہے شام ہجر عجب کچھ غضب چراغ

تاڑ گیا جو شمع رسالت کی یاد مین
باد فراق سے ہوئی گل شب کو سب چراغ

گھبرایا دل جو ظلمت شام فراق سے
یاد لب رسول مین لعل شب چراغ

شایق نہ آگ اور نہ بتی ہے اور نہ تیل
روشن ہے دل مین نور نبی کا عجب چراغ

ہجر نبی مین رنگ نیا یون جمائے داغ
سینہ مین مجھکو طور کا جلوہ دکھائے داغ

مثل کلیم عشق رسالت مآب مین
ہمکو بھی جلوۂ ید بیضا دکھائے داغ

عشق رسول تیرا لحد مین چمک اٹھا
پر نور قبر ہو گئی کیا کام آئے داغ

ایمان اوس کا ہوگا نہ کامل کبھی جناب
عشق شہ عرب مین جو دل پر نہ کھائے داغ

دیکھا گل جمال نبی مین نے وقت نزع
میری خزان مین شکر ہے یون گل کھلائے داغ

جائینگی حشر مین جو سیاہی گناہ کی
مشعل کی طرح ویسے تماشا دکھائے داغ

کیونکر کرون نہ فخر کہ شایق ہی جائے فخر

عشق نبی مین شکر ہے ہم بھی پائے داغ

ہجر نبی مین کچھ نہین حاصل سوائے داغ
سینہ برائے دل ہے تو دل ہے برائے داغ

سچ تو یہ ہے زمانۂ ہجر رسول مین
آنکھین برائے گریہ ہین دل ہے برائے داغ

اے سوزش فراق نبی لے مری خبر
پھیلے ہوئی تجھی سے تو نشو نمائے داغ

ہے پردہ پوش صورت عشق محمدی
اوڑھی ہے مرے دلنے بھی حلبی ردائے داغ

کہتا ہے الفت شہ والا مین دل مرا
ہے داغ آشنا مرا مین آشنائے داغ

عاشق نبی کا درہم و دینار کیا کرے
خواہش نہین ہے اوسکو کسیکی سوائے داغ

دوزخ بھی الحفیظ پکارے گا دوستو
بھڑکین گے حشر مین جو مری شعلہ ہائے داغ

اے عشق احمدی مری سب چھپینگے گناہ
کیا ٹھیک جسم دل پہ ہوئی ہے قبائے داغ

ہر ذرۂ زمین سے انا الشمس کا ہو غل
شائق جو بہلجائے لحد مین ضیائے داغ

ردیف فائے

رخ پر ہے زلف پرشکن اک اسطرف اک اوسطرف
کعبہ کے ہین دو راہزن اک اسطرف اک اوسطرف

عارض پہ چشم سحر فن اک اسطرف اک اوسطرف
دوست ہین محو چمن اک اسطرف اک اوسطرف

رخسار کب ہین جان من اک اسطرف اک اوسطرف
مصحف ہین دو یہ سیہ فگن اک اسطرف اک اوسطرف

یاد رخ و گیسو مین جب نکلیگا تن سے اپنے دم
روئینگے شیخ و برہمن اک اسطرف اک اوسطرف

دلکا نگینہ توڑ کر زیور بناؤ اوس کا تم
بازو پہ باندھو نورتن اک اسطرف اک اوسطرف

لکھ لیتی ہین اچھی بری ہر دم کراماً کاتبین
ہین دوش پر مرد کہن اک اسطرف اک اوسطرف

آئے مزہ جب وصل کا پہلو مین ہون وہ دلربا
گل پیرہن شیرین سخن اک اسطرف اک اوسطرف

سینے میں ہیں جو دل جگر ارمان ہیں انہیں سر بسر　　خلوت میں ہیں وہ انجمن اک سطرف اک وسطرف

رخسار پر ہیں جلوہ گر ابروے پر خم آپ کے　　یا تیغ ہے سایہ فگن اک سطرف اک وسطرف

ہیں خوگر لطف خلش پہلو میں اپنے دل جگر　　خنجر ہوں وہ زیر اک سطرف اک وسطرف

لے کر چلا ہوں الفت رخسار جاناں قبر میں　　مصحف ہوں وہ زیر کفن اک سطرف اک وسطرف

تصویر مانی کھینچ یوں مجھ وحشی ناشاد کی　　بازو ہوں قیس کوہکن اک سطرف اک وسطرف

ہے لطف جب فریاد کا یوں جا ملیں پیش خدا　　ہوں ساتھ قیس کوہکن اک سطرف اک وسطرف

ملک ختن میں زلف کے آوارہ ہیں دل جگر　　مضطر ہیں دونوں ہم وطن اک سطرف اک وسطرف

ان کا مکاں ہے ایک سو دشمن کا گھر ہے دو بدو　　دار الشفا دار المحن اک سطرف اک وسطرف

اے شوخ چشم شوخ ہیں کب روئے رنگیں پر تری　　اک باغ میں ہیں دو ہرن اک سطرف اک وسطرف

شائق مزہ تھا شعر کا جب تک امیر و داغ تھے
رہتے تھے وہ استاد فن اک سطرف اک وسطرف

عاشقو اب چلو دلربا کی طرف　　یعنی اپنے رسول خدا کی طرف

ناتواں میں ہوں لیکن ہے عشق نبی　　کاہ کو ہے کشش کہربا کی طرف

یا نبی ہجر میں ہوں پریشاں بہت　　دل جو مائل ہے زلف دوتا کی طرف

پیروی شرع کی چاہیے دوستو　　ہے توجہ راہ خدا کی طرف

میری امید بر آئے شاہ امم　　اک نظر ہو اگر مجھ گدا کی طرف

المدد اے خیال رسول خدا　　دل جھکا پھر مرا ماسوا کی طرف

فخر کرتا ہے کیوں مال دنیا پہ تو　　اے غنی اپنی دیکھ ابتدا کی طرف

جاؤں طیبہ تو دم یوں ہو تن سے جدا　　آنکھ ہو روضۂ باصفا کی طرف

تم خطاؤں پہ میرے نہ ڈالو نظر　　یا نبی دیکھو اپنی عطا کی طرف

بلبل روح مرتے ہی اڑ جائیگی　　باغ طیبہ کی یارب فضا کی طرف

خواہش دید نور خدا کی ہے اگر
سر جھکا اپنا قلب صفا کی طرف

شب معراج جبریل نے یہ کہا
بانگے احمد چلو اب خدا کی طرف

یا خدا نکلے شایق کا دم جس گھڑی
رخ ہو شہر رسول خدا کی طرف

جو ہم کرتے ہین پیغمبر کی تعریف
یہی ہے خالق اکبر کی تعریف

لب و دندان احمد کی ہے الفت
کرین کیون لعل کی گوہر کی تعریف

تڑپتا گر مدینہ مین پہنچ جائے
کرون گا مین دل مضطر کی تعریف

خدا کا خاص پیارا اور دلبر
یہ ہے لوگو مرے سرور کی تعریف

ملے محشر مین جس دم جام کوثر
کرین لب ہائے پیغمبر کی تعریف

اشارہ سے نبی کے دل شکستہ
یہ ہے پوری مہ انور کی تعریف

زلیخا بھولتی یوسف کو سنکر
محمد کے رخ انور کی تعریف

مرے دل کا سرور اور آنکھہ کا نور
کرون کیا گنبد انور کی تعریف

نظر آئے جو قامت مصطفے کا
قیامت مین کرون محشر کی تعریف

فدائے ابروئے سردار عالم
سنو شمشیر کی خنجر کی تعریف

پڑہو قرآن مین ہے صاف ظاہر
خدا کرتا ہے پیغمبر کی تعریف

کمان ابرو بڑی آنکھہ اونچی بینی
فداک امی یہ ہو دلبر کی تعریف

تجلی خاص ہے اللہ کی شایق
یہی ہے روئے پیغمبر کی تعریف

ردیف قاف

جب مزا ہر دم نیا دیتا ہے حضرت کا فراق
کیون نہ سمجھون وصل سی بہتر ہی اچھا فراق

دردِ دلین آنکھہ مین آنسو جگر مین آبلے
رنگ لاتا ہے نیا ہر دم محمدؐ کا فراق

وہ ہی دن مین جان کے لینی کو دینی پڑگئے
دیکھیئے آگے دکھاتا ہی ہمین کیا کیا فراق

کی وہ جلدی حضرت موسیٰ نے نعمت چھوڑ دی
خضر نے بے زار ہوکر کہدیا ہذا فراق

اے مرے اللہ بتا وہ یہ گھڑی کب آئیگی
دیکھکر طیبہ کہون اب وصل سی بدلا فراق

نزع سی خوش ہونگہ وصل احمدی ہوگا نصیب
رنج کچھ اوسکا نہین ہو جائے گر سبکا فراق

جب ملین حضرت تو رو رو کر کہونگا حال سب
جتنا جی چاہے ترا اب وصل سی ہوگا فراق

بولتی ہین ہڈیان پیری مین کب اے دوستو
کہہ رہی ہین روح سی اپنی یا نہین یا فراق

بیکسی مین کوئی ہے اسکے سوا یا مصطفےٰ
رات کا غمخوار ہی اور دوست ہی دن کا فراق

جان جائیگی یہی نا اور کیا ہوگا مرا
عاشق خیر الوریٰ ہون تو کیا ڈراتا جا فراق

دور تم سی ایک مدت سے ہین اے پیارے نبی
اب مدینہ مین بلا لو ہائے یہ کیسا فراق

دوست سی ملنے کو جاتے ہین یہ عین وصل ہے
جھوٹ ہی کہدی کوئی گر موت سی دیکھا فراق

آہ و نالہ بیقراری اضطراری بیخودی
میری اک جان حزین اور صدمی ہین کیا کیا فراق

وصل احمد ہوگا جب بر آئیگی شائق امید
دیکھئے تڑپاتا ہے کب تک ہمین اپنا فراق

ہوا ہون روئے رسالت مآب کا عاشق
ازل سے دل ہی خدا کی کتاب کا عاشق

اوسی کا نور ہے دلین ہماری پردہ نشین
جو لامکان مین ہی احتجاب کا عاشق

خیال ہو دُرِ دندان کا یا دروئے نبیؐ
فراق مین ہون اسی آب و تاب کا عاشق

الٰہی جان ہو میری فدائے سید کل
ہوا اون کی ہجر مین اوس اضطراب کا عاشق

اوجالا دیکھہ کے مرقد مین یہ کہینگے نکیر
تو زندگی مین تھا کس آفتاب کا عاشق

کیا رسولو مین احمد کو منتخب تو نے
الٰہی مین ہون تری انتخاب کا عاشق

الٰہی چاند سی صورت نبیؐ کی آئے نظر
ہون ایسی شب کا فدا ایسے خواب کا عاشق

ہین ایک جام ہین دیوانۂ رسولؐ ہون
ہون ایسی نشہ کا ایسی شراب کا عاشق

تجھے بھی دعوی عشق نبیؐ ہے کیون ایدل
خدا تو خود ہے رسالت مآب کا عاشق

نہین رسول نہین جسکا کوئی نظیر و مثال
ہمارا دل ہے اوسی لاجواب کا عاشق

پکار حشر ہین مداح مصطفےٰ تو مجھے
خدائے پاک ہو نہین اس خطاب کا عاشق

نبی کا اور خدا کا حشر ہین ہے دیدار
ہے دل اسی لئے روز حساب کا عاشق

سنا ہی جب سے کہ خوف و رجا ہین ہے مسلم
عذاب سے ہون بخوف ثواب کا عاشق

فشار قبر کا کیا خوف تجھکو اے شایق
کہ تو زمانہ سے ہے بوتراب کا عاشق

ردیف کاف تازی

آنکھین الگ الگ ہے نظر آرہا ہے ایک
واللہ دونون کہڑکیون سی جھانکتا ہے ایک

اپنا رسول ایک ہے اپنا خدا ہے ایک
حق ایک اور آئینۂ حق نما ہے ایک

ظاہر ہین گو کہ رنگ ہر ایک شخص کا ہے ایک
باطن ہین سب کے جلوہ انی انا ہے ایک

ناقوس بتکدہ ہو کہ مسجد کی ہو اذان
آوازین گو جدا ہے مگر بولتا ہے ایک

قوسین کا ملا ہمین معراج ہین ثبوت
دو نقطے ملکے عرش پہ خط بنگیا ہے ایک

آئینہ خانہ ہی سے کہلا رنگ شخص و عکس
آئینے سیکڑون ہین نظر آرہا ہے ایک

ہر شخص مثل کشتی ہے دنیا مثال بحر
ان ساری کشتیون کا خدا ناخدا ہے ایک

اے چاند تو چمک نہ دکھا اپنی چرخ پر
طیبہ کا چاند دلین نظر آرہا ہے ایک

احمد کی میم ہو کے جدا کہہ رہی ہے یہ
شان خدا و شان رسول خدا ہے ایک

قربان جاؤن رحمت پروردگار ہے
نیکی کے دس ثواب بدی کی جزا ہے ایک

سوئے مدینہ کیون نہ مرا مشغلہ ہو نزع مین
قبلہ اگر ہے ایک تو قبلہ نما ہے ایک

باطن ہمارا سرخی وحدت سے لال ہے
ظاہر مین گو کہ سبزی برگ حنا ہے ایک

مخلوق مین ظہور ہے خالق کے نور کا
گو مدعی ہین لاکھ مگر مدعا ہے ایک

آدم نہ کیون ہو منظر توحید کبریا
ہمشکل کب جہان مین تری شکل کا ہے ایک

عشاق مصطفےٰ کی بھی ہے مثال ٹھیک
دلدادہ بے شمار ہین اور دلربا ہے ایک

سینہ بسینہ رمز قیامت کا ہے یہی
قطرے جو جمع ہو گئے دریا بنا ہے ایک

دنیا مین ہی ضرور کہین غم کہین خوشی
ہنستا اودھر ہے ایک ادھر رو رہا ہے ایک

جلوہ دکھا دو نزع مین اپنے غلام کو
شایق کا یا رسول یہی مدعا ہے ایک

اے چشم نبی ہم سے جا دو نظری کبتک
زلفون کے تصور مین آشفتہ سری کبتک

کیون آپ نہین لیتے طیبہ سے خبر جلدی
کہتی تو غلامون سے یہ بے خبری کبتک

آنسون کے عوض حسرت خون ہو کے نہ بہجائے
درد غم فرقت سے آنکھون مین تری کبتک

پہنا دے مجھے خلعت تو وصل محمد کا
اے دست جنون آخر یہ جامہ دری کبتک

تم وصل کی گرمی سے اب خشک اسے کر دو
کھیتی غم فرقت کی سینہ مین ہری کبتک

آئی نہ قضا تجھکو پہونچا نہ تو یثرب کو
شایق تری آہون مین یہ بے اثری کبتک

یا نبی ہجر سے بیتاب ہون ہان ہان اتبک
رو رہا ہی ترے دہن مین دل نالان اتبک

مجھسے عاصی کے ہین جب احمد مرسل حامی
دیر کیون عفو گناہ مین مری رحمان اتبک

اے مسیحائے جہان سرور کل شمع سبل
مجھسے بیمار کا کرتے نہین درمان اتبک

تیغ ابروئے نبی دو مجھے کردی جلدی
نہ ہوئی کس لئے مشکل مری آسان اتبک

لیجئے پوری نہ ہوئی الفت احمد دل کو
ہائے کامل نہ ہوا کیون مرا ایمان اتبک

شہر طیبہ کا سفر ہو تو الٰہی کب ا
نہ میسر ہوا مجھکو کوئی ساماں اتبک

ظاہرا دور ہوں گو اس کا نہیں غم مجھکو
شکر ہے شکل تصور سے ہوں شاداں اتبک

متکبر جو ہیں وہ دیکھیں بچشم عبرت
کیسی لعنت میں گرفتار ہے شیطاں اتبک

ہجر میں زخم جگر مجھ پہ ہنسا کرتے ہیں
نہیں دکھلایا نبی نے رخ خنداں اتبک

مصحف رخ نظر آیا تھا ترا روز ازل
دیکھتا ہوں بخدا خواب میں قرآں اتبک

مرے دل میں ہیں غم و حسرت و یاس و ارماں
گھر میں اللہ کے یہ وہ چار ہیں مہماں اتبک

دیکھتے ہی رخ احمد کو کہا گردوں نے
یوں درخشاں نہیں دیکھا مہ تاباں اتبک

اتنا کہدے کوئی طیبہ میں بلائیں ہیں رسول
کان اصوات کی مشتاق ہیں ہاں ہاں اتبک

کس لئے آئے ہیں اور چاہئے کیا شائق
کچھ سمجھتے ہی نہیں حضرت انساں اتبک

اک نظر میں مجھکو یوں ہم رنگ کرنا غوث پاک
تجھ میں میں اور مجھ میں تو آئے نظر یا غوث پاک

دے مئے وحدت کا اک ساغر ادھر یا غوث پاک
دل ہو آشوب دوئی سے بے خبر یا غوث پاک

یوں مرے دل میں بنا تو اپنا گھر یا غوث پاک
میرا ہر تار نفس ہو رہگذر یا غوث پاک

میں رہوں کبتک دکن میں دربدر یا غوث پاک
کیجئے مجھپر عنایت کی نظر یا غوث پاک

دل میں ہر انساں کے ہے تو جلوہ گر یا غوث پاک
ہے خدا کے گھر میں بھی تیرا گذر یا غوث پاک

دل میں آکر جلوۂ اِنّی انا اللہ دکھا
سجدہ گہ میری بنے میرا ہی گھر یا غوث پاک

رہے آپ ہی آرزو بنکر دل بیتاب میں
آپ ہی آنکھوں میں غبار نظر یا غوث پاک

دل بغلمیں اور تو دل میں رہے پرتو فگن
پھر نہیں تاریکئ مرقد کا ڈر یا غوث پاک

مجھکو ہر اک کی ادا میں تو نظر آتا رہے
محو کردے یوں محبت کا اثر یا غوث پاک

شوق کہتا ہے کہ چل اڑکر سوئے بغداد آج
ضعف کہتا ہے کہ ہوں بے بال و پر یا غوث پاک

لب پہ ہو یا پیر اور جاؤں عدم آباد کو
یاد تیری ہو سفر میں ہم سفر یا غوث پاک

کیون نہ کہدون نام سن کر آپکا صل علےٰ   آپ ہی ہین نائب خیر البشر یا غوث پاک
ہجر مین کوئی دوا بھی کارگر ہوتی نہین   درد سر لیجائے گا اک روز سر یا غوث پاک
تیری ہی دہلیز پر پوری ہو میری زندگی   موت بھی آئے مگر سر کے نہ سر یا غوث پاک
کم نہین شق القمر سے آپکے چین جبین   چاند ہے آدہا ادہر آدہا ادہر یا غوث پاک
ہون وہ بیکس بعد مرون رونیوالا اک نہین   ہان تیری حسرت سنے گی نوحہ گر یا غوث پاک
معنی الموت حق ہین ہمارے دلنشین   پھر بہلا کس طرح ہو مرنے کا ڈر یا غوث پاک
رحم کیجئے رحمۃ اللعالمین کے واسطے   بڑہ چلا ہے حد سے اب درد جگر یا غوث پاک
خوابمین تو آئے تجھکو دیکھکر مین چونک اوٹھون   جلوہ گر ہو چار سو نور سحر یا غوث پاک
پاس قدمون کے بلالے جلد تو بغداد مین   کر نہ اب اعظم علی کو در بدر یا غوث پاک

در سے در پر کہڑا ہے شتاق مسکین ترا
حسن کا صدقہ ادہر بھی اک نظر یا غوث پاک

میرے پیارے مصطفےٰ روحی فداک   اے خدا کے دلربا روحی فداک
ذات تیری باعث مخلوق ہے   اے شہ ہر دو سرا روحی فداک
از ہمہ اوہام و تصورات دور   آپ ہین نور خدا روحی فداک
نگہت زلف شہنشاہ امم   لا اوڑا کر اے صبا روحی فداک
جلوہ دکھلا دو کبھی تو خواب مین   اے مرے یوسف لقا روحی فداک
ہم غریبون کی طرف پھر جاوزرا   اے نگاہ مصطفےٰ روحی فداک
ہم دکن مین آپ طیبہ مین حضور   اس طرح کبتک جدا روحی فداک
بھولنا ہم کو قیامت مین نہ تم   شافع روز جزا روحی فداک
راستہ اللہ کا بتلائیے   اے ہمارے پیشوا روحی فداک
دور کر دیجئے خدا کے واسطے   دل سے یاد ماسوا روحی فداک

حق نے اپنے نام تمکو دیدیے
نام حق شان خدا روحی فداک

دم مرا نکلے خدا اس طور سے
لب پہ ہو یا مصطفٰے روحی فداک

یا نبی طیبہ مین میری موت آئے
ہے یہی اک التجا روحی فداک

نزع مین دیکھون جو صورت آپکی
کہہ اوٹھون گا مرحبا روحی فداک

لیجیے کچھ اپنے شائق کی خبر
اے نبی صل علیٰ روحی فداک

ردیف کاف فارسی

رکھتے ہین عشق روئے رسالتمآب لوگ
ولین چھپائے بیٹھے ہین اک آفتاب لوگ

کس رشک یوسفی پہ فدا اُن کی جان ہے
جو دیکھتے ہین روز زلیخا سا خواب لوگ

یا مصطفٰے اوڑائے وان دامن کرم
لائین نہ مہر حشر کی جسوقت تاب لوگ

جو روئے یا نبی دُرو ندان کی یاد مین
محشر مین وہ تو آئینگے باآب و تاب لوگ

ہٹ جائیگی وبائیگی ہرگز نہین زمین
جسدم پکارین قبر مین یا بوتراب لوگ

مٹ جائیگی خودی تو کھلیگا یہ سارا بھید
اللہ مین اور اپنے مین خود مین حجاب لوگ

بلوائینگے رسول ہمارے رحیم مین
کرتے ہین کیون فراق مین یون اضطراب لوگ

مین روئے احمدی کے تصور سے شاد ہون
پڑھتے ہین جو مین پڑھا کر ہین ام الکتاب لوگ

روشن ہر اک کے دل سے ہی ہر دلین ہی نہان
نور محمدی سے کرین اکتساب لوگ

احمد کا میم کہتا ہے راز خدا چھپا
کیون صورت احد نکرین احتجاب لوگ

دعویٰ جو عشق کا ہے یہ ہے عشق کا کمال
حضرت کے ماسوا سے کرین اجتناب لوگ

ہان ہان جو ہے محبتِ رخسار مصطفٰے
غش مین سنگھایا کرتے ہین مجکو گلاب لوگ

امت مین ہین جو شافع یوم القیام کے — گھبرا ئینگے کبھی نہ وہ روز حساب لوگ

جانان کے پاس لیکے چلی جائین نظر کو — کرتے ہین یون جہانسے سب یاتراب لوگ

ہے خوف جن کے قلب مین روز حساب کا — وہ رات کو کیا کرین اپنا حساب لوگ

شایق چلے نہ باد مخالف گناہ کی
دنیا مثال بحر ہے مثل حباب لوگ

یا خدا اب تو نہ کر مجھکو پیمبر سے الگ — تا کجا خادم رہے گا اپنے سرور سے الگ

منزل مقصود طے کسطرح ہوگی دوستو — گر ہو نکلے ہاتھ مین دامان رہبر سے الگ

یا نبی دنیا مین جن جن کی محبت سے تھا ناز — کر دیا اون سب نے تیری ہی تجھے گھر سے الگ

نور روئے احمدی سے کیا تناسب ایجناب — اور ہے یہ نور نور ماہ و نیر سے الگ

روئے احمد دیکھکر عشاق ہون جب بیقرار — حشر مین اک اور محشر ہوگا محشر سے الگ

لب پہ تھا سرکار کے یارب اغفر امتی — روح عالی جب ہوئی جسم منور سے الگ

جان پر صدمہ جدا ہجر پیمبر کا ہے اور — مضطرب ہون اسطراب قلب مضطر سے الگ

آگ مین ملجائے یارب دل وہ دل کس کام کا — راتدن رہتا ہے جو افسوس دلبر سے الگ

داغ عشق مصطفے سے دل ہوا حبیدم غنی — مین بھی اپنے لگ گیا ہر اک تونگر سے الگ

یاد دندان نبی مین آبرو پائون نہ کیون — کہتی ہین ہوتی نہین ہے آب گوہر سے الگ

ترے صدقے حشر مین اے رحمت جل و علا — نام میرا گر گنہگارونکے دفتر سے الگ

کون کس کا ہے قیامت مین بجز ذات رسول — اقربا احباب سب وان ہونگے ہر ہر سے الگ

ایک تو دنیا کی جھگڑون ہی سے ہو حالت تباہ — آپکی فرقت مین دل دیدار کوثر سے الگ

ہائے شایق کو یہی سودا ہے ہر دم یا خدا
کیون مرا سر ہے رسول اللہ کی در سے الگ

>•<

ردیف لام

کیونکر ثناوصف کرون جوکہ ہو شایان رسول
سب سے بڑھکر نظر آتی ہو مجھے شان رسول

طاعت سرورِ عالم ہے اطاعت حق کی
دم ہر ایک کا نہو کیون تابع فرمان رسول

زیست مین مجھکو مزا وصل کا ملجائیگا
نزع مین دیکھہ لون گر وہ رخ خندان رسول

کیون نہ ہون مین بھی حسینؓ اور حسنؓ پر صدقے
یہ تو مین قلب رسول اور وہ مین جان رسول

ہائے کفار کے جادو کا اثر کیا چلتا
کہ خدا خود تھا ازل ہی سے نگہبان رسول

ہوئی مقبول دعا نام محمدؐ کے طفیل
سچ تو یہ ہے کہ ہی آدم پہ بھی احسان رسول

اے گل باغ محبت ترے صدقے قربان
لہلہاتا ہے مرے دل مین گلستان رسول

دیکھنا حشر مین تبلائینگے انشاء اللہ
ہاتھہ مین ہوگا گنہگارونکے دامان رسول

عائشہ کہتی تھین ہو جاتا اوجالا شب کو
مسکرانے مین نظر آتے جو دندان رسول

یا الٰہی مرا دفن ہو مدینہ کی زمین
ہائے حاصل ہو پس مرگ تو حیران رسول

درد ہجر شہ والا مین ترقی ہو خدا
حشر تک ساتھہ مرا وے غم پنہان رسول

جس نے پہچانا محمدؐ کو خدا کو جانا
معرفت خالق اکرم کی ہے عرفان رسول

دیکھکر خنجر ابروئے خمیدہ کی چمک
دل مرا ہو گیا اے دوستو قربان رسول

مرا مسکن رہے دروازۂ طیبہ کے قریب
مین کرون صبح و مسا خدمت دربان رسول

جاکے طیبہ مین کہونگا یہ خوشی سے شائق
شکر اللہ کا مین بھی ہوا مہمان رسول

یہ نقش خودی ہے مٹانے کے قابل
حجاب دوئی ہے مٹانیکے قابل

سنا دو نبی نزع مین میٹھی باتین
یہی دم ہے شربت پلانیکے قابل

تجلی یہ کہتی ہے شکل نبی کی
تصور مین ہون مین جمانیکے قابل

کرم سے مدینہ مین بلواؤ حضرت
نہین مین وہان گو کہ آنیکے قابل

ادھر آئے تیر نگاہ محمد
مرا دل ہے اوس کے نشانیکے قابل

نظر کیون نہین آتے سردار عالم
نہین کیا مین جلوہ دکھانیکے قابل

کہینگے مدینہ مین فرقت کا قصہ
نبی کو بہی ہے سنانیکے قابل

گنہگار کہتا ہے رو رو کے حضرت
ہوا مین ثواب بخشوانیکے قابل

مئے عشق احمد پلا جلد یارب
یہ ساغر ہے منہ سے لگانیکے قابل

کہون گا بہی خاک طیبہ کو لیکر
ہے آنکہون مین سرمہ لگانیکے قابل

کبہی ایک ٹھوکر لگا دو مسیحا
مرا مردہ دل ہے جلانیکے قابل

تو اپنے کو اے دل اگر گم کریگا
تو ہوگا پیمبر کو پانیکے قابل

تصور مین ہے طاق ابروئے احمد
یہ مشرق ہے سر کو جھکانیکے قابل

خدا اپنی رحمت سے بہیجیگا شایق
نہین تو جو جنت مین جانیکے قابل

ہر گھڑی مد نظر ہے او نہین نظارۂ دل
آئینہ رویون کا آئینہ ہے کیا پارۂ دل

کسی کمسن کی محبت جو ہوئی ہے ہمکو
ساتھ ساتھ اپنے لئے پھرتے ہین گہوارۂ دل

لامکان کے مجہے جلوہ نظر آجاتے ہین
عرش اعلی کا تماشہ ہے کہ نظارۂ دل

ناوک افگن ترے ہاتھون پہ ابہی ہون قربان
تیر کے ساتھ نکلجائے جو پشتارۂ دل

نہ ہوا درد جدائی کا کسی سے درمان
صرف اک درد محبت ہی رہا چارۂ دل

چارہ سازون سے تو ممکن نہین درمان فراق
ہو تو ہو دست قضا سے یہ مرا چارۂ دل

نرگسی چشم سے اعجاز مسیحا معلوم
خاک بیمار سے بیمار کا ہو چارۂ دل

ندیان خون کی آنکھون سے روان ہوتی ہین
چھوڑتا ہے جو کبھی زور سے فوارۂ دل

آنکھ ہے یا گل نرگس ہے ہزارہ یارب
جسکو شاداب کیا کرتا ہے فوارۂ دل

گردش چشم سے تیرے اسے گردش ہے مدام
کبھی ثابت نہ رہا سینہ مین سیارۂ دل

تھام لیتے ہین جگر وہ کبھی دم سینہ زنی
وہ دل آگین ہے غضب نعرۂ نقارۂ دل

ہاتھ رکھ رکھ کے کلیجہ پہ فغان کرتا ہون
شق نہ ہو جائے کہین سوز سے نقارۂ دل

فرد پیغام بری ہین ہین پیامی دونون
وہ ترا ایک نظر پہ مرا ہرکارۂ دل

ہے مجھے اوس کی خبر اوسکو خبر ہے میری
بن گیا تارۂ نظر بیچ مین ہرکارۂ دل

دل صد چاک کا کیا حال بتاؤن تجھکو
دیکھ لے شانہ کو وہ ٹھیک ہی انگارۂ دل

دیکھکر اوسکی تپش تو بھی تڑپ جائیگا
اے مصور نہ کھچے گا کبھی انگارۂ دل

دیکھ لیتے ہین وہ چھپ چھپ کے نظر کی انداز
روزن در سے کیا کرتے ہین نظارۂ دل

چلکے مکتب مین حسینون کے پکارون شتابی
مول لے کوئی تو ہدیہ ہے یہ سیپارۂ دل

ہر اک دنیا کی شے کو ہے فنا دل
نہ ہو ہرگز کسی پر مبتلا دل

جدہر وہ ہین بتاتا ہے پتا دل
وہ قبلہ ہین تو ہے قبلہ نما دل

تو خاکی اور تجھ مین نور احمدؐ
مرے دل مرحبا صل علیٰ دل

چہ نسبت خاک را بعالم پاک
نہ کر دعویٰ نبی عشق کا دل

ادہر ہے نفس ادہر شیطان دشمن
مرے احمد بچا ان سے مرا دل

تمہارے نخل الفت کا ثمر ہے
پھپھولون سے جو میرا چھلگیا دل

ہمین بس سایۂ دامان احمدؐ
نہین ہے خواہش ظل ہما دل

نہ بھولے سے بھی دیکھون باغ جنت
نظر آئے جو طیبہ کی فضا دل

ہوا ہے عاشق روئے محمدؐ
خوشا طالع خوشا قسمت خوشا دل

دلم خستہ منم ادنیٰ تو اعلیٰ
کجا مین اور کجا تو اور کجا دل

ہمین تاریکئ مرقد کا ڈر کیا
ہے نور احمدی سے پر ضیا دل

یقیناً جلوۂ خالق نظر آئے
اگر چھوڑے خیال ماسوا دل

بلا لو جلد شایق کو خدارا
بہت بیتاب ہے یا مصطفےٰ دل

جلد بلا لو نبی دم نہ کہیں جائے نکل
بیکلی ہے نہیں کل چھٹپٹاتا ہون بیکل

پس برباد مری خاک سے کہتی ہے صبا
سوئے طیبہ مین اڑا کر تجھے لیچلتی ہون چل

وہ مدینہ کی زمین اور وہ نورانی جمال
بانکی چال اور سیہ وہ طرۂ ترا کالا کمبل

یا نبی آپ کرم سے اسے کیجئے شاداب
سوزش ہجر سے مرجھائے نہ اس دلکا کنول

باغ فردوس مین بھی کہتے ہین دیوانی تری
یاد آتا ہے وہ طیبہ کا سہانا جنگل

کچھ نہین پاس مری تیری محبت کے سوا
نہ تو ہے زہد و عبادت نہ تو ہے علم و عمل

سُرمگین آنکھ غضب سُرخ وہ ڈورے او ہمین
ہین تصدق جسپہ کہتے ہین عرب مین اشہل

ہند سے جاکے مدینہ ہی مین مین مرجاؤن
یا خدا تو مری اس طرح سے تقدیر بدل

یا خدا زیست مین جبتک نہ مدینہ پہونچون
تیری رحمت کے تصدق نہ مجھے آئے اجل

ہون وہ دیوانۂ احمد کہ نہ ہوگی پرسش
مری بخشش سے قیامت مین پڑیگی ہلچل

امتی کہکے پکارین مجھے طیبہ سے نبیؐ
یا خدا ایسا سکھادے مجھے تو حُب کا عمل

شب فرقت کی سیاہی سے ہوئی جان بتنگ
مری آنکھون سے تو اے چاند مدینہ کے نکل

دیکھکر ایلچی کہتے تھے نبی کے گھر کو
تیرے حجرے پہ فدا قیصر شاہی کے محل

ہون وہ دیوانہ دم پُرسش روز محشر
نعتیہ حق کو سناؤنگا یہ شایق کی غزل

داغ عشق مصطفےٰ سینہ مین ہین الفت کے پھول
یا کہ ہین گلزار دل مین خندہ زن جنت کے پھول

کیون نہ بوئے مغفرت ہر سمت پھیلے حشر مین
ہم گنہگارون کے سر پر گرتے ہین رحمت کے پھول

دونون رخسار محمدؐ خواب مین آئے نظر
شکر ہے ہمنے بھی سونگھے زیست مین جنت کے پھول

بس ہے عاشق کو یہی خوشبوئے اوصاف رسول
توڑ کر گلدستۂ وحدت نہ لے کثرت کے پھول

لیکے جب ہم جائینگے طیبہ مین داغ عشق پاک
لوگ بولینگے چڑھانے آئے ہین جنت کی پھول

جب گئے معراج مین عرش بریں پر مصطفٰے
حورین صدقہ کر رہین تھین شوکت و عظمت کی پھول

یون نمازین فرض حضرت پر ہوئین معراج مین
جسطرح دولہا کو دیتا ہے کوئی رخصت کی پھول

ہون مریض ہجر طیبہ مین مجھے بلوائے
اے مسیحا جلد اپنے ہاتھ صحت کی پھول

وصف روئے مصطفٰے شائق بیان کرتے ہین آپ
یا کہ منہ سے آپکے جھڑتے ہین یہ مدحت کی پھول

ردیف میم

ہر کسی کی آنکھ مین ہو ہر کسی کے دل مین تم
کیا نرالے چاند ہو رہتے ہو دو منزل مین تم

حشر کے دن بھی سما جاؤ ہر اک کے دل مین تم
اسطرح بن ٹھن کے آؤ اس بھری محفل مین تم

جاؤن کیون کعبہ کو کیون تکلیف اٹھاؤن راہ کی
جلوہ گر جب ہر گھڑی رہتے ہو میرے دل مین تم

واحدیت ہو کہ وحدت ہو کہ ارواح مثال
مین تمہین پہچانتا ہون ہر اک محفل مین تم

مجھ مین رہکر مجھ سے پردہ یہ نرالی رسم ہے
سامنے آجاؤ گر رہتے ہو میرے دل مین تم

قتل تو کرتے ہو دیکھو خود نہ تم پر وار آئے
صورت بسمل ہو پوشیدہ تن بسمل مین تم

مین وہ مجنون ہون انا لیلیٰ زبان پر ہے مری
خود تمہین بولو گے بیٹھے میرے محمل مین تم

آخری دیدار گر منظور ہے اے دوستو
میری صورت دیکھ لینا خنجر قاتل مین تم

دوست بھی دشمن بھی یکسان ہے تمہارے سامنے
میرے دل مین بھی تمہین ہو غیر کے بھی دل مین تم

واہ شائق تم مین بھی تو رنگ ہے استاد کا
سچ تو کہدو تم مین ہو مائل کہ مائل مین تم

ہے تیری ہستی یاغوث اعظم — شان تجلی یاغوث اعظم
بغداد بلواؤ شہر دکن سے — بیزار ہے جی یاغوث اعظم
وابستہ دامن سے ہو تمہارے — عقبے کی خوبی یاغوث اعظم
ہو جائے میرے سر کا طرہ — آپ کی جوتی یاغوث اعظم
ہاتھوں کا صدقہ سر سے اوتارو — عصیان کی گٹھری یاغوث اعظم
آیا تصور رخ کا جو تیرے — بجلی سی چمکی یاغوث اعظم
قربان ہے تیری ہر ہر ادا پر — ساری خدائی یاغوث اعظم
کبتک مین تڑپون جلدی بلاؤ — کب تک یہ زاری یاغوث اعظم
بے لطف ہے جز آپکے ہان ہان — یہ زندگانی یاغوث اعظم
صدقے مین جد کے ہو جلد میری — حاجت روائی یاغوث اعظم
بغداد کی اوس پاک زمین پر — ہو میری مٹی یاغوث اعظم
ایذا سے اوس کے مجھکو بچاؤ — ہے نفس موذی یاغوث اعظم
اولاد مین ہو حضرت حسنؓ کے — آل حسینی یاغوث اعظم

سمجھو لو نہ اوس کو روز قیامت
تشنا یق ہے فدوی یاغوث اعظم

دل بے تاب مرا شیفتۂ حور نہین — باغ جنت کی قسم
عشق احمد کے سوا کچھ مجھے منظور نہین — داغ حسرت کی قسم
کونسا دل ہے کہ جسمین نہین الفت تیری — یا رسول عربی
کون ہے وہ جو ترے ہجر مین رنجور نہین — درد فرقت کی قسم
سوزش ہجر پیمبر کا رہے کچھ تو نشان — اے خدائے دوجہان
داغ ہے دل پہ مگر داغ مین ناسور نہین — رنج و آفت کی قسم

بسمل تیغ اداے نبوی کہتے ہین
عشق مین جان بچانا کوئی آسان نہین
نور احمد کی جھلک روز نظر آتی ہے
دل مرا کون سے دن رشک وہ طور نہین
عشق احمد مین جیون اور مرون اور اٹھون
اور کوئی بات الٰہی مجھے منظور نہین
مغفرت حشر مین ہوجائے ترے شایق کی
یا محمدؐ تری رحمت سے کوئی دور نہین

ظلم سب سہتے ہین
تیری الفت کی قسم
آنکھہ انڑاتی ہے
اون کی صورت کی قسم
صدمے جو کچھہ سہتا ہون
میری قسمت کی قسم
جی مین حسرت ہے یہی
شان رحمت کی قسم

کہتا ہون جو دیکھو کبھی اے یار ادہر تم
جان عاشق ابرو ہے تو دل شیفتۂ حسن
فوج غم و حرمان ابھی ہوجایگی مغلوب
طعنے سہون یا ہجر کی تکلیف اوٹھاؤن
کچھ تو کہو للہ خطا کیا ہے ہماری
سو بار رقیبون کو کئے جام عنایت
بدقسمتی میری ہے نہین تم سے گلہ کچھ
آنسو کی لڑی چشم سے ہر بار روان ہے

کہتے ہین کر کیا بکتا ہے ہر بار ادہر تم
صد حیف ادہر خنجر خونخوار ادہر تم
ہوجاؤگے جب اے مرے سردار ادہر تم
اک جان حزین ہے اودہر اغیار ادہر تم
آتے نہین کسواسطے زنہار ادہر تم
دیتے نہین کسواسطے اکبار ادہر تم
خود آکے پلٹ جلتے ہو سو بار ادہر تم
کیون پھنکتے ہو موتیون کا ہار ادہر تم

شایق نے غزل ایسی کہی ٹیڑہی زمین مین
اے یار ادہر تم کہین عیار ادہر تم

ترے دیدار کی دل مین سنوریا آرزو دارم
سوا تیرے خیال اغیار کا دل سے نکلجائے
صبا جاکر مدینہ مین رسول اللہ کے آگے

مرے نینان نبین تیری ڈگریا آرزو دارم
نبے تبخانہ کعبہ کی ڈگریا آرزو دارم
سنا دے کچھہ غریبونکی کہیریا آرزو دارم

مدینہ ہی مین میرا دم نکلجائے تو بہتر ہے
ترے کوچہ مین ہو میری گھر یا آرزو وارم

سیاہی سے گناہونکے کہین دہبہ نہ پڑجائے
کہین میلی نہ ہو دل کی چدریا آرزو وارم

سناہی جنس رحمت خوب سستی ہی دوکانونمین
نظر آئے مدینہ کی بجریا آرزو وارم

تصور مین بلائین لے کے مشتاق تجھسے کہتاہی
دیا کی ایک ہوجائے بجریا آرزو وارم

ردیف نون

آنکھہ جب بند کیا کرتے ہین
پیر کو دیکھہ لیا کرتے ہین

جان و دل ہو کہ ہو مال و متاع
غوث اعظم پہ فدا کرتے ہین

ہاتھ آیا نہ وہ دامان کرم
کفِ افسوس ملا کرتے ہین

اون کو دیدار خدا ہوتا ہے
اپنی ہستی جو جدا کرتے ہین

پیر کی چال جو یاد آتی ہے
خستہ دل حشر بپا کرتے ہین

غوث اعظم ہین شیئاً للہ
رات دن ہم یہ صدا کرتے ہین

دل کی عظمت نکرین ہم کیونکر
اس مین سرکار رہا کرتے ہین

کچھ تمہاری بھی عطائین ہین کم
فکر کیا ہم جو خطا کرتے ہین

شاہ بغداد کو عرضی لکھکر
ہم کبوتر کو ہما کرتے ہین

وہ نہ ہون دلین اگر جلوہ فزا
اون کے ارمان رہا کرتے ہین

آؤ یا پیر سماؤ ہم مین
یون تصور مین رہا کرتے ہین

جو کہ ہین اہل صفا نام خدا
حکم پر دل کے چلا کرتے ہین

نام لب پر ہے تمہارا یا پیر
دل سے ہم ذکر خدا کرتے ہین

عکس افگن ہو رخ غوث الوریٰ
مست رہتے ہین مئے وحدت سے

دل کا آئینہ صفا کرتے ہین
جو تیرا جام پیا کرتے ہین

دفن بغداد مین ہوا ے شایق
رات دن ہم یہ دعا کرتے ہین

معدن جود و سخا حضرت غوث الثقلین
منبع فضل و عطا حضرت غوث الثقلین

شیفتہ حور کا کوئی ہے پری کا کوئی
آپ پر ہم ہین فدا حضرت غوث الثقلین

اوسکی مشکل وہین حل ہو گئی اللہ اللہ
جس نے ایکبار کہا حضرت غوث الثقلین

آپ سے زندہ ہوا دین متین احمدؐ
محی الدین شان خدا حضرت غوث الثقلین

یہی ٹھیری ہے کہ آپ اپنی عطا کو دیکھین
مین کرون جرم و خطا حضرت غوث الثقلین

کیجیئے کچھ تو مدد منزل عقبیٰ ہے کڑی
اے مرے راہنما حضرت غوث الثقلین

آپ کے ہجر مین بیمار ہون بلوائیے پاس
ہے جو منظور شفا حضرت غوث الثقلین

بعد مردن جو ڈرون قبر کی تاریکی سے
آپ ہون جلوہ نما حضرت غوث الثقلین

آپکا نام وظیفہ ہے غلامون کا یہی
ورد ہی صبح و مسا حضرت غوث الثقلین

اولیا آپکی تعظیم کیا کرتے تھے
قبلۂ اہل صفا حضرت غوث الثقلین

ترس دوزخ نکنم روے نگارے دارم
در وحدت یکتا حضرت غوث الثقلین

عرض یہ ہے رضی اللہ تعالےٰ عنہ
ہمسے راضی رہو یا حضرت غوث الثقلین

اولیا مین ہے شرف آپکو مثل احمدؐ
مرحبا صل علیٰ حضرت غوث الثقلین

نزع مین آپکا دیدار مجھے ہو جائے
ہے یہی شایق کی دعا حضرت غوث الثقلین

خدائے پاک کے دلبر سے دل اپنا لگاتے ہین
تصور مین جو طالب دید کے ہوتے ہین ہم حضرت

کہان تک ارنی قسمت کی قسمت آزماتے ہین
تو ذکر لن ترانی آپکی جلوے سناتے ہین

محبت سچی گر ہوتی اطاعت کرتے حضرت کی
خلاف شرع چلتے ہین عبث الفت جتاتے ہین

جو عشق مصطفےٰ مین چھوڑ دی دنیا کی سب عزت
تو احباب و اقارب اسکو دیوانہ بناتے ہین

نقاب شکل آدم مین چھپین حضرت تو کیا ہوگا
جو ہین پہچاننے والے وہ خود پہچان جاتے ہین

وہ دکھلاتے ہین جنت کے محل مین جھاڑ موتی کے
جو ہجر مصطفےٰ مین آنکھ سے آنسو بہاتے ہین

وسیلہ ہم گنہگارون کا کوئی پوچھتا ہے گر
تو ہم اسکو ادب سے نام حضرت کا سناتے ہین

کسی کروٹ نہین آتی ہے نیند ای احمد مرسل
خیال وصل آ آکر شب فرقت ستاتے ہین

نہ کیون ہم جان و دین اونپر ہون کیون ہم فدا انپر
وہی تو ہین ہمارے جو کہ سب بگڑی بناتے ہین

گھٹا چھائی ہے غم کی یاس جب ہوتی ہے ذلت سے
امید وصل کہتی ہے کہ لے وہ دن بھی آتے ہین

شفاعت کا نشان آگی تو رحمت ہے ہر ایک جانب
خدا کے سامنے کس دھوم سے محشر مین جاتے ہین

چلینگے حشر مین تنگ نہین ڈر سنگ عصیان سے
فدائے قامت حضرت کہین ٹھوکر بھی کھاتے ہین

تبسم کا تھا کبھی پردہ کفن کا ہے کبھی پردہ
جہان سے چھپ کے آئے تھے وہین پھر چھپ کے جاتے ہین

کسی سے دور ہو کر پھنس گئے آفت مین ای شایق
حقیقت تو یہ ہے بگڑی ہوئی صورت بناتے ہین

مضطرب ہون عشق زلف رسالتمآب مین
شام و سحر گذرتی ہے اک پیچ و تاب مین

آئیگی جب ضعیفی تو کاہل بنائیگی
ای نوجوانو کر لو عبادت شباب مین

تشبیہ روئے پاک کی کس طرح دون جناب
روشن ہے صاف دہبہ ہے اک ماہتاب مین

سینہ بسینہ فیض محمد کچھ اور ہے
تجھکو پتا ملیگا نہ ہرگز کتاب مین

سینہ مین دل ہے دل مین پیمبر کا نور ہے
اللہ نے چھپایا اسے کس حجاب مین

رحمت کی سامنے تری ای خالق کریم
میرے بڑے گناہ بھی ہین کس حساب مین

مرجاؤنہین جو اُس رُخ گلگون کی ہجر سے
لوگو کفن کو تر کرو عطر و گلاب مین

جابر دعوت اتنی وہ خندق کی اتنے لوگ
تاثیر کچھ عجب تھی نبی کے لعاب مین

دنیا کے مال کا ہی یہی حال ای غنی
جسطرح سے کہ وہو کا ہی شکل سراب مین

مرکر گناہ گار ہین نادم گناہ سے
منہ کو چھپا لیا ہی کفن کے نقاب مین

جسطرح رخ پہ ابروئے حضرت ہی جلوہ گر
اسطرح کوئی مد نہین ام الکتاب مین

مین باز آؤن کس لئے صہبائے عشق سے
وہ ہی حلال نشہ نہ ہو جس شراب مین

شام فراق پر ہے گمان صبح حشر کا
ہون محو عشق روئے رسالتمآب مین

ہر وقت یہ وظیفہ ہے شائق کو یا خدا
یا مصطفیٰ مجھے نظر آجاؤ خواب مین

آنکھ کہتی ہے مری طالب دیدار ہون مین
جان کہتی ہے فدائے شہ ابرار ہون مین

موت سے کسکو ڈراتے ہو یہ ہی وصل حبیب
اب بلائے جو خدا چلنے کو تیار ہون مین

یہ تصدق ہے پیمبر کی محبت کا تمام
دل پُر داغ جو کہتا ہی کہ گلزار ہون مین

ہجر مین وصل کی لذت مجھے ملجائے گی
یاد احمد کی جو کہدی تری غمخوار ہون مین

خواب مین بھی نہ میسر ہوئی رویت اونکی
بخت خوابیدہ سے افسوس ہی لاچار ہون مین

حشر مین آپ کہین حق سے یہ ہی میرا غلام
مین کہون حق سے پیمبر کا گنہگار ہون مین

ہوگا میدان قیامت مرا گھر کا آنگن
اتنا کہدین جو نبی تیرا طرفدار ہون مین

یاد مژگان ہی ہے شب ہجران ویسی
رات سولی پہ گذرتی ہی سردار ہون مین

اے مسیحائے جہان جلد دکھا دو صورت
شب ہجران ہی کئی سال سے بیمار ہون مین

حشر مین ہون گے جو مایوس گنہگار تمام
رحمت اللہ کی چلائیگی غفار ہون مین

داغ عشق شہ ابرار مجھے کافی ہے
کون کہتا ہے مجھے طالب دیدار ہون مین

مئے الفت نے کیا بے خبر ایسا مجھکو
مست ہو ہوش ہون بیہوش ہون ہوشیار ہون مین

آپ ہی اپنے کرم سے مجھے بلواؤ قریب
ورنہ ہر طرح سے مجبور ہون ناچار ہون مین

اپنے شائق کو بلا لیجئے مدینہ جلدی

وہ یہ کہتا ہے کہ اب جینے سے بیزار ہون مین

یاالٰہی اپنا حال زار ہین کس سے کہون
دور ہین مجھ سے شہ ابرار ہین کس سے کہون

بیکسی جسدم ستاتی ہے شب فرقت مجھے
پوچھتا ہون دلسی غمخوار ہین کس سے کہون

ہجر کا درد نہان قابل نہین اظہار کے
جانتے ہین احمد مختار ہین کس سے کہون

مین نے کیا دیکھا تصور مین نبی کی کچھ نہ پوچھ
دم بخود ہون یارکو اظہار ہین کس سے کہون

زلف و روئی پاک کی ہے یاد مین جو پیچ و تاب
سچ بتاؤ کافر و دیندار ہین کس سے کہون

بخشوانا حشر مین کہکر خدا سے یا نبی
دلکی حالت ای مری دلدار ہین کس سے کہون

کیا بتاؤن حال تم سی دوستو ہون ناتوان
بات ہی کرنی ہے جب دشوار ہین کس سے کہون

ہجر مین جو کچھ گذر جاتی ہے مجھ پر یا نبی
دلکی حالت ای مری دلدار ہین کس سے کہون

صورت اغیار ہین باطن ہین سب دنیا کے یار
کسکو سمجھون ہای میرا یار ہین کس سے کہون

تو نہ بخشے حشر مین گر عاصیون کو بے سبب
تو ہی بتلا رحمت غفار ہین کس سے کہون

تنگ ہے جینے سے شایق جلد بلواؤ عرب
گرنہ بولون آپ سے سرکار ہین کس سے کہون

جدائی نبی کی گوارا نہین
مگر کیا کرین کوئی چارا نہین

کہون کیون رسول خدا حال زار
یہ کب آپ پر آشکارا نہین

فدا کرکے روئے پیمبر پہ دل
کہینگے کہ تم سے پیارا نہین

بہروسہ ہے دنیا مین جسپر ہمین
پس مرگ وہ بھی ہمارا نہین

اسی کا ہے رونا ہمین رات دن
کہ طیبہ مین اپنا گذارا نہین

لگا دیجے پار اے شہِ دوسرا
ہمین بحر غم سے کنارا نہین

مرے خانۂ دل کے مالک ہین آپ
کسی کا کچھ اس پر اجارا نہین

نہین ہوگی حل اُسکی مشکل کبھی
نہین جس نے حضرت پکارا نہین

دکن مین رہین ہم مدینہ مین آپ — یہ ظاہر کی دوری گوارا نہین
کرم کی کبھی ہو ادہر بھی نظر — بہلا کیا مین خادم تمہارا نہین
یہ کیون سوز و فرقت سے ہو مضطرب — مرا دل تو واللہ یارا نہین
کہون سونگھ کر زلف حضرت کی بو — یہ کیا غیرت مشک سارا نہین
نہ اسباب دنیا سے دل کو لگا — یہ آئے گا ہمراہ پیارا نہین
خفا کیون ہو حضرت کیا میتے کیا — تصور مین بھی اب نظارا نہین

کہے نعت کیا مشتاق دل حزین
کہ مدح پیمبر کا یارا نہین

کیا کہین ہجر مین کس طرح بسر کرتے ہین — یا نبی جیسی گذرتی ہے گذر کرتے ہین
شافع حشر جو آتا ہے تو کیا حشر کا ڈر — ہم تو بھولے سے نہین خوف خطر کرتے ہین
اسمین رہتے ہین وہ منظور نظر خالق کے — اس لئے ہر گھڑی ہم دلپہ نظر کرتے ہین
آئے خواب مین اک دن تو محمد پیارے — ہجر کی شب یہی کہہ کہکے بسر کرتے ہین
اونکی آنکھون کے تصور مین دل خستہ کو — رات دن ہم ہدف تیر نظر کرتے ہین
نہین ہوتا ہے برے وقت کسی کا کوئی — ہائے احباب و اقارب سبھی حذر کرتے ہین
آپکی شکل پہ جو دل سے فدا ہین حضرت — وہ کسی پر نہین بھولے سے نظر کرتے ہین
اپنا کعبہ ہے یہی اپنا تو قبلہ ہے یہی — خوابمین طوف رخ خیر بشر کرتے ہین
آپ آجائے دل مین تو نکل جائین گے — ورنہ ارمان یہ خالی نہین گھر کرتے ہین
نزع مین کہتا ہون رو رو کے یہی ہر ہر سے — مرے سرکار کو اب کون خبر کرتے ہین
دور ہین آپ سے رونا تو اسی کا ہی ہین — ہائے وہ لوگ جو طیبہ مین بسر کرتے ہین
یاد طیبہ مین مین روتا ہون الٰہی گھنٹون — چاہو دل بیٹھکے جب ذکر سفر کرتے ہین
جوش پر آتی ہے اللہ کی رحمت ابدل — روکے آنکھون کو گنہگار جو تر کرتے ہین

جانتا ہون مری خورشید کی ہین ذرے
دعوی حسن عبث شمس و قمر کرتے ہین

آجکل کہتا ہے رہ رہ کے یہ مشتاق کا دل
سال آیندہ مدینہ کا سفر کرتے ہین

پیارے احمد سے دل لگاتے ہین
کام قسمت کے ہم بناتے ہین

رو رہے ہین فراق مین حضرت
آپ کسدن ہمین ہنساتے ہین

خوف کیا ہے وسیلہ حضرت
اپنی بگڑی وہی بناتے ہین

یا خدا بدلے وصل سے فرقت
روز صدمے نئے اٹھاتے ہین

آتے ہین جب خیال شعلہ رخ
اور دل کو مرے جلاتے ہین

یا محمد جو کوئی کہتا ہے
ہم وہین اپنا سر جھکاتے ہین

روٹھتا ہون جو ہجر حضرت مین
اون کے ارمان مجھکو مناتے ہین

دم ہے آنکھون مین اب تو آؤ نظر
یا نبی اب عدم کو جاتے ہین

یاد کرتے ہین رات بھر تم کو
بخت خفتہ کو یون جگاتے ہین

اتنا کہدے صبا پیمبر سے
یاد فرماؤ ہم بھی آتے ہین

بھول جاتا ہون مین دو عالم کو
مجھ مین اسطرح وہ سماتے ہین

منہ خدا کو دکھائینگے کیا ہم
حشر مین خالی ہاتھ جاتے ہین

یاد کرکے گیسوئے حضرت
دل مین ہم پیچ و تاب کھاتے ہین

روتے ہین اون کو دیکھکر مشتاق
جو کہ طیبہ دکن سے جاتے ہین

فدائے روئے شاہ انبیا ہون
مگر گلزار طیبہ سے جدا ہون

بظاہر شکل انسان ہین پیمبر
ادا کہتی ہے ہین شان خدا ہون

کرم فرماؤ اب تو یا محمد
خطا اون سے سزاوار عطا ہون

خوشی مجھکو کبھی ہے اور کبھی غم
کہ ہین ما بین امید و رجا ہون

خدا کے واسطے صورت دکھادو
بہت کچھ مضطرب یا مصطفے ہون

نبی سے عرض کرنا جا کے طیبہ
جدائی سے پریشان ای صبا ہون

ہے وہین جلوہ افگن نور حضرت
وہ میرا اور مین اوسکا آئینا ہون

ڈرون کیون روز محشر سے الٰہی
کہ مین بھی امت خیر الورا ہون

یہی ٹھیری ہی بات اے جان عالم
خدا چاہے تمھین ورمین بھی چاہون

تصور مین رخ و زلف و تبی کے
کبھی مین برق ہون گاہی گھٹا ہون

مجھے رونا ہے اسکا ہائے شایق
بہت پیارے پیمبر سے جدا ہون

تجھین سر طور پیار کی باتین
پوچھو موسیٰ سے یار کی باتین

مجھ سے مل آکے یا مجھے بلوا
ہین تری اختیار کی باتین

لب تربت سے ہم دعا دینگے
سن لو اس خاکسار کی باتین

ہائے منصور کھا گئے ٹکڑے
وہ کوئی کہتا ہے یار کی باتین

صدق و حلم و شجاعت و انصاف
سیکھیے چار یار کی باتین

بارہوین سال اوبھر گیا جوبن
چھپتے ہین ہو تہار کی باتین

روز و شب جا کے غیر کے گھر کو
کھو نہ اپنی وقار کی باتین

گالیان دے رہا ہے دل لیکر
لو سنو اور یار کی باتین

خوشنوا خوش بیان ہی طوطی دل
سنئے باغ و بہار کی باتین

حال دل کھلگیا ملی جو نظر
ہو ئین معلوم تار کی باتین

کیا نکرین سے کرینگے جواب
خاک جانین مزار کی باتین

تیر مژگان سے ہے ارادہ قتل
ہو رہی ہین شکار کی باتین

وصل کی رات تھوڑی باقی ہے
پھر کرو مجھ سے پیار کی باتین

یاد رکھو عجب ہین پند آمیز
آصف مدظلہ العالی روزگار کی باتین

مان اوبت تجھے خدا کی قسم
دل امیدوار کی باتین

مین بُرا ہون مگر نکر مجھے دور
ہین بھی گل سے خار کی باتین

اچھے دل مین برائی آئے گی
نہ سُنا کر ہزار کی باتین

عاصیون کو سنا نہ اے واعظ
حال دوزخ کا نار کی باتین

کبر و نخوت نہ ہو فقیرون مین
یہ تو ہین مالدار کی باتین

جو سنے گا وہ مضطرب ہوگا
شایق بے قرار کی باتین

اے منبع فیض و جود و سخا حضرت سلطان محی الدین
اے معدن لطف و حلم و حیا حضرت سلطان محی الدین

کس طور بھلا اے جان جہان اوصاف تری ہون مجھسے بیان
کیا مدح لکھے دیوانہ ترا حضرت سلطان محی الدین

ہے دل کا مکان ویران پڑا گلزار بنا جاؤ مولا پر
نعلین مبارک کا صدقہ حضرت سلطان محی الدین

صدمے کب تک فرقت کے سہے رنجور کہو تو کس سے کہے
بلوا لو مجھے روضہ پہ شہا حضرت سلطان محی الدین

ہے آرزو اتنی اب مری مولیٰ یہ تمنا ہو پوری
بغداد دکھا دو بہر خدا حضرت سلطان محی الدین

اب ہند سے دل بے زار ہوا ہین بہر سفر تیار ہوا
تھوڑی سے ملے بغداد مین جا حضرت سلطان محی الدین

اے بحر کرم اے بحر عطا سیراب مجھے فرمائے گا
دیدار کا مین پیاسا ہی رہا حضرت سلطان محی الدین

شایق ہے تجھے کس بات کا ڈر صدیق ہین تیرے پلہ پر
اور اون کی مدد پر سیدنا حضرت سلطان محی الدین

در آئے نظر حقۂ لعل یمنی مین
جب وہ دہن سرخ کھلا خندہ زنی مین

آفات سہا کرتے ہین دنیاوی دنی مین
راحت کسے ملتی ہے غریب الوطنی مین

ہین عاشق و معشوق بھی یکتائے زمانہ
وہ دلشکنی مین تو یہ توبہ شکنی مین

کہتے تھے یہی ہاتھ اٹھا کر مجھے ہر جا
اب فائدہ کیا بعد فنا سینہ زنی مین

بسمل ہون ازل سے نگہ مصطفوی کا
مرا دل مضطرب ہے برچھی کی انی مین

یہان دولت دنیا ہی ہے وہان دولت عقبیٰ
شایق یہی بس فرق ہے محتاج و غنی مین

پھولون کے رسن ہار ہین عشاق کو ولین
اوس گل کا نیا رنگ ہے گل پیرہنی مین

وان عہد جو توٹا تو یہان قلب سبھی توٹا
ہے دلشکنی آپ کی پیمان شکنی مین

یک بوسہ ملے حسن خدا داد کا صدقہ
کیا کچھ محتاج کا حق مال و غنی مین

دل کھو لگے اُس گل سے نکی بات بھی مین نے
اوس نے تو اوڑایا ہے مجھی خندہ زنی مین

کیون دیکھتے ہین آپ ہو بن تان کے مجھکو
یہ مان گیا شق ہے شمشیر زنی مین

چڑھتی ہے تپ ہجر مجھے درد کی سوجھی
یاد آیا مزا نزع کا اعضا شکنی مین

مردار وو ملّا مین ہوا مرغ دل اپنا
ناصح کی نصیحت مین تری طعنہ زنی مین

پھنستا ہی رہا الفت و ندان مین مرا دل
شیشہ یہ کھٹکتا رہا ہیرے کی کنی مین

بوسے وہ لئے لعل کئے ہمنی ترے لب
یون آگ لگائی ہے عقیق یمنی مین

ہم خواب مین ہین کرتے ہین پھر سیر دو عالم
آزاد رکھا روح کو قید بدنی مین

جو ابر برستا نہین وہ آگ مین جائے
خو چاہے بخشش کی ہر یک مرد غنی مین

یون توڑ مرا دل ہو نئی رنگ سے پیدا | غنچہ کی چٹکنی کی صدا دل شکنی مین
سید جو ہو ن کچھ سیکھ لین عادات محمدؐ | ہو فخر نسب کا نہ حسیبی حسنی مین

شایق تو اٹھا ہاتھ خدا سے یہ دعا مانگ
دم نکلے مرا الفت مکی مدنی مین

ہمین طیبہ مین بلوا لو تمہین ہم یاد کرتے ہین | دکن مین کس لئے مٹی مری برباد کرتے ہین
ترالے ڈھنگ سے ہم اپنا گھر آباد کرتے ہین | نبی کی یاد مین اپنے خدا کو یاد کرتے ہین
او سیدم تجھکو شادی مرگ ہو جائے عجب کیا ہے | سکولی اگر یہ کہدے کہ تجھکو حضرت یاد کرتے ہین
تری تصویر اللہ ہی اوتاری تو اوتر آئے | سکونت ایسی جگہہ پر مانی و بہزاد کرتے ہین
چلو محشر مین سجدے مین گرو جلدی سے بخشاؤ | گنہگاران امت وہین فریاد کرتے ہین
صبا تجھکو قسم دیتے ہین ہم عشق محمدؐ کی | بھلا سچ سچ بتا حضرت بھی ہمکو یاد کرتے ہین
مرے دل کی مکانین لامکانکی رنگ پیدا ہین | نبی اگر خدا کے گھر کو اب آباد کرتے ہین
یقیناً ایک نیکدن پاس قدمون کے بلا لین گے | کبھی محنت کسی کی مصطفےٰ برباد کرتے ہین
امید وصل کہتی ہے دل ناشاد سے ہر دم | مدینہ چل رسول اللہ تجھکو یاد کرتے ہین
فرشتون نے یہ کہکر روح کھینچی نزع مین میری | غلام مصطفےٰ کو آج ہم آزاد کرتے ہین
یہ کسکی لائی ہین تصویر اپنے ساتھ مرقد مین | نکیرین آج کیون شور مبارکباد کرتے ہین
مرا از قبر تا سر تا بنگری درد و مصیبت را | ترے عشاق روضہ پر کھڑے فریاد کرتے ہین
گذرتی ہے عجب کچھ لطف سے فرقت مین بھی میری | مین اون کو یاد کرتا ہون وہ مجھکو یاد کرتے ہین
چلا چل حکم احمد پر نہ لا کچھ دل مین شک اپنے | کلام حق سمجھ اوسکو جو وہ ارشاد کرتے ہین
بچانا نزع کی تکلیف سے مجھکو خداوندا | ترے بندے ہین او تجھکو ہمیشہ یاد کرتے ہین

غزل جب نعتیہ لکھتا ہو تم ہین ہر وقت ای شایق
نبی کا عشق کہتا ہے ہم اس پر صاد کرتے ہین

محمد ہم تمہارے چشم کو ابرو کو کیا سمجھیں
منور اسکو سمجھیں اوسکو اختر کی ادا سمجھیں

زمین پر رہنے والے کو فلک سی کیا تناسب ہی
اسے مد اوسکو ہم نقطہ کلام اللہ کا سمجھیں

کلام حق سے بڑہکر رتبہ ہے محبوب خالق کا
اسے شاخ خمیدہ اوسکو نرگس کی قضا سمجھیں

گلی جس کی ہو جنت اوسکو کیا گلزار سی نسبت
اسے طاق حرم اور اوسکو ہم قبلہ نما سمجھیں

جسے سجدہ کرے کعبہ اوسی کعبہ سی کیا مطلب
سپر کا پھول اوسکو اوس کو خم شمشیر کا سمجھیں

جو ہو نور خدا تشبیہ ان چیزوں سی کیا اوسکو
اسی قوسین سمجھیں اوسکو عرش کبریا سمجھیں

کدہر قوسین کا جھگڑا کہاں کی عرش کی باتیں
اسے کوثر کا جام اوسکو خم دست عطا سمجھیں

اسے بھی رہنے دو محشر کی دن تک ملتوی حضرت
یہ موج مئے ہی اوسکو میکدہ توحید کا سمجھیں

ملی تشبیہ آخر من رانی سے یہ ای شایق
اسے چشم خدا اور اوسکو ابروئے خدا سمجھیں

اے شان ختم المرسلین گا ہے نظر بر من فگن
محبوب رب العالمین گا ہے نظر بر من فگن

ان التیا دیع ابصا یومًا الی رض الحرم
کر عرض ای سلطان دین گا ہو نظر بر من فگن

سوئے مدینہ کردہ رو گویم بصد عجز و نیاز
ای رحمت اللعالمین گا ہے نظر بر من فگن

کہتا تھا حسن مصطفےٰ خود فخر سے معراج مین
اے میرے صورت آفرین گا ہو نظر بر من فگن

محبوب حق منظور حق معشوق حق مطلوب حق
ای سب حسینوں کی حسین گا ہو نظر بر من فگن

اے ناز تو راز خدا انداز تو شان خدا
اے کبریا کے نازنین گا ہو نظر بر من فگن

محشر مین کہدونگا یہی جاکر حضور مصطفےٰ
اے حشر کے مسند نشین گا ہو نظر بر من فگن

محشر مین مجھکو دیکھہ لو گھبراکے جب چلا اٹھو
اے خسرو فرق نشین گا ہو نظر بر من فگن

سرکار کی بانکی ادا معراج کی شب دیکھہ کر
کہنے لگے یہ حور عین گا ہے نظر بر من فگن

یہ ہند مین کبتک ہون کیون ہجر کی صدمے سہون
تا کے جیان تا کے چنین گا ہے نظر بر من فگن

حامی ہین محبوب خدا کیا فکر شایق نزع کی

کہدون گا وقت واپسین گا ہے نظر مین نگین

وہ ولین چھپ رہتی ہین وہ وہ لگے مکین ہین
آزاد جو مشہور تھے اب خانہ نشین ہین

ہے وصل مین بھی عجز و تکبر کی لڑائی
ہم پاؤن پڑے جاتی ہین وہ چین بہ جبین ہین

اوس نے یہ کہا تذکرہ وصل پہ ہنسکر
ہم ایسی بُری باتون سے آگاہ نہین ہین

رہ رہ کے مرے دلین یہ آتی ہین صدائین
ہم تو ترے نزدیک ہین کچھ دور نہین ہین

نزدیک اگر ہو تو نظر آؤ ہمین بھی
ورنہ کہو ہم ترے شہ رگ کی قرین ہین

اے جذب محبت تری صدقے تری قربان
لا کھینچ کے اون کو جو تری پاس نہین ہین

کیون اونکی طلب چھوڑ کے ہون طالب جنت
زاہد ترے حورون مین یہ انداز نہین ہین

محشر مین نگاہون سے مری چھپ نہین سکتے
بے پردہ نظر آئین گے جو پردہ نشین ہین

اس نے یہ کہا بزم مین آتے ہی جھک کے
گھبراتے تھے ہم جن سے وہ حضرت تو نہین ہین

اپنے بھی پرائے ہوئے اس عشق کے ہاتون
دل اس لئے یہ کہتا ہے کہ ہم اور کہین ہین

شایق تری باتون مین حسینون کی ادا ہے
انداز محبت کے کہین چھپتے نہین ہین

ڈر نہین ہے حشر کا گو مین سیہ کار نہین ہون
یا نبی مین تیرے گیسو کی گرفتار نہین ہون

کہنی ہے یا نبی مین تیرے غمخوار نہین ہون
تو مری یار نہین ہے اور مین تری یار نہین ہون

اے خیال مصطفٰے بے اعتنائی تا کجا
تو مرا مطلوب مین تیری طلب گار نہین ہون

جنس عصیان دیکھکر محشر مین رحمت نے کہا
اے گنہگار آ او ہر مین بھی گنہگار نہین ہون

حسرت و ارمان کا مجمع دیکھکر کہتا ہے دل
گویا مین اک پھول ہون در قید سو خار نہین ہون

آب و باد و خاک و آتش سے کہا یون روح نے
جلوہ گر مین نور بنکر چار در بار نہین ہون

تیری ادنیٰ سی توجہ بس ہے بخشش کے لئے
یا محمد گو کہ مین اعلیٰ گنہگار نہین ہون

مجھکو رحمت نے بچایا روز محشر کہکے یہہ
وہ گنہگار نہین کب ہی مین گنہگار نہین ہون

ناز بردارون کا ہے اللہ مین کیا چیز ہون
ہان مگر اتنا تو ہے نعلین بردارون مین ہون

شکر ہے یا مصطفےٰ مر کر تو یہ رتبہ ملا
عشق کہتا ہے ترا مین بھی عزادارون مین ہون

مصحف عارض پہ تیری کیا ہے یون ابرو کا خم
مد بسم اللہ ہون قرآن کے پارون مین ہون

کیا کہون مین سوزش ہجر نبی کی سوزشین
صورت بیمار مین بیچین انگارون مین ہون

رمز خیر الماکرین کہتا ہے مجھ سے صاف صاف
تو بڑا مکار ہے مین چھوٹے مکارون مین ہون

مست شایق کو بھی کردی چشم میگون کو خدا
یا رسول اللہ ازل سے تیرے میخوارون مین ہون

نقش ہے تقدیر کا رنگ ستم ایجاد مین
میری بربادی بھی شامل ہو گئی بیداد مین

وہ بھی نکلی جو کہ حسرت تھی دل ناشاد مین
سر مرا کٹ کر گرا جیب دامن صیاد مین

کیون نہ ہو انداز مایوسی مری فریاد مین
حسرتین کیا کیا بھری ہین اس دل ناشاد مین

صورت موجد نہان ہے صنعت ایجاد مین
حسن صناع ازل ہے حسن آدم زاد مین

کم سنی سے کوچۂ قاتل مین ہون مین سر بکف
پرورش پائی ہے گویا دامن جلاد مین

زلف کسنے بھی نہ پائی تھی پریشان ہو گئے
دام سے پہلے ہی آئے ہمدم صیاد مین

تیری صورت تیری ہم صورت بنا ہی کیا مجال
حوصلہ اتنا کہان ہے مانی و بہزاد مین

آنکھ مین آنسو جگر مین درد لب پر آہ سرد
دین و دنیا سے گئے آداب تمہاری یاد مین

جو یہان سے چل بسا پلٹا نہین پھر اسطرف
کونسی دلچسپ بستی ہے عدم آباد مین

ایک جان ناتوان پر سیکڑون ظلم و ستم
مشق کا تختہ بنے مشق ستم ایجاد مین

سننے والے لوٹ جاتے ہین جگر کو تھام کر
تیری شوخی کی ادائین ہین مری فریاد مین

تیری ابرو کی ادا سے کیون نہ دل ہو چاک چاک
یہ خلش آئی کہان سے خنجر فولاد مین

ایک جلوہ ایک صورت ایک رنگی ہے نہان
آب مین اور آگ مین اور خاک مین اور باد مین

تذکرہ نے وصل کے ہم پر ستم ڈھایا نیا
اور مدت بڑھ گئی اقرار کی میعاد مین

ہائے شایق بیٹھے بٹھلائے یہ تم کو کیا ہوا
کچھ تو بولو اسقدر روتے ہو کسکی یاد مین

وہ نور چمکتا تھا جو حُسنِ ازلی مین
ظاہر ہے رخ پاک رسول عربی مین

دم تن سے مرے یون ہو جدا ہجر نبی مین
ہو نعش یہان روح مدینہ کی گلی مین

دنیا کا بھروسہ نہ غنا کا ہے سہارا
کیا فرق پس مرگ دنی اور غنی مین

پردے کو ذرا آنکھون سے سرکاؤ طبیبو
بیمار ہون مین الفتِ چشمان نبی مین

للّٰہ مدد کیجئے رہرو ہون عدم کا
ہے خوف مسافر کو غریب الوطنی مین

کیا خوف سیہ کاری کا اے زاہدو ہم کو
چھپ جائینگے ہم دامن گیسوئے نبی مین

ہو وحشت گیسوئے نبی ہم کو مبارک
خلعت کا مزا ملتا ہے اس جامہ دری مین

بازار قیامت مین جنس شفاعت
سودا یہ ملا ہے مجھے سودائے نبی مین

پہونچون جو مدینہ تو وہین موت بھی آئے
اک اور تمنا ہے تمنائے ولی مین

مکہ ہوا مولد تو مدینہ ہوا مدفن
دونون صفتین ہین مری مکی مدنی مین

دم تن سے جو نکلے تو تری رخ پہ نظر ہو
حسرت یہی دل مین یہی ارمان ہے جی مین

ہو جاتا تھا روشن جو ہوتا ایک مکان بھی
تھی طور کی بجلی کی چمک اُن کی ہنسی مین

سید جو ہون کچھ سیکھ لین عادات محمدؐ
ہو فخر نسب کا نہ حسینی و حسنی مین

شایق تو اُٹھا ہاتھ خدا سے یہ دعا کر
دم نکلے مرا اُلفت مکی مدنی مین

تصور نبی کا جمائے ہوئے ہین
خدا سے نظر ہم ملائے ہوئے ہین

فدا کیون نہ ہون روئے احمد پہ ہر دم
اسی مین تو کچھ راز پائے ہوئے ہین

کہینگے یہ طیبہ مین جا کر نبیؐ سے
گنہگار اب در پہ آئے ہوئے ہین

دکھا خواب مین شمع رخسار حضرت
خدا سے یہی لو لگائے ہوئے ہین

پس مرگ ہوتا ہے وصل پیمبرؐ
کہون کیون نہ وصل علیؑ یا محمدؐ
گنہگار و بس فخر جنت مین اتنا
کبھی اک نظر ہوا و ہر بھی پیمبر
کرین وصف کیا اونکی ابرو کے خم کا
ہوا دل جو گلزار اسے داغ الفت
عجب کیا کہون نزع مین مرتے مرتے
یقیناً اوسے ہوگا دیدار حضرت
ستا اور ہم کو نہ اے ہجر احمدؐ

نہا دھو کے خوشبو لگائی ہوئے ہین
وہ آنکھو نمین ولین سمائی ہوئے ہین
محمدؐ کے ہم بخشوائے ہوئے ہین
دل آئینہ اپنا بنائے ہوئے ہین
اسی فکر مین سر جھکائے ہوئے ہین
یہ سب تیری ہی گل کھلائے ہوئے ہین
جسے چاہتا تھا وہ آئے ہوئے ہین
جو دیدے سے آنسو بہائے ہوئے ہین
کہ ہم تو ازل سے ستائے ہوئے ہین

جنہین پردہ پوشی کا دعوی تھا نقائق
وہ بے پردہ آنکھون مین آئے ہوئے ہین

تب ہجر پیمبر مین جو ہم دن رات چلتے ہین
بہار آئی چلے صحرا کو دیوانے محمدؐ کے
ہے عشق رسول اللہ سے جو ست ہین ابدل
بلا لینگے نبی گھبرا نہ تو صدمون سی فرقت کے
فدا آئینہ عارض ہے جو ہین آپ کے حضرت
یہ کسکا وصل ہوتا ہے جو مر کر جیتے ہین دلھن
تمہارے دیکھنے والونکی ہے حضرت عجب حالت
جو وارفتہ ہین رفتار رسول اللہ کی ابدل
جو طالب رویت حضرت کی ہین کب سوتی ہین شبکو
ہماری دستگیری ہر گھڑی جب کرتے ہین حضرت

گناہ اپنا پسینہ بن کی قطرونمین نکلتے ہین
مدد ای بیکسی پہلے پہل گھر سے نکلتے ہین
عجب بانکی ہے چال انکی نرالی چال چلتے ہین
ہزارون کوہ غم مرودنکی سر پہ آکی ٹلتے ہین
سکندر سی بھی وہ اپنی نہین قسمت بدلتے ہین
کفن پہ پھول رکھتی ہین بدن پر عطر ملتے ہین
سنبھلتے ہین تڑپتے ہین تڑپتے ہین سنبھلتے ہین
صراط حشر پر سے پاؤن انکی کب پھسلتے ہین
زبان پر یا محمد ہر طرف کروٹ بدلتے ہین
تو اعدا ہائے رو رو کر کف افسوس ملتے ہین

ذرا تو غور سے دیکھو حدیث من رانی ہین
عجب پہلو نکلتے ہین عجب مطلب نکلتے ہین

منا لے اپنے دیوانے کو اے یار رسول اللہ
کہ ان تکلیفون سے فرقت کی وہ رہ رہ کر مچلتے ہین

دکھا دو نزع مین یا مصطفیٰ ہمکو جمال اپنا
کہ ہین کچھ دم کے مہمان اشک آنکھون سے جو ڈھلتے ہین

خیال آتا ہے جب رفتار شاہ دین کا اے شایق
مرے ارمان دلمین رہ کے پھر دلکو مسلتے ہین

یا نبی ہر دم ہون آفت مین کرون تو کیا کرون
جان لیتی ہے یہ فرقت مین کرون تو کیا کرون

آپ ہین آگاہ میرے حال سے یا مصطفیٰ
پھر بیان اپنی مصیبت مین کرون تو کیا کرون

جاؤ مرقد سے کہ ہے دلدار حق آتا مرا
اے نکیر و تم سے حجت مین کرون تو کیا کرون

مضطرب کیونکر نہ ہون ہجر نبی مین دوستو
خود ہی بے قابو طبیعت مین کرون تو کیا کرون

یاد رفتار نبی نے کر دیا پامال دل
کیون نہین اوٹھتی قیامت مین کرون تو کیا کرون

خواب مین آکر جگا دو اپنی ٹھوکر سے اسے
سو رہی ہے میری قسمت مین کرون تو کیا کرون

آپکی ہی یاد لیتی ہے مری جان یا نبی
ہر گھڑی ساعت بساعت مین کرون تو کیا کرون

چہرۂ پر نور پر آنکھین ٹھہرتی ہی نہین
مصحف رخ کی تلاوت مین کرون تو کیا کرون

مین گدائے کوئے احمد ہون یہی ہے فخر بس
آرزوئے بادشاہت مین کرون تو کیا کرون

گو بہت سے ہین گنہ لیکن نہ فرمانا یہ آپ
تیری عصیانکی شفاعت مین کرون تو کیا کرون

مجھکو بلواتے نہین خود مین نظر آئے یہان
کچھ نہین وصلت کی صورت مین کرون تو کیا کرون

مال فانی پہ موا جاتا ہے دل یا مصطفیٰ
ایسے نادان کو نصیحت مین کرون تو کیا کرون

خاکساری کس لئے پیدا ہوا ہون خاک سے
جان کر پھر کبر و نخوت مین کرون تو کیا کرون

دل یہی کہتا ہے شایق سچ یہی ہے اسکی بات
سرور عالم کی مدحت مین کرون تو کیا کرون

وصف سردار دو عالم کیا کرین
مدحت شاہ مکرم کیا کرین

ہے ابیت عند ربی جسکی شان ۔۔۔ اوس شہ دین کی ثنا ہم کیا کرین
ہو مرید لاتخف جب حکم پیر ۔۔۔ پھر بھلا خوف جہنم کیا کرین
دیکھکر اون کو نکلجاتا ہے دم ۔۔۔ سورۂ اخلاص پھر دم کیا کرین
امت احمد ہین موسٰی ہم نہین ۔۔۔ لن ترانی سن کی ہر دم کیا کرین
دولت دیدار ہے ہم کو نصیب ۔۔۔ لیکے اب دینار و درہم کیا کرین
یار اور اغیار سارے چل بسے ۔۔۔ کسکی شادی کسکا ماتم کیا کرین
شہر طیبہ مین بلا لیجیے حضور ۔۔۔ ہند مین بے یار و ہمدم کیا کرین
جان و دل صدقے کرین اس شاہ پر ۔۔۔ اور کم اس سے بھلا ہم کیا کرین

بخشوانا اپنے شایق کو ضرور
یوہ نہ فرمانا کہ اب ہم کیا کرین

جسکو اے دوست خبر شب تار نہین ۔۔۔ میرا ایمان تو یہ ہی کہ وہ بیدار نہین
شب معراج لڑی آنکھہ نبی کی کس سے ۔۔۔ تجھسے تشبیہ تو کچھ نرگس بیمار نہین
کسکا دل ہی جو نہین اوکے گیسو مین بنی ۔۔۔ کون اس دام محبت مین گرفتار نہین
یاس و حسرت کی سوا روز و شب فرقت مین ۔۔۔ کوئی غمخوار نہین کوئی مددگار نہین
مرے ساقی تری آنکھون کی ہین سب متوالے ۔۔۔ کون ہی جو کہ مئی عشق سی سرشار نہین
آپ ہر حیلے سے خادم کو بلا سکتے ہین ۔۔۔ یا کہ خود چاہین تو ملنا کوئی دشوار نہین
لیچلے سوے جہنم جو فرشتے مجھکو ۔۔۔ رحمت حق نے صدا دی یہ گنہگار نہین
کیون بلاتی نہین طیبہ مین مجھے یا احمد ۔۔۔ کیا حضوری کے تئین یہ سگ سرکار نہین
آپ کیون بھول گئی مجھکو بسان اغیار ۔۔۔ مین فدا آپ پہ کیا احمد مختار نہین
یا نبی آنیکا ہر دم ہے بھروسہ ہمکو ۔۔۔ حشر مین بھولکے فرمانا نہ زنہار نہین
باوۂ عشق پیمبر سے جو مدہوش ہوے ۔۔۔ اون سا دنیا مین کوئی دوست ہوشیار نہین

آئینگے حشر مین مایوس جو ہر جا سے	صاف فرمائینگے حضرت مجھی انکا رنہین
مین کہونگا ملک الموت سے ابھی نزعین یون	ٹہیرو ٹہیرو ابھی آئی مری سرکار نہین

کس پہ شایق نہ چلی تیغ ادائی نبوی
وہ مسلمان ہی نہین جو جگر افگار نہین

وہ رہ رہ کے طاق حرم دیکھتے ہین	نبی کی جو ابرو کا خم دیکھتے ہین
گنہگار ہوتے ہین جب ہو کے نادم	وہین شان ابر کرم دیکھتے ہین
وہ بھولیسے دیکہین نہ حورونکی صورت	پیمبر جو تیرے قدم دیکھتے ہین
ہر اک کی ہے صورت مین نور پیمبر	ہر اک مین او نہین کو ہم دیکھتے ہین
جوانی مین حضرت کے ہر دم آلہی	غم و درد و رنج و الم دیکھتے ہین
گنہگار اس ضد پہ بیٹھے ہین یارب	قیامت مین تیرا کرم دیکھتے ہین
ہم اپنی ہی آنکھون کے لے کر بلائین	تصور مین اون کو بہم دیکھتے ہین
ملے گی تمہین راہ مقصود اے دل	جو حضرت کا نقش قدم دیکھتے ہین
جدائی مین لے لیکے نام پیمبر	سوئے طیبہ ہم دمبدم دیکھتے ہین
خدائی کے جلوے ہین اون کو میسر	جو اپنی خودی کو بھی کم دیکھتے ہین
تصور نہین اون کو باغ جنان کا	جو رخسار شاہِ اُمم دیکھتے ہین
بلا لو مدینہ مین یا شاہ جلدی	وطن مین بہت رنج و غم دیکھتے ہین
سمجھ لیتے ہین جوش مین آئی رحمت	گنہگار جب چشم نم دیکھتے ہین
ہمین بخشدے تیری رحمت کے صدقے	خطاؤن کو اہل کرم دیکھتے ہین

پہونچ جائین طیبہ مین شایق اگر ہم
شہنشاہ دین کے قدم دیکھتے ہین

جلوہ افگن ہو جو نور شہ جیلان دل مین	کوئی باقی نہ رہے حسرت و ارمان دل مین

دین و ایمان کی ترقی ہے جو منظور تمہین
غوث اعظم کی محبت رہے پنہان دلمین

حق ہی کہتے ہین جو سب ساتھ ہی دولہا کی برات
اون کے ہمراہ خدائی کا ہو سامان دلمین

سوزش ہجر نے وہ آگ لگائی حضرت
دل ہے آتش مین کہ ہو آتش سوزان دلمین

سب پہ روشن ہی جو کچھ فرق ہی مجھ مین او سمین
آگ تا لو مین لگی شمع کے اور یہان دلمین

دونون ہاتھون سی سنبھلنے نہین ست احمد
کفر و دین سی نہ کہلا سر ہے جو پنہان دلمین

کبھی بغداد مین بلوا کے دکھا دو جلوہ
رہ نہ جائے پس مردن کبھی ارمان دلمین

دو نو عالم کی یہین سیر میسّر ہو جائے
غور سے دیکھی اگر حضرت انسان دلمین

مرے رہبر کہے ہر آئینۂ عارض کی صفا
خضر دیکھینگے تو ہو جائینگے حیران دلمین

اس گلستان سے چلے جاتی ہین خالی دامان
کوئی آنکھو نہین سمایا نہ کوئی یہان دلمین

موت آئے مری یا پیر تو یون نکلے دم
لب پہ ہو نام ترا اور ترا ارمان دلمین

ہو تجلی ترے عارض کی مرے غوث اگر
ابھی ہو جائے عیان طور کا میدان دلمین

تیغ ابروئے خمیدہ کی چمک یا حضرت
جس نے دیکھی وہین بس ہو گیا قربان دلمین

غمزدون کے یہی غمخوار ہے یا پیر مرے
یاد تیری شب ہجران رہے مہمان دلمین

ظلمت قبر سے گھبرائے جو تیرا مشتاق
شمع روشن ہو ترا چہرۂ تابان دلمین

دو سنو مجھکو مرا جان جہان ملتا نہین
دل مین رہتا ہو مگر اسکا نشان ملتا نہین

ساتھ لیجا کر ملا دے میری یوسف سی کوئی
اس طرح طیبہ کا کوئی کاروان ملتا نہین

اونکو بھی وہ آنکھ مازاغ البصر روحی فداک
اوس سی نرگس کا ذرا بھی کچھ نشان ملتا نہین

وائے بر الفت دکن مین ہم مدینہ مین ہین وہ
وائے بر قسمت مدینہ کا مکان ملتا نہین

کیا کہون کس سی کہون کبتک سہون نہین کیا کرون
شان جس کی بے نشان اسکا نشان ملتا نہین

سر کا سودا جائے تو کس طرح جائے یا نبی
آپ کا اک دن بھی سنگ آستان ملتا نہین

پوچھتے او ن سے ہوا کسطرح سے وصل حبیب — کیا کرین کوئی عدم کا کاروان ملتا نہین
اپنا سے صاف ظاہر ہی کہ ہی ہرجا وہی — اوس کا ہر ہر مین ہی جلوہ وہ کہان ملتا نہین
واہ رے تیغ نگاہ مصطفےٰ صدقے ترے — زخم کچھ ایسا لگا جسکا نشان ملتا نہین
خود پیمبر نے کہا دنیا ہی سجن المومنین — اس لئے آرام کچھ ہم کو یہان ملتا نہین
ہر ادا مین جسکے ہو راز خدائی جلوہ گر — دوسرا اس شان کا کوئی جوان ملتا نہین

یاد فرقت سی جھکا جاتا ہے سر پہر سجود
ہائی شایق اب بھی وہ ابرو کمان ملتا نہین

جن کو سب لوگ جوان مدنی کہتے ہین — ہم اونھین جلوۂ اللہ غنی کہتے ہین
جن کے عاشق کو اویس قرنی کہتے ہین — ہم اونھین ہاشمی مکی مدنی کہتے ہین
ترے ابرو کے ترے نوک پلک کے صدقے — اسکو شمشیر اوسی برچھی کی انی کہتے ہین
گو یہان ہم ہین مگر شہر مدینے مین ہی دل — ہم تو اسکو بھی غریب الوطنی کہتے ہین
جو مدینے کا گدا ہن کے وہین مرجائے — ہم تو اوس شخص کو قسمت کا دہنی کہتے ہین
ہو کے دیوانہ ترا بات یہ سمجھی مین نے — مذہب عشق مین بگڑی کو بنی کہتے ہین
پس بربادی بھی جاتا نہین شوق طیبہ — حضرت دل وہی پھرجی مین ٹہنی کہتے ہین
ہے ہر اک گہر مین ہر اک شہر مین ہر منزل مین — کون سرکار کو مکی مدنی کہتے ہین

مست مولا ہون سمجھ مین نہین آتا شایق
کسکو کہتے ہین غنی کس کو دہنی کہتے ہین

مرجاؤن اگر عشق شہنشاہِ زمن مین — ہو دفن مری لاش مدینے کے چمن مین
بن ٹھن کے چلے جب شہ معراج محمدؐ — حور و نکے بھی دل پھنس گئے زلفونکی شکن مین
لعل لب رنگین محمدؐ کا ہون کشتہ — کفنائین پس مرگ مجھے سُرخ کفن مین
یہ کیا ہے پس مرگ عدم مین بھی ہی پرسش — یارب کہین لٹتے ہین مسافر بھی وطن مین

موتی رہے جب آب مین سب آب ہی بے آب
انسان کی کبھی قدر نہین ہوتی وطن مین

یارب پس مردن بھی ہو اسطرح نظارہ
چاک در محبوب رہے چاک کفن مین

اللہ نہ تاراج ہو گلزار کسی کا
اک پھول بھی باقی نہین زہرا کے چمن مین

غل رونے کا اک شام کے دربار مین اٹھا
شبیر کا سر دیکھکے سونے کے لگن مین

یون دیکھہ کے اکبر کو شقیون نے پکارا
لو آئے ہین لڑنے کو نبی قبر سے رن مین

جتلاؤن گا محشر مین کہ مداح نبی ہون
شایق یہی کہدینا غزل میری کفن مین

تپ غم یا نبی بیکل ہے قلب زار پہلو مین
خبر لیجئے نہ مرجائے کہین بیمار پہلو مین

قیامت مین اٹھو تم ہاتھہ رکھکر انکی شانون پر
ابو بکر و عمر ہین سید ابرار پہلو مین

جگر و دل دونو مضطر ہین فراق چشم احمد مین
کرون تو کیا کرون روتے ہین دو بیمار پہلو مین

الٰہی داغہائے عشق احمد کا تصدق ہے
مرا دل ہے مرے سینہ مین یا گلزار پہلو مین

جگر مین نوک مژگان یا دابروئے نبی دل مین
ادہر ہے تیر پہلو مین ادہر تلوار پہلو مین

تلاش یار مین تو دیر و کعبہ جا نہ اے زاہد
ذرا گردن جھکا کر دیکھہ لے اکبار پہلو مین

رہون دیوانہ بن کر حشر مین یون پیچھے حضرت کی
برہنہ سر گریبان چاک ہو دستار پہلو مین

عجب کچھ چلبلے ہین نعت کے مضمون کے شایق
نہ کیون کر چٹکیان لین تیرے اشعار پہلو مین

بلا کر مدینے کے سائین
لگا لیجے سینے مدینہ کے سائین

مجھے خواب مین آکے پہلے سکھا دو
وہان کے قرینے مدینہ کے سائین

وہ ہر ایک پتھر پہ سر میرا رکھنا
وہ گنبد کے زینے مدینہ کے سائین

محبت ہے چاہت ہے ارمان ہی حسرت
ہے دل مین خزینے مدینہ کے سائین

ترا شربت دید ملجائے مجھکو
دم نزع پینے مدینہ کے سائین

مین آیا ہون مرمر کے ملک دکن سے
ترے در پہ جینے مدینہ کے سائین

ترا نام ہے قلب پر عاشقون کے
دیئے زخم سینے مدینہ کے سائین

تغافل کیش بنکر اوٹ مین چلمن کے بیٹھے ہین
کسیکی جان جاتی ہے وہ بھولے بنکے بیٹھے ہین

تبسم لب پہ آئینہ ہے آگے تن کے بیٹھے ہین
تماشا ہے وہ اپنے آپ عاشق بنکے بیٹھے ہین

شہید ناز تیری قبر مین بھی تن کے بیٹھے ہین
گلے حورون سے ملنے کو وہ دولہا بنکے بیٹھے ہین

مسیحا لب پر ہے سرمہ آنکھہ مین ہے بنکے بیٹھے ہین
الٰہی میری بن آئی کہ دیارن کے بیٹھے ہین

ہزارون سامنے گاہک ترے جو بنکے بیٹھے ہین
تو زیر بام لاکھون منتظر چتونکے بیٹھے ہین

دم نظارہ وہ کب بام پر بن ٹہن کے بیٹھے ہین
ہماری جان لینے کو وہ دلہن بنکے بیٹھے ہین

جگر تھامے ہوئے بسمل تری چتون کے بیٹھے ہین
تو دل پکڑے ہوئے زخمی تری جو بنکے بیٹھے ہین

جدائی مین ہوا ہون زندہ در گور اے دل نادان
وہان دلشاد وہ گھر مین مرے دشمن کے بیٹھے ہین

شب وعدہ یونہی ٹلجای گیا اے گردش قسمت
ہم اون کے منتظر وہ منتظر دشمن کے بیٹھے ہین

وہ بالین پر جب آئے نزع مین دم ہوگیا رخصت
چلے ہم روٹھ کر اوسوقت جب وہ من کے بیٹھے ہین

وہ بھولے بن کے فرماتے ہین میری لاش سے رو کر
نہ روٹھو اے روٹھنے والے کہ اب ہم من کے بیٹھے ہین

ادہر ہے ہم کو دعوی عاشقون مین سر فروشی کا
اودہر وہ کھینچکر شمشیر ابرو تن کے بیٹھے ہین

نہین معلوم اون کے دلمین کیا ایسا خیال آیا
وہ ذکر حسن یوسف پر جو ایسے تن کے بیٹھے ہین

اثر ہے جسم خاکی مین سبک روحی کا اے غافل
مثال بو اُڑینگے وہ جو لاکھون من کے بیٹھے ہین

مسیحا بن کے اٹھین اور مسیحائی وہ کہا جائین
وہ کیون روتے ہوئے پہ سامنے مدفن کے بیٹھے ہین

نہ آئی پائین حورین قبر مین اس رشک کے مارے
وہ خنجر کھینچکر آگے مری مدفن کے بیٹھے ہین

الٰہی چشم بد بین کور ہو جائے تو بہتر ہے
کہ وہ بے پردہ ہو کر سامنے دشمن کے بیٹھے ہین

یہان ہم ہر گھڑی اونکو تصور مین جماتے ہین
وہان آٹھون پہر وہ سامنے دشمن کے بیٹھے ہین

اونھین بھی اپنی جانب کھینچ لے لطف و عنایت سے
خدا رکھے مری دیوانگی بھی رنگ لائی ہے

اگر گیسو نہ ہوتا لے ہی لیتے بوسہ عارض
خبر آئی وہان سے وہ ابھی گھر سی نہین نکلے

ترے غمزون نے کافر خوب خلوت کا سما باندہا
یہ حسن و عشق مین درپردہ باہم چوٹ چلتی ہے

شعاع حسن چھن چھنکر ہمارے منہ پہ پڑتی ہے
رقیبون سے نہ مل محفل مین ہرگز ای دل نادان

الٰہی پڑ گئے ہین کیا مری تقدیر پر پتھر
ڈسیگی کس کو یہ ناگن بلا یہ کس کے سر ہوگی

مقابل کی ہین چوٹین دیکھئے کیا حشر برپا ہو
جسے تم چاہتی ہو چاہتے ہین دل سی ہم اوسکو

مقابل مین ہماری بات اوسکی کیون نہ کٹ جائے
لبو پر آہ آنسو آنکھہ مین گیسو پریشان ہین

وہ اپنے عکس سے آئینہ مین فرماتے ہین تن کر
نکلتے ہین نہ نکلے ہین نہ نکلینگے نکالے سے

جنھین شرم و حیا تھی اب وہ کھل کھیلے ہین محفل مین
ابھارا ہے تمنائے ہم آغوشی نے دونون کو

یہی ارمان دلین کیون نہ ہون ای غنچہ خوبی
بہار زندگی نے قید کر رکھا ہے عالم مین

جوانی مین ذرا تو اپنے آنے کی خبر لیجئے

یہ سب عشاق وابستہ ترے دامن کے بیٹھے ہین
رفو کرنے کو وہ ٹکڑے مری دامن کے بیٹھے ہین

پریشان حال ہم ڈرسی ایسی رہزن کے بیٹھے ہین
یہان ہم منتظر دروازہ پر مسکن کے بیٹھے ہین

نگہبان بن کے وہ باہر مری مسکن کے بیٹھے ہین
اودہر بیٹھے ہین ہم اور وہ اودہر چلمن کے بیٹھے ہین

کچھ اس انداز سی ہم روبرو چلمن کے بیٹھے ہین
یہ فتنے بنکے اٹھینگے جو حسرت بن کے بیٹھے ہین

وہ ذکر وصل پر خاموش مین بت بن کے بیٹھے ہین
وہ زلفونکو سنواری شام سی بن ٹھن کے بیٹھے ہین

غضب ہی آئینہ خانے مین وہ ٹھن ٹھن کے بیٹھے ہین
اسی باعث سی چپکے سامنی دشمن کے بیٹھے ہین

زبان تیغ ہین گر سامنے دشمن کے بیٹھے ہین
وہ میری لاش پر تصویر غم کی بن کے بیٹھے ہین

کہان کی آپ ہین کیا نام ہی کیون تن کے بیٹھے ہین
تمنا ہین کے دلمین تیر اوس چتون کے بیٹھے ہین

جو شکل غنچہ تھی وہ صورت گل بن کے بیٹھے ہین
شب وعدہ اودہر وہ اور ادہر ہم تن کے بیٹھے ہین

یہی تو باغبان تنکر مری گلشن کے بیٹھے ہین
وہ بلبل ہین قفس مین روبرو گلشن کے بیٹھے ہین

تصور مین ابھی تک آپکی دشمن کے بیٹھے ہین

یہ کیون تشبیہ دین گالون سے گیسوئے خمیدہ کو
اجالے مین تمہاری عارض روشن کے بیٹھے ہین

بڑہی جاتی ہین ذکر وصل پر باتین بہت اونکی
وہ گویا آج بنکر ہم زبان سوسن کے بیٹھے ہین

خدا نے مجھکو بھی ہر علم مین یکتا بنایا ہے
مجھی کیا فکر گو محفل مین ہر اک فن کے بیٹھے ہین

بہار باغ دل ہو جائے تازہ کیا عجب مشتاق
دکن مین دیر سے مشتاق ہم ساون کے بیٹھے ہین

آپ آکر مرے مہمان ہو ممکن ہی نہین
ایسی شب ہی نہین ایسا تو کوئی دن ہی نہین

دل کو روکون جو تڑپنے سے یہ ممکن ہی نہین
متحرک کو تو دیکھا کبھی ساکن ہی نہین

مجھکو سودا نہ ہو زلفون کا یہ ممکن ہی نہین
جو نہ واللیل کا قائل ہو وہ مومن ہی نہین

چاہنے والون سے اچھا نہین بوسونکا حساب
ترے صدقے ہون شب وصل مین کچھ گن ہی نہین

ظلم پر کئے جاتے ہین وہ بے گنتی
اور تاکید یہ مجھکو ہے کہ تو گن ہی نہین

رحم کر رحم تجھے ساقی کوثر کی قسم
جام پر جام دے ساقی مجھی تو گن ہی نہین

دوستدارون کے تو ہوتے ہین دلونہی حساب
بوسے لینے دی مجھے وصل مین تو گن ہی نہین

نزع مین ڈہونڈتے پھرتی ہے الٰہی کس کو
چشم گردش مین ہے پتلی مری ساکن ہی نہین

وعدۂ حشر پہ للہ پلا دے ساقی
رند مفلوک ہون میرا کوئی ضامن ہی نہین

دل مرا تو نے لیا ہے مجھے دے دل اپنا
فیصلہ یون ہو تو کچھ حاجت ضامن ہی نہین

اپنا جوبن وہ دوپٹے مین چھپا کر بولے
کس طرح تجھسے ہو سودا ترا ضامن ہی نہین

شوخیان ہین یہ ابھی سے بت کمسن توبہ
ظلم کرنے کے ابھی دن ہی نہین سن ہی نہین

بارہوان سال ہے ظالم یہ ابھی سے شوخی
خود تری عمر یہ کہتی ہے ابھی سن ہی نہین

بارہوان سال ابھی نام خدا ہے ظالم
عمر شوخی کی نہین دن ہی نہین سن ہی نہین

کھیل گنتا ہے وہ تو عمر شکستہ دل کو
قدر کعبہ کی ہو کیا خاک ابھی سن ہی نہین

پیر ہو جانے دے واعظ ابھی جلدی کیا ہے
توبہ کیا خاک کرین مے سے ابھی سن ہی نہین

کیون نہ لیگا عوض اشکون کا مری آنکھون سے
دیکھنے آپ کی صورت کو ہر اک صورت ہین
ساتھ پیکان کے مرے دل کو بھی لے جانا تھا
کیون نہین کرتی ہین فریاد مری نالۂ دل

خون دل خون جگر تو مرا محسن ہی نہین
دل یہ کہتا ہے کہ وا دیدۂ باطن ہی نہین
جا بجھی وہ تیر نظر تو مرا محسن ہی نہین
گھر مین اللہ کے کیا کوئی موزن ہی نہین

نعت سلطان دو عالم کی لکھا کر مشتاق
جس کو حضرت کی محبت نہ ہو مومن ہی نہین

وہ اتراتے ہین اپنے حسن پہ ہم انپہ مرتے ہین
دل عشاق [illegible] کے رستے سے اوترتے ہین
ہمارے طائر دل طوف بام یار کرتے ہین
نہ پوچھو عالم فرقت مین جو صدمے گذرتے ہین
یہان چلتے ہین آری ولیپہ اور فرقتین مرتے ہین
وہی کچھ جانتے ہین لطف جو جی سی گذرتی ہین
اوسے مار و اوسی کو سو جسے جینے کی خواہش ہو
ستم ہے ہو گئے ہین آشنا نا آشنا ایسے
اونھین یہ زعم ہے ہم اوس کو کافر ہی بنا لینگے
الٰہی جلد اوس کا وصل ہو مین جسپہ مرتا ہون
اوڑا جاتے ہین خط سی حرف مطلب جلد پڑہ پڑہ کر
کہا مین نے مرتا ہون تو بھولے بن کے وہ بولے
ابھی کیا وصل کا مذکور رفتہ رفتہ دیکھینگے
رسائی ہو کف پا تک تمنا ہی یہ مدت سے
نظر آتے ہی عکس اپنا پٹک دیتے ہین آئینہ

وہ اپنا کام کرتے ہین ہم اپنا کام کرتے ہین
جو ایسی شوخ چنچل ہون بھلا وہ کس سی ڈرتے ہین
کسی کی چاند سی صورت پہ یہ صدقے اترتے ہین
نہ مرتے ہین نہ جیتے ہین نہ جیتے ہین نہ مرتے ہین
دہان ہی ہاتھ مین شانہ ابھی گیسو سنورتے ہین
مسیح و خضر کیا جانین کہ ہم کسطرح مرتے ہین
ہمین تم کیون ستاتی ہو کہ ہم تو خود ہی مرتے ہین
ہماری نام سے کانون پہ سب ہاتھ دھرتے ہین
ہمین دعوی ہے یہ اکدن مسلمان انکو کرتے ہین
جوانی جا رہی ہے زندگی کے دن گذرتے ہین
ہمارے طائر مضمون کی وہ یون پر کترتے ہین
کسی کہتے ہین مرنا سچ کہو کسطرح مرتے ہین
کہ وہ نام خدا کمسن ہین ان باتون سی ڈرتے ہین
وہان آنکھین بچھاونگا جہان وہ پاؤن دھرتے ہین
بڑے بھولے ہین وہ تو اپنی ہی صورت سی ڈرتے ہین

محبت سحر ہے اعجاز ہی جادو ہے ٹونا ہے
خدا کے پوجنے والے بتونکو سجدہ کرتے ہین

گل مقصود پاؤن گا ہی تعبیر ہے اسکی
وہ آکر خواب مین دامن مرا انکھو نسی بھرتے ہین

ہمارے خون کے چھینٹو نہین بھی عادت ہماری ہے
ہمین تم لال کرتے ہین ہمین وہ لال کرتے ہین

جلانا مارنا ہی اون کے بائین ہاتھہ کا کرتب
ستم سے جان لیتے ہین وا سے زندہ کرتے ہین

نہین اسکا گلہ تجھ سے کہ تو بدظن ہوا مجھ سے
خدا سمجھے رقیبون کو جو تیرے کان بھرتے ہین

مین وہ بدمست میکش ہون کہ روکے سے نہین رکتا
مری فقرو نسی ساقی ہوش واعظ کے بکھرتے ہین

نکلکر آنکھہ سے تیر مژہ پر لوٹ جاتے ہین
عجب کچھ شعبدہ بازی یہ طفل اشک کرتے ہین

غضب دیکھو لڑا کر آنکھہ وہ انجان بن بیٹھے
تم دیکھو کہ دل لیتے ہین یون اور یون مکرتے ہین

بلا کی ضد قیامت کی ہے ہٹ اونکی طبیعت مین
ذرا سی بات پر وہ وصل مین پھرون بکھرتے ہین

نکر بے کار ضایع بے خبر عمر عزیز اپنی
کہ رولے اس مصیبت پر جو دم خالی گذرتے ہین

انھین اک کھیل ٹھہرا ہی زبان دیکر مکر جانا
نئے ہر روز وہ اقرار کر کے مین مکرتے ہین

پریشان حال ہو نہین کیون خفا ہے کیا خطا میری
ہوا آہون کی چلتی ہے ترے گیسو بکھرتے ہین

محبت زلف پیچان کی نہ پیدا کر دل نادان
زمانہ برا ہم اپنی پرچھائی سے ڈرتے ہین

عجب انداز سے وہ پوچھتے ہین مجھسے محفل مین
اجی بولو تو صاحب آپ بھی کیا ہم پہ مرتے ہین

نکر اظہار غم شایق سنا دی داغ کا مصرع
خدا پر خوب روشن ہے گذر جسطرح کرتے ہین

زمین پر پاے اس انداز سے وہ پاؤن دھرتے ہین
کہ فتنے آگے بڑھکر پیشوائی اونکی کرتے ہین

بلا نازل ہو کسپر دیکھیے کسپر غضب ٹوٹے
کسی کے سامنے آئینہ ہے گیسو سنورتے ہین

اگر سو بار تو زندہ کرے ہم کو خداوندا
فنا کے آشنا ہین ہم کہینگے پھر بھی مرتے ہین

خبر اتنی خوشی کی دے کہ وہ آتے ہین خود جہان
ہم اے قاصد اوسی دم تیرا شکر سی بھرتے ہین

کبھی یہ بھی نہ پوچھا آپنے کون اس مین رہتا ہے
ہمیشہ آپ میری گھر کے آگے سے گذرتے ہین

بلائین ہین نے لین جب وصل مین ہنس ہنس کے بوسے
اگر تم ہمپہ مرتے ہو تو ہم بھی تم پہ مرتے ہین

یہان لے لیکے کروٹ ہجر کی شب صبح ہوتی ہے
وہان وہ پاؤن پھیلائے ہوئے آرام کرتے ہین

نگاہ رحمت حق ہو تو کیا غم بحر عصیان کا
ابھی اسپار بیٹھے ہین ابھی اسپار اترتے ہین

دکھا کر اون کی تصویر اون کو جب ہمنی لئے بوسے
وہ یون شرما گئے گویا انہین کو پیار کرتے ہین

عطائے دست قدرت ہے بشر کا جامہ ہستی
یہ کپڑے وہ نہین ہین جو اتارے سے اترتے ہین

بڑے بے رحم ہین بیدرد ہین صیاد سنگین دل
دکھا کر شاخ گل بلبل کو ظالم پر کترتے ہین

ستمگر ہم نہین ایمین سے جو کینہ کپٹ رکھین
جو کچھ آتا ہے دل مین صاف منہ پر کہہ گذرتے ہین

وہی تم ہو نیا ہر دم ستم ایجاد کرتے ہین
وہی ہم ہین کہ پھر بھی جان و دل قربان کرتے ہین

وہی تم ہو نہ پوچھا جھوٹے منہ بھی تو کبھی ہم کو
وہی ہم ہین کہ اوس پر بھی تمہین کو یاد کرتے ہین

وہی تم ہو کہ خوش رہتے ہو ہر دم بزم دشمن مین
وہی ہم ہین کہ صدمے سہتے ہین [illegible] پھرتے ہین

وہی تم ہو کہ تمکو اپنی رسوائی تماشہ ہے
وہی ہم ہین کہ اپنی آبرو عزت کو ڈرتے ہین

وہی تم ہو کہ تمکو عار ہے صورت دکھانے سے
وہی ہم ہین کہ حسرت مین ہین برسون گذرتے ہین

وہی تم ہو کہ متوالی نظر سے مست کرتے ہو
وہی ہم ہین کہ ہوش اپنے نگاہون سے بکھرتے ہین

وہی تم ہو کہ آ کر خواب مین جادو جگاتے ہو
وہی ہم ہین کہ بخت خفتہ پر رو رو کے مرتے ہین

وہی تم ہو روز و شب ہی سرگوشی رقیبون سے
وہی ہم ہین کہ سب کچھ دیکھتے ہین صبر کرتے ہین

وہی تم ہو کہ تم مین بے نیازی کی ادائین ہین
وہی ہم ہین کہ اس اعراض پر بھی پیار کرتے ہین

ازل سے ہمکو محبوب خدا کا عشق ہے شایق
خدا کو یاد ہے جسکی اوسی کو یاد کرتے ہین

عشق کرنا دل حزین نہ کہین
تیر چبھ جائے گا کہین نہ کہین

نالے کرنا دل حزین نہ کہین
سہم جائے وہ نازنین نہ کہین

کیا ملے گا وہ مہ جبین نہ کہین
آنکھ لڑ جائے گی کہین نہ کہین

سنتے ہین قبر مین عذاب بھی ہے | آسمان ہو تہ زمین نہ کہین
بدگمان ہین وہ میرے مرنے وقت | منہ دکھاتی ہو حور عین نہ کہین
تیرے ارمان کے عوض ای شوخ | تیر ہو جائے دل نشین نہ کہین
نزع مین بھی ہے جستجو باقی | پتلیان پھر گئین کہین نہ کہین
غیر کے گھر نہ جائیے دل نادان | وہ ستمگر بھی ہو وہین نہ کہین
کل کے دن ہو گا جس پہ حشر بپا | تیرے کوچہ کی ہو زمین نہ کہین
غیر آتا ہے عید ملنے کو | ہو چھری زیر آستین نہ کہین
جھوٹے وعدے بھی بس ہین تسکین کو | صاف کہدیجیے نہین نہ کہین
سنتے سنتے رقیب کا احوال | آپ بن جائین نکتہ چین نہ کہین
تیرے کشتون کا دیکھکر انداز | حور کہہ اُٹھے آفرین نہ کہین
چشم بد دور صحن مین نہ نکل | چاند دیکھے تری جبین نہ کہین
اے حنا اون کے ہاتھ لال نکر | خون ہو جائے گا کہین نہ کہین
کوئے جانا مین دیر و کعبہ مین | دل مرا گم ہوا کہین نہ کہین
منہ پہ کچھ دل مین کچھ نہ ہو اوسکے | ہو عدو میرا ہمنشین نہ کہین
تن کے چل راہ مین نہ اے زاہد | کوستی ہو تجھے زمین نہ کہین
نہین آنکھون مین تاب نظارہ | آئے وقت واپسین نہ کہین
ضعف کہتا ہے اوسکے کوچہ مین | بیٹھ جائے گا دل کہین نہ کہین
اے جنون ہجر مین ترے ہاتون | میرا دامن ہو آستین نہ کہین
دل گم گشتہ ڈھونڈتے میرا | کھل پڑے زلف عنبرین نہ کہین
وصف ابرو کا ہمنے لکھا ہے | آج خنجر چلا کہین نہ کہین
یہی معراج عاشقون کی ہے | تیرے در سے ہٹے جبین نہ کہین

خون اوچھالکر ہمارا اے قاتل
ہو ترا نقش جبین نہ کہین

زلف پر ہاتھ نہ ڈال اے دل
ہو یہی مار آستین نہ کہین

وصل مین تو سنبھل کے چھیڑ اے دل
روٹھ جائے وہ نازنین نہ کہین

دیکھو جیسا ہے غیر نے تم کو
پھر خطاوار ہون ہمین نہ کہین

سن کے شکوے مرے رقیبون سے
آگیا ہو انہین یقین نہ کہین

کہ نہ بتا کر راز کی باتین
تو نے منصور سی کہین نہ کہین

حشر کے دن بھی داور محشر
کیا عجب ہو رہی ہمین نہ کہین

دیکھکر تیرے عارض و گیسو
لڑ مرین آج کفر و دین نہ کہین

تیری فکر بلند سے شائق
عرش بن جائے یہ زمین نہ کہین

لوگ جب وقت سوئے شاہ عرب جاتے ہین
ہم یہ کہتے ہین کہ ہم دیکھیے کب جاتے ہین

دور ہو جاتی ہے جب بے ادبی الفت کی
راہ مین ہم ز سر پائے ادب جاتے ہین

ہم لحد مین جو ڈراتے ہین وہ آتے ہین رسول
سن کے کہتے ہین ملک ہم بھی تو اب جاتے ہین

لیس لی غیرک یا سید مکی مدنی
بار عصیان بھی صف حشر مین دب جاتے ہین

یہ تو کہئے کہ وہان وصل ہو کس مہرو کا
آپ بن ٹھن کے جو معراج کی شب جاتے ہین

ہائے مین دیکھ کے ان لوگونکو رو دیتا ہون
جانیوالے تری دربار مین جب جاتے ہین

لوگ جب پوچھتے ہین کب ہے ارادہ شائق
ہم یہ کہتے ہین ابھی ہو جو طلب جاتے ہین

مری بیکسی کا بیان ہو کیا مرا حال کس پہ عیان نہین
وہ فغان ہون جس مین اثر نہین وہ شرر ہون جس کا نشان نہین
مجھے سوز و غم نے جلا دیا مرا نام کو بھی نشان نہین

وہ شرر ہون جس مین چمک نہین وہ ہون آگ جسمین دہوان نہین

وہ زخمۂ جور و جفا ہون مین ہمہ تن اسیر بلا ہون مین
مجھے کیا بتاؤن مین چارہ گر کہ کہان ہے درد کہان نہین

وہ دل ظلم شعار ہون مین وہ ہی خانہ خراب ہون مین
مرا نام تو ہے نشان نہین جو ہون مین تو میرا مکان نہین

مین ادہر سے پہر ادہر آؤن کیون مین حرم سے دیر کو جاؤن کیون
جو وہان گیا وہ یہان نہین جو یہان گیا وہ وہان نہین

یہ ہے فرق اصل مین نقل مین یہ ہے فرق آب مین عکس مین
کہ زبان ہے منہ مین جن کے فقط اس کے منہ مین زبان نہین

جو ہے مبتلائے غم و بلا وہ یہی ہے شایق بے نوا
وہ ہے آدمی بھی کچھ آدمی جو اسیر زلف بتان نہین

عاشقو مژدہ جان بخش سنا دیتے ہین
آج وہ منہ سے نقاب اپنی اٹھا دیتے ہین

نہین ممکن کہ شفا پائے مریض الفت
چارہ گر کیون مجھے لا لا کے دوا دیتے ہین

مین تو عاشق ہون تصدق ہون فدا ہون انپر
اپنا سا مجھکو جو اک پل مین بنا دیتے ہین

پوچھتا ہے جو کوئی ہم سے کہ ہو کس پہ فدا
ہاتھ سے اوس بت کافر کو بتا دیتے ہین

کوستا ہے تو اگر کوس پرائے جان جہان
ہم تو دن رات ترے حق مین دعا دیتے ہین

کہہ رہا ہے سر محفل ہمین ذلت دے کر
یون ہی ہم اپنے محبون کو سزا دیتے ہین

راہ مین زنگ طبیعت کا کہین چھپتا ہے
نقش پا خود تری شوخی کا پتا دیتے ہین

کیون نہ ہون وصل مین سب ہجر کے صدمے کافور
لب سے لب سینہ سے سینہ وہ ملا دیتے ہین

کبھی بھولے سے جو آتے ہین ہمارے گھر وہ
دلمین آنکھون مین انہین رہنے کو جا دیتے ہین

چلبلی اون کی طبیعت ہے نرالا انداز | گہہ ہنساتے ہین مجھے گاہ رولا دیتے ہین

جلوۂ جل وعلیٰ اس ہین نظر آتا ہے | اس لئے آئینۂ دل کو جلا دیتے ہین

اون کے گھنگرو کی ہے آواز ہین اعجاز مسیح | کشتۂ ناز کو ٹھوکر سے جلا دیتے ہین

لطف ہو دم جو نکلجائے ہمارا شایق | جس گھڑی سینہ سے سینہ وہ ملا دیتے ہین

غوث اعظم کی ثنا کیا ہو بھلا ہم سے بیان | اون کے خدام تو مردونکو جلا دیتے ہین

اون پہ قربان تو کر جان و جگر اے شایق | جو تری بگڑی ہوئی بات بنا دیتے ہین

بولنا اور نہ کرنا یہ کوئی بات نہین | مرد جو کہتے ہین وہ کر کے دکہا دیتے ہین

اپنے مرشد پہ بھلا کیون نہ ہون قربان شایق
یہ وہ آقا ہین کہ اللہ سے ملا دیتے ہین

بام پر جلوہ فزا جان جہان ہے کہ نہین | آج کچھ رنگ قیامت کا عیان ہے کہ نہین

تو جو دیتا نہین میرے سوالون کا جواب | دہن تنگ مین کیا تیرے زبان ہے کہ نہین

ہنس کے قاتل نے پس قتل رقیبون سے کہا | دیکھو تو اس تن بیجان مین جان ہے کہ نہین

ڈھانہ تو خانۂ دل ہائے مسلمان ہو کر | غور سے سوچ یہ اللہ کا مکان ہے کہ نہین

جام مئے منہ سے لگایا جو میرے مہ رو نے | دل یہ بولا کہ مہ و خور کا قران ہے کہ نہین

آسمان جس کو کہا کرتی ہے ساری مخلوق | سچ کہو وہ مرے آہونکا دھوان ہے کہ نہین

آپ کیا رشک وہ حور نہین ہین صاحب | کیا مکان آپ کا یہ رشک جنان ہے کہ نہین

عشق پورا جو نہین آپ سے مجھکو نہ سہی | مجھسے کچھ بھی تمہین الفت کا گمان ہے کہ نہین

کہدے انصاف سے سب اہل زبان ای شایق
مائل اوستاد دکن فخر زبان ہے کہ نہین

بتون کی دید سے کیا لطف اٹھائے بیٹھے ہین | نظر سے حق کے نظر ہم ملائے بیٹھے ہین

نہ کیون ہو فخر مجھے عاشقان مولا پر | در رسول پہ بستر لگائے بیٹھے ہین

کسی کا ہمکو ہو کیا خوف ڈر ہمین کس کا — ہمارے آنکھو ہمین خود وہ سماے بیٹھے ہین
سنبھل کے وصل مین نادان تو کیجو دست دراز — وہ گورے ہاتھون سے جوبن چھپاے بیٹھے ہین
نہ کیون جہان مین اندھیرا ہو صورت ظلمات — وہ آج گیسو مین مُنھ چھپاے بیٹھے ہین
شفق کا رنگ نہ پھیکا ہو کیون مقابل مین — وہ پان کھا کے نیا رنگ لاے بیٹھے ہین
ہزار و خون ہوے جاتے ہین غریبون کے — وہ جب ہاتون کو مہندی لگاے بیٹھے ہین
نہ کیون ہو داغ گلستان مین دل پہ لالہ کے — لبون پہ اپنے وہ مسی لگاے بیٹھے ہین
شب وصال مین ای دل یہ منتین کب تک — کبھی نہ مانینگے وہ ہٹ پہ آے بیٹھے ہین

نہ کیون رقیبون کے دل پر الم ہو ای شایق
وہ تیرے شانہ سے شانہ ملاے بیٹھے ہین

ہے جو تو جلوہ فگن ای گل خندان دلمین — ایک اک داغ ہوا رشک گلستان دلمین
اس دکان مین تو فقط وصل کا سودا ہی گران — جنس دارین جو پوچھو تو ہے ارزان دلمین
دیدہ و دل کہ دوراہی مین یہی رہتے ہین — کچھ تو شرمائین نظر بازپُر ارمان دلمین
آشنائی کا تو اس عہد مین دیکھا ہے یہ رنگ — مُنہ پہ ہے صبح وطن شام غریبان دلمین
حُسن دلخواہ جو ڈھونڈا تو دوا کو نہ ملا — مُنھ پہ شرمندہ کوئی کوئی پشیمان دلمین
سب پہ روشن ہی جو کچھ فرق ہی مجھ مین اسمین — آگ تالو مین لگی شمع کے اور یان دلمین
دونون ہاتھون بھی سنبھلتے نہین مست مولا — کفر و دین سے نہ کھلا سر ہی جو پنہان دلمین
حق ہی کہتے ہین جو سب ساتھ ہی دولہا کی برات — ان کے ہمراہ خدائی کا ہے سامان دلمین
اس گلستان سے چلے جاتے ہین خالی دامان — کوئی آنکھون مین سمایا نہ کوئی یا ن دلمین
دودہ کا دودہ ہے اور پانی کا پانی آخر — یاد کر رو مین بہلا کیا دُر دندان دلمین

وہ تو اک آپ کا دیوانہ ہے بھولا بھالا
آپ کیا سمجھے ہین شایق کو مریحان دل مین

تیر نظر جگر مین کسی نوجوان کے ہین
قربان ازل سے اک بت ابروکمان کے ہین

اوس بت کی مانگ کی تو چمک دیکھیے ذرا
جلوے تمام اسمین عیان کہکشان کے ہین

محفل مین دیکھکر مجھے بولے یہ ناز سے
دیکھو خبر تو لو یہ کدہرا ور کہان کے ہین

ہم عاصیون کے سامنے اے واعظ زمان
وہ ترخ کے تذکرے کہین قابل بیان کے ہین

کیا بار زلف سے کمر اون کی لچکتی ہے
ہم بھی تو دیکھین ایسی وہ نازک کہان کے ہین

للہ اب تو جلوہ دکھا نزع مین ہمین
دم مین یہان کا اور کوئی دم وہان کے ہین

کیا پوچھتے ہو خانہ بدشون کا حال تم
قابل نشان کے ہین نہ تو لایق مکان کے ہین

وعدے کے سچے آپ ہی نکلے جہان مین
ہان ہان حضور ہم ہی تو جھوٹے زبان کے ہین

باطن مین وہ قریب رگ جان سے ہے مگر
ظاہر مین ہم ادہر وہ ادہر لامکان کے ہین

قربان اوسپہ کیون نہ ہون شایق حزین
سردار جو کے حور و ملک انس و جان کے ہین

حسینان جہان بھی کس قدر بیداد کرتے ہین
جنہین دیکھو انہین کے ظلم کی فریاد کرتے ہین

اوتاری ہو بہو تصویر میرے جان عالم کی
عجب کچھ دستکاری مانی و بہزاد کرتے ہین

لگا تار آرہی ہین ہچکیان کیون انکی فرقت مین
مرے وہ بھولنے والے مجھے کیا یاد کرتے ہین

کیا آباد کن محنتون سے خانۂ دل کو
یہ کافر بت اوسی دم بھر مین کیون برباد کرتے ہین

عجب انصاف ہے صاحب جتاکر غیر کی الفت
مجھے ناشاد کرتے ہین اوسے دلشاد کرتے ہین

کہون کیا ان بتون کی حق مین بس اتنا ہی کافی ہے
تم ایجاد مین ہر دم ستم ایجاد کرتے ہین

ذرا تو رحم فرماؤ شب وصل اون کی حالت پر
سسکتے لوٹتے ہین عاشق بڑی فریاد کرتے ہین

بچانا نزع کی تکلیف سے ہم کو خداوندا
تری بندے ہین اور تجھکو ہمیشہ یاد کرتے ہین

نہ لا تو دل مین شک ہرگز چلا چل حکم مرشد پر
کلام حق سمجھ اوسکو جو وہ ارشاد کرتے ہین

غزل اوستاد کی آگے لیئے جاتا ہون سب دیکھین
وہ اسکو چاک کرتی ہین کہ اسپر صاد کرتے ہین

فشار قبر سے کیا خوف تجھکو شایق خستہ
تو ہی جن کے مریدونمین وہی امداد کرتے ہین

روز و شب زلف مسلسل پہ فدا رہتے ہین
آپ ہی اپنے گرفتار بلا رہتے ہین

آجکل جوش جنون نے یہ نکالے پاؤن
دشت پرخار مین بھی برہنہ پا رہتے ہین

بن گیا برج قمر صاف مرا شیشۂ دل
اس مین کیا آئینہ رو ماہ لقا رہتے ہین

ڈہنگ الفت کی ہین دنیا سے نرالے اون کے
ہم فدا اونپہ تو وہ ہم سے خفا رہتے ہین

کیا اسی نور کے ذرے ہین یہ ماہ و خورشید
صدقے اوس شاہ پہ جو صبح و مسا رہتے ہین

ایک دن دست درازی کی سزا پاینگے
کیون ترے ہاتھ مین یہ دزد حنا رہتے ہین

زاد عقبیٰ نہین کچھ پاس بس ایک اسکے سوا
غوث اعظم پہ شب و روز فدا رہتے ہین

جب سے ارشاد سنا ہے قدمی ہذا کا
سر جھکائے ہوئے سب اہل صفا رہتے ہین

بھول جاتا ہون مین خود آپکو کیا غیر کا دخل
جبکہ دل مین مرے وہ جلوہ فزا رہتے ہین

بخشش تو اون کے تصدق سے شایق کو
بندگی مین جو ترے پشت دوتا رہتے ہین

وہ خوش جمال کہ جو خوش خصال ہوتے ہین
تصدق اونپہ ہم اے ذوالجلال ہوتے ہین

عدو سے روز قرار وصال ہوتے ہین
ہمارے نام پہ وہ لال لال ہوتے ہین

وہ گورے ہاتھ حنا سے جو لال ہوتے ہین
ہزارون خون ہزارون حلال ہوتے ہین

نصیب مین ہین انہین کی تمہاری پابوسی
جو مثل نقش قدم پائمال ہوتے ہین

بڑہے گی رات وہان روز مختصر ہوگا
جہان کہ وصف خط و زلف و خال ہوتے ہین

کمر کو آپ کی دین گے نہ بال سے تشبیہ
جو عاشق آپکے نازک خیال ہوتے ہین

کہین گئے تھے نہ تم خیر مین نے مان لیا
پسینہ پونچھو بہت احتمال ہوتے ہین

وہی حسین ہے مالک مری دل و جان کے
ادا و ناز مین جو بے مثال ہوتے ہین

ہمین تو ناز ہے رحمت پہ کیا جواب کا ڈر
لحد مین ہونے دو جو کچھ سوال ہوتے ہین

کسی کو دیکھہ نہ اے دل کبھی حقارت سے
انہین غریبون مین اہل کمال ہوتے ہین

کہو تو شوخیان آہنگی کسطرح اون مین
ابھی تو نام خدا بارہ سال ہوتے ہین

ہمارے حلق پہ خنجر نہ پہر سکا اون سے
مدد نزاکت جانان حلال ہوتے ہین

یہ گردش آپکے آنکھونکی تازیانہ ہوئی
ہوا اشارہ پہ اون کے غزال ہوتے ہین

ہزار صاف ہون شیشے صفائی قلب کہان
کہین یہ ہمسر جام سفال ہوتے ہین

نزاکت اتنی ہوئی وقت دید غرق عرق
وہ آج بار نظر سے نڈہال ہوتے ہین

جدہر کو دیکھتے ہین آپ ہی کو دیکھتے ہین
کبھی ہم آ بیٹھے بھی محو جمال ہوتے ہین

مرے جو خواب مین ہم آپ کیون ہوئے مضطر
اٹھو بھی جانے دو وہم و خیال ہوتے ہین

جو غصہ ہوتے ہو تم - ہر کوئی ڈراتا ہے
تمہاری آنکھہ کے ڈورے بھی لال ہوتے ہین

فلک کے ٹکڑے کردن تیرہ سے کیون کر
یہ مہر و ماہ تو گردون کی ڈہال ہوتے ہین

نہین ہے بار مرے دلکو تیرے خال کا عشق
وبال کعبہ کہین کیا ہلال ہوتے ہین

ہین ان حسینونکی دورنگی سے ہون تنگ ایدل
خفا گہڑی مین گہڑی مین بحال ہوتے ہین

خیال زلف پریشان سے دل مخلوط ہے
اس ایک شیشے مین لاکھون ہی بال ہوتے ہین

گیا گذشتہ طبیعت کا رنگ ای شایق
بہت ہی چلبلے اشعار حال ہوتے ہین

حُسن پر نخوت کبھی زیبا نہین
کیا زمانہ مین کوئی تم سا نہین

چپ ہوئے کیون تذکرہ پر وصل کے
کچھ تو فرمایئے ہان یا نہین

عشق کی بازی بہت دشوار ہے
بہائی مجنون نے اسے جیتا نہین

سچ بتا اُلفت اسی کا نام ہے
ہم تو مرتے ہین تجھے پروا نہین

کچھ عجب پیچیدگی اُلفت مین ہے
راز حسن و عشق کا کھلتا نہین

ساوگی اور وہ بھی اتنی ساوگی — ناک مین بھی نیم کا تنکا نہین
اشتیاق امید ارمان آرزو — کیا کہون دل مین مرے کیا کیا نہین
موت سے بھی بڑھ گیا ہے انتظار — ہائے رے قاصد ابھی آیا نہین
اس ستانے سے تو بہتر ہے یہی — روز کی ہان ہان سے کہدینا نہین
کمسنی مین کھیل اونکا دیکھہ کر — کون ہے جو جان پر کھیلا نہین
مین تو مین مانگی فلک نے بھی پناہ — کوئی ظلم اُس نے اُٹھا رکھا نہین
دیکھیئے دیدہ تو دل کے چور کا — کہہ رہا ہے دیدہ دانستہ نہین
کہتے ہین وہ مجھسے ذکر وصل پر — سچ تو کہیئے مین نے کچھ سمجھا نہین
کیا بڑی ہے عمر اے قاصد تری — مین یہ کہتا تھا ابھی آیا نہین
کس کے آگے اپنا دکھہ جا کر کہون — کوئی میرا چاہنے والا نہین
کچھ ہنسو بولو خدا کے واسطے — ایسے بیٹھے ہو دہن گویا نہین
آپ ہی کرتے ہین وعدون کو وفا — سچ ہے اے حضرت کہ مین سچا نہین
روز گو ہوتا ہے خون آرزو — تو نہ ڈر تجھپر مرا دعوے نہین
اک مجھی پر کس لئے جور و جفا — سیکڑون عاشق ہین مین تنہا نہین
کیا پڑ ہائی الٹی پٹی غیر نے — بدگمان ہون آپ سے ایسا نہین
سب حسین ہوتے ہین ظالم مریجان — تو بھی ظالم ہے مگر اوتنا نہین
ایسی ہی ہوتی ہے رسم دوستی — یار مین تیرا ہون تو میرا نہین
خیر تو ہے کس لئے یون سست ہو — کیا مزاج دشمنان اچھا نہین
تھا غشی مین یار کے زانو پہ سر — آپ مین آنا بھی کچھ اچھا نہین
جھوٹ کہنے کو تو مرتے ہین بہت — سچ جو پوچھو کوئی بھی مرتا نہین
اک نہ اک صدمہ ہے دنیا مین ضرور — دل بہلا چنگا کبھی رہتا نہین

نزع مین وہ یون تسلی دے گئے
کچھ تمہاری جان کو دہوکا نہین

دل ابھی بختا کیا ہوا کس نے لیا
ہاتھ ملتا ہون کہین ملتا نہین

وعدہ اے دل رات کو آنیکا ہے
کیا قیامت کا ہے دن ڈہلتا نہین

حلق پر چلجاتی ہے اُلٹی چھری
یون نگہ کو پھیرنا اچھا نہین

کیا الف بے تے پڑہاؤن آپ کو
کہتے ہو ہر بات پر سمجھا نہین

اپنا کیا ہے آج آئے کل چلے
زندگی دو روز کی ہے یا نہین

غیر کی کچھ شکل نہین بنتی اے صنم
گر ترا منہ بیچ مین رہتا نہین

نوک کے لیتے ہو کیون تنتے ہو کیون
آپ سا بیشک کوئی بانکا نہین

جوش پر شایق کے ہے طبع رسا
فیض مردان خدا رکھنا نہین

جو بانکی ادا مین ہین تری جلوہ گری مین
یہ ناز یہ انداز کہان حور و پری مین

بیہوش کیا اوس نے تو اک جلوہ گری مین
معلوم نہین گذری ہے کیا بیخبری مین

غمزے ترے چالاک ہوئے فتنہ گری مین
آنکھین ترے اوستاد ہین جادو نظری مین

ہر وقت سجاوین کہین اغیار نہ گہریال
کہٹکا ہے شب وصل بھی سونیکی گہڑی مین

کہتے ہین کہ وہ دل عاشق نہ ملا ہو
دہوکا ہے انہین اپنے ہونٹونکی مسی مین

پھر کہیے اجی جاؤ چلو نازدا واسے
قربان ہین جی لاکہونکو اس ایک اچھی مین

اللہ کی قدرت یہ زمانہ کی دو رنگی
مین روتا ہون وہ ہنستی ہین شادی ہے غمی مین

تم بھی طلب بوسہ پہ منہ اپنا بڑہا دو
انکار کی عادت نہین ہوتی ہے ہنسی مین

لو باغ جوانی نے دیا خار ضعیفی
گل ہونے کا دہوکا ہے چراغ سحری مین

لڑتے ہی نظر دل کی خبر سے ہوئے آگاہ
ہے تار نئے ڈہنگ کا اس نامہ بری مین

کل تک تو مجھے کوستے تھے کہتے تھے در گور
کیون آج وہ شامل ہین مری نوحہ گری مین

مرشد نے پلائی مجھے جب سے مئے وحدت
تم کھولدو جوڑا مرا دم گھٹنے لگا ہے
جلتا ہے جگر شام و سحر روؤن نہ کیونکر
گل کھائے ہین وہ فرقت رخسار مین تیرے
وان اوس نے جو سینہ پہ رکھی غور کی تصویر
مین بھی ہون جفا سہنے مین استاد زمانہ
انداز نیا ناز نیا چال نرالی

دنیا کی خبر کہنے لگا بے خبری مین
ملتا ہے مزا مجھکو تو آشفتہ سری مین
سوزش کی دوا ملتی ہے آنکھونکی تری مین
تشبیہہ تن زار ہے پھولونکی جھڑی مین
یان اور ترقی ہوئی درد جگری مین
یکتا وہ ستمگر ہے جو بیدادگری مین
مین نے نہین دیکھا یہ چلن اور کسی مین

کیا قدر نہ ہوگی ترے اشعار کی شائق
جمگھٹ شعرا کا ہے بہت بارہ دری مین

کسی طفل برہمن سے پھر اپنا دل لگاتی ہین
تصور مین کسی رشک پری کو جب بلاتی ہین
گھٹا چھاتی ہی غم کی پاس جب ہوتی ہی وصلت سی
ہمارے دلین رہنے سے تمہین کیون عار ہی صاحب
شفاعت کا نشان آگئے تو رحمت ہی ابر رحمت
مرنے کا وقت ہی پیار اسمان ہی وقت رخصت ہی
وہ اگر خود ہمین آنکھین لڑاتے ہی ہین چونک اٹھا
وہی تم ہو کہ دل لیکر ہمین آنکھین بتاتے ہو
ہی کس کی بے نیازی کا اثر شائق حسینو مین
شکم کا تھا کبھی پردہ کفن کا ہے کبھی پردہ
چلینگے حشر مین تن کر نہین ڈر سنگ عصیان سی
نہ تھا وہ غیر کا گھر اور نہ تھا وان آپ ہان سچ ہے

الٰہی شرم رکھ کعبہ سے بتخانہ کو جاتے ہین
ہم اپنی آنکھ کی پتلی کو بے پر کے اڑاتے ہین
امید دل یہ کہتی ہی کہ لے وہ دن بھی آتے ہین
یہ وہ دل ہی خدا کو بھی اسی دلین چھپاتے ہین
خدا کی سامنے کس دھوم سے محشر مین جاتے ہین
ہمارا پاؤن پر سر ہے وہ ہاتھو نسی اٹھاتے ہین
نظر پہلے ہی کہتی تھی کہ جادو یون جگاتے ہین
وہی ہم ہین کہ اسپر بھی تمہین سمجھائے جاتے ہین
خدا کی شان روز حشر بھی تن تن کر جاتے ہین
جہان سے چھپکے آئی تھی وہان پر چھپکی جاتے ہین
جو عاشق سرو قد کے ہین کہین ٹھوکر بھی کھاتے ہین
بس اب جانے بھی دیجیے کس لیے باتین بناتے ہین

کسی سے دور ہو کر پھنس گئی آفت مین ای شایق
حقیقت تو یہ ہی بگڑی ہوئی صورت بناتے ہین

مزے عشق کے کچھ وہی جانتے ہین
مصیبت کو جو دولگی جانتے ہین

چھپو لاکھ پردون مین پہچان لینگے
ہمین خوب تمکو اجی جانتے ہین

خدا جانے باطن مین تم کون ٹھہرے
بظاہر تو تم کو نبی جانتے ہین

نہ کیون دل پہ ہم اپنے صدقہ ہون ہر دم
مدینہ کی اس کو گلی جانتے ہین

جدائی مین تیری مصیبت ہے راحت
پڑے کل تو ہم بے کلی جانتے ہین

گدائے مدینہ نہین شاہ سے کم
وہان کے ولی کو غنی جانتے ہین

جسے دولت عشق احمد ہے حاصل
تو قسمت کا اوسکو دھنی جانتے ہین

جو کچھ ہم نے جانا ہے جانا وہی ہے
تمہین یون تو حضرت سبھی جانتے ہین

یہ ادنیٰ سی ستاری اوسکی ہے شایق
بُرا تو ہے پر سب ولی جانتے ہین

تری رحمت مری مشتاق مین عصیان پہ مایل ہون
وہ اپنے فن مین کامل ہے مین اپنے فن مین کامل ہون
وہ میرے دل کا دشمن ہے مین اپنے دل سے بیدل ہون
وہ ہے قاتل کا قاتل اور مین بسمل کا بسمل ہون
نثار رمز شخص کس ہون وحدت پہ مایل ہون
مقابل وہ مرا ہے اوس کا مین مدمقابل ہون
دل وحشی کا نغمہ ہے کہ مین زندان کے قابل ہون
خیال زلف کہتا ہے کہ مین شکل سلاسل ہون

ثبوت و نفی مین اثبات الا کا مین قایل ہون
کبھی ہے تیغ لا کی ماسوا کا اپنے قاتل ہون
ادہر بھی پہینک صدقہ حسن کا ہن اسکا قایل ہون
گدائے کوئے الفت ہون فقط بوسہ کا سائل ہون

یہ قول آئینہ کا ہے مین صورت کے مقابل ہون
تمہارا عکس کہتا ہے کہ مین آئینہ کا دل ہون
فقیری میری خود کہتی ہے مین شاہی مین شامل ہون
تجہی سے مانگتا ہون تجہکو یارب مین وہ سائل ہون

الٰہی بخشنا مجھکو کہ مین بخشش کے قابل ہون
خطاوارونمین داخل ہون گنہگارون مین شامل ہون

خدا کا خاص مظہر ہون ظہور حق کا حامل ہون
خدائی مجھ سے ظاہر ہے خدائی کا حاصل ہون

بہار شاخ گلزار جہان ہے زندگی اپنی
خزان آتے ہی اوڑجاؤن گا مین شکل عنادل ہون

ہے مجھ مین خاصیت پانی کی مین ہر اک سے ملتا ہون
کہ ناقص ناقصونمین کاملونمین اون سے کامل ہون

دم آخر بھی قاتل پہیر کر منہ ذبح کرتا ہے
رہا محروم نظارہ مین وہ کمبخت بسمل ہون

تری صورت مرے دلمین مری صورت ترے دلمین
ستمگر تو مرا دل ہے ستمگر مین ترا دل ہون

تری اٹھتی جوانی دیکھکر دل بیٹھ جاتا ہے

بہار زندگی مین مین بھی مرجھایا ہوا دل ہون

ضعیفی مین یہ بالون کی سفیدی سب سی کہتی ہے
سحر ہوتے ہی بجھ جاویگی مین بھی شمع محفل ہون

ترے کشتون کے مدفن سے صدا آتی ہو سن او بت
کبھی دل تھا ترے عاشق کا اب مین خاک کا دل ہون

طواف حسن لیلیٰ کر رہا ہے خاک ہو ہو کر
غبار قیس کہتا ہے کہ مین بھی گرد محمل ہون

جمال پاک معشوق حقیقی کس طرح دیکھون
خدا بین خود مین خود بین صورت پردہ ہون حایل ہون

مجھی سے پوچھتے ہین خضر رسم کوچۂ الفت
کہ راہ عشق مین اے عاشقو مین میر منزل ہون

جفا ظالم مین ہے میری وفا مظلوم مین صاحب
کبھی مین شکل بسمل ہون کبھی مین تیغ قاتل ہون

کبھی تھا دوش پر مسکن کبھی فرش پر بستر
کبھی مین میر منزل تھا کبھی مین خاک منزل ہون

نظر جس پر تری اوٹھتی وہ بیٹھا تھام کر دل کو
ترے چلتے ہوئے جادو کا ظالم مین بھی قائل ہون

مرے دل مین ترا جلوہ ہے مین تیری نظر مین ہون
ہویدا مین ترے دل کا مین تیری آنکھہ کا تل ہون

دکھا دو شکل جلدی نزع کی حالت ہے یا احمد
مسیحا جلد پہونچو اب مسیحائی کے قابل ہون

مدینہ سے نہ خالی پھیرنا اے رحمت عالم
تمہارے در پہ آیا ہون تمہارے در کا سائل ہون

خدا رکھے تجھے شایق ترا دم بھی غنیمت ہے
لیاقت تیری خود کہتی ہے مین ہر فن مین کامل ہون

مین منتظر حقیقت دیدار یار ہون
مین مظہر عنایت پروردگار ہون

ہے مجھ مین راز جلوہ انی انا کا نور
وہ فرع ہون کہ اصل ہی سے ہمکنار ہون

یاد آتا ہے وہ علم الہی کا اندراج
شکل صفات ذات سے مین بیقرار ہون

اللہ رے شان میری مین منصور وقت ہون
اُف رے انا کا جوش سزاوار دار ہون

روز الست جھکی تھی قالو بلا کی تیغ
اب تک جھجک کے کہتا ہون مین دلفگار ہون

مین وہ ہون ہر جگہہ ہے تجلی مری عیان
مین نور شمع انجمن بزم یار ہون

مجھ مین تماشے جنت و دوزخ کے ہین عیان
ضدین مجھ مین جمع ہین وہ نور نار ہون

بلبل کبھی ہون باغ کبھی پھول ہون کبھی
مین صورت خزان کبھی فصل بہار ہون

معشوق بھی ہون عاشق ناشاد بھی ہون مین
مجھ مین ہے عشق اپنے پہ مین خود نثار ہون

القصہ خوب جانتا ہون مین جو کچھ کہ ہون
اللہ کی خدائی کا وارو مدار ہون

شایق یہ آپ اور یہ دعوی خدا کی شان
کہدو کہ اپنے کہنے سے خود شرمسار ہون

سارے مشتاقون کے دل یاد نبی سے شاد ہین
اک خیال احمدی سے کتنے گھر آباد ہین

صورت حضرت مین انداز کلام اللہ ہے
سر مین ابرو خال نقطے ہین تو آنکھین صاد ہین

ساتھ مجھکو مصطفے کے حشر مین رکھنا خدا
جب برابر احمد و مداح کے اعداد ہین

اے گل باغ رسالت کچھ تو فرماؤ کرم
مثل بو باغ جہان مین خانما برباد ہین

مرحبا اہلاً وسہلاً اے خیال مصطفےٰ / شاد تجھ سے ہجر مین اپنے دل ناشاد ہین

مصحف رُخ یاد ہے ہمکو نبی کا قبر مین / اے نکیر و نم کو بس دو تین فقرے یاد ہین

کہینچلے کوئی شبیہہ یار دیکھون تو سہی / یون تو کہنے کو بہت سے مانی و بہزاد ہین

جلد پہونچا وے مدینہ مین رسول اللہ کے پاس / کیا ہمین اے ہجر جانان قابل بیداد ہین

میرے یہ اشعار گر مقبول ہوں اے دوستو / مغفرت کے واسطے کافی یہی استاد ہین

الغیاث اے سرور عالم خدا کے واسطے / اب غریبون پر کرم ہو طالب امداد ہین

جس نے دیکھا طائر دل پھنسگیا اسکا وہین / آپ کے گیسو بھی یا حضرت نئے صیاد ہین

وصل سے ہو آپکے کوئی قربت سے خوش / ہم غریب آفت کے مارے ہجر ہی مین شاد ہین

اون کو جب ہم یاد کرتے ہین یہان صبح و مسا / اس لئے کہتے ہین ہم بھی مصطفےٰ کی یاد ہین

آپ کی امت مین ہین ہم اے شہنشاہ امم / اور غلامون مین ہین اون کی جو بے تعداد ہین

نعت کا باعث ہے یہ کہتی ہے جو مخلوق سب
حضرت شایق بھی کیا کہنا بڑے استاد ہے

ردیف واو

یاس کہتی ہے مجھے ٹھوکرین بھی کھانے دو / شوق کہتا ہے مدینہ کو چلے جانے دو

دم رخصت یہ مدینہ مین کہون گا رو کر / زائرو چھوڑ دو مجھکو یہین رہ جانے دو

سن لیا ہے کہ دم نزع نبی آتے ہین / پیشوائی کے لئے دم کو نکل جانے دو

ہجر احمد مین ہین مضطر جگر و دل دونون / مرے سینہ مین رہا کرتے ہین دیوانے دو

پیچ کھاجائین گے محشر مین سیہ کارونکے / زلف احمد کو ذرا آج تو بل کھانے دو

یہی جنت یہی فردوس یہی باغ ارم / طائر دل کو مدینہ کی ہوا کھانے دو

زائرو یاد مدینہ نہ دلاؤ مجھکو
ٹھہرو ٹھہرو مرے دلکو تو سنبھل جانے دو

دیکھکر شان نبی لے کے بلائین یہ کہون
حشر والو مجھے دامن سے لپٹ جانے دو

سر کے بل جاؤن گا روضہ پہ تصدق ہونے
مرے آقا کو مجھے یاد تو فرمانے دو

روضہ پہ رونے سے روکو نہ مدینہ والو
ابر اُمڈا ہوا آیا ہے برس جانے دو

جسپہ شیدا ہے خدا مین بھی ہون اوسکا عاشق
ایک ہے شمع فدا اوسپہ ہین پروانے دو

کعبتہ اللہ کو سب لوگ کہینگے واللہ
اون کی صورت تو ذرا دلمین نظر آنے دو

پھاڑکر اپنا کفن قبر مین اوٹھ بیٹھون گا
لا کے تصویر نبی مجھکو تو دکھلانے دو

مین نکیرین سے مرقد مین کہونگا شایق
ٹھہرو ٹھہرو مرے سرکار کو آجانے دو

جان و دل نذر ہے یہ اے شہ بطحی لے لو
ہم غریبون کا بھی دربار مین مجرا لے لو

دل تو مین دے ہی چکا نام تمہارا سنکر
جلوہ دکھلا کے مری جان بھی مولیٰ لے لو

جان و ایمان و دل و خرد ہوش و رضا
مری کیا چیز ہے سب کچھ ہے تمہارا لے لو

حشر مین اون سے یہ کہتی ہے شفاعت اونکی
یا نبی سارے گنہگارون کا ذمہ لے لو

یہ لو مرقد مین وہ آتے ہین چھڑانے حضرت
اے نکیرین ذرا دم تو خدا را لے لو

گرمیٔ حشر یہ کہتی ہے گنہگارون سے
دوڑو سرکار کے دامن کا سہارا لے لو

سرمہ آنکھون مین لگائین گے غلامان نبی
زائرو چلتے ہوئے خاک مدینہ لے لو

جلوہ بے پردہ دکھا کر مجھے بے خود کر دو
مرے بھی ہوش ذرا صورت موسیٰ لے لو

عشق احمد مین مجھے آرزو مرنے کی ہے
اے مسیحا مرے جینے کی تمنا لے لو

سید آئین ہین بخشش کو ملائک دوڑو
پھاڑکر دامن محشر ہی کا پردہ لے لو

نقد دل بیچ کر بازار جہان مین شایق
زلف احمد کا جو لینا ہو تو سودا لے لو

اے گنہگارو نہ تم رستہ مین گھبراتے چلو
ہم شفیع المذنبین کے در پہ ہین جاتے چلو

جائیگا ہرگز نہ یہ سودائے گیسوئے رسول
راہ مین دیوار و در سے سر کو ٹکراتے چلو

وصل جانانہ ہے اگر منظور تم کو زیست مین
خود کو تم کھوتے چلو اور یار کی پاتے چلو

یا نبی ہم آپکے الطاف پر ہین بے خطر
ورنہ کہتے ہین گنہ محشر مین گھبراتے چلو

منزل عشق نبی ہے سخت طے ہو کس طرح
حضرت دل رہنما ہو راہ بتلاتے چلو

ناتوانی کہہ رہی ہے دور ہے کوئے رسول
کہتی ہے ہمت جو کچھ ہو ٹھوکرین کھاتے چلو

اک نہ اک دن ہم بھی جائینگے مدینہ مین ضرور
دور جب تک ہین دل مضطر کو بہلاتے چلو

حشر مین کہتی ہے رحمت ہم گنہگارونسے یون
ڈر نہین ہے میرا ذمہ تم بھی اتراتے چلو

کبتک اے شائق رہوگے مصطفےٰ سے دور دور
اب مدینہ کی طرف سب لوگ جاتے ہین چلو

کھوے جو خودی اپنی تو بندہ بھی خدا ہو
منصور کے لب ہون تو انا الحق کی صدا ہو

رُخ اسکا ہمیشہ ہی رہے سوئے محمدؐ
عشاق کے دل مین صفت قبلہ نما ہو

اے صل علیٰ لیجئے خبر پیارے محمدؐ
ہونٹو نپہ بھی غل ہو جو دم تن سے جدا ہو

ہم چاہتے ہین تجھکو دل و جان سے بڑھکر
مختار ہو تم ہم کو بھی چاہو کہ نچاہو

کیون عکس رُخ پاک کو ہم صاف نہ دیکھین
چھوٹا سا جب اک آئینہ پہلو مین لگا ہو

رہتے وے مری خاک کو طیبہ کی گلی مین
ہرگز متوجہ نہ ادہر باد صبا ہو

اس طرح مری آنکھہ مین بینائی ہو پیدا
پتلی کے عوض یار کا نقش کف پا ہو

کہدونگا مدینہ مین سر عجز کو رکھکر
تم نام خدا جان خدا شان خدا ہو

ہم عاصیون پہ اتنی ہو اللہ کی رحمت
زاہد بھی تکین منہ تو قیامت مین مزا ہو

جو چاہو سزا دو مجھے تم سامنے اپنے
تجویز نہ میرے لئے فرقت کی سزا ہو

رسوائی ہو اور جان چلی جائے بلا سے
دنیا ہی بگڑ جائے مگر تم نہ خفا ہو

عاشق ہوں فقیرانہ بسر کرتا ہوں اپنی — کچھ حسن کا صدقہ مرے داتا کا بھلا ہو
منظور ہے ہم مردہ دلوں کو جو جلانا — اے پیارے پیمبر تری آہٹ کی صدا ہو
ملتا ہے مصیبت میں محبت کا مزا بھی — سوزش مری بڑہتی رہے اور درد سوا ہو
ہر ایک میں کیوں اُسکی بھی صورت نظر آئے — جو شکل تصور مری آنکھوں میں رہا ہو
دنیا میں نہیں کوئی مرا چاہنے والا — گو ناکہہ بُرا ہوں مرا آقا مجھے چاہا ہو

میزان کا وغدغہ ہے حشر میں شایق
کیا ڈر ترے پلہ پہ جو محبوب خدا ہو

سرور عالم سید آدم نور تجلا تمہیں تو ہو — وحدت کی تم راز سی محرم حق کی تمنا تمہیں تو ہو
مہر رسالت ماہ شفاعت مظہر رحمت شان عنایت — منظر وحدت مسند کثرت برزخ کبریٰ تمہیں تو ہو
نیر عرفان فقر کے سلطان گلبن ایمان خافی نزوان — رحمت رحمان کی لگو ہو ورمان رشک مسیحا تمہیں تو ہو
خلق میں امجد ولکے مقصد سیف مُہنّد نور مقید — سب کے سید نام محمدؐ صورت طٰہٰ تمہیں تو ہو
نور خدا ہو جان خدا ہو شان خدا — شوق ادا ہو ماہ لقا ہو بانکے آقا تمہیں تو ہو
صورت والے سب سی نرالے اللہ والے ہو متوالے — گیسو کالے کملی والے ساکن بطحیٰ تمہیں تو ہو
دلکے تسکین سر نگو بن راز ندو بن جہر تمکین — شان تحسین نام ہی یٰسین جان و آل ترا تمہیں تو ہو
خلق میں کامل خیر قبائل نور شمائل جمع فضائل — حق سے واصل سب کی شامل مزا لا تمہیں تو ہو
ناز تمہاری پیاری پیاری ڈھنگ تمہاری اچھی ساری — دلکے سہارے آنکھہ کے تارے او ہو ہا تمہیں تو ہو

ہاں ہاں شایق ہے نالایق کردو لایق دین میں واثق
تم ہو سابق تم ہو فایق سب سے اعلیٰ تمہیں تو ہو

قلب میں جس کے ہو وصل کبریا کی آرزو — وہ کرے عشق محمدؐ مصطفیٰ کی آرزو
چشم مست احمدی نے جیسے متوالا کیا — صوفیو دل سے گئی سب اتقا کی آرزو
بعد بربادی کے بھی عشق نبی جاتا نہیں — خاک ہو کر دلیں رکھتے ہو صبا کی آرزو

جان آنکھوں سے نہ نکلے کیوں ہماری اجتناب
اس مین ہے دیدار محبوب خدا کی آرزو

طور کا سرمہ تمہین کو ہو مبارک زاہدو
ہم کو ہے اپنے نبی کی خاک پا کی آرزو

ہوگئی واجب شفاعت ہیچ جب عاصی نبی
کیا عطا کا رنگ لائی ہے خطا کی آرزو

مجھسے عاشق کا بھی کیا رتبہ ہے اللہ وغنی
دلمین خالق کے ہے میرے دلربا کی آرزو

وہ ازل مین لطف یکجائی وہ وحدت کا سمان
ہے ستاتی انتہا مین ابتدا کی آرزو

مال و دولت کی تمنا زیست تک ہے دوستو
قبر مین حسرت بنے گی اغنیا کی آرزو

موت کیا ہے وصل ہے الموت خبر یاد رکھ
اس فنا مین چھپ کے بیٹھی ہے بقا کی آرزو

اپنے افعال وصفات ایسے فنا کر یار ہین
شکل ہو ہو مین رہے انت انا کی آرزو

بھول جا خود کو اگر منظور ہے وصل خدا
دیکھ بہال اپنے نبی ہے ماسوا کی آرزو

عبدیت کا کیون نہ ہم اقرار کرتے صاف صاف
تھی الست مین الٰہی کس بلا کی آرزو

کیون نہ مانگون آپ سے یا مصطفےٰ اپنی مراد
شاہ سے ہوتی ہے پوری ہر گدا کی آرزو

یا خدا دکھلا دے شایق کو مدینہ زیست مین
ساتھ لیجائے نہ شہر مصطفےٰ کی آرزو

کہدونگا حشر مین یہی داور کے روبرو
محشر ہو میرا میرے پیمبر کے روبرو

بفضل محمدی کو نہ پہونچینگے انبیاء
کیا اخترون کی روشنی نیر کے روبرو

طاق حرم ہوا خم ابروئے مصطفےٰ
سجدے کرینگے ہم اسی خنجر کے روبرو

بلواتے ہین مدینہ مین حضرت ذرا ٹھہر
کہتا ہون روز یہ دل مضطر کے روبرو

سرسبز کیجئے ہم کو کرم کی نگاہ سے
جاکر کہین گے گنبد اخضر کے روبرو

پیاسا ہون ایک جام ادہر سید فداک
چلاؤنگا یہ ساقی کوثر کے روبرو

اتنی ہے آرزو مری اتنی ہے التجا
دم نکلے میرا روضۂ اطہر کے روبرو

سب روز حشر سامنے اللہ کے رہین
مین تو رہونگا شافع محشر کے روبرو

ہے صاف دلکو الفت مژگان مصطفےٰ | آئینہ چھلنی ہوگیا نشتر کے روبرو
شہر رسول پاک مین جاؤنین کسطرح | تدبیر رو رہی ہے مقدر کے روبرو

شایق مدینہ جائین تو یون جبہ سائی ہو
سرور کے روبرو ہو تو در سر کے روبرو

دل مین اس طرح سے محبوب کا جلوہ دیکھو
یا نبی حیرت دیدار کا نقشہ دیکھو
جن نگاہون سے کیا دلکو شگفتہ دیکھو
چاند دو ٹکڑے ہوا حسن کا صدقہ دیکھو
نور خالق سے ہے پُر نور وہ روضہ دیکھو
دل ہے ٹوٹا ہوا پھوٹی ہوئی قسمت افسوس
ضعف نے بھی مرے پر پرزے نکالے صد شکر
بند رہی ہے میری ناکامئی ارمان کی ہوا

بند ہو آنکھ تو کعبہ مین مدینہ دیکھو
بن نہ جائے یہ مرا آنکھون کا پردہ دیکھو
یا نبی تم انھین نظرون سے ہمیشہ دیکھو
لو مرے بانکے محمد کا اشارہ دیکھو
حاجیو چلکے مدینہ مین بھی کعبہ دیکھو
ہجر احمد مین مرا حال شکستہ دیکھو
وہ مدینے کو چلا رنگ پریدہ دیکھو
اڑ رہا ہے مرے تقدیر کا خاکہ دیکھو

آتی ہی ہوگی مدینے سے سواری ٹھہرو
ملک الموت ذرا دیر تو رستہ دیکھو

تسلی بخش اگر تیری نگاہ چارہ فرما ہو
تصور مین اگر برق جمال روئے زیبا ہو
الٰہی سوز الفت کا اثر اتنا تو پیدا ہو
کسی صورت سے پورا یا خدا قسمت کا لکھا ہو
مجھے تم آئینہ خانے مین لا کر دیکھتے کیا ہو
اگر دل مین تمہارے سبزۂ رخ کی تمنا ہو
خدائی راز راز بے خودی بنکر جو افشا ہو

بُرے سے جو بُرا ہو وہ ابھی اچھے سے اچھا ہو
ہرا ہو وادئ دل جلوہ زار طور سینا ہو
جگر پھکتا ہو آنکھین جل رہی ہون دل دہکتا ہو
مرا داغ جبین اس شوخ کا نقش کف پا ہو
مری حیرت اگر دیکھتے تو آئینہ کو سکتا ہو
اسی غنچہ کے دامن مین ابھی اک باغ پیدا ہو
جو پیدا تھا وہ پنہاں ہو جو پنہاں تھا وہ پیدا ہو

اثر خون شہید ناز کا یارب کچھ الٹا ہو
حنا کے بدلے وہ ظالم کف افسوس ملتا ہو

بری جاتی ہو دل ہی دل مین کیون گھٹ گھٹ کے آہی ہو
ابھی وہ بزم دشمن سے چلے آئین جو تم چاہو

مرے شام جدائی کا یہ کیون تڑکا نہین ہوتا
گریبان سحر سے دامن شب کو نہ ٹانکا ہو

دھوان بن بنکے آہین کیون نکلین اوسکی فرقت مین
کہ جس کمبخت کا دل ہر گھڑی پھوڑا سا پکتا ہو

تری تلوار کی ڈوری سے زخمون مین لگے ٹانکین
عجب کیا بسمل تیغ ادا اسطرح اچھا ہو

تسلی کچھ نہین درکار مجھ سے دل شکستہ کی
گلے سے تم لگا لو تو کلیجہ ہاتھ بھر کا ہو

سمجھ کر جس کو تم رنگ حنا ملتے ہو تلوون سے
کہین ایسا نہ ہو وہ بھی مرا خون تمنا ہو

تعدو سے کرتے ہو عہد وفا میری قسم کھا کر
جو وہ بھی بدگمان میری طرح ہو جائے پھر کیا ہو

زبان تیغ ملجائے اگر مقتل مین وہ قاتل
ابھی تیرے شہیدون کا دہان زخم گویا ہو

کھٹک ہوتی ہے یارب سانس لینے مین یہ کیون ہردم
کوئی خار تمنا دامن دل سے نہ اولجھا ہو

وہی عالم ہے اپنے حسرت مردہ کا سینے مین
چلو جاؤ بھی تم تو نام کے خالی مسیحا ہو

خوشی ہے وعدۂ فردا کی لیکن ایک کھٹکا ہے
کہین شور قیامت بھی نہ میرے دل کا دھڑکا ہو

ابھی سے شکوۂ بدعہدیٔ دشمن زبان پر ہے
ابھی کیا کیا ہوا ہے اور ابھی دیکھو تو کیا ہو

دل صدچاک کو شانہ بنالو مان لو کہنا
مزا ہے اگر زلفون کا کوئی بال بیکا ہو

جہنم کی ہوائین گرم گرم آنے لگین پیہم
مرے سوز نہانی کا اگر جنت مین چرچا ہو

تمہارے وحشیون کی گر یہی ہے گرم رفتاری
نہین ممکن قیامت تک بھی اب سرسبز صحرا ہو

دھوان سا اٹھ رہا ہے آج کیسا صحن گلشن مین
خبر لینا ذرا گلچین دل بلبل نہ جلتا ہو

خدا شاہد تمہارے وحشیون کی سیر ہو جائے
جسے کہتے ہین میدان قیامت وہ بھی صحرا ہو

برس جائین کسیدن چار چھینٹے چشم گریان کے
مزا ہو جو اون کا رنگ صحبت پھر نہ پھیکا ہو

عروس نظم کو بخت زلیخا مین نے بخشا ہے
مرے سر کیون نہ اے شایق سخن گوئی کا سہرا ہو

خوشی سے جان دی ہے اس نے سوز ہجر احمد مین

عجب کیا ہے چراغ قبر بھی مشتاقؔ کا ہنستا ہو

ہے لب پر آہ اور آنکھوں سے آنسو رواں دیکھو
جدائی میں بری حالت ہے اے غوث زماں دیکھو

کوئی ہے وجد میں اور کوئی ہے فریاد و زاری میں
تم اپنے عاشقوں کی دھوم اور شور و فغاں دیکھو

مجھے کب یاد فرماتے ہیں بغداد معلّے میں
چلا آتا ہے اب کے سال بھی اک کارواں دیکھو

چمکتا ہے ہر اک ذرہ میں غوث نور صمدانی
جہاں دیکھو جدھر دیکھو جدھر دیکھو جہاں دیکھو

تپ فرقت سے جلتا ہے دھواں دل سے نکلتا ہے
غضب کے صدمے سہتا ہے تمہارا مدح خواں دیکھو

دکھا دو اپنی صورت اب تو ترساؤ مجھے حضرت
سنو جان جہاں اب آگئی ہے ہونٹوں پہ جاں دیکھو

قدم جن کے لئے ہیں اولیا نے اپنے کاندھوں پہ
اب اون کی مدح دیکھو اور مشتاقؔ کی زباں دیکھو

خدا کی شان ہے محمدؐ مصطفیٰ دیکھو — اور اون کی شان ہے لاریب محبوب خدا دیکھو
مرید و خوف کیا ہے فکر کیا ہے تمکو محشر کی — مدد پر غوث اعظم ہے تمہارا پیشوا دیکھو
مرا دل ہوگیا مردہ خدا کے واسطے آقا — کہو تم قم باذنی پھر یہ زندہ ہوگیا دیکھو
سیاہی چھاگئی دل پر گناہوں سے پشیمان ہوں — صفائی اسکی ہو یہ آئینہ ہے آپ کا دیکھو
یہ کس نے جلوۂ مقدم سے اپنے کردیا روشن — ہماری تیرہ مرقد میں اوجالا ہوگیا دیکھو

گنہگار و ندامت سے کہان تک منہ چھپاؤ گے — کسی محبوب کے تم دامن رحمت مین آ دیکھو

غلام خواجہ صدیق کہلاتا ہون یا مولا — میرے آقا کے آقا ہو مجھے بندہ بنا دیکھو

نہ کیون آسان ہو دنیا کی ہر اک مشکل گنا ہو نہین — مرا مرشد ہے فرزند علی مشکلکشا دیکھو

تلین اعمال شایق کے تو ہوگا حشر مین چرچا
محبت غوث کی تھی پلہ نیکی جھکا دیکھو

مہندی ہاتھون کو لگایا نہ کرو — خون عاشق کو بہایا نہ کرو

ہنسکے باتون مین اڑایا نہ کرو — برق پر برق گرایا نہ کرو

غیر کچھ اور ہی سمجھینگے جناب — مجھکو ہر وقت بلایا نہ کرو

ہوگا تاریک جہان آنکھو نہین — منہ کو زلفون مین چھپایا نہ کرو

قتل کو ایک تغافل بس ہے — تیوری اپنی چڑہایا نہ کرو

سامنے غیرون کے اے جان جہان — گالیان ہمکو سنایا نہ کرو

لب لعلین ہمین دکہلا کے حضور — رات بھر خون رلایا نہ کرو

ایک دن روز جزا ہے دیکھو — دل کو عاشق کے جلایا نہ کرو

اپنا منہ دیکھتے ہو کیون تن کر — ستم آئینہ پہ ڈہایا نہ کرو

یاد ہے وصل مین کہنا اون کا — مجھکو للہ ستایا نہ کرو

بیوفا سب ہین حسینان جہان — اپنا دل اون سے لگایا نہ کرو

غوث اعظم کا ہے خادم شایق
اوس کو ہر وقت ڈرایا نہ کرو

بسر یون زندگی آٹھون پہر ہو — ترا جلوہ مرے پیش نظر ہو

قیامت مین جو احمد کا گذر ہو — کہون گا اسطرف بھی اک نظر ہو

اثر اتنا تو ہو اے جذب الفت — قدم حضرت کا ہو اور میرا سر ہو

اغثنا یارسول اللہ اغثنا — گنہگاروں سے کیا تم بے خبر ہو
مدینہ میں بلا لو یا محمد — یہ باقی عمر میری واں بسر ہو
صبا کچھ لا شمیم زلف احمد — معطر ہم غریبوں کا بھی گھر ہو
نہوں تسکین ہجر احمدی میں — ترقی پر مرا درد جگر ہو
صبا حالت مری حضرت سے کہنا — مدینہ میں اگر تیرا گذر ہو

قیامت میں مزا جب ہوگا شایق
یہ ہاتھ اور دامن خیر البشر ہو

الٰہی گرم جب بازار محشر ہو تو ایسا ہو — کہیں سب میرے یوسف کو کہ داور ہو تو ایسا ہو
گنہگار ازل ہوں میں اگر محشر ہو تو ایسا ہو — سیہ میدان ہو عصیاں کا دفتر ہو تو ایسا ہو
اوڑا دی خاک کس نے اب نظر آتی نہیں صورت — کسی کا دل الٰہی کیا مکدر ہو تو ایسا ہو
جو آنکھوں میں رکھو چپ کر رہے تار نظر بنجائے — تمہارا ناتوان کانٹے میں نلکر ہو تو ایسا ہو
سراسر ٹھوکریں کھائیں تمہاری راہگذر میں — مرے سر میں مری پہلو میں جو مضطر ہو تو ایسا ہو
تڑپتا اور اچھلتا تیر کو تجھ میں پہنچ جائے — مرا دل میرے پہلو میں جو مضطر ہو تو ایسا ہو
چڑھے وہ نشۂ وحدت نظر میں تو ہی تو آئے — مرے پیر مغاں ہونٹوں میں ساغر ہو تو ایسا ہو
رہے حسرت نہ پھر مجھکو عنایت اتنی ہوں بوسے — ترا احسان ایجان میری سر پر ہو تو ایسا ہو
گرے گر نار دوزخ پر تو برسے آب رحمت سا — کسی کا یا الٰہی دامن تر ہو تو ایسا ہو
وہ تاریکی میں تربت کی چراغ طور بنجائے — ہمارا داغ دل روشن ابھر کر ہو تو ایسا ہو
تمہارے ہجر میں اے پیارے رہی جاتی ہیں دلکو بھی — خوشا قسمت خوشا طالع جو دلبر ہو تو ایسا ہو
ترا جلوہ گھٹا میں جیسے بجلی یا فلک پر مہ — ہو پردہ میں تو ایسا ہو جو باہر ہو تو ایسا ہو

شراب عشق کا آتی مزا اس میں بھی اے شایق
قیامت میں عطا اگر جام کوثر ہو تو ایسا ہو

محمد جعفر
نارتی

تمہارا عکس رخ میری جبین پر ہو تو ایسا ہو
اثر نالے کا میرے اوس کے دلپر ہو تو ایسا ہو
تمہارے ناک کے تنکے نے چھیدا ہے کلیجے کو
نہ چھوڑے وہ کبھی اسکو نہ چھوٹے یہ کبھی اوس سے
ہوے پر بھی لحد کی خاک وہ پامال کرتا ہے
تونگر دولت دیدار سے محروم ہے آئینہ
تری پلکوں کو دیکھا جسنے غم کی چھاونی چھائی
مری آنکھوں پہ رکھکر ہاتھ میرا دل چراتا ہے
گلے پر جب چلے خنجر گریبان لال ہو جائے
تری مژگان کی الفت مین ہوا ہون سوکھکر کانٹا
رہے قوبن کے پتلی جائے تو مثل نظر جائے
جبین پر ہو جبین اور لب پہ لب ہو دیدہ پر دیدہ
گلے پر تیغ رکھکر مجھ سے قاتل یہ کہا
دکھایا قدم آدم آئینہ تو کھل گئین آنکھین
جدا ہرگز نہ ہو وہ رنگ حنا کا رنگ وہ لائے
سلیمان کی نگین پر نور جیسے اسم اعظم کا
بلائین اوٹھ کے لے گر فتنۂ محشر اوسے دیکھے
مری آنکھین ہون یا دل ہو جگر ہو یا کہ پہلو ہو
ملے چہرہ نبی کا مہر سے یا روئے یوسف سے
کبھی سے وہ لپٹ جاتے ہین گھبرا کر شب وصلت

کہین سب دیکھکر اچھا مقدر ہو تو ایسا ہو
کہ تڑپے دیکھتے مضطر سے مضطر ہو تو ایسا ہو
جو ناوک ہو تو ایسا ہو جو نشتر ہو تو ایسا ہو
ترا در ہو تو ایسا ہو مرا سر ہو تو ایسا ہو
ستمگر ہو تو ایسا ہو ستمگر ہو تو ایسا ہو
نصیبے کا کوئی اپنے سکندر ہو تو ایسا ہو
جو تیرے ہو تو ایسے ہون جو لشکر ہو تو ایسا ہو
کوئی جو اس زمانہ مین دلاور ہو تو ایسا ہو
ترے خنجر مین اے سفاک جوہر ہو تو ایسا ہو
کھٹکتا ہون عدو کے دل مین نشتر ہو تو ایسا ہو
مری آنکھو نہین ای پیارے ترا گھر ہو تو ایسا ہو
ترا منہ شام وصلت میرے منہ پر ہو تو ایسا ہو
کوئی گر سخت جان اللہ اکبر ہو تو ایسا ہو
کہا ترا کے اوس نے میرا ہمسر ہو تو ایسا ہو
مرا دل دست رنگین مین ستمگر ہو تو ایسا ہو
ترا نقش تصور میرے دلپر ہو تو ایسا ہو
قیامت تھام لے دل قد دلبر ہو تو ایسا ہو
مرے پیارے پیمبر ایکا گھر ہو تو ایسا ہو
فلک پر ہو تو ایسا ہو زمین پر ہو تو ایسا ہو
طبیعت مین کسی کمسن کے گر ڈر ہو تو ایسا ہو

محبت اوس کے گیسو کی نہ رکھو تو دلین ای شفایق

خدا کی مار کیا اللہ کا گھر ہو تو ایسا ہو

ہین کرون آپ کی طاعت اجی بس جاؤ ہٹو
تجھ پہ کیون اتنی حکومت اجی بس جاؤ ہٹو

غیر تو خوش رہین آباد رہین شاد رہین
عاشقون پر ہی مصیبت اجی بس جاؤ ہٹو

طور پر آگ لگائی نہین تم نے سچ ہے
پھر تجلی وہ کسکی شرارت اجی بس جاؤ ہٹو

نزع مین آئے ہو اور وہ بھی بھلا ٹھیک نئے
واہ وا اچھی عیادت اجی بس جاؤ ہٹو

اور گھبرا تا ہو کوئی حضرت ناصح جا کر
کسکو کرتے ہو نصیحت اجی بس جاؤ ہٹو

میرے گھر آنے کو پاؤن مین لگی تھی مہندی
کہئے ہوتی نہین فرصت اجی بس جاؤ ہٹو

دفن کرکے مجھے اب روتے ہو کیون مرقد پر
خاک مین ملگئی صورت اجی بس جاؤ ہٹو

وہ یہ کہتے ہین اگر پاک محبت تھی حضور
بدلی کیون رات کو نیت اجی بس جاؤ ہٹو

آپ اقرار کئے بیٹھے ہین تو پھر کیا ڈر ہے
کہہ بھی دو جھوٹ پہ لعنت اجی بس جاؤ ہٹو

زلف رخ پر جو ملی ہو گئے نیلے رخسار
آپکی اتنی نزاکت اجی بس جاؤ ہٹو

کوستے ہین کہین عشاق یہ لو اور سہو
دیکھ لی آپ کی چاہت اجی بس جاؤ ہٹو

شان قہار سے یا رب ہین گنہگارون کے
کہتی ہے حشر مین رحمت اجی بس جاؤ ہٹو

غیر کے گھر نہ گئے تھے یہ بجا ہے ہان ہان
اور ہون گے کوئی حضرت اجی بس جاؤ ہٹو

گھر کو آؤ جو کہا مین نے تو سنکر بولے
کونسی ایسی ضرورت اجی بس جاؤ ہٹو

وصل مین ہاتھ بڑھاتے ہی جھڑک کر بولے
دور رہئے وہ شباہت اجی بس جاؤ ہٹو

کہہ رہا ہون کہ نہ سمجھاؤ جناب ناصح
اور بگڑے کی طبیعت اجی بس جاؤ ہٹو

تمسے عاشق جو ہون مشتاق تو بھلا کیا کہنا
مفت بدنام محبت اجی بس جاؤ ہٹو

یار کا جلوہ ہے عیان خانہ بخانہ کو بکو
شکل نشان ہے بے نشان خانہ بخانہ کو بکو

باغ ازل کے پھول جب اتر گئے ہاتون ہاتھ
مثل صبا ہے باغبان خانہ بخانہ کو بکو

اپنے حواس ہیگیہان مانع وید جان جان
پہون نے کہا جو یار سے اپنا پتا بتا مجھے
معنی اقرب بہی مطلب اپنا سہی
دیکہنے کو جدا جدا طرز نئی نئی ادا
مجہکو ہے قید ظاہری شکل سے غمزہ وہ مری
ہم کو دخل کچھ نہین ذات خدا مین بالیقین
جلوۂ خالق جہان کیون نہ ہو ہر جگہہ عیان
یوسف خلق ہے کہان باطن خلق ہے نہان
جلوۂ یار خود نما عرش کی ہے اودہر بہلا
رمز انا ہر ایک جا کہتے ہین لوگ برملا
جلد دکہا دے یا خدا شہر رسول پاک کا

پردے بہی ہین درمیان خانہ بخانہ کو بکو
آئی صدا یہ ناگہان خانہ بخانہ کو بکو
یار بنا ہے میہمان خانہ بخانہ کو بکو
ہے یہی اوسکی داستان خانہ بخانہ کو بکو
یار مرا ہے شادمان خانہ بخانہ کو بکو
دل مین مگر ہے یہ گمان خانہ بخانہ کو بکو
دیکہتے ہین جب آسمان خانہ بخانہ کو بکو
اوس کا یہی ہے کاروان خانہ بخانہ کو بکو
آئینہ خانہ ہے یہان خانہ بخانہ کو بکو
ہو گیا ایسا ارمغان خانہ بخانہ کو بکو
ہند مین کیون پہرون وہان خانہ بخانہ کو بکو

شایق خستہ بینوا ہے یہ طفیل نعت کا
ذکر ترا ہے اور بیان خانہ بخانہ کو بکو

وہ اچہلتا ہے ذرا اون کا جگر تو دیکہو
آئینہ دیکہہ کے دل تہام کے خود کہتے ہین
وصل کے نام سے جسوقت وہ تہرانے لگے
حشر مین سامنے اللہ کے آؤ گے جو تم
خط مرا دیکہتے ہی ہنسکے یہ فرماتے ہین
وصل مین ضد وہ کرینگے تو کہون گا جہکر
دیر و کعبہ مین بہی ہے جنت و دوزخ مین بہی ہے
رشک مہتاب وہ ہے اس مین ہو داغ حسرت

چاہنے والون کی آہون کا اثر تو دیکہو
چشم بد دور مری بانکی نظر تو دیکہو
کمسنی کہنے لگی ہائے یہ ڈر تو دیکہو
بُرے کہدون گا کہنکیون سو ادہر تو دیکہو
ان اشارون کے فدا زیر و زبر تو دیکہو
کن کے قدمون پہ جہکا ہے مرا سر تو دیکہو
واہ وا حضرت انسان کا گذر تو دیکہو
اوس ہمسر جو بنے شکل قمر تو دیکہو

آنکھو دیکھ کے سپہر غیر کو دیکھوں تو کبھی
مری نیت مرا دل میری نظر تو دیکھو

دلمیں راضی ہیں ستانیکو نہیں کہتے ہیں
وصل میں بھی ہے اگر اور مگر تو دیکھو

دیکھکر لاش مری رونے لگے چلاکر
بعد مرنے کے محبت کا اثر تو دیکھو

چاند آیا ہے شب وصل کہ وہ آئے ہیں
کتنی پر نور ہے محفل مرا گھر تو دیکھو

پس دیوار مرے سیکڑوں نالے سنکر
اُف نہ کی اوس نے یہ پتھر کا جگر تو دیکھو

اس بہانے سے دیا وصل کا مضمون لکھکر
پرچہ اخبار کا کیا ہے اس میں خبر تو دیکھو

میں نے کی آہ تو اس نے بھی جگر تھام لیا
حضرت عشق کا کیسا ہے اثر تو دیکھو

بسملوں کی نگہ یاس بری ہوتی ہے
کہیں بسمل نہو قاتل کا جگر تو دیکھو

محفل غیر میں اون کا وہ کہنا چپ چپ
وہ اشارہ مرا للہ ادھر تو دیکھو

ذکر آتا ہے جو محفل میں مسیحا کا کبھی
کہتے ہیں لو مری ٹھوکر کا اثر تو دیکھو

گدگدی کرنے لگی سیدھی نظر کی برچھی
اور بھی ہنسنے لگا زخم جگر تو دیکھو

شب فرقت میں خیال رخ خنداں آیا
شام غربت میں غریبوں کی سحر تو دیکھو

کچھ سمجھکر ہی فرشتوں نے کیا تھا سجدہ
واہ واصل علی شان بشر تو دیکھو

وصل کی شب اونھیں تارونکو بتا کر یہ کہوں
دل جلا ہوں مرے نالوں کا اثر تو دیکھو

یار کے واسطے غیروں کی بھی منت کی ہے
چشم انصاف سے شایق کا جگر تو دیکھو

ردیف ہائے ہوز

تو ہر ایک شئے میں ہے جلوہ گر تری ذات جل جلالہ
تو ہر ایک آنکھ میں ہے نظر تری شان جل جلالہ

مری ذات تیرا ہی کام ہے مرا کام تیرا ہی کام ہے
ترے ہاتھ سارا ہی خیر و شر تری شان جل جلالہ

تری ذات بندہ نواز ہے اسی بات پر مجھے ناز ہے ۔ مین ہون بندہ میری بھی لے خبر تری شان جل جلالہ
تو ہے میرا مین ترا دوست ہون تو ہے مغز مین ترا پوست ہون ۔ مین ہون تجھ مین مجھ مین تو جلوہ گر تری شان جل جلالہ
جو فقیر تھے وہ غنی ہوئے جو امیر تھے وہ دنی ہوئے ۔ تری بے نیازی کا ہے اثر تری شان جل جلالہ
ترا نام جبکہ غفور ہے مری مغفرت بھی ضرور ہے ۔ مین گنہگار ہون رحم کر تری شان جل جلالہ

مجھے شوق ہے تری دید کا مرا نام شایق بے نوا
مجھے میری شکل مین آ نظر تری شان جل جلالہ

صورت مجھے دکھا دے مسند نشین طیبہ ۔ بگڑی مری بنا دے مسند نشین طیبہ
منھ خواب مین دکھا دے مسند نشین طیبہ ۔ قسمت مری جگا دے مسند نشین طیبہ
وہ مستیان ہون مجھکو تو ہی نظر مین آئے ۔ ایسی مجھے پلا دے مسند نشین طیبہ
دیوانہ مجھکو کرکے کس گہر مین چھپ گیا ہے ۔ للّٰہ کچھ بتا دے مسند نشین طیبہ
محشر مین عاصیون کا کوئی نہین سہارا ۔ تو آج لب ہلا دے مسند نشین طیبہ
حسنین پر مین ولسے ہو جاؤن کیون نہ صدقے ۔ ہین دونون شاہزادے مسند نشین طیبہ
بیار ہو نہ اچھا مر کر مدینہ پہونچے ۔ ایسی دوا پلا دے مسند نشین طیبہ
اعمال نامے میری اسطرح تو ہلا دے ۔ یکسر ورق ہون سارے مسند نشین طیبہ
سب ہاتھ میری چومے مظہر سمجھ کے تیرا ۔ ایسا مجھے بنا دے مسند نشین طیبہ
کھلجاے حشر مین جب میری سیاہ کاری ۔ کملی مجھے اوڑا دے مسند نشین طیبہ
ہے پاس دل کی میری آیا ہون بنکے سائل ۔ خیرات کچھ دلا دے مسند نشین طیبہ
پردہ مین بیم ہے کہ دیکھون خدا کی صورت ۔ گھونگٹ ذرا اٹھا دے مسند نشین طیبہ

کامل ہے مردہ شایق فرقت کی آفتون سے
ٹھوکر سے تو جلا دے مسند نشین طیبہ

نہین فرقت تمہاری اب گوارا یا رسول اللہ ۔ بلا لو مجھکو طیبہ مین خدا را یا رسول اللہ

پکارین کیون نہ تم کو جان اپنی کیون نہ دین تم پر
تمہین سے زندگی کا ہی سہارا یا رسول اللہ

تمہین دیکھا ہی جس نے اوس نے دیکھا حق کی جلوے کو
تجلی حق کی ہے چہرہ تمہارا یا رسول اللہ

اوسے منظور تھا ظاہر کرے خود کو زمانہ مین
زمین پر اس لیے تمکو اوتارا یا رسول اللہ

جو منکر ہین شفاعت کے انہین دوزخ مبارک ہو
بھروسہ ہے شفاعت پر ہمارا یا رسول اللہ

تمہارے نخل الفت کے ثمر اتنے تو ہون حاصل
پھپھولون سے پھلے سینہ ہمارا یا رسول اللہ

کہان تک صبر ہو شام و سحر آٹھون پہر دلبر
تمہارے ہجر کا چلتا ہے آرا یا رسول اللہ

انا اطلب رضاک ثنا ہمین جسکے کہا حق نے
فدا اوس پہ نہ کیون عالم ہو سارا یا رسول اللہ

ہوئی آسان وہین مشکل ہین عقدے ہوئے سب حل
کسی عاشق نے جب تمکو پکارا یا رسول اللہ

خدا شاہد عرب ظاہر مین ہین رب ہو باطن مین
ادا کیا وصف ہو ہم سے تمہارا یا رسول اللہ

یہی ہے شوق مشتاق کا یہی ہے عرض مشتاق کی
دکھا دو روضۂ انور دوبارہ یا رسول اللہ

نبی کی ہو دل مین محبت زیادہ
نہین کوئی اور اس سے نعمت زیادہ

رسول خدا یون تو سب امتی ہین
رہے عاصیون پر عنایت زیادہ

ہمین بس ہے حب نبی کا وسیلہ
جو کرتے ہین کرلین عبادت زیادہ

ترقی پہ ہے عشق گیسوئے احمد
مزا دے گی ہمکو یہ وحشت زیادہ

کہان حسن یوسف اور اوسکی صباحت
تری شکل مین ہے ملاحت زیادہ

گدائی ہے طیبہ کی شاہی سے بڑھکر
وہان کی ہے ذلت مین عزت زیادہ

کیا ہے غنی اور ہم داغ دل نے
ملی ہے محبت کی دولت زیادہ

میسر ہو طیبہ کی ٹھنڈی ہوائین
تپ عشق نے کی حرارت زیادہ

پیمبر ہوئے یون تو سب حق کی پیارے
مگر سب مین تو خوبصورت زیادہ

کہون حشر مین حوض کوثر پہ جاکر
پلا دو مجھے آج حضرت زیادہ

نظر آئے ہر چیز میں تیرا جلوہ
ہے پیش نظر مصحف روئے احمد
الٰہی وصال رسول خدا کی
چمٹ جاتے ہیں لب جو لوں نام احمد

مری اسطرح ہو بصارت زیادہ
کیا کرتا ہوں میں تلاوت زیادہ
تمنا زیادہ ہو حسرت زیادہ
ترے نام میں ہے حلاوت زیادہ

یہ نعت پیمبر کا باعث ہے شایق
ہوئی خلق میں تیری شہرت زیادہ

ہے دلمیں بہار گل خندان مدینہ
اللہ کا معشوق ہے سلطان مدینہ
یارب گل گلزار نبوت کے تصدق
ہے منظر مخلوق ہے وہ منظر خالق
محشر میں بھی فردوس کو دیکھے نہ پلٹ کر
یہ کہتے ہی ملجائیگی دوزخ سے رہائی
ایسی ہو کھٹک پاؤں میں اعجاز محبت
صدیق و عمر ساتھ ہیں پہلو میں نبی کے

ہے میری چمن میں چمنستان مدینہ
خاصان خدا کیوں نہوں دربان مدینہ
آجائے نظر دلمیں گلستان مدینہ
یہ شان ہے کعبہ کی وہ ہے شان مدینہ
ہے جسکی نگاہوں میں گلستان مدینہ
چھوڑو مجھے ہوں قیدی زندان مدینہ
میں چھوڑ کے جاؤں نہ بیابان مدینہ
اک قلب مدینہ ہے تو اک جان مدینہ

شایق ہے ترا ایک وہی چاہنے والا
سو جان سے ہوں عاشق سلطان مدینہ

محمد آپکی ہر اک ادا ہے دلربایانہ
نیا انداز ہے بانکی نظر ہے چال مستانہ
مجھے قسمت مری رہنے جو دیتی پاس قدموں کے
الٰہی حضرت عشق رنگ لائے حشر میں ایسا
شب معراج سب خوش تھے مگر یہ رشک تھا مجھکو

شہنشاہوں کی صورت اوسپہ وہ کملی گدایانہ
نرالی شان ہے پیاری روش ڈھنگ جانانہ
تجھے ہیں آتے جاتے دیکھتا طیبہ میں روزانہ
کہیں سب آرہا ہے وہ رسول اللہ کا دیوانہ
کہیں جبریل تیرے شمع رخ پر ہو نہ پروانہ

وہان حورون کے سر پر شوق مین چلنے لگے آرے / شب معراج ابھی یان ہو رہا تحفا الفین شانہ

تصور ہی تمہارے مین نہ کیونکر مست ہو جاؤن / نگاہ ناز وہی ہے مجھے بھر بھر کے پیمانہ

چلو صہبائے وحدت پیکے صدقے ہونگے ساقی پر / مدینہ جسکو کہتے ہین وہ ہے مستون کا میخانہ

قدم رنجہ کرو حضرت کبھی مشتاق کے بھی ولین
نظر آجائے روشن تیرہ و تاریک کاشانہ

ہے ولین صبائے مہ تابان مدینہ / کعبہ مین بھی ہے شمع شبستان مدینہ

دیکھونگا ان آنکھون سے جو مین شان مدینہ / سو جان سے ہو جاؤنگا قربان مدینہ

یہ ہاتھ ہو اور دامن سلطان مدینہ / یہ پاؤن ہون اور خار بیابان مدینہ

ہو اس سر شوریدہ مین سودائے محمدﷺ / ہو اس دل بیتاب مین ارمان مدینہ

کانون سے سنون مسجد نبوی کی اذانین / آنکھون مین رہے نور درخشان مدینہ

حسرت ہو کلیجہ مین بھری عشق نبی کی / لب پر رہے وصف شہ شاہان مدینہ

ہے شاہ سے رتبہ مین بلاشک وہ زیادہ / جان اونکی مدینہ ہے تو وہ جان مدینہ

حضرت کو اسی شہر سے الفت ہے زیادہ / جان ان کی مدینہ ہے تو وہ جان مدینہ

شائق بھی ہو اور نعت کی ہو نغمہ سرائی
اور سامنے آنکھون کے گلستان مدینہ

غلامون کو مدینہ مین بلانا یا رسول اللہ / تمہین ہے بے ٹھکانون کا ٹھکانا یا رسول اللہ

کرم سے پاس بلوا کر کلیجہ کیجیے اب ٹھنڈا / جدائی کے ستم کب تک اٹھانا یا رسول اللہ

کسی حیلے بہانے سے بتا دو چاند سی صورت / کہان تک آنکھ سے آنسو بہانا یا رسول اللہ

سفر اب کے برس ہمکو میسر ہو مدینہ کا / کہان تک دلکو سمجھانا منانا یا رسول اللہ

دل دیوانہ کی دیوانگی کچھ رنگ لائے گی / مدینہ کا ہو گر جنگل سہانا یا رسول اللہ

ارادہ دلکا پورا ہو تمنا دلکی پوری ہو / دعا ایکے مری خالی نہ جانا یا رسول اللہ

ترپا کہلا کے یوں بیکل رہوں در در پھروں کبتک
بس اب نزدیک قدموں کے بلانا یا رسول اللہ

سفر کا ساز و سامان سب مہیا ہو عنایت سے
مجھے ان سارے جھگڑوں سے بچانا یا رسول اللہ

خدا کا واسطہ اور فاطمہ حسنین کا صدقہ
مدینہ جلد مشتاق کو بلانا یا رسول اللہ

ہر دم ہے تشنہ میں تقاضائے مدینہ
ان آنکھوں سے دیکھونگا تماشائے مدینہ

دیدار مجھے ہے دیدار خدا کا
کعبہ کی تمنا ہے تمنائے مدینہ

جنت کی طلب طالب جنت کو مبارک
میرا دل دیوانہ ہے شیدائے مدینہ

مسکن ہو مرا تا با ابد بیت [illegible] میں تمہاری
دو جلد خبر میری مسیحائے مدینہ

دیوانہ گیسوئے رسول عربی ہوں
محشر ہو مرا دامن صحرائے مدینہ

ہے جلوہ نما نور نبی خانہ دل میں
کعبہ میں رہا کرتا ہے آقائے مدینہ

یارب نہ دکھا نزع میں جنت کا تماشہ
پتلی جو پھرے آنکھ میں پھر جائے مدینہ

مشتاق رہا کرتی ہے جنت بھی اسی کی
جو دل سے رہا زیست سے شیدائے مدینہ

ہے عشق میں اور حسن میں اک لاگ ازل سے
دل میں رہی کیونکر نہ تو لائے مدینہ

بنجائے گی پر نور مری مرقد طیبہ
چمکیگا اگر داغ تمنائے مدینہ

محشر میں جو لوگ آئیں عبادت کی سہارے
لیجائینگے ہم الفت مولائے مدینہ

معشوق کے ہر کوچہ میں عاشق کا ہے جلوہ
کیسا یہ تماشا ہے تماشائے مدینہ

یہ خانہ دل ایک زمانہ سے ہے ویران
گلزار بنا دو چمن آرائے مدینہ

جبتک نہ ہو دلبر مبارک کی زیارت
جائیگا نہ سر سے مری سودائے مدینہ

مانگونگا خدا ہی سے میں محبوب خدا کو
چلاؤنگا کعبہ میں بھی میں ہائے مدینہ

ہو جاؤنگا قربان تری روضہ پہ محمدؐ
تقدیر مری گر مجھے دکھلائے مدینہ

تو اون کے تصدق سے مجھے بخشدے یارب
جو زیست میں ان آنکھوں سے دیکھے مدینہ

مشتاق مجھے مارا ہے غم ہجر نبی نے
جی جاؤں جو آجائے مسیحائے مدینہ

سن لیں اکبار پیمبر مری بیمار کی آہ ‌ ‌ ‌ اتنی تاثیر تو دکھلائے دل زار کی آہ
فرقت گلشن طیبہ میں مرا دل گا اک دن ‌ ‌ ‌ توڑ ڈالے گی قفس مرغ گرفتار کی آہ
گرمی روز قیامت میں بنے گی سایہ ‌ ‌ ‌ کام آجائے گی محشر میں گنہگار کی آہ
صادقوں کو نہیں اعدا کی عداوت سے خطر ‌ ‌ ‌ سینہ پاک کا کیا کر سکے کفار کی آہ
جو غنی ہیں انہیں زیبا نہیں فخر دولت ‌ ‌ ‌ نہیں معلوم کہ کیا کرتی ہے نادار کی آہ
تیغ ابروئے پیمبر نے کیا ہے بسمل ‌ ‌ ‌ مری قاتل ہے شہا تیغ جگر افگار کی آہ
اے صبا احمد مرسل ہیں مسیحا میرے ‌ ‌ ‌ تو ہی پہونچا دے وہاں تک دل بیمار کی آہ
لاکھوں زاری کرے طاعت میں کیا ہوتا ہے ‌ ‌ ‌ سب دکھاوٹ کی ہے یہ زاہد مکار کی آہ
اے غم عشق نبی ساتھ دے تو محشر تک ‌ ‌ ‌ ہو ترقی یہ سدا عاشق غمخوار کی آہ
نہیں جاتو نہ کسی شخص کو جل جاؤ گے ‌ ‌ ‌ آہ اغیار میں ہے شعلہ فشاں یار کی آہ

جلد طیبہ وہ پہونچ جائے دکن سے یارب
کام اتنا تو کرے مشتاق لاچار کی آہ

عشق حضرت کا اور ہے نقشہ ‌ ‌ ‌ اُن کی الفت کا اور ہے نقشہ
یوں تو صدہا نبی ہوئے پیدا ‌ ‌ ‌ اس نبوت کا اور ہے نقشہ
گو ہیں مجبور جائیں گے طیبہ ‌ ‌ ‌ اپنی ہمت کا اور ہے نقشہ
رنگ کثرت کا یہی ہے جلوہ نما ‌ ‌ ‌ شان وحدت کا اور ہے نقشہ
عشق احمد میں ہے عجب مزا ‌ ‌ ‌ ان کی حسرت کا اور ہے نقشہ
شان الفقر کا جو ہو مظہر ‌ ‌ ‌ اوس کی دولت کا اور ہے نقشہ
من رانی فقد رالحق ہے ‌ ‌ ‌ تیری رویت کا اور ہے نقشہ

جب سے دلکو ہوا ہے عشق نبی — اب طبیعت کا اور ہے نقشہ

درد ہجر نبی سے دل خوش ہے — ہر مصیبت کا اور ہے نقشہ

سب گنہگار بخشے جائینگے — حق کی رحمت کا اور ہے نقشہ

صبح محشر مین دیکھیے کیا ہو — شام غربت کا اور ہے نقشہ

نیم جا ہون بلا لو طیبہ مین — ورنہ حالت کا اور ہے نقشہ

تجھ مین پنہان ہے جلوۂ مولا — تیری صورت کا اور ہے نقشہ

وحشت طیبہ مین چلکے رو شائق — اب تو وحشت کا اور ہے نقشہ

ردیف یائے تحتانی

یاد طیبہ کی عبث تم ہو دلاتے جاتے — زائرو ساتھ مجھے لیچلو جاتے جاتے

راہ طیبہ مین جو ہم سر کو جھکاتے جاتے — خس و خاشاک کو پلکون سے لگاتے جاتے

اس طرح خواب مین آتے تو مزا آجاتا — گرتے ہم پاؤن پہ اور آپ اٹھاتے جاتے

خوب ہوتا جو ترے شہر مین مسکن ہوتا — روز ہم دیکھتے روضہ ترا آتے جاتے

شوق طیبہ کی جو اس دلمین بھڑکتی آتش — ہم بھی گھر بار کو سب آگ لگاتے جاتے

پوچھتے ہم سے وسیلہ جو مدینے والے — ترے روضہ کیطرف ہاتھ اٹھاتے جاتے

بیکسی کہتی ہے کیا ہند مین رہنے سے حصول — کاش طیبہ کو یونہی خاک اُڑاتے جاتے

صدقہ کرکے دل بیتاب کو روضہ پہ ترے — اور دیوانیکو دیوانہ بناتے جاتے

فتح مکہ مین جو تقدیر سے ہم بھی ہوتے — آگے بڑھکر ترے لوگون کو ہٹاتے جاتے

مٹ ہی جاتا وہین سب انت انا کا جھگڑا — خود کو کھوئے ہوئے ہم آپکو پاتے جاتے

آپ ہر جا ہین تو پھر کیون نہین فرماتے کرم
مل لو شایق سے کہین راہ مین آتے جاتے

اے مدینہ کے قمر گیسو سے پہچان والے
نور ایمان تجھے کہتے ہین ایمان والے

کون ہے جسپہ نہین تیری عنایت کی نظر
تیرے شرمندۂ انعام ہین احسان والے

ایک دن جلوہ دکھا آرزو بر لا ان کی
تیرے ارمان لئے بیٹھے ہین ارمان والے

تیرے قدمون کی قسم حشر کا کیا ڈر ان کو
تیرے دامن سے لگے بیٹھے ہین عصیان والے

ہم کو بھی عارف حق جلد بنا دین حضرت
آپ ہین معرفت خاص کے عرفان والے

اے شہنشاہ رسل تیری حکومت کے نثار
آفرین کہتے ہین مرقد سے سلیمان والے

ہجر مین تیرے بہت جوش پہ ہے دیدہ تر
ڈوب جائین نہ کہین نوح کے طوفان والے

ایک شایق ہی نہین تجھپہ ہین قربان یکسر
ہند والے ہون کہ ایران و خراسان والے

ہجر احمد مین جو گذرے گی گذر جائے گی
کچھ نہ کچھ آہ میری کام تو کر جائے گی

دم نکلتے ہی بلا لینگے بلانے والے
کیا بتاؤن کہ مری روح کدہر جائے گی

ہم گنہگارون کی رسوائی نہ ہوگی حضرت
آپکی زلف جو محشر مین بکھر جائے گی

اشک جاری ہین فراق نبوی مین صد شکر
آج کے تار سے طیبہ مین خبر جائے گی

صاف کہدے گی کہ ہون امت محبوب خدا
کیا مری روح نکیرین سے ڈر جائے گی

تیری ہر ایک تجلی مرے بانکے احمد
شیشۂ دل مین پری بن کے اتر جائے گی

یا نبی تیرا تصور ہے مری آنکھون مین
تو ہی آئے گا نظر جس پہ نظر جائے گی

عرض کر دینا مرا حال رسول اللہ سے
اے نسیم سحری تو جو ادہر جائے گی

زندگی کی تو کبھی فکر نہ کر اے شایق
عمر دو روزہ گذرنے کی گذر جائے گی

عشق وطاعت کے نہ کچھ بھی کام کے
ہم غلام مصطفے ہین نام کے

نام سے اللہ کے رہتا ہے ملا
یا نبی صدقے تمہاری نام کے

اے صبا لے چل اوسی درگاہ پر
سر جہان جھکتے ہین خاص و عام کے

شکل دکھلا خواب مین طیبہ کی چاند
منتظر ہم صبح سے ہین شام کے

مست آنکھون کے فدا یا مصطفے
سب ہین متوالے انہین دو جام کے

کیا سیہ کاری کا ڈر عاشق ہین جو
مصطفے کی زلف شبگون فام کے

اپنے ویسا جو نبی کو کہتے ہین
ایسے نالایق ہین وہ کس کام کے

جلد دوا ورون کو تم ہم سے ملو
مستحق عاشق ہین اس انعام کے

اللہ اللہ اوج وہ معراج کا
انبیا قائل ہین اس اکرام کے

موت آئی اور نہ طیبہ کو گئے
اے مقدر ہم ہین پھر کس کام کے

شکر اے شایق کہ دل کی لوح پر
حرف کندہ ہین نبی کے نام کے

جو محمد کا تصور ہے جانے والے
شان وحدت سے ہین وہ آنکھہ لڑانے والے

یہ نبی بات ہو پھر مجھ سے جدا رہتے ہین
میری آنکھون مین مری دل مین سمانے والے

اب خیال رخ حضرت مری غمخواری کو
تیرے ارمان مین فرقت مین ستانے والے

حشر مین تیری شفاعت کے بھروسے ہمین
ورنہ اعمال نہین ہمکو بچانے والے

دیکھکر لشکر احمد کو فرشتون نے کہا
سر بکف جاتی ہین یون سر کے کٹانے والے

سن لیا ہم نے کہ دیدار نبی ہی بس مرگ
اسی امید پہ ہے جانسی جانے والے

پا ہی لیتے ہین پیمبر کا نشان ایدہ مین
جو زمین نقش خودی دل سے مٹانے والے

کف افسوس ملا کرتے ہین تقدیر سے ہم
اور طیبہ چلے جاتے ہین جانے والے

جلوہ کچھ اور نظر آتا ہے سبحان اللہ
تیری صدقے میری صورت کے بنانے والے

خوابمین گر نظر آجائے کف پائے نبی / ہاتھ چومینگے مرا سارے زمانے والے
مین بھی ہون تیرا گدا پھینکدے کچھ جوتیان / اور مری دین کی دولت کے لٹانے والے
حسن پر اون کے نگرتے کبھی پڑتی نظر / دیکھتے گر تمہیں یوسف کے زمانے والے

یون فرشتون سے کہونگا تہ مرقد شائق
ٹھہرو ٹھہرو مرے سرکار ہین آنیوالے

ہم برے اعمال کر کر مرچلے / امت احمد کو رسوا کر چلے
ڈر نہیں کیا تیرگی حشر کا / نور عشق مصطفےٰ لے کر چلے
یاد ابروئے نبی بسمل نہ چھوڑ / حلق پر جلدی مرے خنجر چلے
رحمت حق نے بلایا پیار سے / ہم جو روتے جانب محشر چلے
راہ طیبہ مین تھکے جو اپنے پاؤن / ضعف کہنہ لگ گیا اب سر چلے
کھائیگا ٹھوکر قیامت مین وہی / جو یہان دولت پہ تن تنکر چلے
نعمت دنیا پہ فخر اچھا نہین / چاہئے انسان کو جھک کر چلے
سب نے حضرت آپکا کلمہ پڑھا / لا اله کا عجب منتر چلے
مرنے والے لے گئے کیا اپنے ساتھ / ہان مگر دو گز کفن لے کر چلے
حشر مین یاد آئے جب اپنے گنہ / آیت لاتقنطو پڑھ کر چلے
تھے شکم مین جب کفن مین اب نہان / چھپکے ہم آئے تھے چھپ چھپکر چلے
مرگئے تو بیکسی نے یہ کہا / سینہ پر ہاتھ اپنے خالی دھر چلے

خاک طیبہ پر نہ چل نعلین سے
شائق اسیر اپنے پیغمبر چلے

یا نبی کچھ تو کہو میرا جگر کس کا ہے / تم مدینے مین اگر ہو تو یہ گھر کس کا ہے
کون اللہ کو دیکھا آئے گرے دیکھے کی کون / یہ نظر کس کی وہ انداز نظر کس کا ہے

پڑھ کے نی انفسکم ہو گیا ہین دیوانہ | سونگھتا ہون مری رگ رگ مین گذر کس کا ہے
یا نبی یون تو بہت آپ سی بڑھکر ہین حسین | دل مین اللہ کا فرمائے گھر کس کا ہے
مرے سرکار کا کیا حسن کہون اے زاہد | جلوہ اللہ کو بھی مد نظر کس کا ہے
نور بنکر نہیں رہتے ہو جو سینے مین حضور | پھر مرے دلمین چھوٹا سا یہ گھر کس کا ہے

گر کے روضہ پہ یہ چلاؤن گا مین بھی شایق
یا نبی دیکھیے دہلیز پہ سر کس کا ہے

مورا بانکا سنوریا لبھائے لیو جائے | لبھائے لیو جائے منائے لیو جائے
واکا لقب ہے مدینہ کا سائین | دیوانہ مجھکو بنائے لیو جائے
کام نہین دیکھے عمل نہین پوچھے | رحمت سے اپنی بچائے لیو جائے
راج دُلارا رنگ رنگیلا | روٹھے کو اپنی منائے لیو جائے
نزع مین آکر درس دکھا کر | ساتھ ہی اپنے بلائے لیو جائے
برچھی نظر کی دلمین لگی ہے | نینون سے نینان لڑائے لیو جائے
امت کو محشر مین داور کے آگے | دامن مین اپنے چھپائے لیو جائے
سجدے مین گر کے کر کے شفاعت | دوزخ سے ہم کو چھڑائے لیو جائے

شایق گو تم بے پر ٹھہرے
شوق مدینہ اوڑائے لیو جائے

کہین جانے سے غرض ہے نہ کہین آنے سے | کام عاشق کو نہ کعبے سے نہ بتخانے سے
عاشق زار پہ ظلم و ستم و جور و جفا | سخت پچتاؤ گے دیکھو مرے مرجانے سے
وصل کی شب ہے ذرا شرم و حیا دور رکھو | صبح ہو جائے گی آخر یونہی شرمانے سے
منتین کر کے تھکا کیون نہین آتا ظالم | کیا ترے پاؤن دکھینگے مری گھر آنے سے
آتش عشق بھڑک جائیگی دیکھ اے ناصح | اور بگڑے گی طبیعت ترے سمجھانے سے

چھوڑ دے عشق بتان یہ تو بلا ہے شفاؔیق
دیکھہ کیا حال ہوا ہے ترا غم کھانے سے

مرنیکا وقت ہے اے موت اسدم آ تو بہتر ہے
تصور مین نبی ہین اور نبی کی پاؤن پہ سر ہے

تصور اسطرح دلمین نہان ای بندہ پرور ہے
مرے سینہ مین قل ہو دل کے اندر آپکا گھر ہے

سیہ کاری سیہ کارو سیہ کاری کا دفتر ہے
نہین ڈرا پنے دلمین الفت زلف پیمبر ہے

ازل سے دل مرا مست مئی عشق پیمبر ہے
اوسی کا نشہ ہے اتنک اوسی کا سر مین چکر ہے

فراق مصطفے مین سب مرا گھر بار مضطر ہے
جگر بیچین جان بیتاب دل قابو سے باہر ہے

اسی آئینہ مین پرتو فگن روئے پیمبر ہے
مرا دل بھی خدا رکھے نصیبے کا سکندر ہے

عجب ہجر نبی مین آبروئے دیدۂ تر ہے
کہ پنہان اشک کی قطرونمین موج حوض کوثر ہے

خیال عارض گلگون حضرت دل کے اندر ہے
اسی باعث جنازہ پر مری پھولون کی چادر ہے

کہان کعبہ کہان طیبہ سمجھہ کا سارا چکر ہے
تجھی مین سب سی پنہان تیرا دلدارونکا منظر ہے

مقام عشق کیا اعلیٰ مقام اللہ اکبر ہے
خدا کے پاک دلمین بھی رسول اللہ کا گھر ہے

درخشان داغ ہجر مصطفے سینہ کے اندر ہے
اوجالا میرے گھر کا آفتاب روز محشر ہے

نہ موت آئے نہ آپ آئین نہ دم نکلے نہ دل ٹھہرے
نہ مرتا ہون نہ جیتا ہون وہ مشکل ہے دوبھر ہے

اسی سے ہوتی رہتی ہے جلا بزم تصور مین
کہ اپنا خانۂ دل رو کش میدان محشر ہے

ہجوم حسرت و ارمان ہے وہ شہ کی تصور مین
نبی کا عکس میرے دل کے آئینہ کا جوہر ہے

بہار افزا ہے وہ گل ریزی شمع سر مدفن
ہماری قبر پہ بھی قدرتی پھولونکی چادر ہے

نظر آئے جمال مصطفے کیا کچھ کرے زاہد
کہ رنگ زہد سے تو دل کا آئینہ مکدر ہے

الٰہی وصل ہو یا جلد ہو جائے وصال اپنا
نہین آتے اگر حضرت قضا آجائے تو بہتر ہے

رسائی ہو تو کیونکر ہو رسول اللہ کے در تک
مری تقدیر کی گردش مین بھی پاؤن کا چکر ہے

بہت رویا ہون شرم جرم و عصیان پر خدا شاہد
جہنم کو بجھا دے گا وہ میرا دامن تر ہے

لحد مین چین سے ہم سو رہین گے اوڑھ کر کفن
گل داغ فراق مصطفےٰ کی ساتھ چادر ہے

خلش جاتی نہین ہے یاد خار دشت طیبہ کی
مرے دل کی کھٹکتی کس مزے کی نوک نشتر ہے

رہا قید تعلق سے ہوا اسطرح سے جیتے جی
کہ دیوانہ رسول اللہ کا آپے سے باہر ہے

ملی وہ آبرو یاد دُر دندان حضرت مین
لڑی جو آنسوؤن کی ہے وہ رشک سلک گوہر ہے

خم ابروئے احمد کیا ہے اسے زاہد بیان کر دون
مقام سجدہ گاہ عاشقان اللہ اکبر ہے

نہین ہے امتیاز مال و دولت فرق محتاجی
گدا و شاہ کا رتبہ پس مردن برابر ہے

قسم تجھکو ترے انصاف کی اے داور محشر
نبی کے سامنے گر میری پرسش ہو تو بہتر ہے

فقیری مست ہون کملی مین ہر دم مست رہتا ہون
جسے کہتے ہین کملی والا وہ میرا پیمبر ہے

مجھے کافی ہے تو اے دولت عشق رسول اللہ
بظاہر مفلس و نادار ہون دل تو تونگر ہے

شہنشاہی یہان ہر دم لٹی رہتی ہے ٹھوکر مین
گدائی کوئے سرور رسل شاہنشہی بڑھکر ہے

تصور مین لڑی رہتی ہین آنکھین چشم حضرت سے
ستارہ بھی مری تقدیر کا کیا شعلہ اکبر ہے

بناکر اس مین تو اے ماہ طیبہ جلد روشن کر
بناوے چاند اس کو دل تو اک چھوٹا سا اختر ہے

گلے پر خنجر عشق رسول اللہ چل جائے
یہی اک آرزو دل مین مرے اللہ اکبر ہے

اوسکی بے نیازی کی ہین جلوی جلوہ گر دل مین
غریبون کا بھی گھر اللہ کے گھر کے برابر ہے

طلب اپنی بقدر حوصلہ اے بندہ پرور ہے
ہم اوتنے پاؤن پھیلاتے ہین جتنی اپنی چادر ہے

گنہگار محبت شان سے آتا ہے محشر مین
ادھر ہے فوج حسرت کی ادھر ارمان کا لشکر ہے

جو پوچھین حشر مین مولا کہان ہے ناتوان شائق
بڑا احسان ہے کہدے کوئی اوسوقت بڑھکر ہے

جیتے ہین گنہگار شفاعت کے بھروسے
کرتے ہین گنہ سب تری رحمت کے بھروسے

ہے زاد و سفر پاس نہ کچھ آس نہ امید
ہم گھر سے چلے تیری عنایت کے بھروسے

پرسش نہ ہوئی چاہنے والون سے نبیؐ کے
اچھے رہے محشر مین محبت کے بھروسے

محتاج ہون مفلس ہون مگر دل تو غنی ہے — بچ جائینگے جو رہتے ہین دولت کے بھروسے

تقوے پہ کوئی زہد پہ نازان ہو سر حشر — عاصی بھی چلے آئینگے حضرت کے بھروسے

رسوا نہین کرنا مجھے اے سرور عالم — آتا ہون مدینہ کو عنایت کے بھروسے

سب لوگ یہ کہتے تھے وطن مین دم رخصت
ہم سونپتے شایق کو ہین حضرت کے بھروسے

تصویر ان بتون کی ہر آن سامنے ہے — نام خدا خدا کی اک شان سامنے ہے

مثل نظر ہے عارف جلوہ ہے انکا ولیکن — کعبہ ہے میرے تن مین قرآن سامنے ہے

زلفون کی بو سونگھا دو ٹھوکر سے زندہ کر دو — عاشق تمہارا ایجان بے جان سامنے ہے

دیر و حرم کہان ہے پیش نظر وہ بت ہے — ایمان کی تو یہ ہے ایمان سامنے ہے

یہ کس کی جان لیگا یہ کس کے ساتھ ہوگا — ابھرا ہوا جو جوبن اے جان سامنے ہے

اللہ رے تغافل جان اپنی جا رہی ہے — بیٹھا ہوا وہ ظالم اے جان سامنے ہے

زاہد ذرا تو چکھکر صہبائے عشق پی لے — یہ کیا ہے میکدہ کی دوکان سامنے ہے

منظور ہے جو تم کو شمشیر آزمانا — عاشق تمہارا ہونے قربان سامنے ہے

اغیار بھی ہے ہم بھی بڑھتا ہے کون دیکھو — تم تیغ تو اوٹھاؤ میدان سامنے ہے

وہ دور سے دکھا کر تصویر اپنی بولے — یہ کون ہے ادھر آ پہچان سامنے ہے

جھنجلا کے میری الفت وہ مجھ سے کہہ رہے ہین
شایق یہ کیا ہے تیرا دیوان سامنے ہے

تری ابرو جو اے شاہ امم ہے — مصیبت ہی قیامت ہے ستم ہے

اوسے طاق حرم ہم جانتے ہین — تری ابرو مین اے پیارے جو خم ہے

گدائے کوئے عشق احمدی ہون — مجھے کب شوق دینار و درم ہے

ترے بیمار کی جاتی ہے اب جان — مسیحا جلد آ ہونٹون پہ دم ہے

کسی کے ہجر مین آتی ہے ہچکی
کسی کی یاد دل مین دمبدم ہے

گلی اوس رشک گل کی بس ہے مجھکو
یہی جنت یہی باغ ارم ہے

رسول اللہ جمال اپنا دکھا دو
کہ مین مرتا ہون اور آنکھون مین دم ہے

نچھوڑونگا کہے گر لاکھ کوئی
یہ سر ہے اور محمدؐ کا قدم ہے

تجھے کیا حشر کا ہو خوف شایق
یہ ہاتھ اور دامن شاہ امم ہے

مجھے ہی کام ہجر مین آنسو بہانے سے
نکلتی ہے تپ ہجران کی گرمی اس بہانے سے

غلامون کو نہ ترساؤ جمال اپنا دکھانے سے
گھٹا چھائی ہے غم کی چاند سی صورت دکھانے سے

سمک سے ہی سمان تک غل مرے دلکی صفائی کا
کہ ہون غوث زمان کا شیفتہ مین یکزمانے سے

تمھین پر ناز ہے جبتک بلاؤگے نہ پاس اپنے
تمہارے روٹھنے والے نہ مانینگے منانے سے

مین مرتا جاؤن تم ہردم لبون سے تم کہے جاؤ
مجھے ہو کام مرنے سے تمھین مطلب جلانے سے

یقین ہے نزع مین تشریف لاؤگے مگر آقا
نہ جبتک دم نکلجائے نہ سرکو تم سرہانے سے

مین مرجاؤن گلی مین آپکے حضرت یہی بس ہے
غرض دفن و کفن سے ہے نہ لاشہ کو اٹھانے سے

طفیل مرشد کامل تمھین مین دیکھتے ہردم
تصور جمگیا الحمدللہ اب جمانے سے

لحد سے حشر مین اٹھکر کہونگا آئے حضرت
ہوا ہون بےٹھکانا آج مین اپنے ٹھکانے سے

اسی کا مجھکو رونا ہے کہ ہو نہین دور قدمون سے
بلا لو پاس بدتر حال ہے صدمہ اٹھانے سے

بھلے کا ہر کوئی ہے اور برے کا کون ہوتا ہے
بنے کیونکر مری بگڑی مگر تیری بنانے سے

مرا ہے اعتقاد ایسا یہی ہے بات ایمان کی
ہوئے ہین اولیا سب بہرہ ور تیرے گھرانے سے

فرشتون کو جواب صاف دونگا قبر مین شایق
غلام غوث اعظم ہون ڈرونگا کب ڈرانے سے

ہوا بند ہیگی جو محشر مین میرے آہون کی
یقین ہے فرد بھی اڑجائیگی مرے گناہون کی

کرین حضور شفاعت جو روسیاہون کی
تو بیگناہون کو ہو آرزو گناہون کی

عجیب فقر کی دولت خدا نے دی ہے تجھے
تری فقیری پہ آنکھین لگی ہین شاہون کی

مسافران مدینہ بھٹکتے سبھی ہین کہین
کہ انتہا ہے ترا در تمام راہون کی

حضور ساتھ چلو چلکے جلد بخشا لو
طلب ہوئی ہے سر حشر عذر خواہون کی

چلی مدینہ کس شان سے مری عرضی
کہ پیچھے پیچھے ادب سے فوج آہون کی

نہین ہے چشم شفاعت مین مردمک کا نشان
گری ہے اڑکے سیاہی مرے گناہون کی

نظارہ حشر مین کس طرح مصطفےٰ کا ہو
کہ روئے پاک پر اک بھیڑ ہے نگاہون کی

ادب یہ وقت زیارت مجھے سکھاتا ہے
پڑے نہ روضہ پہ پرچھائین بھی نگاہون کی

تمہاری لٹ پٹی دستار کے فدا سرکار
اسی سے شان ہے دنیا مین کج کلاہون کی

نبی کا نام نکلتے ہی منہ سے اے شایق
ہوئی نہ حشر مین پرسش مرے گناہون کی

قربان جاؤن دل سے ہین رحمت خدا کے
جتنے عطا کے ہین حرف اتنے ہی ہین خطا کے

زمرہ مین عاشقون کے کیون فخر نہ ہو ہمکو
محبوب ہین ہمارے محبوب کبریا کے

ہم کوئے مصطفےٰ مین ہم شکل نقش پا ہین
اوٹھا ہے درد و لیکن یون خاک پر بٹھا کے

آدن کا ہر قدم پر رستے مین سجدہ کرتے
یا مصطفےٰ ذرا تم دیکھو مجھے بلا کے

آنکھین مجھی پہ کھولو وحدت کا راز بولو
اپنا سا تم بناؤ نقشہ مرا مٹا کے

ہم دیکھکر نبی کو پھر کس کی شکل دیکھین
حق سے نظر لڑا یا اون سے نظر لڑا کے

عاشق تڑپ رہے ہین تم کو بغیر دیکھے
تڑپاؤ ادرباون کو جلوہ ذرا دکھا کے

لیجاؤ حشر مین تم اس طرح یا محمد
آگے خدا کے پیچھے ہین چھپا کے

آل نبی کی الفت دل مین نہ کیون ہو شایق
امت کو بخشوایا ہر ایک نے سر کٹا کے

لیتے ہین ملک نعمت کے تحریر کے بوسے — پھر حور نہ لے کیون مری تقدیر کے بوسے

بسمل ہین جو تیغ نگہ مصطفوی کے — وہ خواب مین بھی لیتے ہین شمشیر کے بوسے

مژگان محمد کا جو ہو جائے نظارہ — لین گے وہین زخم سے ہم تیر کے بوسے

مانع جو نہ ہوتا ادب سرور عالم — لے لیتا تصور مین ہی تصویر کے بوسے

آجائین اگر تجھکو نظر پیارے محمد — لون آنکھ سے مین اپنی ہی تقدیر کے بوسے

یاد آئے اگر زلف رسول عربی کی — دیوانہ بھی لے قید مین زنجیر کے بوسے

اس طرح کہون نعت نبی حشر مین شایق
لے خلد مین قدسی مری تقدیر کے بوسے

بلبلین خوش خوش ہین کیون ان کیلیے — کیا بہار آئی ہے خاص ان کے لیئے

ہم نہ ہون بربادگران کے لیئے — بیکسی روئے گی پھر کن کے لیئے

وہ خوف ہون غیر پہ مجھ سے نفور — چاہ کی تھی کیا اسی دن کے لیئے

ہے جوانی مین اُمنگین زور پر — دل لگی زیبا ہے اس سن کے لیئے

اس اشارہ مین زمانہ لٹ گیا — دین و ایمان تم نے گن گن کے لیئے

چاہنے والون سے بے پردہ تھین — پھر بہار حسن ہے کن کے لیئے

نزع مین بھی وہ نہ آئی ہائے ہائے — پتلیان پتھرا گئین جن کے لیئے

رفتہ رفتہ تیرے چہرہ کی ضیا — نور ہوگی چشم باطن کے لیئے

آئینہ وو نون کا حسن دلفروز — نور حق ہے چشم باطن کے لیئے

ہم سے نخوت ہم سے مل ہم سے غرور — آپ پھر سرکار ہین کن کے لیئے

موسم گل ہی ہین اجڑا آشیان — رو رہی ہین بلبلین تن کے لیئے

وصل مین وہ شام ہی سے سو گئے — نیند بھی نعمت ہے کس کے لیئے

ہمت و تاو تواب صبر و خرد — لٹ گیا گھر بار سب ان کے لیئے

دل دیا اللہ پر رکھ کر تجھے
کیون کرون تکرار ضامن کے لیئے

کیون کہون اللہ اکبر وقت قتل
یہ تو زیبا ہے موذن کے لیئے

یا خدا ہو عمر بھر کا روز وصل
منتین مانی ہین اس دن کے لیئے

یار مژگان کا ہے ہر دم خیال
بلبل دل نے نئے تن کے لیئے

دونون ہین مشتاق عدوئے شام وصل
مرغ دلکش ہے موذن کے لیئے

ہے بہار عیش پھر کن کے لیئے
ہو نیا معشوق ہر دن کے لیئے

دربدر ہم ہو گئے جن کے لیئے
وہ نہ آئے گھر مین اکدن کے لیئے

جان ہم نے نذر کر دی عشق کے
یہ پری تھی اوڑ گئی جن کے لیئے

حشر مین بھی گر نہ بخشے جائین ہم
رحمت حق پھر ہو کسدن کے لیئے

اون کو بتلا کر کہون گا حشر مین
یا خدا ہم مر مٹے ان کے لیئے

انبیا کے آئینے و ہندلے نہون
ہے یہ عینک چشم باطن کے لیئے

ہین مرے حامی شفیع المذنبین
بخشدے للہ تو ان کے لیئے

جان دی ہے بنہ اون کو دیکھکر
حسن خود کافی ہے ضامن کے لیئے

اُن کی مژگان نے کیا چھلنی اسے
لڑ رہے ہین ایسے وہ تن کے لیئے

مجھکو بتلا کر وہ بولے غیر سے
ہو گئے بدنام ہم ان کے لیئے

گھورتے ہین بدر کو وہ شام سے
چاندنی پڑہتی ہے ہمسن کے لیئے

حشر مین کیا حشر ہوگا دیکھنا
مر رہے ہین ہم تو اسدن کے لیئے

کیا چمن مین گل ہوئے ہین خندہ زن
بلبلین ہنستی ہین کیون تن کے لیئے

مر گئے ہم آئے جب وہ شام وصل
موت کیا بیٹھی تھی اسدن کے لیئے

اوس نے بے گنتی کئے ظلم و ستم
ہم نے بوسے جن کے گن گن کے لیئے

باغبان کے خوف سے ای عندلیب / پھول بھی گلشن سے گن گن کے لئے

کھیلتے ہین وہ کھلونا جان کر / دل تحفہ ہے کمسن کے لئے

دل لگا کر کیون ہوئے انجان آپ / کیا محبت تھی یہ دو دن کے لئے

مذہب عشق از ہمہ ملت جدا / بُت ہمارے حور مومن کے لئے

دل مین اک حسرت نہ پھر باقی رہے / تم جو گھر مین آؤ دو دن کے لئے

میکدہ مین یون ہوئی رد و بدل / جام بھی گن کے دئے گن کے لئے

مومنو مومن ہے نام اللہ کا / فخر تنہائی ہے مومن کے لئے

وحدت و کثرت ہے مجھ مین آشکار / مین ہون برزخ پاکباطن کے لئے

حضرت واعظ کی یارب خیر ہو / رند بگڑے بیٹھے ہین ان کے لئے

عشق نے لوٹا جوانی مین ہمین / سب مصیبت تھی اسی دن کے لئے

اپنا آنا خوب ہے جانے کی دلیل / زندگی شاق ہے دو دن کے لئے

پوشیدہ کون آپ مین ہے جان جائیے / پردہ مین رہنے والے کو پہچان جائے

انداز اپنے حسن کا گر جان جائیے / صورت بنانے والے کے قربان جائے

عظمت دل حزین کی اگر جان جائے / قربان کرنے والے پہ قربان جائے

کہتے ہین صاف ابروے خمدار آپ کے / لوہا ہماری تیغ کا اب جان جائے

امر محال وصل سے آسان کیجئے / جو بات ماننے کی نہین مان جائے

دل کہہ رہا ہے آپکے سر پر نثار ہون / کہتی ہے جان آپکے قربان جائے

ان بھولی بھولی باتون پہ کیونکر نہ پیار آئے / کہتے ہین کہہ سے پھر ترے قربان جائے

بولی وہ میری لاش کو ٹھکرا کے بعد قتل / کس منہ سے اب کہو گے کہ قربان جائے

اُف رے ستم کہا یہ ستمگر نے وقت دفن / اب ساتھ لیکے قبر مین ارمان جائے

کہدونگا صبح وصل یہ اُن سے ہی دم وداع
ہمراہ اپنے لیکے سب ارمان جائے

انکار وصل کرتے ہین وہ بال کہولکر
مطلب یہ ہے یہان سے پریشان جائے

دریا پہ بادزلف نے وحشی بنادیا
ہر موج کہہ رہی ہے پریشان جائے

آئینہ لے کے سامنے گیسو سنوارئے
یون گہر مین غیر کے نہ پریشان جائے

ہوتی ہین اونکی زہر بہری مہربانیان
گہر دشمنون کے آپ نہ مہمان جائے

کہتے ہین اون کے تیر نظر مجہکو دیکہکر
حسرت زدہ کے سینہ مین مہمان جائے

تشریف لائے کبہی حضرت آپ مین
اکدن خدا کے گہر بہی مہمان جائے

ملنا محال ہے دل گم گشتہ کا نشان
مٹی گلی گلی کی اگر چہان جائے

کچہ بہی نہ پائیگا خبر اپنی جناب شیخ
دیر و حرم کی خاک اگر چہان جائے

ہے ہے وہ کہنا پاس سے اونکا دم وداع
اللہ آپکا ہے نگہبان جائے

پرسش کریگا کوئی نہ دیوانہ جان کر
محشر مین چاک کرکے گریبان جائے

مہمانون کا ہجوم ہے اور تنگ ہی مکان
کس طرح لیکے قبر مین ارمان جائے

مدفن پہ یون نہ روئے گیسو بکہیر کر
ہوتی ہے میری روح پریشان جائے

بے پردہ آکے جلوہ دکہا دیجئے مجہے
موسیٰ کی طرح کرکے پشیمان جائے

ہی مقتضائے شوق کہ مدفن ہو کوئے یار
مرکر حریم خلد مین مہمان جائے

کہتے ہین قدسیون سے دم حشر مغفرت
رحمت کا شامیانہ وتان جائے

عکس اپنا آئینہ مین دکہا کر وہ کہتے ہین
معشوق کون ان مین ہے پہچان جائے

پہچان لیجے بیٹہا ہو آنے لب فنا
اُلٹے نہ رکہہ کے سر مری احسان جائے

اثناء راہ مین تو نہ گہونگٹ اٹہائیے
گم عاشقون کے ہوتی ہین اوسان جائے

آخر کو پاک ہوگئے بدنام ہو لئے
گہر مین عدو کے جائے مہمان جائے

تہا کمسنی کے ساتہ ہی انکار وصل کا
کہتا ہے اب شباب کہ اب جان جائے

کایا پلٹ کبھی تو ہوا ایسی بھی یا خدا — مجھ سے کبھی وہ بات مری مان جائے

آئے ہین نزع مین تو صبر کیجیے — جب جان میری جائے تو ایجان جائے

دیوانے اپنے ہو گئے آئینہ دیکھکر — کہتے ہین عکس سے تری قربان جائے

سنتے ہین ہم کہ قند مکرر مین ہے مزا — اک گالی اور بھی ترے قربان جائے

ہان ہان ذرا کہو تو نہ چھیڑو مجھے ہٹو — ان بھولی بھولی باتون کی قربان جائے

کاندھا نہ دین مجھے انہین سمجھاوے ہمنشین — میت کے آگے آگے ہے ارمان جائے

بے پر ہو کہ وہ ہمکو دکھانے سے کیا حصول — غش آرہے ہین جاتے ہین اوسان جائے

شکر خدا کہ آئے عیادت کو نزع مین — یہ بھی بہت ہے آپکا احسان جائے

اعمال کہہ رہے ہین یہ دنیا مین غافلو — لے کے گناہ سر یہ پشیمان جائے

شایق خدا کو حشر مین کیا منہ دکھاؤ گے
دل مین بتون کا لے کے نہ ارمان جائے

جانی ہوئی ہے بات تو پھر جان جائے — ہے کون دلنشین وہ جسے پہچان جائے

دشمن کے گھر سنبھل کے مری جان جائے — خود آپ اپنے بنکے نگہبان جائے

عقل پر گھمنڈ تو پھر جان جائے — ہے کون مشت خاک مین پہچان جائے

شام وصال آپکے قربان جائے — اک بات ہی ذراسی اوسی جان جائے

قاتل بھی رو کے کہنے لگا بعد قتل کے — بسمل کی بے گناہی پہ قربان جائے

لاکھون مین اپنی صبر کو کرتے ہین انتخاب — ظالم تری نگاہ کے قربان جائے

ای جذب عشق لطف تو جب ہے کہ وہ مجھے — اے آہ پر اثر ترے قربان جائے

تلوار لے کے قتل پہ تیار ہین مرے — اور لٹے وہ کہہ رہی ہین مجھے مان جائے

میخانہ مین تو آئے ہین چوری سی شیخ جی — اور اوسپہ کہہ رہی ہین مجھو مان جائے

اک بوسہ دیجیے حسن کی خیرات جان کر — مین ہون گداے عشق مری مان جائے

آزادگان عشق سے کہتی ہے بیکسی
دنیا کی خاک چھاننا ہے چھپا ن جائے

ایسا حسین ملیگا نہ ہرگز جناب دل
سارے جہان کو بھی اگر چھپا ن جائے

اک حرف عشق کا نہ ملے زاہدو تمہین
اوراق کل کتابون کے گر چھپا ن جائے

ہین کیون ڈرون فشار لحد سے کہ وقت دفن
کہتے ہین سب خدا ہے نگہبا ن جائے

گو پر خطر ہے راہ محبت جناب دل
اللہ آپ کا ہے نگہبا ن جائے

ہین کوچہ رقیب مین کیون سد راہ ہون
عصمت خود آپکی ہے نگہبا ن جائے

حسن آفرین کے حسن کا شعبہ ہی اپنا حسن
کیونکر نہ اپنی شکل پہ قربا ن جائے

ڈر کا ہمارے دل سے قضا کا مٹا دیا
اے خنجر ادا ترے قربا ن جائے

ارمان ہین کے سینۂ عاشق مین رہگیا
تیر نگاہ ناز کے قربا ن جائے

آئے ہین بال کھولکے میرے دم اخیر
مطلب ہے قبر مین بھی پریشا ن جائے

کہتی ہواؤن کی گیسوئے شب گونکی برہمی
جنگل مین بھی حضور پریشا ن جائے

صبح وصال بال ہین بکھرے ہوئے تمام
آئینہ دیکھکر نہ پریشا ن جائے

فرمائے نہ کچھ مری تنہائی کا خیال
ہین دل لگی کو آپ کے ارما ن جائے

ہم جنس پر نثار ہون ہین ای جناب شیخ
ہین آپ کو تو حور کے ارما ن جائے

ٹھوکر سے کیجیے قبر غریبون کی پائمال
دست جفا سے خاک بھی سب چھپا ن جائے

شاید کہین ہندہا نظر آجائے میرا دل
زلفون کا بال بال ذرا چھپا ن جائے

اللہ رے ظلم کہتے ہین وہ آکے نزع مین
گھر مین خدا کے جاتے ہین چھپا ن جائے

کہتی ہے بے ثباتی دنیا یہ غافلو
مہمان بن کے آئے تھے مہما ن جائے

کیون بعد مرگ آئے عیادت کیواسطے
مشکل ہماری ہو گئی آسا ن جائے

یہ کہہ رہے ہین ہم سے تو مردان باخدا
دشوار کام بھی تو ہے آسا ن جائے

شائق کہونگا حشر مین احمد کو دیکھکر

سو جان سے عشوہ پہ قربان جائے

شعلہ رویون کے ستم سے نہین ہٹنے والے
مثل پروانہ ہین ہم جلکے لپٹنے والے

تیغ ابرو کے نہین وار اچٹنے والے
سیکڑون آن ہین کٹ جائینگے کٹنے والے

ہم وہ جانباز ہین مرکر نہین ہٹنے والے
خاک ہوکر بھی ہین دامن سے لپٹنے والے

قتل کر دیجئے یا کیجئے اقرار وصال
آپکے پاس سے اب ہم نہین ہٹنے والے

جس کو ہم چاہتے ہین وہ نہ ملیگا جبتک
تری درگاہ سے یارب نہین ہٹنے والے

کیجئے لاکھہ انہین تیغ نظر سے چورنگ
مرد میدان نہین میدان سے ہٹنے والے

بے خطا قتل کئے جاؤ نہین کچھ پرواہ
چاہنے والون کے دل کب ہین اچٹنے والے

کہتی ہے ان کی نزاکت کہ نگہہ سے بسمل
اب کوئی دم مین ہین یہ ہاتھ اچٹنے والے

چھید ڈالینگے ہزارون کے جگر دم بھر مین
آپکے تیر نظر کب ہین اچٹنے والے

کوئی بلبل گل عارض کا ہوا ہے قربان
ہار پھولون کے ہین غنچہ ہین بٹنے والے

شاید اوس شوخ نے ہونٹون پہ جمائی ہے دھڑی
درہم دل جو صدقے ہین بٹنے والے

اے جنون تو نے بنایا ہے تبرک پس مرگ
ٹکڑے ٹکڑے ہین کفن کے مرے بٹنے والے

فتنۂ مے نے شب وصل کیا ہے بے شرم
آج کہل کھیلے وہ ہین تنکے ہو سمٹنے والے

پاؤن پھیلاتے ہین دنیا مین سوا اہل دول
گو ہین ہاتھہ ہوس کے ہین سمٹنے والے

تری شرمیلی ادا ہمکو بگاڑے گی ضرور
تیرے گیسو نہین چہرے پہ سمٹنے والے

اے جنون موت کا خلعت مجھے پہنا جلدی
یہ وہ کپڑے ہین کہ ہرگز نہین پھٹنے والے

سیکڑون طائر دل ہین ترے گھر کے گردان
یہ کبوتر نہین ٹکڑے ہین سی پھٹنے والے

آج زخم دل صد چاک دکھاتے ہین نہین
دیکھنے والون کے دل آج ہین پھٹنے والے

ہوتے رہتے ہین اشارے خم ابرو سے ادہر
کتنے رہتے ہین یہین بزم مین کٹنے والے

سر مقتل نہین معلوم کہ کیا ہو قاتل
ایک ہے تیغ گلے سیکڑون کٹنے والے

شمع کی تم کو جلی اور کٹی سے کیا کام
دلمین گنتی کو کہین رشک سے کٹنے والے

راتدن جلتے ہین سینہ مین نفس کے آرے
کٹتے ہین عمر کے دن چھنتے ہین کٹنے والے

دل مرا لیکے وہ اتراکے یہ فرماتے ہین
جنس ناقص کے کہین وام ہین پٹنے والے

ہو گئی تیغ نظر سے تری دنیا بسمل
مقبرے سب تری کشتون سے ہین پٹنے والے

اپنے پامالونکو تو خاک سمجھ کر نہ جھٹک
چھوٹتے ہین تری قدمون سے لپٹنے والے

آپکے چاہنے والونکا وظیفہ ہے یہی
ہر گھڑی آپ ہی نام ہے رٹنے والے

کہا قاصد نے کہ ہے یاد عیاری تو کہا
وہ پڑھے آئے مرے نام کے رٹنے والے

زندہ گر نہین ہے کشتون کے اونہین یہ کھٹکا
کر لپٹ جائینگے اٹھتے ہی لپٹنے والے

دیکھو پچتاؤگے جلاؤگے جو ہو سوئے عدم
جانیوالے نہین پھر جاکے پلٹنے والے

ہین یہ کہتا ہوا بڑہتا ہون بلائین لیتے
شاخ طوبی سے ہین یہ ہاتھ لپٹنے والے

سنتے ہین شب کو جبین پردہ چینی کافشان
آج مہتاب سے تارے ہین لپٹنے والے

کیجئے شاد کہ برباد جو مرضی ہو حضور
ہم نہین آپکو دل دیکے پلٹنے والے

شایق آئے تو دو قاتل کو ذرا مقتل مین
دیکھکر تیغ کو چھٹ جائینگے چھٹنے والے

ہاتھ صبح وصل ہے کس کام کے
روک لیتے اونکو دامن تھام کے

غیر کو ساغر مئے گلفام کے
ہائے کیا چھوٹے مقدر جام کے

کٹ گئے جلدی سے یارب کسطرح
زندگی کے دن نہ تھے آرام کے

جائے گا اسقدر جلدی سے کیون
مین ذرا اٹھ لون کلیجہ تھام کے

آج ہون اے ساقی پیمان شکن
ساتھ توبہ کے بھی ٹکڑے جام کے

اسطرف بھی گردش چشمان مست
منتظر ہین ہم بھی دور جام کے

درد بھی اٹھتا نہین ہے یا خدا
لگئے پہلو سے آرام کے

غیر پر رکھکر شکایت ہے مری — ہین خجل روئے سخن الزام کے

دھرم ہین بھی مرے دست جنون — تاک ہین ہین جامۂ احرام کے

سانس دکھلائی جو خنجر کی روش — کٹ گئے دن گردش ایام کے

پوچھ لین باتین سب اون سے راز کی — چلگئے فقرے مرے ابہام کے

غیر شایق بن کے پچتایا بہت
وہ تو دشمن ہین مرے ہمنام کے

ضعف سے نالہ نکل سکتا نہین — حلق ہین پھندے پڑے ہین دام کے

ہو ہجوم نالۂ دل کا برا — بند رستے ہوگئے پیغام کے

فاش ہو جائے نہ راز میکدہ — داغ دہولون جامۂ احرام کے

غیر سے باتین ہوئین ہین دلشکن — ٹوٹے پھوٹے لفظ ہین دشنام کے

چاٹتے ہین ہونٹھ اپنے غیظ مین — خود وہ لیتے ہین مزے دشنام کے

شرم عریانی کی لغزش دیکھکر — خود ہی پردے گر گئے حمام کے

مجھکو مشتاق اسیری دیکھکر — آنکھین دکھلاتے ہین حلقے دام کے

گر نہین پیتے تو پلوا دیجئے — شیخ صاحب آپ ہین کس کام کے

اون کے وعدہ کی ہین یہ تیاریان — صبح سے ہم منتظر ہین شام کے

مانگتے ہین وصل کی اون کی دعا — صبح تک پھیلائے دامن شام کے

چال ہین خورشید کے انداز ہین — صبح کو سمجھے ہین نکلے شام کے

آکے اُلٹے پاؤن چلدیتے ہین — خوب ملتے ہین بہانے کام کے

دل شکستون کو غرض ساغر سے کیا — بس ہین یہ دو چار ٹکڑے جام کے

اب تو حالت ضعف سے پہونچی ہے یہ — آہ بھی کرتے ہین دل تھام کے

شاعری ہے شایق اپنی اوج پر

گڑ گئے جھنڈے ہمارے نام کے

تڑپکر جان دیتا ہے محبت ایسی ہوتی ہے ۔ رسول اللہ کے عاشق کی حالت ایسی ہوتی ہے

قیامت مین خدا بھی بخشدیتا ہے بلا پرسش ۔ گنہگارون پہ حضرت کی عنایت ایسی ہوتی ہے

کہونگا دیکھکر تصویر ہر قد مین فرشتون سے ۔ تمھین کہدو کہین انسان کی صورت ایسی ہوتی ہے

تڑپنگے چلاکے سب عاشق جو نالے روضہ پر جاکے ۔ مدینہ والے بولینگے قیامت ایسی ہوتی ہے

کہونگا لوٹ کر طیبہ مین خاک کوے حضرت پر ۔ قسم اللہ کی دنیا مین جنت ایسی ہوتی ہے

وا غوثنی یا رسول اللہ کے نعرے کرتے ہین ہر دم ۔ جدائی مین کبھی ہم پر مصیبت ایسی ہوتی ہے

کہا صورت بناکر تیری خود نقاش قدرت نے ۔ مین اس صورت کے صدقے اچھی صورت ایسی ہوتی ہے

قیامت مین جلین دوزخ مین بندے تیرے کہلاکر ۔ اسی کا نام کیا رحمت تمہاری رحمت ایسی ہوتی ہے

نبی کا نام سنتے ہی چیخ اٹھتا ہے محفل مین
کبھی بیچین شائق کی طبیعت ایسی ہوتی ہے

میرے دلکی آرزو دلمین ہے گھبرائی ہوئی ۔ باغ مین ہے اک کلی اور وہ بھی مرجہائی ہوئی

اوس ستمگر نے نہ رکھا چین سے بھی بعد مرگ ۔ ٹکڑے ٹکڑے لاش ہے مرقد پہ ٹکرائی ہوئی

اون کے زانون پر پس مردن مرا سر دیکھکر ۔ روح صدقے لاش کے پھرتی ہے اترائی ہوئی

شامیانہ کی صورت ہسے بربادون کو کیا ۔ بیکسون کے قبر پہ ہے بیکسی چھائی ہوئی

آج اتنی روح کیون بیچین ہے زیر زمین ۔ کیا کسی کی ہے سواری قبر پر آئی ہوئی

جان دی جب ہم نے اک پردہ نشین کی عشق مین ۔ موت بھی آئی تو دلہن بن کے شرمائی ہوئی

زندہ ہوتے ہی مسیحا سے لپٹکر یہ کہون ۔ تیرے صدقے واہ کیا اچھی مسیحائی ہوئی

تو نے جانا حق کو زاہد مینے سمجھا خود کو کچھ ۔ تجھ سے نادانی ہوئی اور مجھ سے دانائی ہوئی

حشر مین پیش خدا شائق نہ ہو رسوا کہین
فکر کیا ہو ہندو گر دنیا مین رسوائی ہوئی

رنگ لائے گی پس مرگ محبت میری
خود چلے آئیگی وہ ڈھونڈھتے تربت میری

ہو محبت کا بُرا اوس نے کہین کا نہ رکھا
ہائے بن بن کے بگڑ جاتی ہے قسمت میری

ہون وہ بیکس کہ نہین کوئی بھی رونے والا
ہان مگر خاک مین ملجائیگی حسرت میری

ہے یقین قبر سے رونیکی صدائین آئین
قیس و فرہاد بھی سنتے جو مصیبت میری

تونے دو پھول چڑہا کر مجھے ممتاز کیا
ترے ہاتھون سے دلہن بنگئی تربت میری

مینے کلمہ جو پڑھا نزع مین اوس نے یہ کہا
کہین اللہ سے کرنا نہ شکایت میری

میری صورت مین ادائین ہین تمہاری پیدا
جو حقیقت ہے تمہاری وہ حقیقت میری

بدگمانی ہے کہ حورون سے تعلق نہ بڑھے
سنگ بستہ وہ کئے دیتے ہین تربت میری

مین سمجھون گا ملی مجھکو حیات جاوید
تیغ ابرو سے جو ہوجائے شہادت میری

کس نے بیچین کیا کھینچ کے لایا کس نے
یہ محبت ہے تمہاری کہ محبت میری

شعلہ رویون کی محبت مین مری جان گئی
دل جلون پر نہ ہو کیون فرض زیارت میری

خوف دنیا کے مصائب سے نہین اے شایق
کبھی راحت بھی دکھاویگی مصیبت میری

دل محمدؐ سے لگانا چاہیئے
حوصلے اپنے بڑہانا چاہیئے

سوئے طیبہ اوڑ کے جانا چاہیئے
درد دل چلکر سنانا چاہیئے

جا کے طیبہ پھر نہ آنا چاہیئے
ورنہ جانے سے نہ جانا چاہیئے

تشنگان حشر کو یا مصطفےٰ
ساغر کوثر پلانا چاہیئے

آئیے سرکار یا بلوائیے
قید ہجران سے چھڑانا چاہیئے

تم شفیع المذنبین ہو یا رسول
عاصیون کو بخشوانا چاہیئے

آرزو اس کے سوا کچھ بھی نہین
اپنا دیوانہ بنانا چاہیئے

باز ہے حسرت سے چشم انتظار
خواب مین جلوہ دکھانا چاہیئے

قبر مین میری فرشتے آئین جب ۔ آپ کو تشریف لانا چاہیئے
ہر قدم ہے قدسیون کی سجدہ گاہ ۔ سر کے بل طیبہ کو جانا چاہیئے
حکم حق لا ترفعوا اصواتکم ۔ آپ کا اعزاز مانا چاہیئے
مین ہون دیوانہ رسول اللہ کا ۔ مجھکو اک جنگل سہانا چاہیئے
عاشق روئے نبی کو نزع مین ۔ سورۂ طٰہٰ سنانا چاہیئے
نور بنکر دیدۂ مشتاق مین ۔ یا نبی تشریف لانا چاہیئے
یا محمد سب کہین روحی فداک ۔ اسطرح محشر مین آنا چاہیئے
نزع مین اور قبر مین اور حشر مین ۔ ہر جگہہ ہم کو بچانا چاہیئے
طوف مین ہون روضۂ پرنور کے ۔ اے قضا اب جلد آنا چاہیئے
سر رہے پیارے نبی کے پاؤن پر ۔ جان سے اسطرح جانا چاہیئے
گر کے قدمون پر کہین گے حشر مین ۔ آج روتون کو ہنسانا چاہیئے
آستان مصطفٰے پر سر رہے ۔ بس ہمکو سرہانا چاہیئے
جلوۂ جانان نظر آجائے گا ۔ دلکو آئینہ بنانا چاہیئے
ہمکو روتے دیکھکر روز جزا ۔ یا نبی ہنسنا ہنسانا چاہیئے
سن کے سبحان الذی اسریٰ کے راز ۔ آپ کے قربان جانا چاہیئے
جا کے صحن روضۂ پرنور مین ۔ بخت اپنا آزمانا چاہیئے
شایق اپنی رونمائی ہے دلیل ۔ ایک دن دنیا سے جانا چاہیئے

عالم ہستی نہین دار الخلود
آئے مین شایق تو جانا چاہیئے

راستہ مین جو نظر آگئی صورت اچھی ۔ تھام کر دل یہ کہا آج ہے قسمت اچھی
ہمنے مانا کہ ہے سب سے تری صورت اچھی ۔ جسکی آنکھون مین ہو یہ اسکی ہے قسمت اچھی

سچ تو یہ ہے کہ ہے آئینہ کی قسمت اچھی
سینہ مین چھپا لیتا ہے صورت اچھی

نزع مین سامنے آجائے جو صورت اچھی
مرتے مرتے بھی کہونگا مری قسمت اچھی

یون تو دنیا مین بہت ساری حسین ہین لیکن
وہی معشوق ہے ہو جس کی طبیعت اچھی

نہ تو شاگردون پہ موقوف نہ استادون پر
جسپہ ہو فضل خدا اوس کی طبیعت اچھی

فیض اُستاد ازل رک نہین سکتا ہرگز
خود بخود جوش پہ آتی ہے طبیعت اچھی

عشق ولدار تو مٹی مین ملا دیتا ہے
اچھے اچھون کی بگڑ جاتی ہے ہیئت اچھی

دشمنی مین مری اوس بت کو مزا ملتا ہے
کیون نہ کہدون کہ محبت سے عداوت اچھی

گھر مین بلوا کے نہ دے غیر کے آگے دشنام
ایسی دعوت سے تو واللہ عداوت اچھی

پیار تو پیار ترا کوسنا بھی پیارا ہے
ترے صدقے یہ محبت یہ عداوت اچھی

ہے ہر اک بات ہر اک شخص کے شایان اوسے
تجھسے الفت تو رقیبون سے عداوت اچھی

آئینہ دیکھکے وہ پیار سے فرماتے ہین
پیاری پیاری ہاتھون میں نہ کسکی یہ صورت اچھی

مرا دہ قول مین قربان ذرا پھر تو کہو
اون کا ارشاد کہ ہان ہان مری صورت اچھی

دیکھتے ہی مری تصویر ہوئے شرمندہ
غیر کی جان کے کہہ بیٹھے نہایت اچھی

حسن صورت کو کسی اور سے پوچھو تو سہی
چاہنے والے تو کہدینگے نہایت اچھی

قصد انکار کا گر ہے تو زبان رک جائے
اوسکے ہونٹون مین تو اسوقت ہے لکنت اچھی

سنتے ہی وصل کی باتون ہی پہ وہ رکنے لگے
دو منٹ آگے سے پیدا ہوئی لکنت اچھی

تری پازیب کی جھنکار سے اوٹھے فتنے
تونے دنیا مین دکھائے یہ قیامت اچھی

جلوۂ یار نظر آتا ہے بے پردہ وہان
ہے مری موت بھلی اور قیامت اچھی

روز محشر تو حسینون کا رہے گا میلہ
ہم یہ کہتے ہوئے جائینگے قیامت اچھی

سب مین جلوہ ہے اوسی کا ہمین کیا کیون کہدین
اسکی صورت ہے بری اسکی ہے صورت اچھی

یون تو کہنے کو کہو مین بھی کہے دیتا ہون
بوسہ دوگے تو کہون گا کہ ہے صورت اچھی

مین نے جب عرض کیا کیہے طبیعت تری ٹھیک
آنکھون آنکھون مین کہا اوس نے نہایت اچھی

جسقدر کام ہین دنیا کے وہ جھگڑے کے ہین
نہ تو اچھی ہے خوشی اور نہ مصیبت اچھی

سر مین سودائے محبت ہے تو پھر ڈر کیا ہے
چیز اچھی ہو تو ہاتھ آتی ہے قیمت اچھی

بارھوین سال او بہار آیا ہے کچھ سینہ پر
مال آیا ہے نیا اوس کی ہو قیمت اچھی

ایک بوسہ پہ وہ دل مانگتے ہین ہنس ہنس کر
کیون نہ دے ڈالون کہ اب اٹھیگی قیمت اچھی

روز میخانہ چلے آتے ہین اور پی جاتے ہین
حضرت شیخ کو بھی پڑ گئی عادت اچھی

ظلم کرتے ہین غضب اوس پہ یہ طرہ اوسکی
ہنس کے فرماتے ہین کیا ہم مین ہے عادت اچھی

وعدہ کرتے ہی قسم کھا کے بکھر جاتے ہین
جھوٹ کہنے کی اونھین ہو گئی عادت اچھی

ایک مدت سے جو شمشیر ادا پر ہے فدا
موت سے اون کو ہے سو درجہ شہادت اچھی

غیر کہتا ہے تری غیر کہیلیگی سر حشر
جھوٹی اچھی ہے کہ سچی ہے شہادت اچھی

ہم سے شرما نہ کبھی تیری حیا کے قربان
پاک بازان محبت مین تو نیت اچھی

دیکھنا تیرا عبادت ہے مگر سن او بت
شرط یہ ہے دم دیدار ہو نیت اچھی

آج کل زر کا سہارا ہی نظر آتا ہے
زر ہے وہ جو سمجھتے تھے اطاعت اچھی

بندگی عرض کرونگا مین او سیدم زاہد
دیکھکر اوس کو رہے گر تری نیت اچھی

مین نمکخوار ہون کیونکر نہ کہون اے شایق
میر محبوب علیخان کی اطاعت اچھی

پتا اوس چھپنے والے کا ہمارے دلسے ملتا ہو
یہ رستہ لامکان کی آخری منزل سے ملتا ہے

مرا کہنا محبت والا ہر ہر دل سے ملتا ہے
سنو جی کو سنے والا بڑی مشکل سے ملتا ہے

ترے ابرو کا خنجر عید کا ہے چاند اے قاتل
گلے مقتل مین ہر بسمل ہر اک بسمل سے ملتا ہے

اگر بے پردہ ہو لیلی تو پھر کیا لطف اے مجنون
مزا تو جھانکنے کا پردۂ محمل سے ملتا ہے

تم لیلی مین مجنون ہائے کس حسرت سے رو رو کر
کبھی ناقہ سے ملتا ہے کبھی محمل سے ملتا ہے

ترے عشاق شاید بھول جاتے ہونگے اے کافر
نیا دل اور جو تجھکو بھری محفل سے ملتا ہے

جو مثل نقش پا بیٹھے ہین شکل فتنہ اوٹھین گے
کہ انداز قیامت یار کی محفل سے ملتا ہے

عجب تھا شوق دل بسمل کہ رگ رگ مین محبت تھی
اوچھل کر خون کا قطرہ گلے قاتل سے ملتا ہے

حنا کی سرخ روئی نے کیا اک رنگ او بسمل
لہو کا رنگ بھی رنگ کف قاتل سے ملتا ہے

یداللہ فوق ایدیہم سے ہم پہ ہو گناہ ظاہر
کہ جزئی سلسلہ اپنا وصی کامل سے ملتا ہے

مجھے جس شخص نے دیکھا اوسے یاد آگیا مجنون
کہ میرا حال بھی اوس مرشد کامل سے ملتا ہے

کسی مفلس سے تم دادو دہش اللہ کی پوچھو
کرمیون کا پتہ سچ ہے لب سائل سے ملتا ہے

کبھی اوس گھر مین جا نکلے کبھی وسود پہ آٹھہرے
ہمارا رنگ آزادانہ بھی سائل سے ملتا ہے

وہی بھولا ہوا غم پھر ہمارا ہوتا ہے تازہ
کوئی حسرت بھرا دل جب ہمارا دل سے ملتا ہے

کسی صورت سے وصل یار کا نقشہ جانتے ہین
عجب تسکین ہوجاتی ہے جب دل دل سے ملتا ہے

سبق پہلے ہی فقرے سے فنا کا ملگیا ہم کو
اشارہ لفظ بسم اللہ کا بسمل سے ملتا ہے

نظر مظلوم پر پڑتے ہی ظالم یاد آتا ہے
پتا قاتل کے رخ کا دیدۂ بسمل سے ملتا ہے

نظر آتے ہی چہرہ پڑہتے ہین والشمس کا سورہ
کہ روزانہ تلاوت کا پتا منزل سے ملتا ہے

ہمارا دل کسی کی شکل نورانی کا مسکن ہے
پتا اوس چاند کے ٹکڑے کا اس منزل سے ملتا ہے

کسی کی صاف صورت پر نہ دہیان آ اے شایق
یہ کیون کہتے ہو تم چہرہ مہ کامل سے ملتا ہے

یا نبی دل چاہتا ہے آشنائی آپ کی
کس نے پیارے ہاتہہ سے صورت بنائی آپکی

گاہ آدم گاہ موسیٰ گاہ عیسیٰ گاہ نوح
پردہ پردہ مین ہے کیا کیا خودنمائی آپکی

امتی ہون آپکا ڈر کیا مجھے داربن سے
جب خدا ہے آپکا سب ہے خدائی آپکی

دیکھکر صورت ہوا اللہ عاشق آپ کا
دل خدا کا اور وہ بھی رونمائی آپ کی

ہین حدود طہ کے چودہ طا کے نو رہا کے پانچ
چودہوین کے چاند مین ہے روشنائی آپکی

لب ہلین گے روز محشر جب شفاعت کیلئے
مین خدا کیا لطف دے گی مصطفائی آپکی

اول وآخر ہین آپہی ظاہر و باطن بھی آپ
کیا کہون کن حقیقت کس نے پائی آپکی

دولت الفقر فخری سے تونگر سمجھئے
بادشاہت دوجہانکی ہے گدائی آپکی

جبکہ من نوری کے معنی غور سے سمجھا حضور
اوس کے ولہین ہوگئی جلوہ نمائی آپکی

ہوگیا ظاہر شب معراج وہ ادنی سے یہ
لامکان کے اوسطرف بھی ہے رسائی آپکی

جلد شایق کو بلا لو ہند سے سوئے عرب
یا نبی بیڈھب ستاتی ہے جدائی آپ کی

پھر ہوئی وصل مین تکرار خدا خیر کرے
پھر خفا ہو گئے سرکار خدا خیر کرے

پھول کا ہار ہوا بار خدا خیر کرے
دیکھو لچکی کمر یار خدا خیر کرے

ہے بڑی گیسوون کی مار خدا خیر کرے
کہین کافر نہ ہو بیدار خدا خیر کرے

تیغ ابرو نظر یار خدا خیر کرے
اک مرے دلپہ ہین دو آر خدا خیر کرے

اون کو لپٹا جو لیا ہٹ کے پرے یون بولے
واہ یہ بھی ہے کوئی پیار خدا خیر کرے

گالیان دیتے ہو کیون کچھ بھی مروت ہی نہین
بھری محفل مین یہ پھر بار خدا خیر کرے

ایک مین طعن سنون غمزے سہون کس کسکے
اودہر اغیار اودھر یار خدا خیر کرے

بت بیدین کی محبت ہوئی جب سے ولکو
ہر رگ جان ہوئی زنار خدا خیر کرے

پھر سنوارا ہے مرے یار نے گیسو اپنا
پھر پڑی دلپہ مرے مار خدا خیر کرے

اک نیا رمز ہے کثرت مین عیان ہے وحدت
یار کی شکل مین اغیار خدا خیر کرے

شکل کافر ہے کبھی شکل مسلمان ہے کبھی
یار نکلا مرا مکار خدا خیر کرے

چال بھی چال تری چال کہ اللہ کی پناہ
ترے پازیب کی جھنکار خدا خیر کرے

کیا کسی ترک دغاباز نے پھر یاد کیا
ہچکی آتی ہے لگاتار خدا خیر کرے

کچھ سکھایا مرے جانب سے مرے پیارے کو
خوش بہت آج ہین اغیار خدا خیر کرے

سخت جانی کا برا ہو کہ کہین کا نہ رکھا
ٹوٹی اوس ترک کی تلوار خدا خیر کرے

دل جگر کیون نہ پھٹین دیکھ کے تیغ ابرو
دو نیام ایک ہی تلوار خدا خیر کرے

عشق مژگان مین مرا دل جو اٹکتا ہے
سر نہ چڑھ جائے سردار خدا خیر کرے

تجھ مین کچھ آنکھ کی جھلکی سی نظر آتی ہے
آج اے روزن دیوار خدا خیر کرے

خواب مین آج کوئی غارت دین آتا ہے
او مرے طالع بیدار خدا خیر کرے

جلد آ حضرت عیسیٰ کے بہلانے والے
کہین چھپتا نہ ہو بیمار خدا خیر کرے

مجھکو وعدون پہ حسینون کی ہنسی آتی ہے
او وہی تیرا اقرار خدا خیر کرے

شیخ جی سر پہ تو لے آئے ہو میخانہ مین
علم کی فضل کی دستار خدا خیر کرے

اس جوانی مین کچھ انچل کی خبر لو اپنی
کیون جی کپڑا ابھی ہوا بار خدا خیر کرے

پہلے ہی آتشین رخسار غضب کرتے ہین
لو دوپٹہ بھی ہے گلنار خدا خیر کرے

وصل مین ہائے وہ گھبرا کے یہ کہنی مین مجھے
آج اے محرم اسرار خدا خیر کرے

پلٹے کہائے نہ زبان پھر کہین وقت وعدہ
ہوئی لکنت دم گفتار خدا خیر کرے

ہے ادھر باد خزان تاک مین صبا ادھر
اب تو اے بلبل گلزار خدا خیر کرے

حشر کے روز محبت سے یہ رحمت نے کہا
رو رہے آتے ہین گنہگار خدا خیر کرے

چال سے آفت جان حشر بپا کرتے ہو
فتنے اوٹھے دم رفتار خدا خیر کرے

داغہائے دل عشاق چمکتے ہین مدام
گرم ہے عشق کا بازار خدا خیر کرے

چشم بد دور محب شاد ہون دشمن پامال
آج بن ٹھن کے چلا یار خدا خیر کرے

ہوش جاتے نہ رہے دلکو سنبھالے رہنا
آج ہے یار کا دیدار خدا خیر کرے

فائق اب اور جوانی مین تو تم ٹوٹ پڑا
یار نکلا ہے طرحدار خدا خیر کرے

نازک ہو بار زلف تو آؤ سنبھال کے
بخشو گنہگار ہین ہم بال بال کے

ہان آج صاف صاف ہون وعدۂ وصال کے
پہلو بچائے نہ کہین بول چال کے

صدمے نہ دیجئے مجھے رنج و ملال کے
دل دیچکا ہون آپکو نازون سے پال کے

جلوے ہین دیر و کعبہ مین جس بے مثال کے
صدقے ہین ہم اوسی کے جلال و جمال کے

جوبن پہ ہاتھ رکھی ہین ڈر سے وصال کے
جو دل کے چور تھے وہ نگہبان ہین مال کے

جائیگی عمر بھر نہ مری دل کی آرزو
ویران کردون گھر نہ حسرت نکال کے

چشم سیہ کے عشق مین اُلٹی ہوا چلی
آتے ہین شیر پیرہن آنکھین نکال کے

برسون مین دیکھتے ہین اوسی بے مثال کو
کچے ہین ہم تو دہم کے پکے خیال کے

جو تجھ سے ہم کلام ہون منکر نکیر کیا
وہ تین فقرے یاد ہین اونکو سوال کے

ابرو کی یاد ہے تو تصور ہے چشم کا
اللہ رے حوصلے مرے بانکے خیال کے

ٹپکے جو اشک آنکھ سے آنکھون کی یاد مین
لو وہ بھی گھنگرو بن گئے پائے غزال کے

سینے سے وہ لپٹتے ہین آکر جو خواب مین
سارے خیال ہین مرے شوق وصال کے

لاکھون گناہ پر بھی پہنچتا ہے ہم کو رزق
قربان جائیے کرم ذوالجلال کے

کہتی ہے روح قبر مین چلا کے بعد دفن
غمخوار تھے سو وہ بھی چلے خاک ڈال کے

کہتے ہین ذکر ہجر پہ وہ ہم کو وصل مین
جانے بھی دیجئے تذکرے رنج و ملال کے

لے لیتے ہو بلائین جو آئینہ دیکھکر
عاشق ہوئے ہو اپنے ہی حسن و جمال کے

اے جذبۂ دل ذرا وہین پلٹا تو لے اوسے
کس ناز سے چلے ہین مری بات ٹال کے

مشکل مین جان ہے کہ ادہر خوف اودہر رجا
صدمے فراق کے ہین تو ارمان وصال کے

اوس فتنہ گر کی چال کا دیکھو تو طنطنہ
ہے پیچھے پیچھے حشر مین دامن سنبھال کے

موسم بہار کا ہے ترا جو دہوان برس
قربان اس جوانی کے اس سن و سال کے

کہتے ہین فتنہ ہائے قیامت بھی دیکھکر
شاگرد ہم ہوئے ہین تری چال ڈھال کے

زاہد نہ پڑ تو وحدت و کثرت کے بیچ مین
جھگڑے ہین اتصال کے ور انفصال کے

انسان اوس کا بندہ زاہد خدا بنے
قایل ہوئے ہین ہم بھی تری قیل و قال کے

کہتا ہے دیکھکر ترے جوبن کو دل مرا
پہلے بھی پیارے پیارے مری نونہال کے

اچھی بری تھا بنی تو بری اچھی بن گئی
ہر ہر مین تفرقے ہین کمال و زوال کے

کہتی ہے شکل آپکی دو دن کی ہے بہار
یہ زائچہ بھی کھچتا ہے زے زوال کے

شاہ دکن سے کہتا ہے یہ شایق حزین
ہین آپ قدر دان بہت اہل کمال کے

پیوستہ کیون نہ ہو مرے مرغ خیال کے
پھندے پڑے ہین آپکی زلفون کے جال کے

دم بھر رہا ہے دل بھی اوسی نونہال کے
یہ پھل ملا مجھے اوسے بچپن سے پال کے

ہان اے نگاہ ناز ذرا دیکھ بھال کے
ٹکڑے جگر مین ہین تری برچھیکی بھال کے

قربان اپنی ناز کے پیارے جمال کے
جلوہ مجھے دکھاتا ہے مجھکو سنبھال کے

اللہ رے بات باتین فقرے ہین چال کے
سو سو جواب ملتے ہین اک اک سوال کے

آیا وہ بکھرے بال وہ صبح شب وصال
او ہو وہ پیارے جاوے پریشان حال کے

عشاق کھو رہے ہین تصور مین عشق سے
اچھے رہو گرو جی مرے ہم ہین بال کے

مشہور ہے مثل کہ برس کا ہے ایک دن
دن عید کے گلے نہ ملین ہاتھ ڈال کے

بالکل غلط ہین پیری چہرے کی جھریان
دست گناہ سے ہین نشان انفعال کے

ہوتا ہے خاک بھی تو کف پا کو چومنے
کتنا خوب ہتکنڈے ہین تری پایمال کے

کہتا ہون بوسے لیکے تصویرین یار سے
ہان ہان یہ آنکھ کے یہ لبون کے یہ بال کے

اے ضعف چوٹ یار کی تصویر پر نہ آئے
گرتے ہین لاکھ بار مگر دل سنبھال کے

دل سویدا آنکھون مین تل او نکے ہین داغ
یہ تین شعبدے ہین ترے ایک خال کے

ہستی سے قبر و حشر و فردوس و لامکان
زینے لگے ہوئے ہین مرے انتقال کے

دنیا کی جس کو چاہ ہو وہ زن مرید ہین
دھوکے مین ہم نہ آئینگے اس پیر زال کے

آپ کرم سے حشر مین منہ اس کا پھر گیا — وہ رخ جو پڑھ چلا تھا زبانین نکال کے

خط غیر کا نہ تھا نہ سہی اور کچھ سہی — جھگڑے نہ مول لیجیے جھگڑے نکال کے

انسان کا حسن دیکھ کے بندی ہوئی ہین سب — قربان اے خدا ترے دست کمال کے

دم دینا سیکھ جاؤ گے اب کوئی دم مین تم — اقرار بھول بھول کے وعدون کو ٹال کے

فرقت نصیب کٹتے ہین رو رو کے ہجر مین — اک دن بھی کیون نہ ہو وہ برابر ہے سال کے

پوچھو تو خالی ہاتھ چلے کیون جہان سے — جین کو بڑے بھروسے تھے دولت و مال کے

اون کا تہ مزار کفن بھی تو گل گیا — دنیا مین جو لباس پہنتے تھے شال کے

بسمل کی سرخروئی کا انتشار ہے خیال — پڑھنا نماز ہاتھ لہو سے کھنگال کے

نیچا دکھانا حشر مین یارب نہ تو ہمین — مشہور تھے زمانے مین اونچے خیال کے

ڈر ہے یہی کہ آپکے دشمن نہ گر پڑے — آہستہ چلیے دیکھ کے دامن سنبھال کے

ایمان کی یہی ہے کہ ایمان کی سے یہی — اچھے ہین وہ جو دوست ہین اصحاب وال کے

بت پر کوئی فدا ہے خدا پر کوئی فدا — شیدا ہین ہم تو اپنے ہی حسن و جمال کے

اے شوق اللہ دو مجھے لپٹا دے یار سے — کس ناز سے چلا ہے وہ گھونگٹ نکال کے

واتا ہین تو کچھ نہ ملی دم قدم کی خیر — جیتے رہو فقیر چلے دیکھ بھال کے

کیونکر نہ کہدون یار مین ہین مجھ مین یار ہے — نظارے چشم دل سے ہوئے انفصال کے

شائق بتون سے دل کی نہ قیمت کرو کبھی
اللہ کو منہ دکھاؤ گے گھر بیچ ڈال کے

آئی نظر کھلی جو تمہاری قبا مجھے — وحشت نے پھر نہ جامہ مین رہنے دیا مجھے

اس کشمکش مین ڈال نہ تو اے خدا مجھے — خوف ایک رخ ہے ایک طرف ہے رجا مجھے

تیغ نظر جو مجھ پہ چلی کیسا بھلا ہے مجھے — زخمون نے اپنے منہ سے کہا مرحبا مجھے

حیران کر رہا ہے رخ با صفا مجھے — دکھلاتے اور کس لیے ہو آئینہ مجھے

خون ہجر مین جو رو دیا ہوا فائدہ مجھے
بوسہ کف حنائی کا اوس نے دیا مجھے

آئیگا بعد وصل عجب کچھ مزا مجھے
وہ ہنسکے کہے جو ناز سے یہ کیا کیا مجھے

جب بوسہ تیرے تیر کا قاتل ملا مجھے
آیا وہان زخم سے لطف دفا مجھے

تونے دکھائی شکل نہ اوبے وفا مجھے
بس بس محبت اپنی نہ اتنی جتا مجھے

کس رشک حور پر تو فدا ہے بتا مجھے
محشر مین کیا عجب ہے جو پوچھے خدا مجھے

وعدہ پہ وہ نہ آئے نہ آئی قضا مجھے
کیا کیجیے ہائے دونون نے دہوکا دیا مجھے

کشتی غم نے جبکہ کنارے کیا مجھے
ساری خدائی کہنے لگی ناخدا مجھے

لپٹا جو شام وصل وہ ہنسکر کہا مجھے
سر کی قسم کہو تو یہ کرتے ہو کیا مجھے

بحر الم سے پار جو حق نے کیا مجھے
نا آشنا بھی کہنے لگے آشنا مجھے

رو کر مری مزار پہ اوس نے کہا مجھے
یاد آرہی ہے ہائے تمہاری دغا مجھے

دیتے نہین وہ بوسہ دست حنا مجھے
کہتے ہین رنگ اوڑنیکا ہے دغا مجھے

شایق جو یک حسین خدا نے دیا مجھے
کیونکر نہ دل لگاؤن بہلا تو بتا مجھے

امید تھی نہ تجھ سے کہ دیگا دغا مجھے
اب تو تو قتل کرنے لگا بیوفا مجھے

در پردہ یون سنانے سے کیا فائدہ مجھے
جلوہ ذرا نقاب اوٹھا کر دکھا مجھے

دل جلکے خاک ہوگیا اقرار وصل کر
باتین ہوائی کرکے نہ اوب اڑا مجھے

مجنون و بیوفا و دغاباز پر فریب
کیا کیا وہ آج کہتے ہین نام خدا مجھے

شاید گرہ مین باندہ کے رکھا ہے دل مرا
ہلکر بتا یہ دیتے ہین بند قبا مجھے

نکلا جو گھر سے آنکھ مین آیا وہ آفتاب
تار نظر ہوا ہے خط استوا مجھے

نادان زمین پہ کھینچ کے نقشہ مٹا نہ تو
یون خاک مین نہ کھیل سے اپنی ملا مجھے

ظاہر مین سبز سبز ہی باطن مین لال لال
اے گل سمجھ نہ صورت برگ حنا مجھے

کہدونگا جو زبان سے وہ کر ہی دکھاؤنگا
رنگ منافقی نہیں آتا ذرا مجھے

مشہور تا ہو کے رہون غیر کی طرح
یون سر چڑھا کے ہائے نہ او بت گرا مجھے

اب بھی طریقہ نیک عمل کے سکھائے
روز ازل سکھایا تھا قالو بلا مجھے

وعدہ پہ وہی جو ہین نے قسم ہنس کے یہ کہا
دو تم قسم خدا کی نہ بہر خدا مجھے

دولت حواس و ہوش کی لٹنے دی اور بھی
پھر مسکرا کے دیکھ تو او بت ذرا مجھے

ہر جائے پھر نظر نہین آتا تو اے خدا
کیا بھید ہے خدائی کا اس مین بتا مجھے

دل کی طلب پہ صاف مکر کر دیا جواب
کیون مال غیر لون غرض اوس سے ہے کیا مجھے

مشتاق نہین ہے جسم کا جلوہ تو پھر ہے کیا
یاد آ رہی ہے آیت خوش استوا مجھے

چھائی گھٹا شراب کا نام آفتاب ہے
بارش بھی لطف دے کہ وہ قلب شراب ہے

اوس حور کو تو روح سے میری حجاب ہے
میت پہ روتے آیا ہے منہ پر نقاب ہے

مرقد مین بھی خیال رخ بوتراب ہے
ہر ذرہ میری خاک کا اک آفتاب ہے

مٹی مین نمک ملا ہے بڑا انقلاب ہے
سچ ہے کہ غیر جنس کی صحبت خراب ہے

اوس شوخ کے تو کھیل مین بھی اضطراب ہے
بیچین ہاتھ مین ورق آفتاب ہے

زیر کفن ہون مین ترے منہ پر نقاب ہے
ایجاد مرگ زیست سوال و جواب ہے

کیا پوچھو درد وصال مین کیف شراب ہے
دل بے لحاظ ہے تو وہ بت بے حجاب ہے

مے ہے گھٹا ہے باغ ہے عہد شباب ہے
زاہد کسے خیال عذاب و ثواب ہے

بے شبہ اے خدا ترا منہ بے نقاب ہے
میری خودی سے آنکھون پہ میرے حجاب ہے

دل مین خیال روئے رسالتمآب ہے
ذرے مین بند نور رخ آفتاب ہے

بجلی گرے گی بام پہ وہ بے نقاب ہے
کب عاشقون کو آج نظارے کی تاب ہے

اوس شوخ کے فراق مین حالت خراب ہے
دل کو جدا جگر کو جدا اضطراب ہے

مال و متاع و حسن پریشان و خواب ہے — دنیا کی آب و تاب بھی بشکل سراب ہے

عشق بتان ہین عشق خدا کا ثواب ہے — مٹی کی مورتون ہین نہان آفتاب ہے

جس کو گنہ سے اپنے ذرا بھی حجاب ہے — اوس پر وفور رحمت حق بے حساب ہے

دیدار جس کو یار کا ہو کامیاب ہے — زاہد عبادتون ہین اسی سے ثواب ہے

ایجان جو تیرے دانتون ہین ہیرے کی آب ہے — فرقت سے اشک ہین مرے گوہر کی تاب ہے

آئی ہے فصل گل وہی شغل شراب ہے — توبہ کی بادہ خوارون ہین مٹی خراب ہے

فرقت ہین اس کی جان پہ کیا کیا عذاب ہے
شایق کی کچھ خبر بھی تمہین آنجناب ہے

عشاق سر بکف ہین بڑا انقلاب ہے — قاتل کی تیغ کا تو عجب رعب و داب ہے

مضمون وصف روئے رسالتماب ہے — ہر شعر اس قصیدہ کا اک آفتاب ہے

اے ترک تیرا کوچہ بھی دریا ہے خون کا — سر ایک اک شہید کا مثل حباب ہے

منہ چاند سا ہے عکس فگن جام مے ہین آج — سینہ ہین آفتاب کے اک ماہتاب ہے

اک ہاتھ ہی ہین پھر گیا وار فنائے منہ — آب بقا جو سنتے تھے خنجر کی آب ہے

اب ہان ہین ہان ملاؤ تو کچھ لطف ہو گیا — ہر دم نہین نہین تو پرانا جواب ہے

اوس مہروش کے ہجر ہین ہین رنج بیشمار — ہر روز روز حشر ہے ہر دن حساب ہے

بھولا ہے عکس زلف کو کہتا ہے دیکھکر — جس آئینہ ہین بال ہو بیشک خراب ہے

ناصح یہ بحث کیون رخ گلگون کے عشق ہین — سعدی نہ ہین ہون وہ نہ گلستان کا باب ہے

دیدار اوس کا ہو دم آخر تو کس طرح — قاتل کے منہ پہ قتل کے دن بھی نقاب ہے

کیا دل ترا جلایا کسی آفتاب نے — داغ سیاہ تجھ ہین جو اے ماہتاب ہے

دل ہین مرے نہان ترے چہرہ کا ہی خیال — صندوقچہ ہین بند خدا کی کتاب ہے

کوثر سمجھ کے پیتے ہین سب بادہ خوار آج — اوس شوخ کی بچی ہوئی جھوٹی شراب ہے

پیری مین توبہ کرکے چلینگے خدا کے پاس
اے موت تو نہ آ ابھی عہد شباب ہے

دنیا کے نام و ناموری سے غرض نہین
مومن ہون بس یہی مجھے کافی خطاب ہے

پیری مین تیغ الفت زلف سیاہ کو
جب بال ہون سپید تو لازم خضاب ہے

ہم رات بھر تڑپتے رہے جس کے ہجر مین
آئی خبر کہ وہ تو وہان مست خواب ہے

جائینگے ہم عدم کو کفن سر پہ باندھ کر
دار فنا بس اپنا یہی بو تراب ہے

شایق گیا ہے وہم کسی گلرو کے عشق مین
میری لحد کے خاک مین بوے گلاب ہے

دنیا مین غفلتون ہی سے مٹی خراب ہے
موت الرحیل کہتی ہے اب کہ خواب ہے

چہرہ کسی کے بام پہ زیر نقاب ہے
گردون پہ آفتاب تہ ماہتاب ہے

شک ہے تو دیکھو آیہ حبل الورید کو
کہتا ہے کون ہم کو خدا سے حجاب ہے

یاد خدا ضعیفی مین کرتے ہین اس لئے
سنتے ہین ہم دعائے سحر مستجاب ہے

مین اوس کو جانتا ہون وہی مجھکو جانتا
مرقد مین کس لئے یہ سوال و جواب ہے

طیبہ مین جائے ہائے کب اے وہ شبہ گھڑی
دن گن رہا ہون اور بہت اضطراب ہے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
وصف محمدی کا یہی لب لباب ہے

دل جس کا صاف ہو اوسی معرفت سے کیا غرض
کب چشم آئینہ مین نہان شکل خواب ہے

غیرون کے ساتھ رہتے ہو ہل مل کے رات دن
کیون عاشق حزین پہ تمہارا عتاب ہے

سودائی کوئی کہتا ہے مجنون کوئی اوسے
عاشق سے آپ کے مری جان کیا خطاب ہے

ابرو مین مد تو زلف ہے سطر اور نقطہ خال
چہرہ نبی کا صاف خدا کی کتاب ہے

پھرتی ہین اہلے گہلے خفا و ظہور مین
غیب و شہادت آپ کے منہ کی نقاب ہے

موجود کی ادا سے ہے معدوم کی صدا
رخسار بے مثال دہن لاجواب ہے

مسند نشین جو کل تھے وہ ہین آج زیر خاک
دنیا و دون کا ہائے یہی انقلاب ہے

صورت جو سب سے اچھی ہو پردہ ضرور ہے — میم کی ہیم روئے احمد کی نقاب ہے
سبزا کسی کے کان کا پھر یاد آگیا — پھر زخم دل ہرا ہوا پھر اضطراب ہے

ہر ہر میں ہے نہان وہی ہرجائی آپ کا
شایق تجلیون کا یہ لب لباب ہے

آنکھہ اوس بت پہ جو ڈالی جائے گی — آرزو اللہ والی جائے گی
زلف کس سے دیکھہ بھالی جائیگی — ہم سے یہ ناگن نہ پالی جائے گی
حسن کی دولت پہ اتنا خوش نہ ہو — بات سچ ہے آنیوالی جائے گی
اوس سے ہمچشمی کا گر دعوے کرے — آنکھہ نرگس کی نکالی جائے گی
کر چکی رسوا سر محفل مجھے — اب تو تیرے منہ سے گالی جائے گی
اک نہ اک دن ہوگا ظالم بھی خراب — آہ مظلومون کی خالی جائے گی
دلمین کیون رہتا ہی عشق گلرخان — کیا کہین پھولونکی ڈالی جائے گی
گر کرون کچھہ فکر مضمون کمر — کب مری نازک خیالی جائے گی
ہے جوانی مین بھی بچپن ہی کی ضد — کب تمہاری خوردسالی جائے گی
کیون ضعیفی مین خیال قبر ہے — کیا نئی بنیا ڈالی جائے گی
دیکھہ لین گر رنگ اوس رخسار کا — مثل یو پھونکی لالی جائے گی
ہے خزان اور تاک مین صیاد ہے — باغ سے بلبل نکالی جائے گی
ہوگئی ہے اوس کے دل سے ولکو راہ — لو خراب تو خیالی جائے گی
کس طرح سمجھاؤن اوسکو وصل مین — کیا طبیعت ہی سنبھالی جائے گی
قہر کی تیور سے تو دیکھا نہ کر — وقت رسم جلالی جائے گی
اون کے دلمین اب بھی ہی مجھسے غبار — خاک لاشہ پر نہ ڈالی جائے گی
وصل کی شب ہائے یون ہی کٹ گئی — حسرت دل کب نکالی جائے گی

ان حسینون کی نظر سے دل چھپا — چیز اچھی ہے چرالی جائے گی

شایق اتنی فکر کیون ہے عمر کی
چیز جو ہے جانے والی جائے گی

ہو جائے غریبون پہ عنایت کی نظر بھی — کچھ حسن کا صدقہ مرے سرکار ادہر بھی
محبوب خدا کے ہین خدائی کے بھی محبوب — اک ذات محمد کی ادہر بھی ہے ادہر بھی
معراج مین پہونچے مرے سرکار وہان تک — ممکن نہین جس جائے فرشتون کا گذر بھی
اے عشق نبی تجھکو جو منظور ہو لے لے — یہ جان ہے یہ سر ہے یہ دل ہے یہ جگر بھی
جلوہ جو وہان تھا وہ مرے دل مین عیان ہے — ملتا ہے مرے گھر سے کچھ اللہ کا گھر بھی
یون نزع مین نظارہ ترا ہو مجھے حاصل — تو سامنے ہو اور ترے قدمون پہ ہو سر بھی
تسکین کرو کچھ تو جمال اپنا دکھا کر — بے تاب جو دل ہے تڑپتا ہے جگر بھی
دن آئیگا کب وصل محمد کا الٰہی — اس شام جدائی کی کبھی ہوگی سحر بھی
اور کشش عشق ہی راہ نما ہے — مشکل کہین ہوتا ہے مدینہ کا سفر بھی
رخسار محمد سے ہوئی بات یہ پیدا — ساکن فلک حسن پہ ہین شمس و قمر بھی
پتھرا گئی ہین حسرت دیدار مین آنکھین — تشریف کبھی لائے سرکار ادھر بھی
اے تیغ نگاہ نبوی مین ترے صدقے — بسمل ہون ذرا اور ہو اک وار ادہر بھی

شایق جسے کہتے ہین بری اسکی ہے حالت
ہے آپکو کچھ اے مرے سرکار خبر بھی

سجدے مین سر عرش رسول مدنی ہے — محشر مین گنہگارون کی کیا خوب بنی ہے
جو گن تری حسرت مین مری روح بنی ہے — کب لاش کفن مین ہے گلے مین کفنی ہے
کیا تازہ گل عشق اویس قرنی ہے — پھولون مین مدینے کے بھی بوئے یمنی ہے
دندان لب لعل محمد کے تصدق — یہ لعل کا ٹکڑا ہے وہ ہیرے کی کنی ہے

جہبہ کی عنایت پہ یہ کہتے تھے ملایک
لایق اسے خلعت کے اویس قرنی ہے

پہونچی ہے مری خاک پس مرگ نبی تک
کیا خوب بگڑ کر مری تقدیر بنی ہے

ملتے ہین گلے بسمل ابروئے محمد
تلوار کی میدان محبت مین بنی ہے

ملتی ہے مدینہ مین صدا فقر کی دولت
واللہ عجب دل مرے مولا کا غنی ہے

چل پھر نہین سکتا ہے رہ وصف نبی مین
خامہ بھی مرا لایق گردن زدنی ہے

اک چاند ہے اور چاندنی ہر اک کے ہے گھر مین
کس کس کے لگا ہون مین وہ ماہ مدنی ہے

اعجاز سے دو ٹکڑے ہوا چاند فلک پر
انگلی کا اشارہ ہے کہ شمشیر زنی ہے

کہتی ہے یہی بے سر و سامانئ دنیا
محتاج جو بندے ہین تو اللہ غنی ہے

دیدار کی حسرت مین پس مرگ بھی وا ہین
آنکھون مین مرے رنگ اویس قرنی ہے

جالی کی ہے باہر بھی چمک حسن نبی کی
فانوس سے کیا روشنئ شمع چھنی ہے

معراج مین ہر گام پہ آتی تھین صدائین
کیا بانکا طرحدار جوان مدنی ہے

کعبے کی تجلی مین مدینے کی جھلک ہے
سردار جو میرا ہے وہ مکی مدنی ہے

کعبے مین بھی ہین باغ رسالت کی ہوائین
مکے کی ہر اک پھول مین بوئے مدنی ہے

چھلکے کو میسر نہ ہوا وصل کمر کا
محبوب خدا کیا تری نازک بدنی ہے

ٹھنڈا ہے بہت سایۂ نخل دل عاشق
آرام سے ارمان مین کیا چھاؤن گھنی ہے

جنت کے ہر اک گھر پہ نہ کیون سایہ ہو اسکا
سنتے ہین کہ طوبی کی بہت چھاؤن گھنی ہے

چھپ جائیگی محشر مین سیہ کاری امت
کیا ریش مبارک بھی محمد کی گھنی ہے

معراج مین بے پردہ ملے عرش پہ حق سے
حضرت کا بھی کیا مرتبہ اللہ غنی ہے

اللہ رے خلش عشق نگاہ نبوی کی
آنکھون مین کھٹکتی مرے برچھی کی انی ہے

دل میرا مدینہ مین ہے گو مین ہون دکن مین
مجھکو تو وطن مین بھی غریب الوطنی ہے

ہے دولت نعت نبوی اس کو میسر

شایق جسے کہتے ہین وہ قسمت کا دہنی ہے

ہم وکن سے جو سوئے احمد مختار چلے — لوگ کہنے لگے جنت کو گنہگار چلے
کرم و لطف پہ حضرت کے بہروسہ کرکے — ہم وطن سے جو چلے مفلس و ناچار چلے
وہی منصور ہے جو وار مین ثروارین ہے — جو انا الحق بہی کہے کہلے سر دار چلے
سربکف ایک زمانہ سے اسی شوق مین ہین — آج تو تیغ نگاہ نبوی وار چلے
راہ طیبہ مین زلیخا جو ملین اوس سے کہین — اپنے یوسف کے لئے ہم سر بازار چلے
مست کر دیجے کسی طرح دکہاکر صورت — خواب مین بھی کبھی دور حمی دیدار چلے
وصف ابروئے نبی اور سر ممبر واعظ — کہین ایسا نہ ہو خنجر چلے تلوار چلے
دست رحمت نے اوتارا اوسے جلدی سر سے — لے کے محشر مین گنا ہونکا جو ہم بار چلے
آہ مین کیجئے ہم کو سیاہ یا کہ سفید — آپ کے واسطے سب چھوڑ سرکار چلے

کرکے بازی گہ دنیا مین گنہ اے شایق
بازی جیتی ہوئی تھی اوس کو بھی ہم ہار چلے

کیا بارگاہ رحمت خیر الانام ہے — در پر گنہگارون کا اک اژدہام ہے
منزل پہ جو ہم پہونچے تو گھر یاد آگیا — صبح وطن کا نام غریبون کی شام ہے
یوسف مین اور حسن محمد مین ہے فرق — گر وہ ہلال ہے تو یہ ماہ تمام ہے
کہتا ہے کوئی بیٹھ کے دل مین انا انا — آواز اس کی آتی ہے اور میرا نام ہے
وہ مظہر خدا ہین تو ہم مظہر رسول — دل ہے مدینہ ولین انہین کا مقام ہے
ہے دونون آنکھین اپنی در روضہ رسول — یہ باب جبرئیل وہ باب السلام ہے
مردونکو زندہ کرتے تھے عیسیٰ کیا کرین — یا مصطفیٰ یہ آپکی ٹھوکر کا کام ہے
اللہ کا الف ہے قد پاک مصطفیٰ — ہاشم ہے تو گیسو نہین نالف نام ہے
آیت یہ کہہ رہی ہے لقد جاءکم کی صاف — جو نام ہے خدا کا محمد کا نام ہے

کیون مجہ گنہگار کی بگڑی بنی نہین
یہ تو حضور آپ کا ادنیٰ سا کام ہے

یا مصطفےٰ کرم کی ادہر بھی ہو اک نظر
شایق غریب آپکا دل سے غلام ہے

رسول اللہ خبر لو ہجر سے دل زار ہے
لب پہ سوزش آنکھہ مین آنسو جگر بیمار ہے

یاد حضرت آپکی ہم عاصیون کی یاد ہے
بیکسی مین بیبسی مین اک وہی غمخوار ہے

زائرون کو جبرئیل آکر سکہاتے ہین ادب
کیون نہ ہو اللہ کے محبوب کا دربار ہے

جس کو کہتے ہین مدینہ ہے عجب رحمت کا شہر
اے گنہگارو چلو دوڑو سخی سرکار ہے

خواب مین وہ دیکھہ لین مجھکو خدا ایسا کرے
اس گہڑی سمجھین گے اپنا بخت بھی بیدار ہے

موت کو رتبہ محبت کا نہ کیون سمجھین بھلا
سنتے ہین محبوب حق کا قبر مین دیدار ہے

روؤن مین اپنے کلیجہ پر کہ دل پر پار سول
ایک تیر ہجر مین دونون برابر پار ہے

شکر ہے ہم فخر سے محشر مین کہتے جائین گے
جو خدا کا یار ہے ہم کو اوسی سے پیار ہے

کہہ رہا ہون مین تصور مین نبی کو دیکھکر
چاند طیبہ کے ادہر آ مجھ سے کیون بیزار ہے

امتی نے بحر غم مین غرق ہے یا مصطفےٰ
دستگیری ہو اگر تیری تو بیڑا پار ہے

چلا آنا چاہتا ہے موڑکر قدمون کے پاس
پر کرے کیا تیرا شایق بخت سے لاچار ہے

تمہین تو حق کے ہو دلبر محمد تمپہ مین صدقے
مرے آقا مرے سرور محمد تمپہ مین صدقے

تصور مین نہ آؤگے اگر مجھکو نہ چھپاؤگے
کرون مین ناز پہر کیسر محمد تم پہ مین صدقے

تمہین تو مالک دل ہو تمہین تو شمع محفل ہو
بس اب تو آؤ میرے گہر محمد تم پہ مین صدقے

غریبی پر نظر کیجئے نگاہ لطف ادہر کیجئے
کہونگا حشر مین بڑہکر محمد تم پہ مین صدقے

بنا دے مجھکو دیوانہ مئے وحدت کا مستانہ
پلادے مئے پہ مئے ساغر محمد تم پہ مین صدقے

دعائے خالق اکبر در حضرت پہ ہو یہ سر
کہون ہر بار رو رو کر محمد تم پہ مین صدقے

نہین ہے لطف جیتے مین بلا لو اب مدینہ مین
لحد مین جب ملک آئے شبیہ پاک دکھلائے

پہرون کب تک یونہی در در محمد تم پہ مین صدقے
کہونگا صدقہ ہو ہو کر محمد تم پہ مین صدقے

نبیون مین ہو تم فایق تمہارا مین بھی ہون شایق
خدا کے خاص پیغمبر محمد تم پہ مین صدقے

خبر دل کی جگر کی لی کہین ڈوبی کہین نکلی
عجب اڑتی ہوئی ناگن یہ زلف عنبرین نکلی

دم وعدہ نہ سمجہائے سے بھی چین جبین نکلی
نہین نکلی تھی جو منہ سے وہی پھر بھی نہین نکلی

بڑی خونریز اے سفاک تیری تیغ کین نکلی
وہان زخم کہلتے ہی صدائے آفرین نکلی

عجب غارتگر ایمان نگاہ شرمگین نکلی
اسے مارا اوسے لوٹا کہین ٹھری کہین نکلی

مرے گم گشتہ دل کی چور زلف عنبرین نکلی
ہوئی چوری کہین تھی چیز چوری کی کہین نکلی

ہماری آرزو کب وصل مین اے نازنین نکلی
بہت نکلی تو کم نکلی جو کم نکلی نہین نکلی

گرے کیونکر نہ چنگاری دل دشمن پہ اڑ اڑ کر
پڑی بن کر ہمارے دل سے آہ آتشین نکلی

بدلکر سرخ جوڑا جب وہ نکلا بزم دشمن سے
بھبوکا بن کے میرے دلسے آہ آتشین نکلی

نگاہ شرمگین کو جان ستان ہرگز نہ سمجھے تھے
یہین تھی جستجو جس کی وہ خونریز کمین نکلی

گمان کب تھا کہ آہ نیم شب بھی شعلہ افگن ہے
نرالی بات ہے بجلی بھی خونریز کمین نکلی

تھے مشتاق نظارہ پھرے مایوس نظارہ
بڑی حسرت بھری میری نگاہ واپسین نکلی

ہر اک کی آنکھ مین چھپکر نہ کیون دلمین اتر آئے
چہری بنکر دم آخر نگاہ واپسین نکلی

تجلی اوس کی ہم کو اپنے ہی دلمین نظر آئی
جسے دیر و حرم مین ڈہونڈہتے تھے وہ یہین نکلی

نظر آیا جو اپنا عکس آئینہ مین وہ بولے
مری تصویر جو چوری گئی تھی وہ یہین نکلی

وہ گلرو اس ادا سے نازسے گلزار مین آیا
کلی چٹخی تو اوس سے بھی صدائے آفرین نکلی

گنہگار آئے اس انداز سے مایوس محشر مین
زبان مغفرت سے بھی صدائے آفرین نکلی

کیا انکار وصل اس شوخ نے اسطرح شرما کر
نگہہ نیچی ہوئی سر جھک گیا منہ سے نہین نکلی

مین اس انکار کے قربان کہا اسطرح شرماکر
کہ صاف اقرار کا پہلو لئے منہ سی کہین نکلی

دم آخر مرا دم آگیا ہے کھنچکے آنکھون مین
مگر حسرت ترے دیدار کی اب تک نہین نکلی

نگاہ شوق بھی ہے ساتھ عشاق کے حق مین
کبھی تڑپی کبھی چمکی کہین ڈوبی کہین نکلی

پڑے ابرو مین بل دشمن پہ غصہ اسطرف اترا
تری تلوار کے صدقے کہین چمکی کہین نکلی

ادہر تاکا ادہر جہانکا اسے لوٹا اوسے مارا
بڑی چنچل بڑی چلبلی وہ چشم شرمگین نکلی

یہ میرے دل مین گوشہ ہے تم ہو بزم دشمن مین
تمہاری آرزو تو تم سے بڑھکر شرمگین نکلی

نہ وہ آئے عیادت کو نہ ارمان کوئی بر آیا
تمنا بن کے مہمان وقت واپسین نکلی

قیامت ہے وہ روتے ہین لپٹکر میری سینے سے
تمنائے ہم آغوشی بھی وقت واپسین نکلی

دیگر

تری حسرت دل مجنون سے ای لیلی نہین نکلی
جو تو محمل نشین نکلی تو وہ گوشہ نشین نکلی

قتیل چین ابرو کا نشان تک لے گیا لیکن
جبین ناز سے اب تک نہ وہ چین جبین نکلی

ملے ہم خاک مین لیکن کشیدہ دل مین وہ اب تک
نہ بل ابرو کا نکلا ہے نہ وہ چین جبین نکلی

کلف مہتاب کا نکلا ہے نہ نکلے گا
نکالے سے کسی کے کب تری چین جبین نکلی

قدم اوٹھنے نہین دیتی ہے ہرگز چلنے والونکے
عجب دلچسپ صحرائے محبت کی زمین نکلی

ترے کشتے پہ مرکر بھی عذاب قبر ہوتے ہین
ستمگر یہ زمین بھی تیرے کوچہ کی زمین نکلی

دیگر

تری تصویر جو اے ماہ کامل دل نشین نکلی
شب تاریک مرقد بھی ہماری چودہوین نکلی

ترے ناقہ کے صدقے ہو رہا ہے خاک ہو ہوکر
تمنا قیس کی اب تک نہ ای محمل نشین نکلی

تری طبع مضامین زا کا ای شایق ہو کیا کہنا
وہین آسان کی جو شعر کی مشکل زمین نکلی

نگاہ شوخ نے مدت سے دلکو تاک رکھا ہے
اگر یہ اوڑ گیا سینہ مین پھر کیا خاک رکھا ہے

مجھے تو گردش چشم بیان نے تاک رکھا ہے
ترے چکر مین اب کیا گردش افلاک رکھا ہے

متاع اشک تو موژون نے لوٹ لی بالکل
تمہارے پاس کیا اب دیدۂ غمناک رکھا ہے

ذرا تو بل تو دے زلفون کو اپنی او شکار افگن
دل وحشی ہمارا بستۂ فتراک رکھا ہے

یہی بت حور ہین دنیا ہے جنت جا بھی اے واعظ
جسے کہتا ہے تو عقبیٰ وہان کیا خاک رکھا ہے

نہ ہو مسدود راہ انتظار یار مرکر بھی
اسی باعث عزیزون سے کفن چاک رکھا ہے

غضب چکنا گھڑا ہے کچھ اثر ہوتا نہین اسپر
دل واعظ بھی کیا دھویا دھولایا پاک رکھا ہے

رہے گا ایک دن یہ دل ہمارا بت کدہ ہوکر
خدا کے گھر کو ان کافرون نے تاک رکھا ہے

جو کچھ دم خم تھا آگیا وہ سخت جانی مین
تری خنجر مین اب کیا اے بت سفاک رکھا ہے

کھلے جاتے ہین اوس کے پیچ راز حسن بن بنکر
چھپا کر تم نے زلفون مین دل صد چاک رکھا ہے

اٹھا رکھا نہین جھگڑا کوئی روز قیامت پر
یہین سے ہم نے زاہد اپنا قصہ پاک رکھا ہے

سناتا ہے نوید فصل گل اے باغبان کسکو
یہان پہلے ہی سے اپنا گریبان چاک رکھا ہے

تری گرد کدورت سے پٹا کیا دل کا سینہ مین
یہان اب خاک اڑتی ہے یہان کیا خاک رکھا ہے

عجب کچھ عشق مین آفت ہے جیتا ہون نہ مرتا ہون
قضا نے بھی ادا نے بھی مجھی کو تاک رکھا ہے

مجھے کیا ظلمت مرقد کا ڈر شایق کے سینہ مین
چراغ داغ عشق صاحب لولاک رکھا ہے

ہندی ہون قدمبوسی ہے کی مدنی سے
الفت ہے وطن مین بھی غریب الوطنی سے

در در پھرے افسوس گدا تیرا کہا کر
جا کر کوئی کہدے یہ مدینے کے دھنی سے

دلکو مرے صدقہ کرون دندان نبی پر
توڑا میرا شیشہ اسی ہیرے کی کنی سے

اے خلق رسول عربی مین ترے صدقے
آراستگی تیری ہوئی آل نبی سے

رحمت بھی انہین کی ہے شفاعت بھی انہین کی
ڈرتے ہین گنہگارونکی ہم دل شکنی سے

فرقت مین ابھی الفت مژگان محمدؐ
دل چھد گیا میرا اسی برچھی کی انی سے

منصور سر دار سے سردار کہایا
سرمد کا بڑا حوصلہ گردن زدنی سے

اک شمع ہے اور سیکڑون پروانے ہین ادہر
کس کس کو محبت ہے جوان مدنی سے

پوچھون گا مرے عشق محمدؐ کی مین مشتاق
محشر مین ملون گا جو اویس قرنی سے

ملک دکن سے ہم سوئے خیر البشر چلے
قسمت تو دیکھیے کہ کہان تھے کدہر چلے

صدمہ اوٹھا نہ ہجر نبی کا تو مر چلے
کرنا تھا ہم کو کام جو دنیا مین کر چلے

جاگے ہین رات بھر کے مریضان مصطفیٰ
کرتی ہوئی نہ شور نسیم سحر چلے

پہونچے نہ جیتے جی در پاک رسول پر
کمبخت زندگی ترے ہاتھون سے مر چلے

لے جا کے آستان محمدؐ پہ چھوڑدین
بندون کا زور کچھ بھی جو تقدیر پر چلے

ہجر نبی مین ضعف سے مرنا بھی ہے محال
رکھتی ہے سانس آگے لبون پر اگر چلے

کعبہ سے ہم مدینہ کو یہ کہتے جائین گے
گھر کو خدا کے دیکھ کے حضرت کے گھر چلے

سب گرم و سرد اوٹھائے مدینہ کی راہ مین
لب خشک ہم چلے تو کبھی چشم تر چلے

دست جنون عشق محمدؐ ترے نثار
ہم چاک چاک نامۂ اعمال کر چلے

مرغ فراق شاہ نہان ہین تہ کفن
دامن مین اپنے ہم گل فردوس بھر چلے

ثابت قدم رہا جو ولا رسول مین
پھر کیون نہ پلصراط پہ وہ بے خطر چلے

اڑتے ہوئے ہوائے وصال رسول مین
سوئے مدینہ شوق مین بے بال و پر چلے

جب لطف ہے چلون مین سوئے روضۂ رسول
اور لوگ پوچھین راہ مشتاق کدہر چلے

کس مصیبت سے شب ہجر بسر ہوتی ہے
دیکھین کس روز محمدؐ کو خبر ہوتی ہے

اے میرے ابر کرم تیری ترشح ہے ضرور
سنتے ہین تیز بہت نار سقر ہوتی ہے

دور سے کہتی تھین حورین یہ بلائین لے کر
شب معراج محمدؐ کو نظر ہوتی ہے

محو ہون یاد رخ و زلف مین کب مجھکو خبر — صبح ہوتی ہے کدہر شام کدہر ہوتی ہے

اشک خود پونچھتے ہین دامن رحمت سے حضور — آنکھہ جسوقت گنہگار کی تر ہوتی ہے

تاکتی رہتی ہین امید کی آنکھین اوس کو — نظر لطف محمد کی جدہر ہوتی ہے

راہ طیبہ مین نہین خضر کی حاجت اے دل — راہ بر خود ہی تمنائے سفر ہوتی ہے

ہائے وہ لوگ بھی ہین اونکے تصدق جاؤن — رات دن جن کی مدینہ مین گذر ہوتی ہے

نور احمد کی ضیائین بھی ہین شامل اوس مین — کتنی پرنور مدینہ کی سحر ہوتی ہے

روز افسردہ ہوتا یاد نہ بھولون اون کی — کس لئے تجھ مین کمی درد جگر ہوتی ہے

دل وہی دل ہے ہین اوس دل کے فدا ہو جاؤن — یاد جس دل مین تری آٹھ پہر ہوتی ہے

یہ تو فرمائے بلوائین گے کب طیبہ مین — جہانی مری کب آپ کے گھر ہوتی ہے

آرزو یہ ہے کہ طیبہ مین رہون اے شایق
یون تو ہونے کو دکن مین بھی بسر ہوتی ہے

عاشق گیسو و رخسار ہین کن کے ان کے — رام سب کا فرودیندار ہین کن کے ان کے

دو ہلال انکو کہون یا کہ دو تلوار ہین کہون — کچھ عجب ابروئے خمدار ہین کن کے ان کے

تار گیسو کے ہین بکہرے ہوئے مثل سنبل — شیفتہ آہوئے تاتار ہین کن کے ان کے

لاکھہ وہ دل مین چھپائین نہ کہین مجھسے تو کیا — غمزدے خود بہ اظہار ہین کن کے ان کے

دیکھہ کر میری طرف سن کے غزل ہنسکے کہا — چلبلے اشعار ہین کن کے ان کے

کبک و طاؤس کی کیا چال پسند آئے ہمین — ہم تو وارفتہ رفتار ہین کن کے ان کے

میٹھی باتون پہ نجانا کبھی تو اے شایق
جھوٹے وعدے غلط اقرار ہین کن کے ان کے

میرے پہلو سے جو تم اوٹھ کے سدہارے پیارے — آئے گردش مین نصیبون کے ستارے پیارے

ہجر مین دن کو تڑپتے ہین تمہارے عاشق — صبح تک شب کو گنا کرتے ہین تارے پیارے

نہ لگے تم کو نظر بام پہ آیا نہ کرو
رنگ لائینگے یہ غیرونکے نظارے پیارے

خون برساتے ہین آنکھون سے ہماری ہردم
بن کے یاقوت جو یاد آتی ہین پیارے پیارے

کچھ مرا ڈر ہے تجھے کچھ مری خاطر نہ لحاظ
سامنے میرے یہ غیرونسے اشارے پیارے

آپکے وعدے ہوئے سارے خلاف او غلط
اور سچے ہوئے اقرار ہمارے پیارے

نہ وسیلہ ہے کسی کا نہ بہروسہ ہم کو
ہم جیتے ہین فقط تیری سہارے پیارے

ہجر مین بیٹھین نظر رکھکے تمہاری تصویر
ہے یہی دہن کہ سب انداز ہین پیارے پیارے

ہم یہان ہم ہین یہان تم کو خبر کچھ بھی نہین
اب تو للہ کرم کیجئے ہمارے پیارے

واہ شوخی مین حیا ہے تو حیا مین شوخی
ترے انداز ترے ناز ہین پیارے پیارے

وصف مین تیرے یہی مصرع آصف بس ہے
ترے انداز ترے ناز ہین پیارے پیارے

جی مین جو آئے وہ ہو بیجدو یا قتل کرو
ہم تو ہین بندۂ بے دام تمہارے پیارے

تیر مژگان کا کہین زخم نہ آئے دل پر
کس لئے کرتے ہو آنکھونسے اشارے پیارے

وہ بھی دن تھے کہ رہا کرتے تھے ہردم ہمدم
یہ بھی دن ہے کہ ہوئی ہم سے کنارے پیارے

نزع کے وقت نہ آؤگے اگر بالین پر
شایق خستہ کہو کس کو پکارے پیارے

تاثیر آہ کی ہے نہ میری دعا کی ہے
وہ بت جو ہے بغل مین یہ قدرت خدا کی ہے

زاہد تجھے امید اگر اتقا کی ہے
کافی گنہگارون کو رحمت خدا کی ہے

بسمل کوئی شہید کوئی نیم جان کوئی
کوچہ تمہارا کیا ہے گلی کربلا کی ہے

پھندے مین گیسون کے جو صدہا اسیر ہین
فتنہ گری یہ سب اوسی کافرادا کی ہے

یوسف سے بڑھکے سب کو وہ دلبر عزیز ہے
چاہت ہر ایک دل کو اوسی دلربا کی ہے

اوس بحر حسن کی ہین محبت مین غرق ہم
حاجت سفینہ کی ہے نہ اب ناخدا کی ہے

پیتا ہے دور چرخ مین کیون دانۂ حیات
ارض و سما کی شکل بھی کیا آسیا کی ہے

دل تشنۂ وصال ہے سیراب کرا سے
فرقت میں جان لب پہ تری مبتلا کی ہے

بت دعوی خدائی جو کرتے ہیں بر ملا
پوشیدہ ان میں شان مگر کبریا کی ہے

تصویر میری دیکھ کے منہ ڈھانپ لیتے ہو
اے تشنۂ حیا کوئی حد بھی حیا کی ہے

قامت قیامت ابرو ہلال آفتاب ورخ
چہرہ نہیں ہے آپکا قدرت خدا کی ہے

ہے دل کے آئینہ میں فقط عکس روئے یار
تصویر اس مکان میں اک دلربا کی ہے

گھٹتا ہے کوہ عمر اوتار اور چڑھاؤ میں
دم کا یہ آنا جانا علامت فنا کی ہے

کیا کیا نہ زہر اگلے گی شبہائے ہجر میں
چوٹی تمہاری کیا ہے یہ ناگن بلا کی ہے

کل تک تو مارے شرم کے منہ پر نقاب تھا
پر آج جو ہٹا یہ شرارت ہوا کی ہے

پانی نہ مانگا کشتۂ ابروئے یار نے
تیغ دو دم میں اوس کے روانی بلا کی ہے

اوس سیم تن کے عشق میں دل خاک ہو گیا
اکسیر کی ہوس نہ طلب کیمیا کی ہے

شائق غزل سناؤ کوئی اور نئی
ہر ایک کی زبان پہ صدا مرحبا کی ہے

جو زندہ کرتی ہے مردوں کو وہ گفتار کیسی ہے
پیا ہوتا ہے جس سے حشر وہ رفتار کیسی ہے

خدا کی قسمیں کھا کر پھر پلٹ جاتی ہو وعدے سے
مکرنے کی یہ عادت اے بت عیار کیسی ہے

شب وصلت جھگڑنے میں سحر ہو جائیگی آخر
بس اب آؤ گلے لگجاؤ یہ تکرار کیسی ہے

اوسی پر ظلم کرتے ہو جو اپنی جان دیتا ہے
نرالی طرز الفت آپکی سرکار کیسی ہے

ہزاروں عابد و زاہد ترا پڑھنے لگے کلمہ
نگہ غارت گر ایمان تری اے یار کیسی ہے

پریشان زلف ہے لب خشک ہے باتوں میں لکنت ہے
ہمارے عشق کی تاثیر اے دلدار کیسی ہے

ہزاروں مجرموں کو عیب رحمت سے چھپاتا ہے
تری یہ پردہ پوشی اے مرے ستار کیسی ہے

کیا گو آپ نے انکار آنکھوں کے اشارہ نے
لبوں پر مسکراہٹ سے دم گفتار کیسی ہے

بس اب شائق کو اے ختم رسل بلوا لو طیبہ میں

کہون کیا مین طبیعت ہند ہے بیزار کیسی ہے

کسی بت پہ بے طور دل آگیا ہے — اب ایمان کا میری حافظ خدا ہے
چمن ہے گلابی ہے کالی گھٹا ہے — وہ گلرو جو بیکر پلائے مزا ہے
جسے دیکھئے رنج مین مبتلا ہے — محبت حسینون کی ہے یا بلا ہے
بگڑتے ہو کیون تم بگاڑا ہی کیا ہے — ہوا تمپہ عاشق یہ میری خطا ہے
تری چاؤ کا ڈہنگ سب سے نیا ہے — مین تجھپر فدا تو عدو پر فدا ہے
مجھے کوستے ہو تو کوسو مری جان — سلامت رہو تم یہ میری دعا ہے
میرے اچھے آصف میری پیارے آصف — سلامت رہو تم یہ میری دعا ہے
شب وصل رو رو کے اون کا وہ کہنا — یہ کس بے مروت سے پالا پڑا ہے
عجب فتنۂ حشر ہے چال اوس کی — جدہر دیکھیے اک قیامت بپا ہے
یہ کس گل کی بو ڈہونڈنے گھر سے نکلے — پریشان جو گلیون مین باد صبا ہے
حسینون پہ عشاق کے دل کا آنا — مصیبت ہے آفت ہے قہر خدا ہے
کلیجے سے لگ جاؤ دل دل مین ڈالو — شب وصل یہ کیسی شرم و حیا ہے
چل اب جانے دے تو ہی سچا مین جہوٹا — مین ہون بیوفا خیر تو باوفا ہے
جنازہ پہ میرے وہ کہتے ہین ہنس کر — کہو میری جان کون اب بیوفا ہے
کہون مین جو کچھ سب غلط ہے غلط ہے — کہین آپ جو سب بجا ہے بجا ہے
کہا وصل کے ذکر پہ یون بگڑ کر — زبان روک کیا تیرے سر پر قضا ہے
مرے قتل کی ہو جو محشر مین پرسش — کہون گا کہ قاتل مرا بے خطا ہے
موے پر بھی مشق ستم ہے لحد پر — ستمگر جفا کی بھی کچھ انتہا ہے
یہان بیگناہ قتل ہوتے ہین لاکہون — گلی آپ کی کوچۂ کربلا ہے
نہ چھیڑو مجھے ہائے اللہ نہ چھیڑو — شب وصل یہ اون کے لب پر صدا ہے

وہ شرما کے صبح شب وصل بولے
کہو بے وفائی کا اب بھی گلا ہے

نہ کیون بھی بانکی اداؤن پہ تڑپون
مین عاشق ہون جس کا وہ بانکا بڑا ہے

خدا کی قسم سچ بتا میرے قاتل
یہ ہاتھون مین خون یا کہ رنگ حنا ہے

شرابی کو دل دیکے ہوتا ہے رسوا
بتا مجھکو شایق تجھے کیا ہوا ہے

الٰہی نہین دوسرا مدعا ہے
دکھا دے مدینہ یہی التجا ہے

دکھا دو ہمین چاند سا جلد چہرہ
محمد اب آنکھون مین دم آگیا ہے

ہے واللیل مین وصف زلف پیمبر
ترے چہرہ کی مدح مین والضحیٰ ہے

جمال نبی سے ہین پر نور آنکھین
جدہر دیکھتا ہون ادہر مصطفےٰ ہے

کہان حسن یوسف کہان حسن احمد
ہمارا نبی سید الانبیا ہے

ہمین حال ما یا محمد خدا را
یہی عاصیون کی زبان پر صدا ہے

نہین میرے اعمال بخشش کے قابل
محمد کا شایق مگر آسرا ہے

ہے خیال احمد کا صبح و شام اٹھتے بیٹھتے
راتدن ورد زبان ہے نام اٹھتے بیٹھتے

دیتے ہو غیرون کو صبح و شام اٹھتے بیٹھتے
آج مجھکو بھی پلا دو جام اٹھتے بیٹھتے

ہنس کے لیتے ہین ہمارا نام اٹھتے بیٹھتے
پیار سے دیتے ہین وہ دشنام اٹھتے بیٹھتے

اسمین پھنسکر پھڑپھڑاتا ہے کسی کا مرغ دل
ہل رہا ہے گیسوؤن کا دام اٹھتے بیٹھتے

ہمنے کیون دیکھا کنکھیون سے کسی کو بارہا
کر دیا اغیار مین بدنام اٹھتے بیٹھتے

ہو اثر اتنا تو اسے جذب محبت آہ مین
پوچھتے آئین وہ میرا نام اٹھتے بیٹھتے

دل مین غصہ بل ہے ابرو پر نظر ہے تیز تیز
ہو رہا ہے آج قتل عام اٹھتے بیٹھتے

اب نمازین کیون پڑھے عہد پیری آچکا
ہوا نہین اعضا سے کچھ تو کام اٹھتے بیٹھتے

ہے خزان کا ہاتھ بھی اکدن بہار حسن پر
یون نہ اترائے بت گلفام اٹھتے بیٹھتے

جب خودی باقی رہی پھر کیا نماز و لیٹے ملا
کٹ گئے غفلت مین سب ایام اٹھتے بیٹھتے

وہ بت نامہربان کیا مہربان ہے آجکل
ہو رہا ہے کیون مرا اکرام اٹھتے بیٹھتے

پیر کے صدقے سے دلکا آئینہ روشن ہوا
دیکھتے ہین روئے دل آرام اٹھتے بیٹھتے

جا چکی سب تاب و طاقت ہائے پیرا شباب
چلتے ہین مشکل سے اب دو گام اٹھتے بیٹھتے

یا الٰہی خیر ہو قاصد ہمارا مست ہے
لا رہا ہے آج کچھ پیغام اٹھتے بیٹھتے

جب نہ ہو آرام دل پہلو مین ای مشتاق ترے
کس طرح ہو راحت و آرام اٹھتے بیٹھتے ۔

نظر آتا نہین جب سے وہ دلدار مجھے
اک نہ اک روز نیا رہتا ہے آزار مجھے

کر دیا ہے جو مئے عشق نے سرشار مجھے
سوجھتا ہی نہین کچھ تیرے سوا یار مجھے

نہین ملتا ہے نہ مل مجھسے تو ای راحت جان
دور پر دل سے نکر اپنے تو زنہار مجھے

درد ہجران کے تصور مین جو آنسو ٹپکے
لوگ سب کہنے لگے ابر گہربار مجھے

باتین کرتا ہے کبھی مجھ سے جو وہ شاہد حسن
رشک سے دیکھ کے جلجاتے ہین اغیار مجھے

وصل کا ہے کبھی اقرار کبھی ہے انکار
تیری دو رنگی مزا دیتی ہے اے یار مجھے

جان ہے لب پہ کبھی درد جگر مین ہے کبھی
زندگی ہو گئی اب ہجر مین دشوار مجھے

یاد وہ دن تھے کہ سنا کرتے تھے لاکھون دشنام
یاد وہ دن آئے کہ آنے لگے اب عار مجھے

قصر جنت کی نہ گلزار جنان کی خواہش
بس یہ کافی ہے ترا سایۂ دیوار مجھے

جب سے تو خانۂ دل مین ہے مرے جلوہ فزا
میرا سینہ نظر آنے لگا گلزار مجھے

نزع مین قبر مین محشر مین دکھانا دیدار
کہین محروم نہ کرنا شہ ابرار مجھے

صورت غوث مرے دل پہ ہے کندہ مشتاق
کیا جلائیگی جہنم کی بھلا نار مجھے ۔

بوسے دیتا ہے مجھے ہر آن ہنستے بولتے
سر پہ رکھتا ہے مرے احسان ہنستے بولتے

آؤ گھر ہے آپکا اے جان ہنستے بولتے
خانۂ دل مین رہو مہمان ہنستے بولتے

ہو برا اس عشق کا شام و سحر روتے کٹی
ہائے گذری نہین اک آن ہنستے بولتے

اے بت کافر تری کیا بات ہے کیا کہنا ترا
لے لیا دم مین مرا ایمان ہنستے بولتے

اوس گل خندان کی الفت مین ہوا ہون لبخاب
کیون نہ نکلے تن سے میری جان ہنستے بولتے

اس ستمگر نے نکالا ایک نیا طرز جواب
ذکر وصلت پر ہوا انجان ہنستے بولتے

ہنسنا تھوڑا اور بہت رونا حدیث پاک ہے
ہے وہ نادان جسکی گذران ہنستے بولتے

ضد نہ کر شب وصل کی ہے جبر سے کیا فائدہ
مان ظالم میرا کہنا مان ہنستے بولتے

آئینہ رو کو جو دیکھا مجھکو سکتا ہو گیا
منہ کو تک کر ہو گیا حیران ہنستے بولتے

رہتا ہے پیش نظر اوس مصحف رخ کا خیال
اس لئے پڑھتے ہین ہم قرآن ہنستے بولتے

مسکرا کر اوس نے دیکھا ہوش کی دولت لٹی
دیدہ دانستہ ہوا نقصان ہنستے بولتے

جن کی موزون ہے طبیعت فکر کی حاجت نہین
تھوڑے دنین لکھتے ہین دیوان ہنستے بولتے

اپنے کچھ وعدہ خلافی کا نہین ہے غم اونہین
توڑتے ہین اپنے سب پیمان ہنستے بولتے

باتین کرتے کرتے کیون تو گالیان دینے لگا
سر پہ آیا کیا ترے شیطان ہنستے بولتے

باتون باتون ہی مین اوس نے مجھ پہ جادو کر دیا
پھر طبیعت کو ہوا میلان ہنستے بولتے

ملک ہستی مین عدم سے آیا تو روتے ہوئے
اقربا تیرے تھے اے نادان ہنستے بولتے

کام ایسا کر کہ تیرے بعد سب روتے رہین
تو عدم کو جائے با ایمان ہنستے بولتے

داور محشر مرا ہے خوف ہے پرسش کا کیا
طے کرون گا حشر کا میدان ہنستے بولتے

حشر مین غصہ نہ ہو تو مجھ مین تاب اوسکی نہین
بخشدے مجھکو مرے رحمان ہنستے بولتے

آ ادھر مشتاق مرے مین روبرو رکھون تجھے
یون کہے اکدن مرے سلطان ہنستے بولتے

مین ہون مجھکو تو صورت دکھانا چاہیے — حضرت موسیٰ ہی سے بس لن ترانی چاہیے

چھپنے اور بھی ناز و ادا وہ چند ہین — چشم بد ہو دور ہان ایسی جوانی چاہیے

داغ دلکو پوچھتے ہو کیونکہ ہے چیز کیا — کچھ تو کچھ اپنی ستمگر کی نشانی چاہیے

پڑھ کے خط پوچھین وہ ای قاصد کچھ کہتا یہ تو — بندہ پرور آپکی بس مہربانی چاہیے

کھینچنے کو آپکی تصویر اے گنج جمال — آپ ہی سا کوئی بہزاد اور با نی چاہیے

زاہدو تم کو مبارک دلق و تسبیح و نماز — ہم سے رندون کو شراب ارغوانی چاہیے

مین جو کہتا ہون پہنکر دیکھہ تو او بت ذرا — گندمی رنگت پہ جوڑا زعفرانی چاہیے

تم کو آتا ہی نہین جز گالیون کے اور کچھ — کیا حسینون کو بھی بس بد زبانی چاہیے

مٹ نہین سکتی کبھی شایق تری تحریر سخت
آئے گی آگے وہی جو پیش آنی چاہیے

وہ صبح کو گیا جو مری خوابگاہ سے — رو رو دیا اثر بھی گلے ملکے آہ سے

کر سب مین سرخرو مجھے تیغ نگاہ سے — محروم ایک ہی مین چلا قتل گاہ سے

جاتے ہو دیکھتے ہوئے ہر سو جو راہ سے — پامال کسکو کرتے ہو پائے نگاہ سے

آیا نظر جو چاند فلک پر شب فراق — دوڑا گلے لگانے تری اشتباہ سے

تم جس کو پیار کرتے ہو لیتی ہو اسکی جان — ہم باز آئے ایسی محبت سے چاہ سے

ہم عاشقون سے یون ہوا روشن تمہارا نام — جیسے کہ بادشاہ کی شہرت سپاہ سے

تیرے خیال رخ سے ہی پرنور دل مرا — زینت ہے آسمان کو اگر مہر و ماہ سے

جتنک کرے نہ عفو گناہون کو اے کریم — اٹھین گے حشر مین نہ تری جلوہ گاہ سے

رنگ حیا مین ڈھنگ ہے انکار وصل کا — کہتے ہین وہ نہین نہین نیچی نگاہ سے

زلفین ہٹا کے دیکھنا یاد آگیا ترا — بجلی تڑپکے چمکی جو ابر سیاہ سے

دونگا جواب حشر کے دن بانکپن سے مین — الفت ہے مجھکو ایک بت کجکلاہ سے

آئی پاس شرم و ندامت ادب لحاظ
اغیار سارے دور رہیں خوابگاہ سے

نازک ہو تیر چلتے ہو دیکہو لچک نہ جائے
کیسے کمزور ہیں مرے تار نگاہ سے

کیا فرق بعد مرگ امیر و فقیر ہیں
یکسان معاملہ ہے گدا اور شاہ سے

بھٹکے نہ کوئی راہ شریعت کو چہوڑ کر
انسان کو چاہیئے کہ چلے شاہراہ سے

کیون تیرے تیر کا دل دشمن ہدف بنے
ترچہی نظر سے دیکہہ نہ سیدہی نگاہ سے

کبتک کریگا غیر سے وہ گرم جوشیان
اکدن وہ کانپ اوٹھیگا مری سرد آہ سے

پہونچادے یا الہی رسول خدا کے پاس
مضطر بہت ہون ہجر رسالت پناہ سے

شایق الفت گیسوئے یار ہیں
تعمیر ہو مزار کی سنگ سیاہ سے

جاگیر سے غرض ہے نہ مطلب ہی جاہ سے
ہے شاعرون کی زیست فقط واہ واہ سے

منظور چہیڑ گر نہیں جا سیدہی راہ سے
کیون دل مرا اوٹھاتا ہے جہکتی نگاہ سے

اس طرح دیکہہ تو مجھے پہرتی نگاہ سے
واقف نہ ہو رقیب محبت کی راہ سے

کر خوف اے سپہر مرے تیر آہ سے
ممکن نہیں رکے سپر مہر و ماہ سے

بے چین بے قرار ہون حضرت کی چاہ سے
جا کر یہ کہہ صبا تو رسالت پناہ سے

کیا خوف ہم کو حشر میں فرد گناہ سے
یون دفعتاً ہوا یہ اوڑا دینگے آہ سے

سنبل تمہاری زلف کو کہتے ہیں بوالہوس
تشبیہہ ہم تو دینگے نہ ادنی گیاہ سے

کیون جاؤن کوہ طور پہ چکر کی راہ سے
ڈہونڈا ملا ہے دلکا تیری جلوہ گاہ سے

جبتک نہ اوٹھائے گا لگا کر گلے مجھے
اٹھون گا آج میں نہ تری بارگاہ سے

وان دستگیری کیجئے یا پیر دستگیر
دب جاؤن گر صراط پہ بار گناہ سے

اوس گل کے ہون فراق میں لاغر بہ رنگ خار
پوچھو مری خلش کو عدو کی نگاہ سے

محشر میں بے نقاب جو وہ بت ہوا تو کیا
پوشیدہ ہو گیا ہے ہجوم نگاہ سے

بے تابی فراق کے شاہد ہین دل جگر
باور نہ ہو تو پوچھ لو ان دو گواہ سے

قاتل کے منھ سے حشر کے دن جب اوٹھی نقاب
رخصت ہوا س ہونے لگے دادخواہ سے

اوس برق وش کے عشق مین وہ شعلہ بار ہون
ہفت آسمان جلاؤن گا اک گرم آہ سے

ہر گاہ دو کہہ باشدہ ختم نیاز و ناز
اے جان تو بھی کھینچ مجھے ایسی چاہ سے

عصیان ظہور ہے تری رحمت کی جوش کا
پھر خوف کس لیئے ہو الٰہی گناہ سے

قسمت میری پھر آے نہ کیون مجھکو چوطرف
سیکھی ہے گردش اوس نے بھی تیر نگاہ سے

اب اپنے دلمین ڈھونڈتا ہون گھر مین بیٹھکر
مسجد سے کچھ ملا نہ مجھے خانقاہ سے

گر صور لے کر آئین نکیرین قبر مین
اوٹھین ترے سلائے نہ آرام گاہ سے

خار مژگان کی جو رہ رہ کے کھٹک ہوتی ہے
ٹیس دلین تو کلیجے مین کسک ہوتی ہے

رحمت حق کی قیامت مین کمک ہوتی ہے
جس گنہگار کی تر نوک پلک ہوتی ہے

حسن یوسف مین کہان طور کے جلوہ مین کہان
جو مرے یار کے جلوہ مین جھلک ہوتی ہے

ہوئے بے ہوش جو موسیٰ تو تجلی نے کہا
آگ مین نور کی اس طرح جھلک ہوتی ہے

اسمین ہے جلوہ پوشیدہ ترا شعبدہ گر
آئینہ کے جو چمکنے سے جھلک ہوتی ہے

کسنی دیکھے آئینہ پٹک دیتے ہین
اپنے ہی عکس سے خود اونکو جھجک ہوتی ہے

دن گذرنے دے ابھی ذبح نہ کر اے صیاد
نو گرفتار ہون رہ رہ کے جھجک ہوتی ہے

اپنے دامن سے جو وہ پونچھتے ہین اشک مرے
دیکھنے والون کے آنکھون مین کھٹک ہوتی ہے

رہگیا ٹوٹ کے کیا تیر کا پیکان کوئی
ورنہ کیون پھر دل بسملمین کھٹک ہوتی ہے

درد دل کا مرے جب حال سناتا ہون نہین
ہنسکے فرماتے ہین ہمکو بھی کسک ہوتی ہے

سرو ہی سر ہے فدا ہو جو رہ الفت مین
دل ہے وہ درد کی جس دلمین کسک ہوتی ہے

شاید اوس نے مجھے پھر دل سے فراموش کیا
درد کے بدلے فقط دلمین کسک ہوتی ہے

وعدہ اوس گل نے کیا ہی مری پاس آنیکا
آج گھر مین مرے پھولونکی مہک ہوتی ہے

میرے گیسوے پریشان کی ہے یہ فتنہ گری
سنبلی بہنی جو ہوا مین بھی مہک ہوتی ہے

اے گل داغ محبت ترے صدقے قربان
ولین عاشق کے پھولونکی مہک ہوتی ہے

تجھے سونا جو لپٹ کر کوئی اوس سے پوچھے
مست کیا تیرے پسینہ مین مہک ہوتی ہے

جہانکئے پہر تو ذرا رخ سے ہٹا کر انچل
انہین انداز مین بجلی کی چمک ہوتی ہے

کس کے آئینہ رخسار کا پھر دہیان آیا
میرے آنکھون مین بجلی کی چمک ہوتی ہے

پست کو لیتے ہین آغوش مین عالی ہمت
کون کہتا ہے زمین زیر فلک ہوتی ہے

غیر کی آپکو الفت نہین ہینے پایا
آپکی بات ہی کچھ باعث شک ہوتی ہے

اون کے اقرار مین کیا پہلوی انکار ہی ہے
آج کیون شکل یقین صورت شک ہوتی ہے

تھام کر دل شب معراج یہ حورون نے کہا
کچھ عجب حال مین انسانکی کہٹک ہوتی ہے

حلقہ حلقہ مین ہین انکے دل عشاق بند ہے
ورنہ پھر کیون تری زلفونمین کہٹک ہوتی ہے

مہ کامل یہ کہان لطف ترے ہالے مین
اون کی انگڑائی مین کچھ اور لٹک ہوتی ہے

رحمت حق نے کہا حشر مین ذمہ میرا
ہم گنہگارون کی اسطرح کمک ہوتی ہے

اے رقیب آج جو وہ مجھ پہ خفا ہوتے ہین
تیری ترغیب سے اور اونکو کمک ہوتی ہے

اے حیا دور ہو ہے اون کی طبیعت مین حجاب
اور تجھ سے شب وصل اونکی کمک ہوتی ہے

سبز ظاہر مین ہے اور ولین ہے اک آگ بھری
کون کہتا ہے حنا سرد و خنک ہوتی ہے

آتش ہجر بھڑکتی رہے جس کے دل مین
آہ کب اوس کی بھلا سرد و خنک ہوتی ہے

لو سنو آؤ ادہر یون نہ چلو تن تن کر
نظر بد تمہین بے شبہ و شک ہوتی ہے

تو نہ کر بات پہننا ہے بلبل شیدا نالے
سر مین آج اوس گل خوبی کی دہمک ہوتی ہے

اف رے تاثیر محبت کو جو مین روتا ہون
وہ یہ کہتے ہین مرے سر مین دہمک ہوتی ہے

اے مصور تری تصویر مین وہ بات کہان
کمر یار مین جس طرح لچک ہوتی ہے

باندھے ہے تار نظر سے مرے کس کر اس کو
وقت رفتار کمر مین جو لچک ہوتی ہے

کوئی گاہک نہین سودائی سخن کا شایق
جنس اشعار مین کیون چھان پھٹک ہوتی ہے

جلوۂ احمد مین نور لامکانی اور ہے
اس نبوت کا نشان بے نشانی اور ہے

دیکھکر معراج مین حضرت سے حورون نے کہا
جہان یہ اور ہے یہ میزبانی اور ہے

سرمۂ مازاغ کہتا تھا نبی کی آنکھ مین
اے نگاہ شوق میرا یار جانی اور ہے

منھ سے حضرت کے سنا ہمنے کلام اللہ کا
صورت وصلت یہ پیغام زبانی اور ہے

یہ حبیب اللہ ہین موسیٰ کلیم اللہ تھے
اذن منی اور ہے یہ لن ترانی اور ہے

رحمت حق پر بھروسہ ہے شفاعت پر گھمنڈ
حشر مین ہم عاصیون کی شادمانی اور ہے

آن بان احمد کی محشر مین کہون گا دیکھکر
سب نبیون مین رسول اللہ کی بانی اور ہے

ابروے خم پہ حضرت کے نہ کیون قربان ہون
اے شہید ناز اس خنجر کا بانی اور ہے

شان وحدت کہہ رہی ہے خود کہ وہ ہین بے نظیر
کون کہتا ہے رسول اللہ کا ثانی اور ہے

سننے والون کے نہ کیون خنداں ہون اے شایق دل
فرقت سرکار عالم کی کہانی اور ہے

یاد آنے لگی شکل جو ہر بار کسی کی
جینے سے طبیعت ہوئی بیزار کسی کی

ہر ایک قدم پر مجھے کرتی ہے تصدق
جھنکار وہ پازیب کی رفتار کسی کی

وہ آئے مرے گھر تو کہا دل نے پھڑک کر
لو قسمت خفتہ ہوئی بیدار کسی کی

میرا دل مردہ ہو زندہ تو عجب کیا
مردون کو جلا دیتی ہے رفتار کسی کی

وہ آئین نہ آئین مگر آگاہ تو ہو جائین
کہدے کوئی میت ہوئی تیار کسی کی

بچپن ہی مین وہ چال اک آفت تھی غضب تھی
اب اور قیامت ہوئی گفتار کسی کی

کیا فکر ہے مرجائے کوئی اوسکی بلا سے
پھرتی ہے نظر چلتی ہی تلوار کسی کی

تجھ سے ہے دعا خالق اکبر سے یہی ہر دم — الفت نہ ہو دشمن کو بھی نہار کسی کی

مین بھی تو لئے پھرتا ہون سر ہاتھ مین شایق
گو کاٹ مین نایاب ہے تلوار کسی کی

میسر جس کو اے احمد ترے در کی گدائی ہے — دو عالم کی یقیناً اوس کو حاصل بادشاہی ہے
رسول اللہ کی صورت عجب حق نے بنائی ہے — تصدق ہو کے دل دیدون یہی تو رونمائی ہے
حکومت سے غرض ہے اور نہ ہمکو تاج شاہی سے — ہمین کافی در سردار عالم کی گدائی ہے
بتاؤن کیا جو چھوڑا اب تو کو تو پایا محمد کو — یہی دولت ہے میری اور یہی میری کمائی ہے
جدہر دیکھو جہان دیکھو جہان دیکھو جدہر دیکھو — انہین کی شان ہے اور انکی سب جلوہ نمائی ہے
محمد یا محمد یا محمد کی صدا دے کر — جو دم نکلا بھلائی ہے بھلائی ہی بھلائی ہے
ہمین کیا مفلسی کا خوف جو مانگینگے پائینگے — انہین کے دست قدرت مین خدا کی بھی خدائی ہے

نہ شایق چھوڑنا ہرگز رسول اللہ کا دامن
مبارک ہو کہ جیتے جی یہ دولت ہاتھ آئی ہے

میسر وصل گر تیرا ہو پھر تو بادشاہی ہے — اگر فرقت ہی فرقت ہی گدائی ہے گدائی ہے
عجب اخلاق ہین اون کے نرالی رسم الفت ہے — کہ ہے اخلاص غیرون سے فقط مجھسے رکائی ہے
کہان پھرتا ہے کوئی اپنے نظر و نین قسم حق کی — یہ وہ آنکھین ہین جسمین تیری ہی صورت سمائی ہے
ذرا گردن جھکاتا ہون تو جلوہ دیکھ لیتا ہون — تصدق سے مرے مرشد کے دل مین یہ صفائی ہے
جگر مین درد چہرہ زرد دونون لب پہ آہ سرد — تری فرقت نے اے جان میری یہ حالت بنائی ہے
ہو فا ہون غیر سے وعدہ جتلائین ہمکو وعدہ نہین — یہ کیسے عہد و پیمان ہین یہ کیسی بیوفائی ہے

نصیحت ہم تو کر دیتے ہین تیرا اختیار آگے
مگر شایق بتون سے دل لگی اسمین برائی ہے

معدن علم و حیا ہین پیر سید مصطفیٰ — منبع کان سخا ہین پیر سید مصطفیٰ

کیون تجلی کا نہ ہو سب کو گمان اس شکل پر ۔ مظہر نور خدا ہین پیر سید مصطفےٰ

دولت عرفان لٹاتی آپہی ہو بے شمار ۔ مخزن جود و عطا ہین پیر سید مصطفےٰ

صورت و شکل و شمائل سب جلالت ہین ۔ نائب غوث الورا ہین پیر سید مصطفےٰ

بہٹکے سیدہی راہ سے کیونکر بہلا اونکا مرید ۔ سالکونکے راہ نما ہین پیر سید مصطفےٰ

اون کے باتون سے ٹپکتا ہی مسیحائی اثر ۔ محی الدین کو دلربا ہین پیر سید مصطفےٰ

ڈر تجھے کس بات کا شایق بہلا دارین مین
حامی ہر دو سرا ہین پیر سید مصطفےٰ

ایک جہان کا گذر دیکھو تو دو منزل مین ہے ۔ اوس کی صورت آنکھہ مین اوسکی محبت دلمین ہے

چاہتا ہے جسکو تو وہ شکل تیرے دلمین ہے ۔ دیکھہ لے مجنون تیری لیلےٰ اسی محمل مین ہے

جو خدائی مین ہے اس تصویر آب وگل مین ہے ۔ کیا تماشا ہے کدہر عالم ہمارے دلمین ہے

میری آنکھو نمین ہے نقشہ اوس رخ پرنور کا ۔ ای منجم دیکھہ لے اک چاند دو منزل مین ہے

پڑہ لیا والشمس چہرہ گیسوؤن مین دیکھکر ۔ مصحف رخکی تلاوت آج اسی منزل مین ہے

سورۂ واللیل پڑہتا ہون وہ زلفین دیکھکر ۔ خاتمہ میری تلاوت کا اسی منزل مین ہے

اک اشارہ مین ہوا ہے حلق بسمل لال لال ۔ جوہر کان بدخشان خنجر قاتل مین ہے

میان سے نکلا تو سر تن سے جدا ہو کر گرا ۔ کچھ عجب جوہر الٰہی خنجر قاتل مین ہے

دیکھہ قاتل راز الفت یون چھپا لیتے ہین ہم ۔ دل ہی سینہ مین نہان اور تیر پنہان دلمین ہے

نور احمد گنبد خضرا سے ہے جلوہ فزا ۔ شمع ہے فانوس مین اور روشنی محفل مین ہے

پہل ریاضت کا ملا محنت ٹہکانی لگ گئی ۔ کشتی طوفان زدہ اب دامن ساحل مین ہے

چلبلاپن بے نیازی بیقراری اضطراب ۔ جو ادا قاتل کی ہے بیتابی بسمل مین ہے

جان جاتی ہے ہماری اونکو کچھ پروا نہین ۔ کس قدر سختی الٰہی ان بتون کے دلمین ہے

کنت کنزاً مخفیاً کہتا ہے پتلا خاک کا ۔ یا خدا کیا بہید اس تصویر آب وگل مین ہے

دیکھتے کیون ہو سر محفل مجھی کو بار بار
کیا وہ پہلی رات کا ارمان تمہارے دل مین ہے

دل مین اٹھی ہین رکھکر کہہ رہے ہین وہ پچکا
کچھ عجب اصرار اون کو وعدہ باطل مین ہے

پھینک ہی دیگا مجھے گھر مین ترے بے شبہ رشک
زور کچھ بھی اے صنم گر اضطراب دل مین ہے

عشق نے لیلےٰ کے دلکو بھی مسخر کر لیا
مضطرب مجنون اور ہر جنبش وہ محمل مین ہے

کوستے ہو گالیان دیتے ہو مجھکو دیکھکر
کیا یہی طرز مدارات آپکی محفل مین ہے

تیرے صدقے جاتے جاتے ایک چرکا اور بھی
اک ذرا سی جان باقی اب تیرے بسمل مین ہے

کھنچتے ہی اوس کی حیا جی اٹھ ادا کہتی ہے مر
یا الٰہی نزع مین بھی جان کس مشکل مین ہے

تکتے تکتے شکل اوس کی شاید اُسنے جان دی
ہو بہو قاتل کی صورت دیدۂ بسمل مین ہے

شربت دیدار پی کر جان شیرین نذر کی
اس لئے تصویر قاتل دیدۂ بسمل مین ہے

ہین ترا خواہان نہین کہکر اڑا دی تو نے بات
کان مین کہدو مرے جو کچھ تمہارے دل مین ہے

ہین خدا کچھ ہان نہین کہکر اڑا دی تو نے بات
قاعدہ ہے وہ زبان پر آئیگی جو دل مین ہے

آپ کیون بگڑے میری طرز تکلم دیکھکر
آپ کیون روٹھے ابھی تو بات دلکی دل مین ہے

خون کا دریا ہے آہون کی ہوا داغون کا باغ
سیر تو کیجئے نئی دنیا ہمارے دل مین ہے

عشق کے مجرم کا شاید آج سر کاٹا گیا
کس غضب کی بھیڑ مشتاقو کوچہ قاتل مین ہے

خدا کی تجلی سے خالی نہین ہے
بغل مین یہ دل ہے کہ عرش برین ہے

گناہون سے واعظ مجھے ڈر نہین ہے
کہ خالق مرا ارحم الراحمین ہے

تیرا ناتوان آج بستر نشین ہے
یہ تنکا ہے یا تار فرش زمین ہے

تری ہر ادا میری جان دلنشین ہے
مکان خدا کا بھی تو ہی مکین ہے

جو آئینہ دیکھا کہا عکس سے یون
خدا کی قسم تو بھی کتنا حسین ہے

کسی رشک لیلی کا ہون جب سے عاشق
ہر اک آرزو دل کی محمل نشین ہے

جو کانون سے سنتے تھے آنکھون سے دیکھا
وعلم الیقین تھا یہ عین الیقین ہے

پسند آگئی مجھکو عریانی تن
مرا پوست بھی جامۂ پوستین ہے

مٹاتا ہون قسمت کا اپنے نوشتہ
تیرا سنگ در اور میری جبین ہے

پتا لگگیا ہے مجھے میرے دل کا
ذرا کھول مٹھی یہین ہے یہین ہے

جو قسمت پہ شاکر ہین دانا وہی ہین
یہان کب ہمین فکر نان جوین ہے

یہ کیا ابر پیتا ہے دریا سے پانی
جو روتی ہوئی آنکھہ پر آستین ہے

ستم روح پر قہر ہین کیون ہے واعظ
کوئی آسمان اور زیر زمین ہے

سوا تیرے اے جان کو بھی ہمارا
نہین ہے نہین ہے نہین ہے نہین ہے

مرے چاند کا آئینہ چاند ٹھیرا
کلف اوس کا عکس خط عنبرین ہے

پس مرگ بھی تیرا کوچہ نہ چھوٹا
وہان روح ہے لاش زیر زمین ہے

وہان رخ تو زلف یہان دل مین حسرت
وہ پردہ نشین ہے یہ گوشہ نشین ہے

وہ رفتار مستانہ وہ آنکھ چنچل
نظر ہے کہین پاؤن پڑتا کہین ہے

عیوض اشک کے کیون ہے آنکھون مین شعلے
لگا ہون مین کس کا رخ آتشین ہے

فقط وعدہ بس ہے خدا کی قسم کیون
ترے جھوٹ پر بھی تو ہمکو یقین ہے

ہوا جب سے مائل کا شاگرد شائق
عدو اوس کے اشعار کا خوشہ چین ہے

ازل سے مجھے الفت حور عین ہے
مرا عشق کم خرچ بالانشین ہے

خفا جسم سے میری جان حزین ہے
قفس مین جو بلبل ہے اندوہگین ہے

خیال رخ غیرت حور عین ہے
یہ گلزار دل رشک خلد برین ہے

نظر شوخ ہے گفتگو شرمگین ہے
تری ہر ادا پر ہزار آفرین ہے

وہ چھپتا ہے سب وہ سب مین حسین ہے
جدا آج تک بھی تو پردہ نشین ہے

چلو چال ایسی اوٹھین جبکہ مرو سے ... خزانہ وہ نکلے جو زیر زمین ہے
ہوا کیا کہ پھر آج بھی وقت دیدار ... وہی لن ترانی وہی ہان نہین ہے
لیا جس نے دل عرش ہی جسکا مسکن ... وہی بام پر آج کرسی نشین ہے
وزرا غور سے دلمین دیکھہ اپنے زاہد ... اسی مین کوئی شکل پردہ نشین ہے
مین واقف ہون شایق وہ زنگی ہلی وسکے ... کہ دلمین تو ہان ہے زبانپر نہین ہے
کہو آسمان سے نہ کانپے نہ کانپے ... نہین وہ دل یہ بخارا زمین ہے
خدا کی طرح تو بھی ہرجائی ہے کیا ... ٹہکانا ترا اے بت آخر کہین ہے
نہین خال رخسار روشن پہ تیرے ... ہویدا مرے دل کا آئینہ مین ہے

میرے گھر مین اختا کا چرچا ہی شایق
مرا دل بھی پابند شرع متین ہے

ترے دیدار کی ہر وقت تمنا ہوگی ... گردش چشم دم نزع تماشا ہوگی
وہ یہ کہتے ہین محبت اگر افشا ہوگی ... تو بھی رسوا مری صورت بھی تو رسوا ہوگی
اوسکی دلمین جو محبت کبھی پیدا ہوگی ... صورت یاس بھی امید کا نقشہ ہوگی
عشق ہو جائیگی جب میری محبت ٹہکر ... جسطرح مجھکو بھی ہی تجھکو بھی تمنا ہوگی
نزع مین وہ اگر آجائے مین جی جاونگا ... یار کی بانکی نظر میری مسیحا ہوگی
شب فرقت کے بلاؤنسے وڑاتے ہو کسے ... جان صدموں مین گرفتار یہی تا ہوگی
دیکھیے کرتے ہین وہ وعدہ خلافی کبتک ... اپنے وعدہ کی کسی روز تو پروا ہوگی
آئینہ کو نظر غور سے دیکھو تو سہی ... جو ادا شخص کی ہی عکس مین پیدا ہوگی
کیون بگڑتے ہو چلے جلنے بھی دو جہوٹ نہین ... بات گو سچ بھی نہو مین نے یہ مانا ہوگی
بوسے دو دیکے جو کہتے ہین یہ لو چار ہوئے ... آپکی پہلی رقم اس مین نہ منہا ہوگی
جان عالم تجھے اوسوقت کہونگا مین بھی ... دلمین جب تیری ادا انجمن آرا ہوگی

چال بھی چال تیری چال وہ متوالی چال
ہم نظر بازون کو اک نشہ صہبا ہوگی

خشک باتون سے وہ دین وصل مین گر صاف جواب
ایک اک آنکھ مری غیرت دریا ہوگی

حور کے بھیس مین آؤگے ستانیکے لئے
بعد مردن بھی مری روح کو ایذا ہوگی

غیر کی یاد رہے تیرے شگفتہ دل مین
ہم نہ سمجھین تھے کہ یہ پھول کا کانٹا ہوگی

ظلم پر ظلم کئے جاتے ہو کیا تم کو خبر
غمزدہ دل مین میرے آرزو کیا کیا ہوگی

دیکھکر جلوہ کہا کان مین بیہوشی نے
اب تو خواہش نہ کبھی حضرت موسیٰ ہوگی

لاکھہ گر عیب میری کھولدی مخلوق تو کیا
میرے ستار کی ستاری ہی پردا ہوگی

تیرا منہ دیکھہ کے پھر حور کی خواہش کیسی
تیرے قدمونکی قسم خاک تمنا ہوگی

ساتھ دی گی تری یاد اور بھی حسرت بنکر
روح عاشق کی لحد مین بھی نہ تنہا ہوگی

قتل مین ہوتے ہی پاونگا حیات ابدی
پھر تو قاتل کی بھی تلوار مسیحا ہوگی

محفل غیر مین چوری سے نہ تو دیکھہ مجھے
تیری دوزدیدہ نظر مفت مین رسوا ہوگی

جاؤنگا خلد مین مشتاق مین کسکو لیکر
میری بخشش بھی قیامت مین بلا تماشا ہوگی

ہوئی الفت جو روئے مصطفےٰ کی
بنا نورانی میرا جسم خاکی

نظر پڑتی ہے حسبیر کبریا کی
اوسی پر ہم نے جان اپنی فدا کی

اوڑا لاتی ہے بوئے زلف احمد
کرون منت مین کیون باد صبا کی

بلے کہکر بلا مین پہنس گئے ہم
یہ تنٹی تھی الست مین بلا کی

فنا فانی ہوئے باقی انا الحق
خودی جس روز سے ہمنے جدا کی

ہر اک مین کیون نظر آئے نہ حضرت
ملی آنکھون کو عینک التجا کی

بلالو جلد طیبہ یا محمد
جدائی نے نہایت ہی جفا کی

وہ یکجائی وہ وحدت کا سماں ہے
خلش ہے انتہا مین ابتدا کی

نہ کیونکر حسن احمد کی ہو شہرت
نگاہ رب نے بھی کیا چیز تاکی

عرب کا کملی والا رب کی صورت
خدا کی شان محبوب خدا کی

مریض چشم احمد ہون مین شائق
دوا کی کچھ ہے حاجت نہ دعا کی

کھینچی تری امت کی تا حشر ہری نکلی
جو شاخ شجر پھوٹی پھولون سے بھری نکلی

جب گلشن طیبہ سے باد سحری نکلی
خوشبو مین دلہن بنکر کیا بھاگ بھری نکلی

محشر مین مرے دل سے چمکی جو تیری صورت
شورا و ٹھا فرشتون مین شیشہ سی پری نکلی

معراج مین کہا اوٹھا یون حسن نبی بڑھکر
یان بھی میری صورت کی سب جلوہ گری نکلی

ہوجائے نہ کیون سونا محشر مین مس عصیان
اکسیر جو پوچھو تو آنکھون کی تری نکلی

اے چاند مدینہ کے قربان شفاعت پر
امت تری محشر مین جرمون سے بری نکلی

لو چشم محمد کی کافی ہے مسیحائی
بیمارون کی قسمت سے کیا چارہ گری نکلی

مشہور مدینہ بہن مین ہو گیا دیوانہ
کیا چیز محبت مین شوریدہ سری نکلی

رحمت نے خریدی کچھ کچھ اون کی شفاعت نے
جو جنس گنہ کی تھی کھوٹی بھی کھری نکلی

جب ہو گیا دیوانہ کچھ اون کی خبر پائی
کیا کام کی چیز اپنی یہ بے خبری نکلی

طیبہ مین پہنچ جائے یارب وہ وہان بنکر
سینہ سے جو شائق کے آہ جگری نکلی

یا نبی حسن مین گو تم سے ہوا چھا کوئی
بن نہین سکتا ہے محبوب خدا کا کوئی

منظر نور حقیقی کا ہے جلوہ کوئی
کالی کملی مین دکھاتا ہے تماشا کوئی

حشر مین بھول نہ جانا مرے سرکار مجھے
ہون وہ بیکس کہ نہین پوچھنے والا کوئی

نہ تو آپ آئے نظر اور نہ مدینے پہونچا
نہین نکلی بخدا دل سے تمنا کوئی

دیکھنے کے لئے اللہ کی آنکھین ملجائین
رہے اوسوقت تجھے دیکھنے والا کوئی

چرخ چہارم پہ بھی اعجاز محمدؐ کی ہے دھوم
کیون نہ کہلائے مسیحا کا مسیحا کوئی

جن کی ہے بانکی ادا اونپہ خدا بھی شیدا
کہین ہو سکتا ہے اسطرح کا بانکا کوئی

باب رحمت سے مدینہ مین صدا آتی ہے
مانگ لے ہم سے جو ہو مانگنے والا کوئی

چل مدینہ کی طرف چھوڑ دکن اے شایق
دلمین بیٹھے ہوئے کرتا ہے تقاضا کوئی

یاد مژگان پیمبر کا ہے کھٹکا باقی
ہان کلیجہ مین یہی ایک ہے کانٹا باقی

عشق لعل لب حضرت کا نجائیگا کبھی
جسم مین خون کا جب تک رہے قطرہ باقی

اک نہ اکدن نظر آئیگا جمال انور
ہے اس امید پہ جینے کا سہارا باقی

عشق حضرت کی فنا مین مجھے حاصل بقا
اے مرے پیارے خدا نام ہے تیرا باقی

اپنا دیدار دکھا فیصلہ کر دے اس کا
دلمین ہے حسرت وارمان کا جھگڑا باقی

ایک دن ہمکو بھی جانا ہے ذرا غور کرین
آجتک کوئی رہا ہے نہ رہے گا باقی

داغ دل عشق محمدؐ مین چمک اوٹھا ہے
کہدو موسیٰ سے ابھی ہے ید بیضا باقی

نزع مین جان ہے طیبہ مین بلا لو سرکار
مرتے دم کوئی نہ رہجائے تمنا باقی

تری حسرت ترا ارمان تری الفت تیری یاد
کیا کہون دلمین مرے اور ہے کیا کیا باقی

نزع مین بھی ہے تصور تری صورت کا نبی
پتلیون مین ہے نبوت کا تماشا باقی

ترا شایق رہے نزدیک ترے طیبہ مین
اک یہی آرزو ہے اے مرے مولا باقی

یا نبی میری جبین آپکے در پر ہوتی
اتنی تاثیر تو آہون مین میسر ہوتی

شوق طیبہ مین مری روح جلاتی ہے
کاش مین خاک در روضۂ انور ہوتی

نزع مین آپ اگر جلوہ دکھاتے حضرت
روح کیونکر نہ میری جامے سے باہر ہوتی

کاش دن کو تری صورت کا نظارہ ہوتا
شام کو پیش نظر زلف معنبر ہوتی

دل مین آئینہ رخ کا جو تصور ہوتا
میری قسمت بھی سکندر کے برابر ہوتی

راتدن آنکھہ مین گر تیرا تصور ہوتا
آیت مصحف رخ مجھکو بھی ازبر ہوتی

خود نظر آتے نبی یا مجھے بلوا لیتے
ہجر مین آنسوؤن سے آنکھہ میری تر ہوتی

شوق طیبہ جو میرے دل مین بنا لیتا گھر
خود میری پاک محبت میری رہبر ہوتی

ترے دیدار کی ہر وقت تمنا ہے اسے
ورنہ کیون میری نظر آنکھہ مین مضطر ہوتی

خواب ہی مین نظر آتے تو مجھے صبر آتا
یون طبیعت نہ مری قابو سے باہر ہوتی

وصل حضرت مجھے حاصل ہوا ورنہ مشتاق
جو بلا ہجر کی ہوتی وہ میرے سر ہوتی

محمد آپ کل نبیون مین شان کبریا ٹھہرے
نبی ہم سب کی کہلا کر خدا کے آشنا ٹھہرے

تسلی کیجئے للہ پیاری شکل دکھلا کر
دل بیتاب عشاق نکا ٹھہرا نہیں کیا ٹھہرے

شب معراج نقطہ پر کھنچا خط گم ہوا نقطہ
خدا و مصطفےٰ تھے کیا کہو نہین کون کیا ٹھہرے

نہ دے محشر مین جنت ہمکو حضرت کی حوالے کر
الٰہی عاصیون کی وہ سزا اور یہ جزا ٹھہرے

نظر آجائے گر جلوہ مدینے کے مسیحا کا
عجب کیا ہے تن بیدم سے دم جاتا ہوا ٹھہرے

ستاتا ہے پریا دون کی حالت کملی والے
جو گلیون مین مدینہ کی کبھی تو اے صبا ٹھہرے

وہ دل برباد ہو جلجائے اوسپر خاک پڑجائے
کہ جس مین جز محمد کے خیال ماسوا ٹھہرے

بہت بیمار ہین فرقت سے طیبہ مین بلا لیجے
ہمارے حق مین کوچہ آپکا دار الشفا ٹھہرے

اسی نعلین کا سایہ ہمارے سر پہ پڑجائے
جو فرش خاک سے عرش برین پر ہم مین جا ٹھہرے

خدا کی سب خدائی جان اپنی کیون نہ دی تجپر
تمہین تو نام حق نام خدا شان خدا ٹھہرے

رسول اللہ فدا تیرے کہین ایسا نہ ہو جائے
قیامت مین پہلے سب ٹھہرین اور مشتاق برا ٹھہرے

مست ہو جائین گے سب دیکھہ کے محشر والے
محو دیدار جو آئین گے پیمبر والے

صاف عارض پہ محمد کے ہے سب کچھ جلوہ
آئینہ دیکھ کے رہجاتیں سکندر والے

ہم سیہ کاروں کی رسوائی نہ ہو محشر میں
پردہ پوشی جو کریں بال وہ گھونگر والے

اپنا اللہ ہے رحمان پیمبر ہیں رحیم
ہم گنہگار ہیں لیکن ہیں مقدر والے

تھے شہنشاہ فقیری کی مگر بو نہ گئی
مسند فقر پہ بیٹھے رہے کشور والے

ہے اودہر رحمت خالق تو شفاعت ہی ادہر
اپنا منہ دیکھ کے رہجاتے ہیں قمر والے

ہو گئے لحمک لحمی کے اثر سے واقف
قوت شیر خدا دیکھ کے خیبر والے

ہائے وہ جنگ احد اور وہ صحابہ پہ ستم
پھر بھی میدان نہ ہارے تری لشکر والے

تری کملی پہ فدا فقر پہ تیرے قربان
شال والے ہوں کہ کمخواب مشجر والے

گرمی حشر سے مضطر ہوں جو حضرت ہمی کہیں
ہم کو کملی میں چھپا زلف معنبر والے

دامن پنجتن پاک نہ چھوڑے شایق
ہیں یہی آل عبا اور یہی گھر والے

ولیں میرے دور چشم مست جانانہ رہے
کعبۃ اللہ میں بھی اک چھوٹا سا میخانہ رہے

چشم میں ہو چشم دل میں روئے جانانہ رہے
کعبہ سینہ میں رہے آنکھوں میں بتخانہ رہے

اس طرح چکر میں ہے قسمت سی ہر اک عقلمند
جسطرح تسبیح کی گردش میں ہر دانہ رہے

یا خدا ہم میکشوں پر اسطرح ہو یوں عذاب
پاؤں دوزخ میں رہے ہاتوں میں پیمانہ رہے

اتباع احمد مرسل اگر منظور ہے
شان شاہانہ رہی صورت فقیرانہ رہے

جانکر بھٹے نہ بچانا ہائے رے الٹی سمجھ
جنکے آگے تھے یگانے مثل بیگانہ رہے

یاد حق بھی ولیں ہے یاد بتاں بھی ولیں ہے
کیا غضب ہی گھر میں بھی اللہ کی بتخانہ رہے

آئے اس انداز سے میخوار تیرا حشر میں
پاؤں میں لغزش رہے اور چال مستانہ رہے

زلف و رخ کی یاد میں اسطرح اپنی جان دوں
لب پہ شیخ و برہمن کے تیرا افسانہ رہے

شعلہ حسن بتاں سے اسطرح جلکے مروں
ولیں سوز شمع لب پر ذوق پروانہ رہے

صلح کل مشرب بنا خاطر اگر ہے یار کی
دشمنون سے دوستی غیرون سے یارانہ رہے

یا محمد اک یہی ہے شایق ہیچو کی عرض
تیرا دیوانہ قیامت تک بھی دیوانہ رہے

تھم تھم کے جو اٹھتا ہے وہ ہوان سوز جگر سے
رہ رہ کے نکلتے ہین شرر دیدۂ تر سے

آنکھون مین خلش کیون نہ ہو کیون خون نہ برسے
لکھا ہے مجھے یار نے خط تیر کے پر سے

وہ دل مین مرے چھپ گئے اغیار کے ڈر سے
بیت کو امان مل گئی اللہ کے گھر سے

نور آتا ہے چھن چھن کے مرے لین کدہر سے
کیا جھانکتا ہے کوئی مجھے چاک جگر سے

تو دیکھ لے اس طرح مجھے پھرتی نظر سے
واقف نہ ہون اغیار محبت کے اثر سے

باز آئے نہ عشاق مدینہ کے سفر سے
جب پاؤن تھکے چلنے لگے شوق مین سر سے

کیون دامن دل چاک نہ ہو اُف رے نزاکت
کستے ہین کمر اپنی میری تار نظر سے

آئی جو قضا دیکھتے ہی مین نے پکارا
کیا آدمی آیا ہے کوئی یار کے گھر سے

جو طالب مولا بھی ہے خاص اونکی عبادت
جنت کی تمنا ہے نہ دوزخ کے خطر سے

ہو جاؤن نہ کیون قیدی زندان محبت
مشکین مری کس دیتے ہین وہ تار نظر سے

بند آنکھ تصور سے ہے دل یاد سے معمور
دیکھو تو وہ آتے ہین ادھر سے کہ ادھر سے

کہتے ہین یہ حجاج دم رخصت کعبہ
اب گھر کو نبی کے چلو اللہ کے گھر سے

ہو کیون پس مردن نہ مری روح کو آفت
دلہن چلی سسرال کو ماں باپ کے گھر سے

کیون تو سہہ تن منتظر وعدہ ہے شایق
گو دم بھی نکلجائے نہ نکلینگے وہ گھر سے

اے دل کے مکین عرب کے جانی
وے پردہ نشین عرب کے جانی

امت مین تمہارے ہم ہین داخل
بھولو نہ کہین عرب کے جانی

حبیب ہے خدا ازل سے شیدا
ایسے ہو حسین عرب کے جانی

ہم عاصیون کا سوا تمہارے
غمخوار نہین عرب کے جانی

کیا خاک جئین کہ ہم کہین ہین
اور تم ہو کہین عرب کے جانی

کوچہ ہے تمہارا میرے حق مین
فردوس برین عرب کے جانی

جس شہر مین تم ہو جلوہ فرما
بلوا لو وہین عرب کے جانی

سنگ در پاک پر ہمیشہ
ہو میری جبین عرب کے جانی

جالی سے لپٹ کے رو کے بولون
مرجاؤن یہین عرب کے جانی

کہتا ہے یہی جو کچھ ہو تم ہو
شایق کا یقین عرب کے جانی

مجھکو یاد آتا ہے ہر بار جوان مدنی
وہ مرا بانکا طرحدار جوان مدنی

دل لبہا لیتا ہے ہر شخص کا اللہ کی قسم
کملی والا میرا سرکار جوان مدنی

سبکے ہین طایر دل روز ازل سے اتبک
تیرے گیسو مین گرفتار ہین جوان مدنی

رونمائی مین جان اپنی کرون نظر ترے
تو نظر آئے جو یکبار جوان مدنی

مار ڈالو مجھے یا پاس بلا لو جلدی
زندگی سے ہو نہین بیزار جوان مدنی

کیون نہ ہو میری خزان مین بہار جاوید
قبر مین ہے تیرا دیدار جوان مدنی

رحمت حق بھی قیامت مین مددگار رہے
ہو اگر میرا طرفدار جوان مدنی

ہائے کس نوک پلک کا ہو مرا شاہ عرب
سب حسینونکا ہے سردار جوان مدنی

مست ہو جائین نہ کیون دیکھنے والے تیرے
تیری مستانہ ہے رفتار جوان مدنی

دم بھری عشق کا تیرے نہین شایق کی مجال
تو ہے اللہ کا دلدار جوان مدنی

ہون وہ عاشق کہ مجھے فخر سزاوار بھی ہے
میرا معشوق تو اللہ کا دلدار بھی ہے

جس نے مخلوق کو چھوڑا وہ ملا خالق سے
جو کہ دیوانہ ہے مطلب کا وہ ہشیار بھی ہے

مرتے دم عاشق احمد سے یہ کہتی ہے قضا
جلد چل یار بھی ہے یار کا دیدار بھی ہے

کیون نہ مین جان سے ہو جاؤن محمد پہ فدا
ناز بردار بھی ہے اور طرحدار بھی ہے

یا نبی کیون نہین بلواتے مدینہ مین اوسے
چاہئے والا تیرا لایق دربار بھی ہے

آپکی نیم نگاہی نے مجھے مارا ہے
نیم کش تیر جو تھا دل کو وہی پار بھی ہے

اے شفیع دوسرا تو میری جانب ہو جا
جسطرف تو ہے اودہر رحمت غفار بھی ہے

ناوک ناز بنی مین تیرے ابرو کے نثار
ایک ہی دل مین مرے تیر بھی تلوار بھی ہے

کیون نہین جلوۂ احمد کا طلبگار ہون
اون کے دیدار مین اللہ کا دیدار بھی ہے

پیچھے حضرت کے ہمین دیکھکے بولی رحمت
سامنے قافلہ کے قافلہ سالار بھی ہے

جمع دل مین نہ رہے کیون میری عشق اور ادب
جو کہ ہے یار مرا وہ مرا سرکار بھی ہے

یا رسول عربی چاہئے رحمت تیری
جسکو سب کہتے ہین شایق وہ گنہگار بھی ہے

محمد آپکی بانکی ادا کچھ اور کہتی ہے
بشر کی شکل مین شان خدا کچھ اور کہتی ہے

لڑون گی مین اوسی سے لاشریک شان ہے جسکی
تیری تو آنکھہ محبوب خدا کچھ اور کہتی ہے

یہان جانیکو آئے ہین وہان رہنے کو جاتے ہین
فنا کچھ اور کہتی ہے بقا کچھ اور کہتی ہے

کبھی فیض قلم سے بھی اسے شاداب کر جاؤ
ہمارے گلشن دلکی فضا کچھ اور کہتی ہے

نظارہ سے محمد کے اڑادون ہوش عاشق کے
سنو لوگو مدینہ کی فضا کچھ اور کہتی ہے

اودہر آؤ سیہ کارو مرے سایہ مین چھپ جاؤ
قیامت مین تری زلف رسا کچھ اور کہتی ہے

اگر تم شاہ یثرب ہو تو بلوالو مدینہ مین
فقیرانہ ہماری التجا کچھ اور کہتی ہے

خدا کیواسطے دکھلاؤ ہم کو چاند سی صورت
شب فرقت کی یہ کالی بلا کچھ اور کہتی ہے

یہ کیون برباد ہوتی ہے مدینہ ساتھ چل میرے
ہماری خاک سے باد صبا کچھ اور کہتی ہے

کوئی پردہ نشین اسمین نئے جلوہ دکھاتی ہے
تری صورت تو اے صل علے کچھ اور کہتی ہے

اسے طیبہ مین لیجاؤنگی اس کا دم نکالونگی
تیرے بیمار کے حق مین قضا کچھ اور کہتی ہے

اسی مین لامکان کے رہنے والے کی تجلی ہے
ترے رخسار روشن کی ضیا کچھ اور کہتی ہے

اوایمن جان لیتی مین نگاہین زندہ کرتی ہین
نظر کچھ اور کہتی ہے قضا کچھ اور کہتی ہے

گنہگار و ندامت سے ذرا تم اشک برساؤ
سنو محشر مین رحمت کی گھٹا کچھ اور کہتی ہے

خطا اور وہ بھی شایق کوئی یہ خطا ٹھہری
رسول اللہ تیری شان عطا کچھ اور کہتی ہے

محمد کون ہے کس بھیس مین ہے کوئی کیا سمجھے
سمجھتے ہین خدا سے جو جدا اون کو خدا سمجھے

نبی کا جامۂ خاکی سے وجود کے مین رکھا مجھکو
سمجھ پر خاک پڑجائے اگر سمجھے تو کیا سمجھے

مدینہ جس کو کہتے ہین عجب دربار عالی ہے
جہان پر شاہ بھی اپنے کو اک گدا سمجھے

زمانے مین مرے بت کٹتی ہے شام و سحر اسکی
ترے گیسو کو جو واللیل رخ کو والضحےٰ سمجھے

ہر اک ارمان احمد مثل گل اس مین شگفتہ ہے
ہم اپنے دل کو اک گلدستۂ باغ ولا سمجھے

ملے گا اوس کو لطف عین ذاتی جو کہ اے زاہد
ہو الحق ہو ہو انت انا انی انا سمجھے

بھلائی ہے یہی میری مجھے حضرت بلالیوین
نہین پروا زمانے مین اگر خلعت برا سمجھے

محبت چھوڑ دین کس طرح تیری یارسول اللہ
اسی کو تیرے عاشق مغفرت کا آسرا سمجھے

بتادو یا محمد تیرے عاشق تجھکو کیا سمجھے
خدا جانے خدا دیکھے خدا بوجھے خدا سمجھے

قیامت مین کہے اللہ یون مجمع مین ای شایق
ادہر آ ہم تجھے عاشق رسول اللہ کا سمجھے

ہجر احمد مین ہر اک شئے ہے مچلنے کے لئے
دل تڑپنے کے لئے جان نکلنے کے لئے

ہجر احمد مین مرا دل ہے مچلنے کے لئے
ہے کلیجہ مرا دو ہاتھ اوچھلنے کے لئے

دستگیری کرو طیبہ مین ہماری سرکار
ہم تو گرتے ہوئے آئے ہین سنبھلنے کے لئے

دیجیے بلوا کے ہمین آب کرم کے چھینٹے
آتش ہجر مین کیون چھوڑے ہو جلنے کے لئے

جب بھی بھول گئے بھول گئی قسمت بھی
ورنہ تیار تھے ہم ہند سے چلنے کے لئے

اے خیال نبوی تو ہی منا روٹھے کو
کچھ نہ کچھ ہو دل مضطر کے بہلنے کے لئے

کر چکی الفت گیسوئے نبی کا انتظام
شام ہجر اوٹھی لو نہ ہار دگلنے کے لئے

دل کو پژمردہ نہ کر دست فراق نبوی
کیا یہی پھول ملا ہے تجھے ملنے کے لئے

میرا دل ہے میرے سینہ میں فدا ہونیکو
میری آنکھیں تری تلووں سی ہیں ملنے کے لئے

تم کو حضرت کی قسم سن لو مدینہ والو
تم سے ہم راضی ہیں تقدیر بدلنے کے لئے

دونوں عارض ترے گیسو میں نہیں چھپ سکتے
ابر سے آج ہیں دو چاند نکلنے کے لئے

کیوں چلے جائیں نہ دنیا سی عدم کو جلدی
ہم تو اس باغ میں آئے تھے ٹہلنے کے لئے

کچھ مدد فقر کی دولت سے کروا ے سرکار
ہم تو تیار ہیں اب رنگ بدلنے کے لئے

باغ دنیا سے نجائے کوئی یارب ناکام
آئے ہیں اہل جہاں پھولنے پھلنے کے لئے

ظلمت قبر میں آتے ہیں نبی اے شائق
آج ہے رات کو خورشید نکلنے کے لئے

خیال یار کی مسند نشینی دل میں ہوتی ہے
خدا کا شکر ہے رونق بھری محفل میں ہوتی ہے

اوہر جنگل میں مجنوں خاک پر رو رو کے مرتا ہوں
ادہر بے چین لیلےٰ پردہ محمل میں ہوتی ہے

خدا جذب محبت کے کہ مر کر بھی نہیں جاتا
سنا ہے شکل قاتل دیدہ بسمل میں ہوتی ہے

محبت کا تعلق تجھ میں مجھ میں اسطرح کا ہی
جو تیرے دل میں ہوتی ہے وہ میرے دل میں ہوتی ہے

تناسب کچھ تیرے رخ سے نہیں مجھکو معاذ اللہ
ضیاء نور عارض کب مہ کامل میں ہوتی ہے

فشار قبر سے بچ جائیں تو محشر کا کیا کھٹکا
سنا ہے سب مصیبت پہلی منزل میں ہوتی ہے

ید اللہ فوق ایدیہم کی صورت صاف کہتی ہے
خدا کی شان پوری مرشد کامل میں ہوتی ہے

نئے گھر میں نئی صورت کا مہمان روز رہتا ہی
جگر میں رہتی ہے حسرت تمنا دل میں ہوتی ہے

نظر کچھ ادھر کو نیم گھونگٹ ہی سے آتا ہے
تجلی کی جھلک اس پردہ حائل میں ہوتی ہے

ستارون سے مجھے چشمک زنی کی کیون نہ عادت ہو
ضیا رنور عارض کب مہ کامل مین ہوتی ہے

اوسی پر آس ہے اوسکی اوسے نعمت سمجھتا ہون
جو کچھ خیرات شایق راضی سائل مین ہوتی ہے

سینہ سے جو لپٹا ہون تو کہتے ہین ہنسی سے
ہم پاس ترے آئے نہین ہائے ابھی سے

آنکھین جو کھلی اون کا ستم پوچھیے دل سے
باتین ابھی ہوتی تھین تصویر مین کسی سے

کیا خاک قیامت سے تمہین واد ملے گی
اس چال کی پامالی کو پوچھو میرے جی سے

مینے جو کہا وصل مین پاس آئے سرکار
وہ کہتے ہین چل ہٹ مجھے کیا کام کسی سے

اللہ کی قدرت نہ تو سن ہے نہ تو دن ہے
جوبن ترے کچھ کچھ ابھر آئے ہین ابھی سے

اچھی جو ہو صورت وہ سماتی ہے نظر مین
آنکھین تری ہین دولت دیدار کی کس سے

محشر مین بھی اس عشق نے رنگ اپنا جمایا
دوزخ کو لگی آگ مری دل کی لگی سے

یہ کہکے کسی نے مجھے محفل سے اوٹھایا
ہٹ جائے اب کچھ مجھے کہنا ہے کسی سے

ارمان ترے دل سے نکلنے نہین دون گا
وہ ہو کا ہے ریاست کو خزانے کی کمی سے

وہ وصل کے رسد ور پہ کس ناز سے بولے
اس شرط پہ راضی ہین کہ کہنا ہے کسی سے

کھل کھل کے بتاتی ہے مجھے رنگ محبت
زخمی دل بلبل نظر آتا ہے کلی سے

انداز حیا مین بھی ہین شوخی کے ادائین
وہ مجھ مین سماتا ہے وہ چھپتا ہے مجھی سے

دیوانۂ الفت ہون نہین عقل ٹھکانے
شایق مجھے کیا کام بھلی اور بری سے

آج غوث الورا کا صندل ہے
ابن مشکلکشا کا صندل ہے

حور جنت سے کیون بلائین نہ لین
جان خیر النسا کا صندل ہے

سر کے بل چلیے ساتھ اسکے
خلق کے رہنما کا صندل ہے

کیون نہ ہو ہر ولی یہان حاضر
سید الاولیا کا صندل ہے

پڑھتے آئے نہ کیون فرشتے درود
نور سے راہ کیون نہ ہو پر نور
لا تخف یا مرید جس نے کہا
صوفیو صافیو صفائے ظہور
نفی اثبات مین ہین سب ذاکر
نام سے جس کے دل تڑپتا ہے

نور خیر الورا کا صندل ہے
شمع بزم ہدا کا صندل ہے
یہ اوسی باصفا کا صندل ہے
قدوۃ الاولیا کا صندل ہے
سرۃ الاولیا کا صندل ہے
آج اوس دلربا کا صندل ہے

تو بھی آنکھون سے ساتھ چل شایق
تیرے ہی پیشوا کا صندل ہے

ناز سے کہتے ہین ولین مرے آنیوالے
باتون باتون ہی مین ہے دلکو اڑانیوالے
ہائے وہ لاش پہ کہتے ہین مرے رو رو کر
وصل مین چھیڑتے ہی ہنسکے یہ فرماتے ہین
جھوٹ ہو سچ ہو مگر بات ہو تیرے منہ کی
تیری آنکھو نمین ہے جادو کہ ہی ٹونا ظالم

تم سلامت رہو نازون کے اٹھانیوالے
تم تو آنکھون مین کا کاجل ہو چرانیوالے
آپ تو جائے اور ہم بھی ہین جانیوالے
ہائے غارت نہین ہوتے یہ ستانیوالے
چپ نہ رہنا کہین وہ بات بنانیوالے
آ اودہر آ مجھے دیوانہ بنانے والے

جینے سے ہاتھ نہ کیون اپنا مین دہوؤن شایق
آج وہ غیر کی دعوت مین جانیوالے

ہر گلی کوچہ مین طیبہ کے مزا ملتا ہے
جستجوئے شہ لولاک مین کیا ملتا ہے
مر کے بھی مرتے نہین کشتۂ ابروئے نبی
ہر گھڑی ولین نئی ہوتی ہے حسرت پیدا
ہجر احمد کی مصیبت مین جو مر جاتے ہین

تیری بستی ہی سے جنت کا پتا ملتا ہے
یہ وہ ہے راستہ جس سے کہ خدا ملتا ہے
آب خنجر سے اونھین آب بقا ملتا ہے
روز مہمان سے مہمان نیا ملتا ہے
مرتبہ اوس کو شہیدون سے سوا ملتا ہے

بسمل تیغ اداے ابروی کیا کم ہے
ان کے انداز سے رنگ شہدا ملتا ہے

چاند کو عارض حضرت سے بھلا کیا تشبیہ
ہان ذرا نقشۂ نقش کف پا ملتا ہے

گلشن دہر کے ہر پھول کے رنگ و بوٹے
باغبان ازلی تیرا پتا ملتا ہے

صدمۂ ہجر سے لاغر جو ہون بلوائین حضور
کاہ ہو جائے تو پھر کاہ ربا ملتا ہے

راہ مولا مین ذرا پاؤن بڑہاؤ تو سہی
جس کو تم دہونڈتے ہو دوڑ کے آملتا ہے

التجا وصل کی ہو جائے گی شاید مقبول
آسرا تجھ سے یہ اے دست دعا ملتا ہے

دین و دنیا کی سے یہی غم بہتر ہے
وصل کا فرقت احمد مین مزا ملتا ہے

شان حضرت کی ہر اک جا نئی ہے شایق
جب تو پھر نعت مین اک لطف نیا ملتا ہے

بے فائدہ ہین نے جستجو کی
دل ہی مین صدا ہے تو ہی تو کی

دندان نبی کے شیفتہ ہین
پیدا ابھی ہم نے آبرو کی

آہستہ خرام درود دل من
نازک ہے گلی رگ گلو کی

آتا ہے یہ کون اب سر حشر
آواز آتی ہے ترقو کی

اس طرح وہ ملکے پھر جدا ہے
جس طرح جدائی رنگ و بو کی

مرقد مین دکھائی شکل کس نے
رٹ لگ گئی صلوا وسلموا کی

ابرو کا تیرے شہید ہون مین
حاجت نہین غسل کی وضو کی

معراج مین سید الرسل نے
بے پردہ خدا سے گفتگو کی

طیبہ ہی مین چل کے ہم تڑپتے
اے دل یہ کیسی چال چو کی

کفار نے لاکھ سر اوٹھایا
کچھ چلی نہ کہین کبھی عدو کی

اے وصل علےٰ خیال احمد
ہے آرزو اور آرزو کی

بسمل کی دعا ہے جبین تو ہے
وہ رگ نہ کٹے مرے گلو کی

تاثیر اگر نہین ہے شایق
بے کار صدا ہے ہائے ہو کی

ہجر احمد مین مجھے وصل کا لطف آتا ہے
نام سن لیتے ہی جی دیکھنے للچاتا ہے

لوگ جا جا کے مدینہ کو چلے آتے ہین
میرا کمبخت نصیبہ مجھے ترساتا ہے

لب چمٹ جاتے ہین خود لفظ محمد پہ جناب
نام پیارے کا جب آتا ہی تو پیار آتا ہے

انبیا دیکھ کے محشر مین یہ فرمائین گے
دیکھو کس شان سے محبوب خدا آتا ہے

ذکر وحدت جو مرے سامنے کرتا ہے کوئی
اپنی ہی شکل پہ اسے مجھے پیار آتا ہے

نزع مین کہتی ہے امید وہ آتے ہین نبی
یاس کہتی ہے کہ اسوقت مین کون آتا ہے

روز دیتا ہون تسلی یہی کہکر دل کو
اب بلاتے ہین نبی کس لیئے گھبراتا ہے

محو اس درجہ ہوا ہون مین تصور مین ترے
جس پہ پڑتی ہے نظر تو ہی نظر آتا ہے

ہجر مین دل جو مچلتا ہے تو بہلانے کو
تیرا آگے تصور مجھے سمجھاتا ہے

شکر ہے شکر ہی احمد سا نبی ہمکو ملا
اپنی قسمت پہ ہر اک امتی اتراتا ہے

بس کر اب ہجر کا قصہ نہ سنا ای شائق
گفتگو سے ترے سینہ مرا بھر آتا ہے

مدینہ جس کو کہتے ہین عجب کچھ پیاری بستی ہے
کہ رحمت کی دکانین ہین شفاعت جنس سستی ہے

مدینہ کی زمین کے اوج کو عشاق سے پوچھو
کہ عرش خالق اکرم کو بھی اوسجائے پستی ہے

فدا ہون آپکی متوالی آنکھون پر رسول اللہ
تصور مین شب فرقت ہمیشہ مئے پرستی ہے

کہین گے لوگ سب جھومتا محشر مین اٹھونگا
شراب عشق احمد کی ابھی تک اوسکو مستی ہے

فنا مین بقا ہے ہوش مین آ زاہد نادان
جسے سمجھا ہے تو نے نیستی وہ رنگ ہستی ہے

ہمارے دلکو جبکا لذت عشق نبی کا ہے
ہماری آنکھ بھی دیدار حضرت کو ترستی ہے

نہین ہے چین دلکو ایکدم اے سرور عالم
اوائے زلف شام ہجر ناگن بنکے ڈستی ہے

سمجھتے ہین اوسے آغوش مادر آپکے عاشق
ہماری روح ایدل روئے احمد کی فدائی ہے
فدا جب وصف کرتا ہے محمد کا محبت سے

جو بعد مرگ اون پر یا محمدؐ گور کستی ہے
یہ دوزخ سے ڈرتی ہے نہ جنت کو ترستی ہے
تو پھر طاقت ہماری کیا ہی اور کیا چیز ہستی ہے

نکل دل سے نہ مشتاق کے خیال احمد مرسل
کہ اس ویرانی بستی مین اک تجھ سے بستی ہے

فراق احمد مین دم ہے لب پر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے
جگر مین سوزش تو دل ہے مضطر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے

نہ ہے کسی کو خیال اپنا نہ کوئی پرسان حال اپنا
بتاؤ ہم جائین کس کے در پر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے

نہ سوجھتا کچھ ہے شام الفت نہ چلنے پھرنے کی ہمکو طاقت
مدینہ بلوا لو جلد سرور نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے

جگر کے دلکے ہین زخم آلے لہو پیر ہے آہ دلین چھالے
شکستہ تنگ ستم سے ہے سر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے

جگر ہے اوس رخکی یاد مین شق کہ مَن رَّانی فَقَدْ رَأَ الْحَقّ
وہی تصور ہے ہمکو دن بھر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے

نہ کیون ہو بیتاب جان اور دل یہ ناتوانی یہ دور منزل
گدا کی صورت ہوئے ہین در در نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے

مدینہ والو سنو کہانی نہ کوئی مونس نہ یار جانی
ہے مختصر بات اتنی لب پر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے

لکھا ہے تقدیر مین یہ میری رَمُوزِ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي
غضب مصیبت ستم ہے جان پر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے

زمانہ دشمن فلک ستمگر نہ اپنے ہین خویش اور برادر
تمہارے کہلاکے بندہ پرور نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے

ہے آفتاب فراق سر پہ نہ کیون ہو گرمی سے حال ابتر
یہان ہے ہر روز روز محشر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے

کرون گا شایق یہ عرض جاکر فراق کا درد غم سناکر
تمہارے قدمون سے اے پیمبر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے

ہر کوئی آپکا عاشق یہ معما کیا ہے
کیا کہون ہین میرے سرکار کا جلوہ کیا ہے
خواب ہی ہین نظر آجائے تو تسکین ہو جائے
شب معراج ہے آپ خدا کے مہمان
پاس قدمون کے بلالو ہمین جلدی آقا
ہو گئی ہند ہین رہنے سے طبیعت بیزار
ہان فقط ایک محبت ہے رسول اللہ کی
ہین مدینہ سے جو جالی سے لپٹ کر رووُن
جس کو چاہا اوسے بس تونے بنایا اپنا
آپکا جلوہ مرا نور نظر بن جائے

یا نبی آپ کے جلوہ ہین تماشا کیا ہے
دیکھنے والون نے اون کو ابھی دیکھا کیا ہے
ورنہ اب اس کے سوا اور سہارا کیا ہے
مرحبا صل علی آپ کا کہنا کیا ہے
ہم غلامون کے سوا اس کی تمنا کیا ہے
جلد بلوائے اب دیر یہ مولا کیا ہے
اور میرے دل بیتاب ہین رکھا کیا ہے
آپ فرمائے کہہ عرض تری کیا کیا ہے
عشق میراث نہین اسمین اجارا کیا ہے
دونون آنکھون کے سوا چاہتا اندھا کیا ہے

سایہ گستر ہے کرم ہر گھڑی سر پر اون کے
گرمی حشر سے شایق مجھے پروا کیا ہے

مدینہ ہین نبی کی رحمت دربار کیسی ہے
جدائی ہین تری لب پر ہین نالے دلین ہین چھالے
فرشتے مرحبا کہتے ہین حورین آفرین بادا

چلو دوڑو گنہگارو سخی سرکار کیسی ہے
کہون کیا میری حالت احمد مختار کیسی ہے
جو چھوے عرش یہ جاجاکر وہ تلوار کیسی ہے

شب معراج حوریں کہہ رہی تھیں صدقے ہو ہو کر
...رے زاہد گنہ کر لے تو اس کا لطف آئیگا
مبارک خلد اے رضوان تجھے مجھکو مدینہ بس

اجی پیارے بنی یہ لٹپٹی دستار کیسی ہے
تجھے میں کیا سناؤں رحمت غفار کیسی ہے
وہاں کے دشت میں بھی رونق گلزار کیسی ہے

فرشتے ڈر کے مرقد میں کہینگے مجھ سے اے شایق
شہر بطحا یا محمد کی صدا ہر بار کیسی ہے

سوئے طیبہ جو چلے راہ حرم بھول گئے
دیکھکر میم کے پردے میں احد کی صورت
یا رسول عربی جان فدا ہے تجھ پر
دیکھکر شان ترے در کی گدا کی حضرت
اس میں جو کچھ ہے تماشا وہ کہاں تھا وہیں
کیوں نہ ہو میری جبیں کعبۂ جن و انسان
زائرو جا کے مدینہ میں یہ تم عرض کرو
رہبری کیجئے اے دونوں جہاں کے رہبر
تیرے الطاف نے اسطرح لبھایا دل کو
مصر والوں نے سنا جب ترا حسن ازلی
آپ فرماتے ہیں ہر چلے ہمیں یاد ہے مگر

دیکھکر تیری گلی باغ ارم بھول گئے
محو اس طرح ہوئے اپنے کو ہم بھول گئے
سنتے ہی تیرا کرم ہجر کا غم بھول گئے
سب سلاطین زمن جاہ و حشم بھول گئے
دیکھکر ساغر دل ساغر جم بھول گئے
خم ابرو کی قسم طاق حرم بھول گئے
مجھ گنہگار کو کیا شاہ امم بھول گئے
راہرو ملک عدم راہ عدم بھول گئے
دیکھکر ملک عرب شہر عجم بھول گئے
حسن یوسف کو ترے سر کی قسم بھول گئے
اس کا رونا ہے کہ سرکار کو ہم بھول گئے

حسن احمد نے کیا محو کچھ ایسا شایق
نعت جب لکھنے لگے طرز رقم بھول گئے

نہیں پاس مرا کی مدنی میرا چین گیا مری نیند گئی
دن رین کٹے کیوں کر سجنی میرا چین گیا مری نیند گئی
نہ وہ آئے ادھر نہ گئی میں ادھر یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا

مرجاؤن بہی ہے جی مین ٹہنی مراچین گیامری نیند گئی

مجہے دیکہتے ہی جی چھوٹ گیا لڑتے ہی نظر دل ٹوٹ گیا

چبہنے لگی اک برچھی کی انی مراچین گیامری نیند گئی

مسکین ہون زر مرے پاس نہین اتنی کیا وہان کچہ آس نہین

لے لیجئے کہبر تیرب کے وہنی مراچین گیا مری نیند گئی

دیکہون جو او نہین قدمون پہ گردن دامن کو پکڑ کرعرض کرون

حضرت مری کیون بگڑی نہ بنی مراچین گیامری نیند گئی

بلبل رہی چمن سے تیرے عاشق رہے دور وطن سے تیری

آفت ہے یہ کیا اللہ غنی مراچین گیامری نیند گئی

اتنا تو اثر دے نالون مین ہو حشر مدینہ والون مین

گو شایق ہے یارب دکنی مراچین گیامری نیند گئی

پڑے ہین سیہ کار سب تیرے پالے
ترے ہاتھ ہے شرم او کملی والے

قیامت مین دے مجھکو دوزخ نہ جنت
الٰہی تو کردے نبی کے حوالے

یہ معراج مین حورین کہتی تہین بڑھکر
ادہر دیکہہ او عرش پہ جانیوالے

دکہادے تو اپنے ہی مین رب کا جلوہ
عرب مین عرب وار کہلانے والے

یہی کہتے کہتے نکلجائے گا دم
مدینے بلالے مدینے بلالے

بچا چال سے نفس کے یا محمدؐ
نئے پیٹ سے اسنے پاؤن نکالے

نگاہ ہو نہین اعجاز آنکہون مین جادو
مجہے بہی تو دیوانہ اپنا بنالے

خدا کے لئے ساتھ لیلے مجہے بہی
رسول خدا کے طرف جانیوالے

کرو کچہ تو صورت دکہا دینگی صورت
محمدؐ کوئی دل کو کبتک سنبہالے

وہان رو سیہ مین نہ جاؤنگا حضرت
جہان کالی گورے ہون گورے ہون کالے

کبھی تو کرم اوسکا ہو جائے اوسپر
مدینے سے شایق کو تڑپانیوالے

قلب کی بے کلی نہین جاتی — یہ اذیت مری نہین جاتی

دل کی آفت کہی نہین جاتی — کیا کرون جان بھی نہین جاتی

تم اشارے سے مجھکو بوسہ دو — کچھ لبون سے مسی نہین جاتی

شب ہے خلوت ہے پھر یہ پردہ کیون — کیا حیا آج بھی نہین جاتی

عشق گیسو مین بیٹھ جائے گا دل — شب مین منزل چلی نہین جاتی

ہے مدام اون کو شوق خود بینی — ہاتھ سے آرسی نہین جاتی

میکشو جا چکے شباب کے دن — اب کیا میکشی نہین جاتی

چاک کرنا نہ جامۂ ہستی — یہ قبا وہ ہے سی نہین جاتی

عشق مین جن کے ہم ہوئے گمنام — کمر اون کی کسی نہین جاتی

غم نے کی گرچہ لاکھ غمخواری — بے کسی ہجر کی نہین جاتی

میری میت سے منہ چھپاتے ہو — اب دل سے بدی نہین جاتی

وعدۂ وصل چاہتے ہی کہا — یہ زبان وہ ہے دی نہین جاتی

بارہا توڑ دی جوانی مین — توبہ سے توبہ کی نہین جاتی

واعظو یاد مصحف رخ مین — کوئی آیت پڑھی نہین جاتی

خود ہی دل دے کے پھر یہ شکوہ کیون — یہ مصیبت سہی نہین جاتی

گو کہ طاعت چھپا کے کرتا ہے — وہ ریا شیخ کی نہین جاتی

مفلسی مین بھی دل غنی ہی رہا — کبھی خوئے سخی نہین جاتی

ماہ رو چار دن کے حسن پہ ناز — کیا تری چاندنی نہین جاتی

آہ سے میرے کانپتا تھا جہان — سانس بھی اب تو لی نہین جاتی

وہی پاوٗگے ہے جو قسمت مین
اوس کی بیشی کمی نہین جاتی

لاکہہ شوخی نے پاوٗن پہیلائے
شرم کہتی ہے جی نہین جاتی

وقت وعدہ نہ چہیڑ ذکر عدو
بات مین بات کی نہین جاتی

دل لگانے سے ہاتہہ کیون دہوون
میری دریا دلی نہین جاتی

جاچکی شرم بہی تو خلوت سے
ضد یہ کیون آپکی نہین جاتی

قتل کے بعد زخم خندان ہین
عاشقون کی ہنسی نہین جاتی

کیون نہ ہو ہر نیازمند کو ناز
بے نیازی تری نہین جاتی

چہوڑ پیری مین دلگی نشایق
اب بہی عادت تری نہین جاتی

لقب تیرا محی الدین ہے تو قطب عالم ہے
خدائے پاک کا محبوب ہے اور غوث اعظم ہے

رسول اللہ پر بیشک نبوت ہو گئی آخر
ولایت مین کوئی تجسا کہان اے شاہ اکرم ہے

مجھے مصروف رکہنا اے خدا مدح محمد مین
مرے تن مین ہے جبتک جان دم مین جبتک دم ہے

کرامت شاہ جیلانی کی لکہین ہم کاغذون مین کیا
ہے دفتر گر زمین و آسمان تو بہی بہت کم ہے

تمہارا جو کہ ہے دشمن خدا کا بہی وہ دشمن ہے
ہے منظور نظر حق کا تمہارا جو کہ ہمدم ہے

نہ ہمکو خوف شیطان اور نہ ہم کو نفس امارہ
ہمارے ولیہ کندہ جیب سے نام غوث اعظم ہے

کہونگا صاف گر پوچہین نکیرین آکے اے شایق
میرا مولا میرا ہادی محی الدین اکرم ہے

بزم دنیا مین عجب کچھ اپنی مہمانی ہوئی
ایک قسمت تہی تو وہ بہی دشمن جانی ہوئی

واہ واہ رے خوبی تقدیر کیا کہنا تیرا
جس قدر بے فکر تھے اتنی پریشانی ہوئی

ننگ و نام دہر نے اچہا کیا ہم سے سلوک
دیکہکر آیینہ بدنامی کا حیرانی ہوئی

خانہ بربادی نے ہمکو کر دیا خانہ بدوش
جو کہ تہی تحریر پیشانی کی پیش آئی ہوئی

کیون نہین پی لون خوشی سے رنج مین آنسو کی گھونٹ
یہ وہ مے ہے آنکھہ کے پردونمین ہے چھانی ہوئی

کاتب قدرت کے ہاتھون کے فدا ہو جائیے
اپنی قسمت دیکھہ کر قسمت بھی دیوانی ہوئی

اپنے افعالون کا سب فاعل حقیقی ہے وہی
کم سمجھ کہتے ہین یہ تو ہم سے نادانی ہوئی

اے فلک رکھا جو ہمکو گردشون مین عمر بھر
کب سے تو نے بات ایسی دلمین ٹھانی ہوئی

تفرقہ پردازیون سے مٹ گئی نشو و نما
مل گئی مٹی مین بانی آبرو پانی ہوئی

دوست ہم نے جسکو سمجھا وہ عدو نکلے تمام
رشتہ دارون سے نرالی رشتہ جہانی ہوئی

ہم نے جو تدبیر کی تقدیر سے الٹی ہوئی
مشکل آسان کب ہوئی مشکل آسانی ہوئی

بعد شام وصل کے صبح قیامت ہے ضرور
شادمانی جتنی تھی اوتنی پشیمانی ہوئی

باعث جمعیت خاطر نے بدلا اپنا رنگ
برہمی دل سے حاصل کو چہ گردانی ہوئی

اس مصیبت نے کیا ہمکو خدا رس دفعتاً
ورنہ حاصل سب کو مدت مین خدادانی ہوئی

اے لباس زہد و تقوی آخری تسلیم لے
ان گناہون سے ہمارے خوب عریانی ہوئی

دیکھین شایق بخت کا کسوقت ہو گا یہ پلٹ
بارگاہ حق مین ہے عرضی یہ گذرانی ہوئی

تری فرقت نے اے احمد ہمین بس مار ڈالا ہے
جو شب کو بیقراری ہے تو دن کو لیپہ نالا ہے

ہمین مجنون بنا کر عشق نے بان کر دیا عریان
وہان وہ بے وفا ہے نیند ہی منہ پر دوشالا ہے

لبون پر آہ ہے دلمین تپش ہے سانس مین سوزش
تمہارے ہجر مین حضرت پڑا ان سب سی پالا ہے

مشرف شربت دیدار سے فرمائیے حضرت
کوئی دم مین یہ خادم آپکا بھی آنیوالا ہے

خیال زلف مین دیوانہ بنکے تیرے عاشق نے
لیکن پہین بیڑیان اور طوق بھی گردن مین ڈالا ہے

مرے پیارے مرے دلبر مرے مرشد مرے رہبر
جہان مین سب تمہارا ہی اوجالا ہی اوجالا ہے

پری کی چال ہے انسانکی صورت حور کی آنکھین
تمہاری نوجوانی نے عجب جوبن نکالا ہے

تری جیسی بھوین ہین نیش زن گیسو ترے پر خم
وہ عقرب کا ہی جوڑا اور یہ اژدر ہی کالا ہے

ہوا جاتا تھا غرق بحر عصیان شائق مضطر
فدا غوث الورا کے کس مصیبت مین سنبھالا ہے

بندہ خاص خدا کا عرس ہے — اک ولی با صفا کا عرس ہے
نور چشم وراحت جان نبی — آل پاک مصطفےٰ کا عرس ہے
جو عقیدت ان سے رکھتا ہو بدل — آج ان کے پیشوا کا عرس ہے
نام سے جن کے بلا کوسون ہٹے — آج ایسے رہنما کا عرس ہے
دل مرا ان پر فدا ہو جائے بس — نور پاک مصطفےٰ کا عرس ہے
مشکلین حل ہوتی ہین جس نام سے — آج اوس مشکل کشا کا عرس ہے

وصف شائق انکا کس منہ سے کرین
پیر سید مصطفےٰ کا عرس ہے

اے درد فراق ایسی بیداد گری کیون ہے — سوزش ہے کلیجہ مین آنکھو مین تری کیون ہے
بانکے تری آنکھون نے ایسا کیا دیوانہ — انجان ہون مین مجھسے یہ بیخبری کیون ہے
مرنے پہ مرے تم تو پھولون نہ سماتے تھے — پھولون مین ترے آکر پھر نوحہ گری کیون ہے
دل جس نے چرایا ہے تو اسکی سزاوار — چوری تو ہوئی ثابت پھر چوبری کیون ہے
کہتے ہین مرے ارمان مرقد پہ یہ گھبرا کر — پتھر کی کڑی یارب سینہ پہ دھری کیون ہے
رہنے دے کھلے بندون زخمون کو مرے لگے — الفت کی نگاہون سے پھر لقیہ گری کیون ہے
وہ خد نگاہون مین قاتل لیکن یہ معما کیا — ہر اک کی اداؤن مین پھر جلوہ گری کیون ہے
پہلے ہی اشارے مین دل چھین لیا تو نے — پھر بانکی نگاہون سے جادو نظری کیون ہے
کیا پوچھتا ہے مجھ سے کیون ہوش اڑے تیرے — پہلے یہ بتا مجھکو تو رشک پری کیون ہے

آتا ہے تصور مین کیا کوئی کھلے پاؤن
ورنہ تجھے پھر شائق آشفتہ سری کیون ہے

مجرم ہون خطا وار ہون نادم ہون خطا سے
لیکن مجھے امید ہے حضرت کی عطا سے

الفت مین محمد کے فنا عین بقا ہے
ترساتے ہو اسے خضر کسے آب بقا سے

تھا عرش پہ غل عاشق و معشوق کا ہی وصل
محبوب خدا جب گئے ملنے کو خدا سے

دل فرقت حضرت مین جو ہو جاتا ہی مایوس
ارمان وصال آتے ہین دینے ہین دلا سے

اے تیر نگاہ نبوی سینہ مین در آ
میرا دل فرقت زدہ بسمل ہو بلا سے

جو مانگئے وہ دیتا ہے اللہ ولیکن
اخلاص جو ہو کام نکلتا ہے دعا سے

اے رحمت عالم مجھے رحمت سے بچانا
گھبرائین قیامت مین جو ہم قہر خدا سے

تم اپنے فقیرون کو کبھی دید کی دو بھیک
دیدے نہین ان کے یہ فقیرونکے ہین کاسے

کیون خوش نہین کرتے مجھے دکھلا کے مدینہ
واقف نہین کیا آپ مری آہ و بکا سے

بیمار ہون اور وصل پیمبر مین شفا ہے
صحت مجھے ہو جائیگی طیبہ کی ہوا سے

سیراب کرو خود سب ہی مین جلوہ دکھا کر
مدت سے ہین ہم شربت دیدار کے پیاسے

دنیا مین جو تھے عاشق صحرائے مدینہ
خوش ہونگے قیامت مین نہ جنت کی فضا سے

گر ہوئے اوٹھتے ہوئے طیبہ کو پہنچ جائین
اتنی نہین امید مری آہ رسا سے

شایق پس مرگ وصال شہ ابرار
مرنیکی تمنا ہو نہ کیون خوش ہون قضا سے

نبی مین ہے جلوے عیان کیسے کیسے
ہے انسان کی صورت گمان کیسے کیسے

جدا جب سے ہون آپ سے یا محمدؐ
ستاتے ہین درد نہان کیسے کیسے

ابوبکرؓ فاروق عثمان و حیدر
نبی کے ہین یہ رازدان کیسے کیسے

بھروسہ نہ کر تو کہ اک دن فنا ہے
گئے طفل و پیر و جوان کیسے کیسے

ہر اک جا جمال نبی کا ہے جلوہ
یہ اک پھول ہے بوستان کیسے کیسے

حواس اپنے ہین وصل جانان کے مانع
یہ پردے پڑے درمیان کیسے کیسے

فلک پر ہین احمد زمین پر محمد
ہین اوس بے نشان کے نشان کیسے کیسے

عرب کی اداؤن مین رب کا ہے جلوہ
عیان مین ہین راز نہان کیسے کیسے

خیالات حضرت ہین ارمان حضرت
مرے دل مین ہین مہمان کیسے کیسے

ملے ہین ملین گے یہی تم کو رہتے
یہان کیسے کیسے وہان کیسے کیسے

ادہر خوف شیطان اودہر فکر ایمان
دم نزع ہین امتحان کیسے کیسے

زمین اپنا سینہ ذرا تو دکہاوے
جواہر ہین تجھ مین نہان کیسے کیسے

طبیعت تری سب سے نادر ہے شایق
ہوئے یون تو جادو بیان کیسے کیسے

صدقے فرقت کے جو یا پیر رولاتے ہین مجھے
رخ خندان کے خیال آکے ہنساتے ہین مجھے

آپ بھی لائے تشریف مرے غوث ذرا
آکے مرقد مین نکیرین ڈراتے ہین مجھے

دوستو نزع مین شربت نہ پلاؤ سن لو
پیر اب شربت دیدار پلاتے ہین مجھے

غوث اعظم کے تصور مین ہین پیاری انداز
لامکان کے بھی تماشے نظر آتے ہین مجھے

محو ہوتا ہون جو بادشہ جیلان مین کبھی
لوگ سب شہر مین دیوانہ بتاتے ہین مجھے

نفس ابلیس کے پھندے سے بچانا یا پیر
ہر نئے طور سے یہ پیچ مین لاتے ہین مجھے

تو توجید نہین آقا تو ہے تیرا جید
لوگ کہہ کہہ کے یہ امید دلاتے ہین مجھے

نعت احمد کا تصدق ہے یہ سب ای شایق
لوگ عظمت سے جو نزدیک بٹھاتے ہین مجھے

یا نبی تاثیر اتنی الفت کامل مین ہے
آنکھ مین صورت تمہاری ہے محبت دل مین ہے

سورۂ واللیل پڑھتا ہون وہ زلفین دیکھکر
خاتمہ میری تلاوت کا اسی منزل مین ہے

نور احمد جلوۂ خضرا سے ہے جلوہ فگن
شمع ہے فانوس مین اور روشنی محفل مین ہے

کنت کنزاً مخفیاً کہتا ہے پتلا خاک کا
یا خدا کیا بھید اس تصویر آب و گل مین ہے

اے خیال خنجر ابروئے احمد بے خبر
دم ذرا سا اور بھی باقی ترے بسمل مین ہے

خوف کا دربار ہے آہو نکی ہوا اونکا باغ
ہجر حضرت سے نئی دنیا ہمارے دلمین ہے

شان احمد دلمین ہے جلوہ فزا آٹھون پہر
فکر کیا مجنون مری لیلیٰ اسی محمل مین ہے

موت بھی آتی نہین حضرت بھی بلواتے نہین
ہجر مین یارب ہماری جان کس مشکل مین ہے

میری آنکھون مین ہے نقشہ اوس رخ پر نور کا
اے منجم دیکھ لے اک چاند دو منزلمین ہے

مرحبا اہلاً و سہلاً اے خیال مصطفےٰ
ہجر مین تیری ہی بس امید میرے دلمین ہے

پہنچینگ ہی دیگا مجھے طیبہ مین یہ بے شبہ و شک
زور کچھ بھی یا نبی گر اضطراب دلمین ہے

شایق خستہ جگر عشق پیمبر کے طفیل
ذکر تیرا ہر گلی مین ہے ہر اک محفلمین ہے

کیا کہون کونسی صورت پہ محبت آئی
حب اللہ ہے فدا اوسپہ طبیعت آئی

کملی والے ترے قدمون سے رکھا دور اتنک
اک بلا بن کے مرے سر شب فرقت آئی

جاکے روئینگے جو سب ملکے ترے روضہ پر
وہ ہوم طیبہ مین یہ ہوگی کہ قیامت آئی

گرمی حشر سے مضطر جو گنہگار ہوئے
سایہ کرنے کے لئے دوڑ کے رحمت آئی

چیخ اوٹھا کہ یہی چاہنے والا ہے مرا
قبر مین جبکہ نظر یار کی صورت آئی

ہوگیا جب سے جوان مدنی پر صدقے
نہ تو پریون پہ نہ حورون پہ طبیعت آئی

نام سن کر ترا دل وے ہی چکے تھے پہلے
صدمہ ہجر سے اب جان کی نوبت آئی

داغ عشق نبوی سے ہوا دل مالا مال
گھر مین دولت یہ محبت کی بدولت آئی

آئے جب حشر مین روتے ہوے سارے عاصی
دامن لطف سے منہ پوچھنے رحمت آئی

دعویٰ عشق نبی اوسپہ طلب حورون کی
سوچ شایق تو اسے کیون تری شامت آئی

آنکھ مین ہے نور رخسار پیمبر چاندنی
کیا دکھاتی ہے چمک اپنی چمک کر چاندنی

سایۂ لطف نبی کی جب چلی ٹھنڈی ہوا
بنگئی روز جزا کی دھوپ سر پر چاندنی

کہہ اوٹھونگا مین نورٌ علیٰ نور کا رمز
دیکھہ لونگا جب مدینہ کی زمین پر چاندنی

تاب کیا ہے چاند کی چمکے جو طیبہ مین حضور
صدقے ہوتی ہے مگر گنبد کے اوپر چاندنی

کیا ہے پیش جلوۂ نور پیمبر چاندنی
ہے نظر مین یکجا سا ایک بستر چاندنی

نور الفت مین ہے پیش نظر روئے نبی
گھر کے اندر چاندنی ہے گھر کے باہر چاندنی

ہے تصور مین مرے ماہ جمال مصطفیٰ
دل مین آتی ہے مرے آنکھون مین چھنکر چاندنی

بوئے الفت تیری رکھتا ہے ہر اک گل باغ مین
موتیا جو ہے سمن چمپا صنوبر چاندنی

ولین شایق کے کبھی تو آنکل طیبہ کے چاند
دیکھہ لین سب لوگ ویرانی مین دم بھر چاندنی

یا نبی جب یاد آئی آپ کی
دل لگا دیتے دہائی آپ کی

جان دیدون کیون نہ صورت دیکھکر
آخری ہے رونمائی آپ کی

جلد بلوا لو مدینہ مین حضور
ظلم ڈھاتی ہے جدائی آپ کی

وہ شب معراج وہ خلوت کی رات
یا نبی وہ دلربائی آپ کی

شان لولاک لما ہے ذات پاک
ہے خدائی سب خدائی آپ کی

از ہمہ اوہام و تصویرات دور
نور تھی جلوہ نمائی آپ کی

در ہزاران آئینہ یک صورتست
ہے مزے کی آشنائی آپ کی

ظاہر و باطن و پنہان آشکار
شکل وحدت نے بنائی آپ کی

لامکان سے بھی پرے پہونچے حضور
اللہ اللہ رے رسائی آپ کی

کربلا مین یا محمد مصطفیٰ
لٹ گئی ساری کمائی آپ کی

چیخ مارا گر پڑا دل تھام کر
ہجر مین جب یاد آئی آپ کی

آنکھہ شایق کی ہو روئے پاک پر

جان بنجاے فدائی آپ کی

ہماری آہ بھی کیا دل جلی ہے
مدینہ سے ہوا ٹھنڈی چلی ہے

جدائی مین تمہاری یا محمد
تڑپ ہے بیکسی ہے بیکلی ہے

مریجان سوز فرقت سے ہے تازہ
یہ ڈالی آگ مین پھولی پھلی ہے

نہان ہے اس مین بوئے زلف احمد
مرا دل باغ طیبہ کی گلی ہے

نہ کیون پتلی مین ہو نقش کف پا
ازل سے آنکھ تلون سے ملی ہے

شفاعت نے بچایا روز محشر
گناہون کی بلا سر سے ٹلی ہے

یہان ہم مرگئے فرقت مین حضرت
خبر کچھ آپ نے اب تک نہ لی ہے

بلاتے ہین نبی طیبہ مین شاید
بہت کچھ ہمکو کل سے بیکلی ہے

کمال الفت احمد ہو جس کو
وہی کامل وہی پکا ولی ہے

الہی دفن میرا ہو وہین پر
گلی طیبہ کی جنت کی گلی ہے

پس مردن ہماری روح شائق
نبی کو ڈھونڈھتی طیبہ چلی ہے

مزہ شوق رہ طیبہ کا پاتے اپنی آنکھون سے
محمد کی قدمبوسی کو جاتے اپنی آنکھون سے

ترے دربار کا یون لطف اوٹھاتے اپنی آنکھون سے
کوئی آتا اگر سر سے ہم آتے اپنی آنکھون سے

ذرا تم مسکرا کر دیکھنا حشر مین حضرت
جو آئین ہم وہان آنسو بہاتے اپنی آنکھون سے

بہانہ ضعف کا لے کر جو گرتے خاک طیبہ پر
تری نقش کف پا کو لگاتے اپنی آنکھون سے

نہ آتی یاد چشم مصطفے مین نیند گر ہمکو
محبت کا بتیا جا و جگاتی اپنی آنکھون سے

عوض جبریل کے قاصد خدا کے ہم اگر ہوتے
شب معراج حضرت کو جگاتی اپنی آنکھون سے

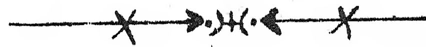
مرے بلکے نبی معراج مین عرش الٰہی تک
گئے حورون کو دیوانہ بناتے اپنی آنکھون سے

اگر معلوم ہوتا دامن تر ہاتھ آئے گا
تو ہم بھی حشر تک دریا بہاتی اپنی آنکھون سے

نظارہ ہمکو گر ہوتا لب لعل محمدؐ کا
نگاہوں سے بلائیں لیکے راضی انکو کر لیتے
مدینہ مین پہنچکر ہم جو مرجاتے تو بہتر تھا
یہں مرتے مرتے جی اوٹھتا مسیحا آپکہلاتے
جو ہم دیوانہ بن کے پھرتے خبگل مین مدینہ کے
وم پرسش خدا کے سامنے بھی ہم نہ چپ رہتے

عوض اشکون کے خون دل بہاتی اپنی آنکھون سے
جو آتے خواب مین حضرت مناتے اپنی آنکھون سے
کبھی تو دیکھتے آپ آتے جاتے اپنی آنکھون سے
مدینہ سے جو آکر دیکھہ جاتے اپنی آنکھون سے
سمجھکر پھول کانٹونکو اوٹھا اپنی آنکھون سے
وہان بھی آپکو حضرت بلاتے اپنی آنکھون سے

مزا ہوتا رسول اللہ جو شایق بے خبر ہوتا
کبھی تم اوس کو متوالا بناتے اپنی آنکھون سے



بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیوان فارسی



ردیف الف

خواہیم ز دل آن شہِ یثرب وطنی را
امی لقبی ہاشمی مکی مدنی را

آموختیم از چشم تو ناوک فگنی را
حاصل کنم از ابروی تو تیغ زنی را

بر روی تو قربان کنم نیر تابان
برگوہر دندان تو دُرِّ عدنی را

سازیم فدایت مہ نو بر خم ابرو
بر لعل لبت پارۂ لعل یمنی را

نادم شدہ از سرخی عارض گلخندان
شرمندہ کند قد تو سرو چمنی را

در زمرهٔ عشاق و در عشق محمدؐ — ممتاز خدا کرد اویس قرنی را
من توبه شکستیم و شدم قابل رحمت — داریم چرا دوست نه توبه شکنی را

از آفت اعدائے وطن رشک اقارب
شایق دل من خواست غریب الوطنی را

والشمس گشت سورهٔ روئے نگار ما — واللیل هست آیت گیسوئے یار ما
در زیست ماند بیتو همی گوکنار ما — لیکن بیا برائے خدا بر مزار ما
در ایک تجلی رخ نیکوی احمدی — از دست رفت مایهٔ صبر و قرار ما
هردم صدائے ذائقة الموت میدهد — بشنو بگوش زندگی مستعار ما
دامان شام هجر کنم چاک از طرب — آید نظر بخواب چو روئے نگار ما
یارب همین دعاست که در روز رستخیز — باشد بعاشقان محمدؐ شمار ما
در قبر گر وصال محمدؐ شود نصیب — اے تیغ تیز هجر بکن روزگار ما
دیدم گل جمال محمدؐ دم پسین — در موسم خزان شده فصل بهار ما

شایق خوشا نصیب لپیر گیا بیک
دامان مصطفےٰ چو بگیرد غبار ما

ردیف تائے

در دلم نکهت گیسوئے صنم هست که نیست — هیچ تاثیر درین غنچه زنم هست که نیست
تا کنم کعبه صفت سجده بسویت اے بت — طاق ابروئے تو محراب حرم هست که نیست
از چه بر تذکرهٔ وصل مگوئی حرفے — یا دا اے شوخ ترا لا و نعم هست که نیست
هر نفس سیر دو عالم بنظر می آید — دل من رشک دہ ساغر جم هست که نیست

کردد و نیمه بیک ضرب دل هر حاسد   تیغ کلک من جان بازد و دم هست که نیست
دارم از داغ محبت بدل خود گنجی   ای چه پرسی که بجیب تو درم هست که نیست
در دلم میزده شمشیر بپرسد آن ترک   در تن زخمی من طاقت رم هست که نیست
بنگر ای یار که از صدمهٔ هجرت بدلم   مجمع درد و غم و رنج و الم هست که نیست

شایق از شیخ بپرسم که خداوند جهان
صاحب لطف و عطا جود و کرم هست که نیست

ردیف دال

۱

خدا شد چون ثناخوان محمدؐ   دو عالم گشت قربان محمدؐ
چه غم از گرمی خورشید محشر   که باشم زیر دامان محمدؐ
نجات جن و انسان شد ز آتش   چه احسانست احسان محمدؐ
بود شاهنشه تخت ولایت   غلامی از غلامان محمدؐ
نکن رسوا مرا در روز محشر   منم یارب ثناخوان محمدؐ
مبدل از صباح وصل گردان   الهی شام هجران محمدؐ
ملایک جن و انسان حور و غلمان   بدل هستند خواهان محمدؐ
خداوندا شبی در خواب بنمان   جمال روی تابان محمدؐ

ازین اشعار نعت امروز شایق
عیان شد عشق پنهان محمدؐ

ردیف لام

میفگن چشم بر زلف دوتا دل — مرو وابسته در دام بلا دل

مشو مفتون چشم فتنه زا دل — مکن خود را بآفت مبتلا دل

نباید دشتهٔ بهر کشتن تو — ترا کافیست شمشیر ادا دل

بمحشر چون خرامان گشت آن شوخ — قیامت بر قیامت شد بپا دل

بیا ای جان من درمان من ساز — بود از درد نالان تا کجا دل

قتیل خنجر عشق که گشتی — بگو با من دمی این ماجرا دل

مرا بیگانه داند ای رفیقان — بعشق یار تا شد آشنا دل

سیه مست از لب لعل تو گردید — به تقوی آنکه بودم رهنما دل

دلم بردی بدلداری نکردی — زدی بر سنگ غم ای بیوفا دل

دو روزی شد که از من سر بگردید — بآن ماند که شد بر کس فدا دل

بگوی او کسی شایق نه پرسد
ز شب تا صبح می نالد چرا دل

ردیف میم

من مسکین گذری کوچهٔ یارم دارم — الله الحمد که جان بهزاری دارم

دم ز غم نظر آمد گل رخسار رسول — در خزان گشته چمن طرفه بهاری دارم

کی بود بر در درگاه تو سجده بکنم — بجبین سائی خود شوق غباری دارم

کی بود کوچهٔ تو مسکن و ماوا سازم — بدلم آرزوی قرب وجوار حقه دارم

ای نگاه نبوی تیر بزن سوی هدف — دل بیتاب بسینه چو شکاری دارم

درد کن مضطرم همچو اویس قرنی — نه تسلی نه سکونی نه قراری دارم

درجمعِ حشر چه ترسیم نه پرسش شایق
شکر حق دست بداماں نگارے دارم

این فرونگر زاہد از ہر دو کرا خواہم — تو ذات خدا خواہی من شان خدا خواہم
بیمار محبت ام مرگے شدہ درمانم — ہرگز نہ دوا خواہم ہرگز نہ دعا خواہم
دل داخل عشاق سلطان مدینہ شد — محبوب خدا مانم محبوب خدا خواہم
درماندہ ام از بختے طیبہ بنما مارا — احسان بمن عاجز اے باد صبا خواہم
خورشید مدینہ شد چون پرتو آنحضرت — من ذرۂ ناچیزم از عکس ضیا خواہم
چون سبزہ رخان ظاہر باطن ولے پرخون است — این رنگ منافق را ہرگز نہ حنا خواہم

درحشر ہراک گیرد از مغفرتے حصہ
شایق زخدا گویم من از تو ترا خواہم

ردیف واؤ

گشت جان من فدائے روئے تو — بسملم از خنجر ابروئے تو
درچمن رنگ بہار روئے تو — درگل گلزار عالم بوئے تو
درفراق نور دو چون جان ز تن — دفن خاک من شود در کوئے تو
کشتی امت ز طوفان پار کن — تا بہ بینم قوت بازوئے تو
ما غریبان را نگردان از درت — کن عطا خیرات حسن روئے تو
رحمت اللعالمینی یا رسول — رحم فرما بر گدائے کوئے تو

ہرکسے شایق بود پیش خدا
روئے من باشد بحشر سوئے تو

ردیف ہاۓ ہوز

تا دلم صورت آئینہ مصفا گشتہ — از درون چہرۂ دلدار ہویدا گشتہ
آخر کار فتادم سر کوے تو بنی — مسجد و بتکدۂ و دیر کلیسہ گشتہ
باز مانند طبیبان ز علاجم اکنون — زود ابر سرم اے یار مسیحا گشتہ
خواہش حور جنان دور کن از دل شیخا — قرب حق ترک مکن والہ عقبے گشتہ
جلوۂ عارض پر نور تو اے رشک کلیم — کرد روشن دو جہان را ید بیضا گشتہ
راست بازان زمثلای شوخ کجی ہا سازند — تا دلم بستہ آن زلف چلیپا گشتہ
جز در حق نہ امان یافت اگرچہ دل من — اندرین دار خرابات بہر جا گشتہ
چشم من تا بسر زلف سیاہت افتاد — روز روشن بہ نگاہم شب یلدا گشتہ
بود ہر چند رہ عشق تو مشکل لیکن — خضر سان راہ نمایم دل شیدا گشتہ
بسکہ لعل لب یار دلم واشتہ نگاہ — خاک من بعد فنا ساغر صہبا گشتہ

ہمچو شاخ شجر بید خمیدم شائق
تا دلم مائل آن قامت بالا گشتہ

ردیف یاۓ

وصلی اللہ علی روح النبی محبوب یزدانی — نہ در دنیا کسے مثلش نہ در عقبی کسی ثانی
عطا نامش ز پیش حق رؤف شد رحیم شد — صفات اوصاف حق چہ الانسان شکل رحمانی
چو نامت بر فلک احمد محمد بر زمین گشتہ — ترا ہر نام شد زیبا عزیز ہر دل و جانی

همه عمر عزیزت شد تبه در غفلت و عصیان
هنوز ای دل چه نادانی که قدر او نمیدانی

بیا آزاد و مشرف تا نباشد الفت دنیا
بکن چشمان عبرت وا چرا در فکر سامانی

خدا خود در ازل نقش رخ احمد کشید و گفت
نه بندم بار دیگر این چنین نقشی بدورانی

بود کی جای حیرت جسم نوری سایه گر آید
نباشد سایه را سایه که شاه ظل سبحانی

زهی قسمت که من از امت احمد شدم ابدل
زهی طالع که دارم نقش مهر او به پیشانی

ترا باید نه این غفلت بدنیا دنی هرگز
چه میدانی که آخر میروم زین عالم فانی

تصور از رخ پرنور احمد کرده ام چندان
که شد بر خاتم دل نقش چون نقش سلیمانی

چه گویم نعت او شایق که مداحش خدا باشد
بزن انگشت بر لب باکه تو طفل دبستانی

در هیم کنی حجاب تا کی
بر روی احمد حجاب تا کی

در هجر رسول پاک یا رب
بر جان حزین عذاب تا کی

گوییم به پیش داور حشر
بخشش نه حساب تا کی

آوازه الرحیل بشنو
غافل هشیار خواب تا کی

درماندگی ضعیف بنگر
ماندن شتاب تا کی

ای گرمی عشق روی احمد
در سر بود آفتاب تا کی

ای حسرت سودا و دریغا
بی چینی و اضطراب تا کی

من در وطن و تو در مدینه
این گردش و انقلاب تا کی

در قرب قدوم خویش جا ده
ای رحمت حق عتاب تا کی

در آ در آ بخانهٔ دل
ای شکل نبی حجاب تا کی

کن عزم سفر سوی مدینه
شایق بدکن خراب تا کی

دل بکفر آمده غارت گر ایمان مددے
کافر سلسلہ ام گیسوے جانا مددے

عشق جا کرده بدل خسرو خوبان مددے
ناوک آمد بسرم غمزهٔ جانان مددے

کرده تاریک جهان ظلمت شام فرقت
روئے جانان مددے شمع شبستان مددے

وحشی زلف بنی شد دل دیوانهٔ من
دست وحشت مددے چاک گریبان مددے

لغزش پارهٔ پر خوف خفا راه نما
شوق طیبه مددے خضر بیابان مددے

سهل کن جان جهان سختی مرگ شایق
جان دم نزع بلب آمده ایجان مددے

عشق جا کرده بدل شاه رسولان مددے
ناوک آمد بجگر خسرو خوبان مددے

بار عصیان بسرم لاغری و منزل دور
صبح محشر مددے شام غریبان مددے

لذت زخم جگر سوز فزون تر بادا
کاوش دل مددے شور نمکدان مددے

سهل کن جان جهان سختی مرگ شایق
جان دم نزع بلب آمده ایجان مددے

دیوان فارسی تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹھمریان

برطرز ہر مین ہر کو دیکھارے بابو ہر مین ہر کو دیکھارے

ہر ہر بنکے ہر کو دیکھا ہر کا روپ بنایا رے
کہکے انا سردار بنا سردار پہ اپنا چڑہایا رے
آپ ہی خط ہے آپ ہی نقطہ آپ ہی قطرہ آپ ہی دریا
تو ہین بیت روح تن مین بات دہن مین رنگ چمن مین
آپ ہی بلبل آپ ہی گل ہے شمع ہے خود خود ہی پروانہ
آدم ہو [illegible] نوح کہا کر موسیٰ بنکر عیسےٰ بنکر
لاکہ [illegible] آپ چھپائے بہیس نرالا اپنا بنائے

نحن و اقرب انی انا کا راگ پہ راگ سنایا رے
رنگ کبھی سرمد کا بنا کر سر کو اپنے کٹایا رے
آپ ہی بندہ آپ ہی مولا آپ ہی سب مین سمایا رے
ہر گہٹ مین فی انفسکم کی راج ہے اپنا رچایا رے
آپ ہی چلے خود آپ ہی چلادے آپ ہی گنوایا پایا رے
آخر شکل محمد بنکر مکہ سے نقاب اٹہایا رے
جانت ہون پہچانت ہو نہین شتابؔ تو نام کہایا رے

برطرز — کہون کیا تجھ سے مین باد بہار

نبی کے بین چاند سے مکھ پہ نثار

خاک پڑے اس جینے پہ مورے ۔۔۔۔ طیبہ نگر مین ہے یار نبی کے بین

تڑپ تڑپ بہت بہاکٹوا لی کٹن کٹت ہے رین آنکھوں مین آ وسمت مین سمانا مین پڑت ہے چین

محمد دلکو نہین ہے قرار نبی کے بین

کب تک ہم کا گھونگٹ مکھ پہ جلد اٹھا و نقاب اپنے غلامون سے احمد پیارے کتنا کروگی حجاب

دیکہا دو جلدی سے دیدار نبی کے بین

بانکے نین ہین تیرے محمد نور خدا کا چراغ سرگی انکھیان لاج رکھیان واکی صفت مازاغ

کرونا تیر کو دل کے پار نبی کے بین

مکھ پہ نقاب طٰہٰ ڈالے سر پہ ہین نجم کی پھول انا فتحنا کے ہار گلے مین پہنے خضاب رسول

بنے ہین نبیون کے سردار نبی کے بین

دور بسو ہے وارث مورا گھر بھی نہین آباد بیوہ بن کر سندھ مین مشتاق کرتی ہون فریاد

کرو کرپا کی نجر سرکار نبی کے بین

برطرز — مورے درد جگر کی خبر نہین رے

مورے پیارے نبی تک گجر نہین رے
نہ تو بلوائے مجھکو نہ آئے نبی
وہ تو نور خدا ہین وہ شان خدا

میرے آہون مین کچھ بھی اثر نہین رے
میرے دکھ کی کچھ ان کو خبر نہین رے
سکھی ایسا تو کوئی بشر نہین رے

پاؤں ٹوٹے ہین تقدیر کے ہاتھ سے — میرا طیبہ مین اب تک گجر نہین رہے
تیرے دامن مین چھپ جاؤں گا یا نبی — مجھے خورشید محشر کا ڈر نہین رہے
کیون نہ چھوڑوں مین سر اپنا ٹکرا کر — تیری دہلیز پر مورا سر نہین رہے
شب فرقت دکھا دو رخ انور — یہ وہ ہے شام جسکی سحر نہین رہے
صدقے ہوتی مین سے کربلا مین وہی — ہائے آئے کبھی وہ ادہر نہین رہے
تو نظر آئے ہر جا نہ کیون مجھکو — یا نبی تیرا جلوہ کدہر نہین رہے
اون کی صورت جو دیکھون مری کیا مجال — شایق ایسی تو میری نظر نہین رہے

برطرز — شمس الیثرب قمر البطحی تجھے رحمت ہر دو سرا جانا

طیبہ کے رنگیلے بانکے میاں سو ہے چاند سا مکھ دکھلا جانا
مین برہا دیوانی تڑپت ہون ذرا آجانا ذرا آجانا
اے باد صبا چو مدینہ روی پہونچا دے وہان عرضی میری
تورے چرنون سے کب تک دور رہون اب دیرنکر بلوا جانا
دکھ درد کے مارے تڑپت ہون مانت نہین دل فرقت مین ترے
اے کملی والے سائیں مرے روٹھے کو ذرا سمجھا جانا
سب بھول گیا کچھ یاد نہین آنے کی وہان کچھ آس نہین
اب پیو کی ڈگر پا ملتی نہین موری بیّان پکڑ کے بتا جانا
محبوب خدا ہو شان خدا ہے وصف تیرا لولاک لما
اللہ کی قسم مولا کی قسم جس نے تمہین جانا جانا
تم اپنے کئے کی لاج رکھو محشر مین مجھے رسوا نہ کرو

گولا کہہ براہون باطن مین ہراک نے مجھے اچھا جانا
موری ناؤ پرانی جھانجریا ندیا گھری طوفان پیا
تم اپنی دیا سے صلی علی نبیا میری پار لگا جانا
ہر گھٹ مین ہے نور رنگ رچو ظاہر مین مدینہ جا کے بسو
ترے حسن کا صدقہ سائین میرے وہ روپ ہمین بھی دکھا جانا
بے کس بے بس خادم تیرا عاصی خاطی نادم تیرا
حسنین کا صدقہ شایق پر کرپا کی نجر فرما جانا

بطرز		ایضاً	

کربل کے بسیا سانوریا موسے نینان لڑا کر دل چھینو
جیا تڑپت ہے دیکھن کو پیا ترساؤ نہین جلوہ کینو
کربل کی بپت بتیائے گیو سکھ جائے رہو دکھ چھائے گیو
شبیر پیا تورے بیان پرون مولا کی رجا پر سر دینو
سکھی دیس مدینہ بھی چھوٹ گیو پردیس کا جنگل دیس بھیو
گھربار علی کا لوٹ لیو سادات پہ ہائے جلم کینو
اصغر کا چھدو ننہا سا گلا اور تیر کلیجوا پار ہوا
بن پھول ہوئے مرجھا یو کلی پیاسے ہوئے نیر نیا سینو
اکبر کو جو برچھی کاری لگی شبیر کا دل برمائے گیو
تڑپت ہے لحدین روئے نبی کیا حشر نیا برپا کینو
عباس کی تیغ سے ہاتھ کٹو مکھ لال لہو سے لال بھیو

معصوم سکینہ کی کہا طرسے پانی کے لئے سروسے دہنو

دکھ سہتے سہتے بوری ہہیو زجیائے گیو زرد آئے گیو

اے شاہِ شہیدان تنسا آیق کی جلدی سے کہبر بالے لینو

برطرز	تھاروُ نام محمدؐ مصطفےٰ من پیارو لاگو جی	

بغداد کے سائیں کا روپ نیا من پیارو لاگو جی

سبز قبائے شوخ ادائے باغ الست کا پھول　　شان خدائے ماہ لقائے نور علی و بتول

سادات کا رنگ سہانا من پیارو لاگو جی

عبدالقادر غوث الاعظم پیرون کے تم ہو پیر　　پیاں پکڑ کر سلجھا دینو الجھی ہوئی تقدیر

موہے اپنا کے سونہاؤ نا من پیارو لاگو جی

سارے ولیو منہیں تم ہو ایسے جیسی کہ تارون میں چاند　　دیکھنے والون کی آنکھیں ہو خیرہ نور نظر ہو ماند

تم نور خدا کے ہو چاند نا من پیارو لاگو جی

حشر میں تم نانا سے اپنے کہکر رکہنا ساتھ　　ہاتھ میں تورے ہاتھ دے ہیں بات ہی توری ساتھ

بیکنٹھ کی راہ بتاؤ نا من پیارو لاگو جی

شا آیق سے کیا شان بیان ہو یا غوث الاعظم　　آپ نے اپنا رکھا قدم نانا کے قدم بقدم

وہی راج نبی کا رچاؤ نا من پیارو لاگو جی

برطرز	ہمیں دم دیکے سوتن گھر جانا	

تمہیں بن دیکھے کیا یونہی مرجانا	یونہی مرجانا پیا کے گھر جانا

جو جلوے دیکھتا طیبہ مین اوس لیلی شمائل کے
فدا ناقہ کے ہوتا اور کبھی قربان محمل کے
دکھ میرا جو اسطرح سے سکھ پائے تو جائے
دم تن سے محمدؐ جو نظر آئے تو جائے

پیارے نبی کے مین بل بل جاؤن سب مین اونہین کا ہے روپ سہانا

ہوئے مشہور میکش بادۂ عشق پیمبر کے
مئی وحدت کا یارب ہمکو بھی اک جام دی بھر کے
مستی تیرے میخوار کی مرجائے تو جائے
یہ نشہ وہ ہے سر ہی اوتر جائے تو جائے

مست ہون پیکر بادۂ الفت لاکھ برا مجھے بولے زمانہ

حبیب حق ہین محبوب خدا ہین احمد مرسل
خدا پردہ ہین اور خدا خود انپہ ہے مائل
عشق اون کا مرے جان اگر جائے تو جائے
سودا جو مرے سر مین ہے سر جائے تو جائے

یارب تو ہے جس پر عاشق کردے اوسی کا مجھے دیوانہ

تمہین اول تمہین آخر تمہین باطن تمہین ظاہر
رسول اللہ جلوہ تبلادو دم آخر
اس طرح مری روح اگر جائے تو جائے
سرکار مدینہ سے ادہر آئے تو جائے

شائق ایسا دم مورا نکسے		میرا جو جاتا ہو اون کا آنا

برطرز	نیہان لگائے کیا جانگے جان من	

کون ہے مجھ لاچار کے خواجہ بن

بانکا ہے کیا اجمیر کا سائین واری گئی سرکار کے خواجہ بن

کیون نہ نینون مین ابرو کا گھائل خم ہین نئے تلوار کے خواجہ بن

بن مسیحا بھیجئے کہبریا ڈہنگ ہین بری بیمار کے خواجہ بن

یار کی خاطر دکھ سہہ سہہ کر یار بنے ہین اغیار کے خواجہ بن

مضطر ہین اے خواجہ پیارے شوق ہین ہم دیدار کے خواجہ بن

وور سیہ کاری کر دیتو گیسو سے اپنی مار کے خواجہ بن

شایق کو اجمیر کے داتا جلوے دکھا دیدار کے خواجہ بن

برطرز	گلشن مین آئی بہار	

تجھ بن نہین ہے قرار قرار مورے پیارے

میم ملو جب نام احد سے احمد کہین سب پکار پکار مورے پیارے

شان کرم ہے تیری ہی گہرکی بگڑی کو میری سدہار سدہار مورے پیارے

کملی والا گیسوؤن والا بانکا طرحدار یار یار مورے پیارے

شافع محشر ذات ہے تیری ڈر کیا ہے روز شمار شمار مورے پیارے

نزع مین آکر شکل دکھا دو ہووے خزانمین بہار بہار مورے پیارے

معراجون کا راج دلارا عرش کا رفرف سوار سوار مورے پیارے

جائے خبر طیبہ کو اسی سے ٹوٹے نہ آنسوؤں کا تار تار مورے پیارے
شایق ایسی من مورت پر جان کو اپنے وار وار مورے پیارے

برطرز	لاج ہے تورے ہاتھ رے ٹھاکر	مجھ دکھیا کی

تمہارو چرن کی ہے آس ری ساجن

نینان لڑا کر دکھ مین پڑی ہون پیت نہ آئی راس ری ساجن مجھ بیکس کو
برہا دیوانی کو دور نہ چھانڈو پاس بلا لو پاس ری ساجن مجھ بیکس کو
رنگ رچو ہے ہرجا تورا پہولن پہولن باس رے ساجن مجھ بیکس کو
میم کی پتلی ملکے احد سے چڑ گئی ساتون کاس رے ساجن مجھ بیکس کو
ہر ہر گھٹ مین تورا ری سنگھٹ کس پر تہا پیاس رے ساجن مجھ بیکس کو
شایق بیچار یکو ہونہ پوچھے تمہارو چرن کی ہے آس رے ساجن مجھ بیکس کو

برطرز	ڈولت ناہین موری نیا سوپیا بن	

ترپت ہے مورا جیا مدینے والے

شاہا ہمکو بھول گئے ہو کیون نہیں لیتے کھبر یا مدینہ والے
ندیا گنہ کی موج رہی بہاری ڈوبے نہ موری نوریا مدینہ والے
ناہین دکھاتے ہو اپنا جو درشن گجرے گی کیسی عمریا مدینہ والے
معراجن مین کس سے لڑی تھی تمہاری و بانکی نظریا مدینہ والے
جلد بلا لو یا خود آؤ سونی پڑی ہے سجریا مدینہ والے

لاج رکھو شایق کی خدارا　　سن لے سلونے سنوریا　　مدینہ والے

برطرز　**شام رے موری بتیان گھونا**

احمد پیا موری بات سنونا

آن پڑی ہون تورے دوارے
توری ادا ہے سب مین نرالی
خالی نہ جاوے شایق تورا

دیکھو کہین انجان نہ ہونا
لب مین ہے جادو آنکھ مین ٹونا
جیو مانگے سرکار وہ ہوتا

برطرز　**واہی مرک کے مین جاؤن بلہاری**

مورے سجن کو سجت ہے سرواری
جاؤن مین کت ور احمد پیارے
جلوہ دکھا کر سمجھا لیجو

جاؤن موری مین دا ہو پہ واری
آس ہے سیان مو کو تمہاری
روت ہے اب شایق بیچاری

برطرز　**جاگ او سونیوالے مسافر ری سنگ ساتھی نے ڈیرا اوٹھایا**

ہائے وہ کملی والے گسائین رے تہارو دیکھن کو جیا للچایا
پاپ کی ندیا گہری رے گہری رینتان اندھیرا چھایا　　تہارو دیکھن
تجھ بن کون ہے یثرب باشی تو ہی وسیلہ کہایا ری
موت سرہانے آن کھڑی ہے ساتھ نہین ہے مایا

پوچھن ہارا کوئی نہین ہے بچ جاؤن گر تو بچا پیارے — تہارو دیکھن
شایق تورے ہاتھ بکا ہے اوسمین ہے توہی سمایا
حشر مین لاجن رکھنا ہوگا سر پہ رہے تیرا سایہ رے — تہارو دیکھن

برطرز — **توری چھل بل ہے پیاری توری کھل بل ہے نیاری**

توری چیتون ہے نیاری تورے نینن کے واری توری بانکی نجریا کی پیاری نشان
توری کملی ہے کاری توری صورت ہے پیاری سنو اتنی عرجیا ترے قربان
آؤ آؤ دلدار موہے دلکے مختار سپنے مین درشن دکھاؤ سرکار
رکھو شایق کو ساتھ داکی لاجن ہے ہاتھ کہین بگڑے نہ بات

اجی واہ واہ واہ واہ واہ واہ واہ واہ واہ واہ

برطرز — **لے پھول جانی لے لو**

سرکار مدینہ والے سرکار مدینہ والے
صورت تو دکھائے پیاری مین جان کو اپنے واری ہے آس چرنکی تھاری
سرکار مدینے والے
طیبہ کی پیاری بستی رحمت وہان پہ برستی دیکھن کو نین ترستی
سرکار مدینے والے
مولیٰ کا او ہو جلوہ ۔ آہا وہ روپ سہانا ۔ اللہ اللہ اللہ
سرکار مدینے والے

معراج کی شب وہ عالی وہ آنکھ تری متوالی تھی کسکو دیکھی بھالی -

سرکار مدینے والے

روضہ کی تری وہ جالی دربار ترا وہ عالی جاؤنگا نہ ہرگز خالی

سرکار مدینے والے

او کملی والے پیارے او میرے نین کے تارے شایق کے سہارا دے

سرکار مدینے والے

بر طرز

احمد پیا تورے بل بل جاؤں

جلد دکھا دو طیبہ بستی
تڑپ تڑپ کیا مین یونہی مرجاؤں

یا نگار رنگیلا چھبیل چھبیلا
شیدا آتی پیا وا کے صدکے مین جاؤں

بر طرز

پیا کے سنگ کھیلت ہوں مین ہوری

رتی انا کی سبھ پچکاری وحدت رنگ کی پوری
سبھ سبھڑ الو مورے جوبن پر احمد نام کہوری

رنگ نبی کا وحدت والا کثرت بیچ سمایا
میم کا گھونگھٹ مکھ پہ لے کر کرتی ہو برجوری

رنگ مین اپنے رنگ رے ساجن ایسی مناو ہوری
شیدا آتی شایق کو ہو نہ بیسے تہارو ہی نام گھوری

بر طرز

بیتی چلی رے موری بالی عمریا

طیبہ مین رہکر کچھ نہ لے نی
تا ناہک لڑا سے پیا امیر عمریا

یثرب بستی کملی والا رے
جوبن بنیا جات ہے شایق

کوئی بتادو موسے واکی ڈگریا
آو جی آو مورے بانکے سنوریا

ٹھمری

غوث پیا تورے جاؤن مین واری
آو جی آو دم نکست ہے
باغ کو میرے ہرا کر دینو
روت روت نینا گنوائی
فرماؤ کچھ تو کچھ تو صدا دو

چھپ توری نیاری صورتیا ہے پیاری
دیکھو دیکھو جی میری بیقراری
بغداد کی وہ یاد بہاری
تم ہی کہو تا کجا انتظاری
تمکو پکارے ہے شایق بیچاری

بہ طرز — چلتی چپلا چنچل چال سندریا البیلی

بانکی چتون ہر کی شان صورت واکی پیاری
کیسن لٹ گھونگر والے کملی شانن پر ڈالے ۔ عالی رنگ نام گن احمد بولے
دیکھ نذر کے ساجن موہن بانکی نجر ہار
پہلے ہی چھپ مین شایق کینو تیرن دلوا پار
آہاہا بانکے میان اوہو ہو سچے گنیان ہری چال واکی رنگ رنگیلی

بہ طرز — پردیسی سیان نہان لگائے دکھ دے گیو

طیبہ کے والی من لبھائے دل لے گیو
طیبہ کے والی

نینن دکھلائے واکو - زنین ترسائے جاکو - شایق خادم کو کہلاکر - دیکھو اپنی کرپا کو
ہم سے عصیان - کوئی گالیان ناکیو ترپاگیو دل لیگیو طیبہ کے والی

برطرز سنا و نالے سوندا من چٹکن لاگے راجنا ہو یار کہ دلبر

یثرب کا باشی موہنا نینن بین آوے چاند سا سرکار کہ سید چاند سا سرکار یثرب کا باشی
گیسو کالے کملی ڈالی شان والے لاج رکھہ
یہ سیاہی کیا تباہی جگ ہنسائی ساریان اب دیکھو احمد یثرب کا باشی
پیارے پیارے ناز سارے ہین تمہارے یا رسول
بانکی صورت شان وحدت جانکثرت پیاریان چھپ دکھا دو سیدا یثرب کا باشی
روز محشر حال ابتر ہون جو مضطر ہم غلام
آپ آنا اور بچانا مکہہ دکھانا واریان جگ والے رہنا یثرب کا باشی
سب کے سید نام احمد میرا مقصد جلد دے
بین ہون شایق تم ہو لایق سب سے فایق کاریان اے بانکے مصطفےٰ یثرب کا باشی

برطرز ہائے مجھے درد جگر نے ستایا

ہائے توری بانکی نجریا نے مارا
مورے پیارے سیان طیبہ کے میان بانکے نینون سے ہو پھر اشارا ہائے توری
ہنی کا رنگ عارض سانولا ہے اور سلونا ہے
لب رنگین بین ہو اعجاز اور آنکھون بین ٹونا ہے

یہ خنجر ہے کہ ابرو ہے نظر ہے یا کہ نشتر ہے
خدا جانے وہ کیا ہے جو کھٹکتی دل کے اندر ہے

عشق سرکار ہوا گرم بازار ہوا تیر غم پار ہوا مرنے تیار ہوا

اب مدینہ مین اوسے جلد بلا لو سرکار
آپ کے ہجر مین شایق کو ہے جینا دشوار

ہائے کیجے کرم اب خدارا ہائے توڑے بانکی نجریا نے مارا

برطرز	تم سون لاگی نجریا ہماری ری	

دیکھو حالت سنوریا ہماری رے

دم لب پہ آگیا ہے جو میرا سبب یہ ہے طیبہ مین آپ سند مین خادم غضب یہ ہے
سید ہون متقی ہون نہ عالم ہون یا رسول دیوانون مین ہون آپکے میرا نسب یہ ہے

یونہی گجری عمریا ہماری رے

تمھاری بانکی اداؤن نے مارا رے دل بدرو تو آفت رسیدہ
واہ یہ ڈھب نرالا نکالا رے تم نے بیدرو بن بن کے مارا

طیبہ نگر سے آؤ جی شایق
سونی ہو گئی سجریا ہماری رے

برطرز	آؤ آؤ نگریا ہماری ری	

نین بگڑے نگیان ہماری رے شکل دکھلا دو سیان پیاری رے

چاند مدینہ کے بھولو نہ موکو

پڑتی ہوں پیاں تمہاری رے

ہر دم تمہاری یاد تمہارا خیال ہے — فرقت کی آفتوں میں بھی لطف وصال ہے
صورت دکھانیکی کوئی صورت نکالیئے — اب آرزوے دید میں جینا محال ہے

جان لب پر ہے سیاں ہماری رے

مشکل پڑی جو مجھ پہ تمہارا ہی نام لوں — دشوار ہو جو کام وہ تم سے ہی کام لوں
اتنا رہے خیال رہے اتنی میری شرم — محشر کے روز دوڑ کے دامن کو تھام لوں

کہوں چھوڑو نہ بیاں ہماری رے

مجھکو نصیب ہو جو وہ دربار دیکھنا — رو کر کہونگا احمد مختار دیکھنا
کیا دیکھوں میں کہاں ہے مری آنکھوں میں وہ نور — اب آپ ہی مجھے میرے سرکار دیکھنا

لاج تمہیں رکھیاں ہماری رے

گردش بخت نہ ہو گردش افلاک کی مول — حوض کوثر کو نہ لوں دیدۂ نمناک کی مول
بولے رضوان بھی قیامت میں اگر سو سو بار — لوں نہ جنت کو مدینہ کی کبھی خاک کی مول

لڑ گئی اون سے نجریا ہماری رے

بیکسی پہ میرے اب ایک نظر ہو للہ — جو عنایت سے ہو دینا مجھے دیدہ للہ
یا رسول عربی بہر حسنؑ اور حسینؑ — عرض کرتا ہوں کہ مشتاق کی خبر لو للہ

سن لو طیبہ بسیا ہماری رے

بطرز	واری جاؤں جی سانوریا تمپر وارنا جی

یثرب والے کملی والے مکھ دکھلاؤ نا جی

کبتک یونہی عمر گنوا رون   احد احمد کتنا پکا رون

اب تو جلدی طیبہ بستی مین بلوا ؤ نا جی
ہر ہر گہٹ مین ڈہونڈون کبتک   تڑپت تڑپت روون کبتک
توری شایق کا دل رو ہت ہے بہلا ؤ نا جی

برطرز	یار کے گھر چلے جائین نذر بتلا دے ڈگریا	

پیارے نبی کبھی آؤ نجر دکھلا دو صورتیا

شایق واکی آنکھ رسیلی   او سپہ غضب متوالی چھیلی
دل لے کے آنا   نینون سے لبھانا   مدینے بلانا
بسر ہو کیسی عمریا   پیارے نبی

برطرز	مین تورے وامنوا لگی مہاراج	

موسے توری نینوا لڑی سرکار

شہر مدینہ والے چھیل چھبیلے   دکھلا دو دیدار   موسے توری
جان وجگر اہمان کے دل کے   تم ہی ہو مختار   موسے توری
شیدا نجر دل پر ما ڈالو   جب سے ہوئی دوچار   موسے توری
یاری کرون مین تو سے مین کس بد   تو ہے خدا کا یار   موسے توری

شایق بچاریکو بھول نہ جاؤ　　عرج بھیو سرکار　　موسے توری

برطرز　**موراجگاکے جوبن لوٹارے**

سکھی دیس مدینہ بھی چھوٹارے

پیا مدینہ مین بین ہون و کن مین
چھوڑکے اکدن جایئن گے سب کچھ
ہجر نبی کی کٹھن ہے بپتیا
کالی کملیا نور کا مکھڑا
دیکھا جو شایق دیس نبی کا

سکھی میرا مقدر پھوٹارے
گھر دنیا کا چھوٹارے
اس کارن دل ٹوٹارے
قد چھوٹو سو بوٹارے
خوب مزے وہ لوٹارے

ٹھمری

نینا لڑائے جا ولکو لبھائے جا
کاسے کہون مین ہجر کا دکھوا
سپنے مین آجا درس دکھا جا
شہر مدینہ واکی بستی
نینون مین آجا من مین سما جا
کٹ جاؤن در چھوڑا تمھارا
شایق تیرا تو شایق کا

او کملی والے عرب کے جوان
تلپت تلپت نسدن جیارا
او کملی والے عرب کے جوان
تیگ جدائی ناہک کستی
او کملی والے عرب کے جوان
کوئی نہین ہے واکا سہارا
او کملی والے عرب کے جوان

برطرز **ہزارا مورے کان کا موتی**

نبی جی میری بگڑی بنا جانا

پاپ کی نیا ڈوب رہی ہے	تمہارے کرم سے ترانا
سندنگر مین تڑپون مین کنتک	اپنا نگر دکھلانا
گھونگٹ چپنو جلوہ کینو	روپ دکھاؤ سہانا
ہائے وہ سبھ دن آئیگا کسدن	تمہاری گلی ہو ٹھکانا
شایق شایق کوک پہرت ہون	اپنی صدا سنوانا

برطرز **سرجن ہار جگ کرتار**

سب کے سردار احمد مختار پیان تورے پڑتی ہون سرکار

تن من ہر بار واروں تم پروار احمد مختار

تم بن بہارا دکھ پاس کسیا کہون پاس بلالو سیان پاس کیا کہون

ہوئے جلدی سے دیدار احمد مختار

حشر کے دن بگڑے جبدم ساری واکی بات

شایق کو اے پیارے نبی جی رکھنا اپنے سات تم جن

برطرز **اے جگ مالی**

توری بلہاری جاؤن واری ۔ پائی ساری ۔ جگ نیاری ۔ تمہاری دلداری ۔

دکھلا دُ محمد صورت پیاری پیاری

بشر ملک جن پریان سارے لیوے نبی کا نام۔
چمن چمن مین ہر ایک وطن مین شہر دکن مین رہت نکھت۔ شایق بتیان تیاری بلہاری۔

برطرز	دل نادان کو ہم سمجھائے جائین گے

ہائے کبتک ہمین ترسائے جائین گے

تمھاری محبت کہتی ہے ہم کو — ٹھیرو ٹھیرو مدینہ بلوائے جائینگے

آپ کی ذات کے اوصاف ہین بیحد احمد

پڑرہا ہون مین ابھی عشق کی ابجد احمد

او جوان عربی صاحب مسند احمد

جلد شایق کا دلا دیجئے مقصد احمد

ہائے کبتک مین پکارا کرون احمد احمد

داغ دل کے یہ چھالے تبائے جائینگے۔

برطرز	بانکے بلما سے نینان لگائے نینان ترجائے چینا نہین آئے۔

سائین طیبہ کے پیت لگائے بگرتی تبائے نجر بالرائے نجر نہین آئے۔
شکل گھونگٹ مین ناحک چھپائے محمد کہائے ولو نکو لبھائے دیوانہ بنائے نجر نہین آئے۔

جلوہ فرما شکل پر نور محمدؐ دل مین ہے — دیکھ لے شایق تیری لیلیٰ اسی محفل مین ہے
نور احمد گنبد خضرا سے ہے جلوہ فزا — شمع ہے فانوس مین اور روشنی محفلین ہے

شکل گھونگٹ بین نا حکٹ چھپائے

برطرز | سہائے توری آکی نرالی رنگ رلیان

بین پلکون سے جھاڑونگی طیبہ کی گلیان

نئی شان رہے | دل و جان رہے | قربان رہے | سہیلیان

مہک مہک پھولونگی مہک باغ مدینہ کی پیاری پہین

دربان بنے | ایمان لئے | وہین آن سے

احمد کا ساتھ ہو | شایق کی بات ہو

حشر مین ہو کہل کہلیان

برطرز | وہ حور نور قدرت کے سانچے مین ڈہالی

وہ دور دور شہرت ہے تیری نرالی

پیارا ادر بار ہے طیبہ کے سائین کا
احمد پیا کے ہین نینا رسیلے
چاند کی صورت نور کی مورت
دکہلا دے اللہ زیست مین ہمکو
جا کے مدینہ کی بستی مین شایق

عالی عالی وہ روضہ کی جالی
وہ کالی کالی پتلی پہ ڈورون کی لالی
وہ کالی کالی زلفون پہ کملی بہی کالی
وہ طیبہ کے والی کا دربار عالی
نہ آون نہ آون نہ آون گا خالی

برطرز مزادیتے ہین کیا یار تیرے بال گھونگر والے

دکھلا دے ہمین اکبار مازاغ کے بنیان والے

اللہ کا تو ہے دلدار اونچی ہے تیری سرکار
مین خادم تو سردار وہ کالی کملیا والے

تیرا رخ ہے یا قرآن میرا دین ہے یا ایمان
تیرے نام کے مین قربان جنپار تھا ہو گیسو والے

مجھے طیبہ مین بلوالو وہ چاند سا مکھ دکھلاؤ
ٹک اتنا کرم فرماؤ وہ پیارے گیسو والے

کس دن وہین آؤ گے گھر کو مرے بساؤ گے
موکو شاد بناؤ گے وطیبہ بستی والے

کیون ہے شیدا تجھ پہ جہان اوسکا ہی تجھ پر ایمان
تمھاری چھبی کے قربان وسر مگین انکھیا والے

برطرز مین توبازائی دل کے لگانے سے

سکھی روکو نہ طیبہ کے جانے سے
نہین مانون گی اب تو منانے سے

ہند سے سوئے عرب بنکے طلب گار آیا
دیکھکر روضۂ اقدس یہ کہونگا شایق
تم جو نہ پوچھو یہان کوئی نہ پوچھے
لو سوا تیرے پہ ہے تیر محشر آیا
یہ چلاؤنگا گر ضعف سے ہو جان نڈھال
مجھکو چھپالو نبی دامن کے سایہ مین

سپہر کے در در تیرے دروازہ پہ سرکار آیا
تیری رحمت کے بھروسہ پہ گنہگار آیا
خبر لو کسی حیلہ بہانے سے
گرمیٔ حشر سے ہر ایک ہے مضطر آیا
اب سنبھالو میرے مولا مجھے چکر آیا
بچیگا تیرا شایق بچانے سے

برطرز کرلے سنگار چتر البیلی ساجن کے گھر جانا ہوگا

سنگ نہ ساتی کوئی رہے اپنا قبر مین تنہا سونا ہوگا
ماتا پیتا اور مال خزانہ جان لے تو ہین سب یہین کے
زر والیکو بابو بولین بے زر ہو تو بھیک نہ دیوین
شایق خالی ہاتہ جا کر رب پوچھے تو کیا بولوگے

چھاتی اوپر سل تپہر کی ماٹی کا اوڑھنا بچھونا ہوگا
جس جسکو تم پاے تھے یہان پوچھی تجھکو کھونا ہوگا
بین کا ہر کوئی ساتھی بگڑے گی تو رونا ہوگا
سب مین ہوگی ہنسائی جسدم آنسو سے منہ کو دہونا ہوگا

برطرز آؤ سکھی آؤ دیکھین مہندی کی بہار

طیبہ چلی ہونے کو مین روضہ پر نثار
نور کی جہلک ہے وہان طور کی بہار

روتے روتے ہاے مرے او جلے ہوئے نین — بن تیرے دیکھے کے مجھے ناہین پرت چین
میرے بانکے طرحدار

کیون نہین بلواتے مدینہ کے چمن مین — کیا یونہی مرجاؤن تڑپ کر مین دکن مین
اجی واہ جی سرکار

اللہ کی طلب کیون نہ تمہاری ہی طلب ہو — بے میم کے احمد ہو تو بے عین عرب ہو
میرے احمد مختار

دیکھو دیکھو وہ نہین بخشش کے بھی لایق — سارے برے گن ہین گنہگار ہے شایق
کرم تیرا ہے درکار

بر طرز **توری بانکی نجریا ہے جادو بھری**

توری سانولی صورتیا ہے بانکے بنی ترے شایق کی بگڑی ہوئی بات ہے دو سہارا تم خدارا	توری کالی کملیا ہے بانکے بنی آبرو حشر مین تیرے ہی ہاتھ ہے کوئی نہین ہے مورا تم بن بچانے ہارا

اب لے لو کہبریا پیارے بنی

بر طرز **من پردیسی چہانڈ چلے**

نین سے منزل چلتے چلتے طیبہ نگر کو جانا جی
برہا دیوانی جائے کہان پر احمد اب ملیوا نا جی — بہو رہی
ندیا گہری ناؤ پرانی ڈول رہی ہے ترانا جی
پیتم پیارے اپنی دیا سے اوس کو پار لگانا جی — بہو رہی
روٹھا تو را مانت نہین کس بدھ اوسکو بچھانا جی
خواب مین آکر درس دکھا کر شایق کو سمجھانا جی — بہو رہی

بر طرز **دلدار یار چھیلا سے نینان لگائینگے**

ہم زار زار رو کر نبی کو منائین گے پار کر دو سیان ڈوبے نہ موری نیان	ادن کو منائین گے بگڑی بنائین گے تم جو نہ پوچھو سیان کون ترائے رے

ہم زار زار رو کر ۔۔۔

شان توری عالی نہ پہیرو ہمین خالی سو باتنکے نبی ہم تمہارے کہائے رے

ہم زار زار رو کر

ہند مین ہم ہین مدینہ مین ہے پیارا خاوند ہائے شایق ہے بہت دور پیارا خاوند

سکہی اپنی سہاگ مین آگ لگائینگے

ہم زار زار رو کر

موہے ریتی ہین بنگلہ بنادے کشوری لال	برطرز

مورا طیبہ مین مدفن بناو رنگیلے میان

در سس دکہا دو مست بنادو عشق کا جام پلا دو رنگیلے میان

متوالی آنکہہ اپنی دکہادو رسول پاک

مستون کو اور مست بنادو رسول پاک

ہوش اڑا دو می سے چہکا دو مستون کی ہستی مٹا دو رنگیلے میان

پردہ دوئی کا اوٹہا دو رنگیلے میان

میم محمدی کا خدا کا ظہور ہے

پردہ مین حور یا کوئی گہونگٹ مین نور ہے

شایق کو تم نام سنا دو

راز احد کا بتا دو رنگیلے میان

نقطہ انا کا سکہا دو رنگیلے میان

رنگ مین اپنے مٹا دو رنگیلے میان

ذات کی بات بتاو رنگیلے میان

بطرز	جو پیا آئے ناموسے سہائے و کھ جائے نا

جو نبی آئے نا موکو کچھ نا سہائے نا

موہے پیارے　　سہارے　　ڈلارے میان　　نبی آئے نا

بت پہ شیدا تھے کبھی تھا وہ زمانہ دلکا

یک قیامت تھا حسینون سے لگانا دلکا

شکر شایان کہ ہوا خوب ٹھکانا دلکا

کوئے احمد مین میسر ہوا جانا دلکا

او نپہ آتا ہے کہ اللہ پہ آنا دلکا

ترپائے نا　　ترسائے نا　　وہ آے نا　　نبی آئے نا

بطرز	پیارے محمد صورتیا دکھائے جاوٗ

صورت دکھائے جاوٗ　　آنکھو نمین آئے جاوٗ　　من مین سمائے جاوٗ

سرور ہو تم ساری جگت کے　　مکہ مدینہ کی راہ بتائے جاوٗ

شاہ یثرب وطنی نے مرا من موہ لیا

ایک امی لقبی نے مرا من موہ لیا

جسپہ قربان تھے مکہ و مدینہ والے

او نسی مکی مدنی نے مرا من موہ لیا

مانت ہے سب تم کو جہان ببن بگڑی کو میری بنائے جاؤ

نوک مژگان پیمبر پہ نہ کیون دل ہو نثار
اسی برچھی کی انی نے میرا من موہ لیا

یا نبی سوج گئے پاؤن عبادت کرتے
اسی ایزد طلبی نے میرا من موہ لیا

ندیا رسے گہری ناؤ پرانی ڈوب بنیا موری پار لگائے جاؤ

پہول بین جسکی ہے بو گل بین ہے جسکی رنگت
اسی نازک بدنی نے میرا من موہ لیا

سن کے معراج بین باتین یہ کہا خالق نے
تیری شیرین سخنی نے میرا من موہ لیا

ترپت ہون بن دیکھے تمہارے پیاری صورتیا دکھائے جاؤ

دل شکستہ نہ ہو کیون عشق بین مانند اویس
اون کی دندان شکنی نے میرا من موہ لیا

کس محبت سے کہا جس نے کہا اے شایق
اک جوان مدنی نے میرا من موہ لیا

شایق ترا عرض کرت ہے ایک نجریا دکھائے جاؤ

برطرز	کوئی ایسی سکھی چاتر نہ ملی ہوی پیو کے دواری بٹھا دیتی

کوئی ایسی دوا دکھ کی نہ ملی مو ہے دکھ کو جو دل سے مٹا مٹا دیتی
کوئی پیت کی ایسی چلی نہ ہوا یثرب نگری بین اوڑا دیتی

تیری تیغ نظر جو نظر آتی تو مین اپنے گلے سے لگا لیتی
یہی خون بہا ہوجاتا میرا تورے چرنون مین خون بہا دیتی

نہ تو لے گئی قسمت مجھکو وہان نہ تو پیو نے مدینہ بلایو مجھے
یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہو جو مین پیت کا راج رچا دیتی

اے سرور عالم بہر خدا لگا ہے نظر سے برمن افگن
توری ایک نجر کرپا کی میان میری بگڑی کو ساری بنا دیتی

اللہ کی قسم مولا کی قسم معراج کی رات جو مین ہوتی
توڑی آنکھ جو لڑتی کسی سے وہان تو مین اپنی بھی جان لڑا دیتی

مجھے پوچھنے سب طیبہ مین اگر کس بانکے جوان نے موہ لیا
تو مین لیکے بلائین رو رو کر تیرے روضہ کو بڑھکر بتا دیتی

موری جان خدا کی شان ہے وہ یثرب نگری کملی والا
موسے پوچھتا جو کوئی واکا پتہ تو مین اوسکو پتا یہ بتا دیتی

مجھے حشر مین جب اے شاہ عرب لیجائین ملک دوزخ کی طرف
کبھی تیری شفاعت کرتی مدد کبھی رحمت آکے بچا دیتی

کیا ڈر ہے مجھے روز محشر جب تو ہے ہمارے پلے پر
موری کہلتی سیہ کاری جو ہان توری کالی کملیا چھپا دیتی

موسے پیت لگا کے مدینہ بسو پردیس کو اپنا دیس کیو
مجھے ہوتی جو شایق اسکی خبر تو سہاگ مین آگ لگا دیتی

برطرز	بلم کجلوٹی لیوے جی نینان بگڑی جائے	

نبی جی مدینہ ہم ساکھو کہ یہ اپنی آس نہ ٹوٹی جائے

تمھاری کھائے بانت بنائے — چرنوں پہ سیس نوائے — نبی جی

تمھاری اداؤن من میں سمائے روپیا دکھائے ترسائے

دیکھو جی دیکھو بہائے سونریا مجھکو جگنیا بنائے — ہائے ہائے مجھکو جگنیا بنائے

بن درشن تیرے من مجھکو جگنیا بنائے — نبی جی

خبر لو جلدی طیبہ سے ہماری یا رسول اللہ — طبیعت ہند میں اپنی بہت گھبرائی جاتی ہے

نبی کے عشق نے شایق ہمیں درگور کر رکھا — وہ بلواتے نہیں اور موت میری آہی جاتی ہے

ہائے ہائے سونی سیجریا جائے — نبی جی

بہ طرز — میں تو بازائی دل کے لگانے سے

دیکھو حاصل نہیں رے ستانے سے

پوچھتے کیا ہو کہ کوئی پس دیوار آیا

بھیس بدلے ہوئے ہر رنگ میں ہر بار آیا

تجھکو جو ڈھونڈی میاں اپنے کو کھوئی

راستی پر مرا برگشتہ مقدر آیا

آج پھر برج میں اپنے مہ انور آیا

آرزو نکلی میری حسرت نکلی میری

منھ سے اوٹھا کے نقاب آج جو قاتل آیا

لٹ گیا جب کہ مسافر سر منزل آیا

اوس کی جو مرضی میاں میری بھی مرضی رہے

میرا چھینے تجھے دل توڑنا نے سے

ہاں تیرے کوچہ میں پہلے کا گنہگار آیا

تو تو مکار تھا وہ تجھ سے بھی مکار آیا

ہوئی میری شہرت چھپانے سے

ہائے کس ناز سے وہ گھر مرے چلکر آیا

شکر ہے میری بغل میں میرا دلبر آیا

مان گیو ساجن منانے سے دیکھو

سر جھکائے ہوئے دوڑے ہوئے بسمل آیا

اس خطا پر وہ ہوا قتل کہ کیوں دل آیا

اب ڈرتا نہیں شایق ڈرانے سے دیکھو

برطرز	ہائے مجھے دردِ جگر نے ستایا

ہائے تیری ترچھی نجریا نے مارا   مرے بانکے سیان   پرتی ہون پیان   پیارے نینون سے ہو

سپھر اشارا   ہائے تیری ترچھی

تری آنکھو نہین اے کافر عجب جادو ہی ٹونا ہی   نظر کی جس نے تجھپر بس اوسی تا زیست رونا ہی

یہ خنجر ہے کہ ابرو ہے نظر ہے یا کہ نشتر ہے   خدا جانے وہ کیا ہے جو کھٹکتی دل کے اندر ہے

مین سردار ہوا گرم بازار ہوا   خوب آزار ہوا   مرنے تیار ہوا ۔

سپھر نظر ڈال رہا ہے وہ ہمارے دل پر

لیجیئے اور بھی تلوار پڑی بسمل پر

ہائے شایق کو اپنے بگاڑا

ہائے تری ترچھی نجریا نے مارا

برطرز	دل نادان کو ہم سمجھائے جائینگے

ہائے کتنک ہمین ترسائے جائین گے ۔

تم کو تو مو سے پیار نہین ہے   دیکھو حاصل نہین پچھتائے آئینگے

دور سے کرتا ہے کیون ہمکو اشارے پیارے

ابھی جا پاس ذرا جلوہ دکھاوے پیارے

او دغاباز فسون ساز ہمارے پیارے

نیم جان ہوگیا شایق ادھر آرے پیارے

ہاے کتبک مین پکار اکرون پیارے پیارے
داغ دلکے یہ چہالے یہ چہالے بنائے جائینگے ۔

برطرز	مزا دیتے ہین کیا یار ترے بال گھونگر والے	

انکھیان پہیر اوہر اکبار او دل لیکے جانیوالے

سچ بتلا سہر کرتار جاناہے کس جا دلدار
چہوڑ نہ تو اے یار اب تو جان کے پڑ گئے لالے انکھیان پہیر اوہر

غیرون سے تو رہنا دور دلکا شیشہ ہوگا چور
اب تو بنکے رشک حور یہ ہین آتش کے پرکالے انکھیان پہیر اوہر

تیرا رخ ہے یا قرآن میرا دین ہے یا ایمان
تیرے نام کے ہین ہر آن جپتا رہون بس مالے انکھیان پہیر اوہر

کس دن گھر کو آؤ گے لطف وصل اوٹھاؤ گے
دلکو شاد بناؤ گے اوجڑی بستی بسانیوالے انکھیان پہیر اوہر

کیون ہے شتابق سی انجان تو ہے بہولا وہ نادان
تیری چتون کے قربان آنکھین مار کے جانیوالے انکھیان پہیر اوہر

برطرز	ہزارا مرے کان کا موتی	

نبی جی میری بگڑی بنا جانا
گھونگٹ چہینو جلوہ کینو بھاگ دکھاؤ سہانا نبی جی مری

پاپ کی نیا ڈوب رہی ہے تمھاری کرم سے ترانا بنی جی مری

برطرز **بوٹی پلا کر لبھائے گیو کوئی مجھے**

بیکس سمجھکر ستائے گیو یار مجھے
دل بھی ہیر اچھا ند کے پہلو ہوا اونھین کے ساتھ کسیکا کوئی نہین
اب تو میری بات بھی گیان ہے واہی کے ہاتھ
وکھ الفت کا سہتے سہتے جیا بھیو بیچین
سکھ کی صورت دکھلا دے تبلا کر بانکے نین کسی کا کوئی نہین
دل بھی کھویا ہین بھی کھویا جانکی ہی یاری
تم بھی چتون والون سے کرنا نہ کبھی یاری کسی کا کوئی نہین
شتایق اب کیا ہووت ہے جب تن بیچ پڑگئی آگ
کاگ مین اپنا جو بن ملکرا وپرا سارا بھاگ کسی کا کوئی نہین

ٹھمری

متوالے سے نینان لڑائے بیٹھی ہون	اپنی آنکھون مین اوسکو چھپائے بیٹھی ہون
کہون حسرت نہ گر جائے اوڑ کر کہین	دامن دلکو اپنے بچائے بیٹھی ہون
گن برے ہین مگر تیری رحمت پر	ایک مدت سے آسا لگائے بیٹھی ہون
کو نام سے اون کے پکارینگے سب	ہین جو اپنے مین اون کو چھپائے بیٹھی ہون
کیا کہون تم سے بانکا رسیلا ہے جو	اوسکی خاطر یہ جوگ اٹھائے بیٹھی ہون

خواہ وہ ہاتھوں سے اپنے بیٹھا بیٹھی ہون کوئے جانان میں وہ ہو فنی رمائے بیٹھی ہون		اون کی مسند پہ بیٹھوں مری کیا مجال دل جلی ہون نہ چھیڑو مجھے شایق

	گلشن مین آئی بہار	برطرز

زلفون کو اپنے سنوار - سنوار میرے جانی - زلفونکو

تیلا لگالے پھلیلا لگالے - بگڑے ہوؤن کو سدہار - سدہار میرے جانی

پتلی لچکتی چھبیلی کریا بوجہا ہے پھولون کا ہار - ہار میرے جانی

پیاری رنگیلی نکلی صورتیا تسپر مسی کی بہار بہار میرے جانی

شایق کے ہین سب مزے دارباتین گاتی ہے بلبل پکار - پکار میرے جانی

تیرے تمہارے بانکی نظر کا دلکے جگر کے ہو پار - پار میرے جانی

خانہ خرابی کی ہے یہ دل نے اسپر خدا کی ہو مار مار میرے جانی

	ٹھمری نعتیہ	

مورا بانکا سنوریا یثرب کا مجھے واکی ڈگریا بتادیتی -

تورے پیان پکڑ لیتی مین صبا مورا کہوا جو جاکی سنا دیتی

تیری تیغ نجر جو گلے ملتی ہیکنٹہ کا رستہ مل جاتا ***

یہی خون بہا ہو جاتا مرا تڑپ کر تو نپہ خون بہا دیتی

جو نہ چلون مین بروگ لیے تو یہ پیت کا دلسی روگ مٹے

مین تو برہا دیوانی بن بن کر سب حال نبی کو سنا دیتی

لیو سیم کا گھونگٹ ہو کے احد احمد کہلا یو جگ بین سکھی
میرا بس چلتا ساجن پہ اگر تو یہ پردہ مکھہ سے ہٹا دیتی
مرے دل پہ جگر پہ ہے چھالے پڑے موری پیت کی گرمی نے پھونک دیا
جو مدینہ سے آتی باد صبا موہے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا دیتی
مورے کملی والے سائیں کو بتلا دو مجھے طیبہ والا
بین سپہر کے مدینہ کی گلیون بین ہر ہر کوچہ بین صدا دیتی
مورا شوق مدینہ نے جان لیا موری جان گئی ہے چاہت سو
یہی ہوتی مری معراج صبا مری خاک ادہر جا اڑا دیتی
رستہ پر خوف اور آبلہ پا نار حسرت تاریک شبی
یہی نیر کی ندیان نینن سے اسے کاش مجھی بھی بہا دیتی
بین دوری پہ منزل ہے کڑی مورا راج ڈولارا ہو مجھسے خفا
موہے ہوتی جو شایق اسکی کبہر تو سہاگ بین آگ لگا دیتی

——— ۰ ———

بسم اللہ الرحمن الرحیم



واقعات کربلا

مجرئی شام سے لڑنیکو سیہ کار آئے
کٹ گئے ہاتھ گری مشک ہوا منہ زخمی
اشقیا دیکھ کے شبیر کو رنین بولے
وہ بھی سردار شہیدونکے ہوئے ہو کے شہید

آل احمد پہ ستم کرنے ستمگار آئے
لب جو جس گھڑی عباس علمدار آئے
ایلو نور نظر حیدر کرار آئے
لڑنے آخر پہ شہیدونکے جو سردار آئے

قطعہ

شب عاشور یہ شبیر نے زینب سے کہا
رو کے فرمانے لگے غم نہ کرو میری بہین
صبر کرنا ہے مصیبت مین تمہاری میراث
ای بہن صاف ہے اس خواب کی تعبیر یہی

خواب مین آج مرے سید ابرار آئے
گو کہ تم آج یہان ہو کے گرفتار آئے
نذر تو تیغ شہادت کا اگر وار آئے
ہم یہان مرنیکو سب چھوڑ کے گھر بار آئے

لوٹکر کرب وبلا سے سوے طیبہ اے دل
لے کے عورات کو جب عابد بیمار آئے

وا حسینا کا ہوا شام مین غل جب سجاد
سرِ مظلوم جو لے کر سر دربار آئے

مونکی نیند نہ سو جائین کہو کیون اصغر
جب سلانے اونہین تیر جگر افگار آئے

جا کے کہنے لگے روضہ پہ نبی کے رو کر
کہو کے سب اپنی کمائی مرے سرکار آئے

شہر بانو نے کہا دیکھہ کے اصغر کی تڑپ
نہین معلوم الٰہی تجھے کب پیار آئے

غل ہوا کیون یہ ہمشکل نبی آتا ہے
رنجین جب کہینچ کے تیغ اکبر جرار آئے

اللہ اللہ سکد ستی اکبر کے فدا
تیغ سے ایک کے دو دو کے نظر چار آئے

بڑہکے اعدا سے یہ کہتی تہی ہوائے جرأت
سامنے اون کے جو آتا ہو وہ ہشیار آئے

حر ہون یا بہائی ہون یا اون کی غلامی لوگو
سب یہ صہبائے شہادت کی ہین سرشار آئے

کیون نہ آغوش مین لیلے اونہین بڑہ بڑہ کی قضا
کیون نہ اللہ کے پیارونپہ اوسے پیار آئے

نقد جان لیکے شہیدون سے یہ کہتی ہی قضا
ایلو گلزار جنان کے یہ خریدار آئے

صاف کہتی ہے اشاروں سے رضائے خالق
جو کہ لاچار نہ تہے بن کے وہ لاچار آئے

جا کے ہم حشر مین خالق سے کہین کے تشفائی
بخش شبیر کے صدقے سے گنہگار آئے

دشمنون کی آشنائی دیکھیے
کوفیون کی بے وفائی دیکھیے

تیغ اکبر کی صفائی دیکھیے
اور وہ نازک کلائی دیکھیے

بخت کی بے اعتنائی دیکھیے
سہو کے پیاسونکی لڑائی دیکھیے

بوسہ گاہ مصطفےٰ سے کی نہ شرم
تیغ قاتل کی ڈہٹائی دیکھیے

خون مین دولہا بنی قاسم کی لاش
غازیون کی کدخدائی دیکھیے

رخصت شبیر وہ قبر رسول
اور وہ صغرا کی جدائی دیکھیے

صبر شبیر اور ظلم اشقیا
یہ بہلائی وہ برائی دیکھیے

عورتون کے سر پہ چادر بنگئی
آہ عابد کی رسائی دیکھیے

چرخ پر خورشید اکبر رہنین تھے
آفتابون کی لڑائی دیکھیے

دین اودہر اور دولت دنیا اودہر
یہ کمائی وہ کمائی دیکھیے

شان اصغر پہ سکینہ نے کہا
خاک پر سوتے ہین بھائی دیکھیے

دیکھتی خون دولہ کا دولہن
یہ نرالی رونمائی دیکھیے

کربلا مین باغ زہرا لٹ گیا
بیکسونکی بینوائی دیکھیے

کہتے تھے اکبر کہ بابا پیاس سے
جان ہے ہونٹونپہ آئی دیکھیے

مرتے ہی جاؤنگا شائق کربلا
قید سے کب ہو رہائی دیکھیے

اے مجرئی جو شوق ہے حسن کلام کا
لکھ تو سلام امام علیہ السلام کا

تھا شوق سب شہیدونکو کوثر کے جام کا
لاتے تھے لب پہ لفظ نہ پانی کے نام کا

کالا نہ کیون ہو حشر مین منہ فوج شام کا
گل ہو گیا چراغ شفیع الانام کا

اللہ رے انقلاب کہ سایہ مین اشقیا
اور دہوپ کی تپش مین ہو خیمہ امام کا

کہتی تھی بھوک پیاس شہیدونکی کا مین
عشرہ مین چاند ہو گیا ماہ صیام کا

ہر نوجوان شہید ضعیفون کے سامنے
اکبر کی لاش پر تھا یہ کہنا امام کا

راضی رضائے پاک پہ یون حق کے تھے حسین
دلمین خیال بھی نہ ہوا انتقام کا

ہے آج اون کے لاشونپہ ریتی پڑی ہوئی
رتبہ بلند عرش سے تھا جن کے نام کا

اون کے سرون پہ اب ہی پیام اجل سوار
تھا جن کے گھر مین ذکر خدا کے پیام کا

تھا کربلا مین اوس کے نواسونکا خون حلال
جس نے سبق سکھایا حلال و حرام کا

ہے آج بھوک پیاس سے وہ سرنگون تمام
جھکتا تھا جن کے سامنے سر خاص و عام کا

پانی ہے جس کے نام سے محشر مین مغفرت
پانی سے دم بند ہے آج اوس امام کا

یان فخر تھا یہی کہ فقیری مین مست ہین / وان ناز گر یزید کو تھا تخت شام کا
میدان کربلا مین ہوئے جسقدر شہید / کیا خوب گھر ملا و کفین دار السلام کا
تھے تھے سبز بخت سیہ بخت ہو گئے / بدلا ہے جا کے بخت کہان اہل شام کا
حر کرم نے مقام لیا جا کے دست شوق / حر اور حر کے بھائی کا حر کے غلام کا

ق

زینب یہ رو کے عون و محمد سے کہتی تھین / بھائی یہ تم فدا ہو یہ ہے کام نام کا
دیکھو بہن نے بھائی کی الفت کیواسطے / بیٹون کو اپنے حکم دیا قتل عام کا
اے کربلا کے لال مجھے کربلا دکھا / سبزہ چڑھاؤن گا مین شہید یکے نام کا
دکھلا دے گنبد اپنا ان آنکھونسے ایکسال / صدقہ دلا مجھے یہ پیمبر کے نام کا
اسطرح تو شراب محبت سے مست کر / مستی مین بھی سرور ہو شرب مدام کا
اکبر کا اور سکینہ کا اصغر کا واسطہ / پورہ ہو جو ارادہ ہے کچھ ناتمام کا

شائق نہ تشنگی سے پریشان ہو یا حسین
رکھنا خیال حشر مین بھی اس غلام کا

گر کھینچے تصویر میری چشم دیا بار کی / مردمک ہو شکل عباس علمدار کی
بڑھ گئی گرمی بہت کچھ جنگ کے بازار کی / جب مرے یوسف تن کی بیعت تا دس بلکار کی
یاد دے آئے نبی جس نے نظر یکبار کی / صورت احمد ہے صورت احمد مختار کی
کیا کرون تعریف تیغ حیدر کرار کی / مرغ جانکے کاٹتی ہے پر چمک تلوار کی
سیر ہو جبتک نہ آب خنجر خونخوار سے / پیاس بجھتی ہی نہین زمین کسی خونخوار کی
بیکسی گرمی سفر جنگل شہادت تشنگی / ہو بیان کیا کیا مصیبت حد بھی ہے آزار کی
گھر گئے نرغے مین اعدا کے حسین ابن علی / تھی ادھر اک جان ادھر بوچھار تھی تلوار کی

رک گیے ہاتھ اسقدر زخمی ہوا جسم حسینؑ
خون مین کپڑے ہین تر طاقت نہین رفتار کی

ق

رو رہے تھے حاملان عرش بھی سر پیٹکر
روکے جب اہل حرم نے شہ سے یہ گفتار کی
ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
تشنگی سے جان ہے لب پر ہر اک بیمار کی

ق

باپ کے زانو پہ سر بیٹے کا زخمون سے چور
ہائے یہ گردش نئی ہے چرخ کج رفتار کی
دیکھکر اکبر کو چہرہ رو رہے تھے زار زار
ہاتھ تھے شبیر کے اور گرد اوس رخسار کی
وَا اَخِی اَدرِکنِی کبھی آتی صدا اے وَا اَبِی
اور کبھی آواز وَا اَعمادِ یا کرار کی
ایکجان اور لاکھ صدمے ایکدل اور لاکھ غم
دوپہر کی دھوپ تھی اور چھاؤن تھی تلوار کی
کون انیس اور کون مونس کون غمخوار حسین
موت حضرت کے سرہانے شکل تھی غمخوار کی
کیا مہکتی تھی شہیدون سے ہوائے کربلا
زخم کے منہ وا ہوئے کلیان کھلین گلزار کی
عورتون کے سر پہ چادر دھوپ مین لاشون پہ ابر
آہ کیا کیا رنگ لائی عابد بیمار کی
چاہین گر شبیر بے شمشیر اوڑین اعدا کے سر
ایک اک موج ہوا بھی دھار ہو تلوار کی
قافلہ آیا مدینہ کو تو آئے لوگ سب
دیکھنے کو شکل ابن حیدر کرار کی
سب نے دیکھا حضرت سجاد کو روتے ہوئے
اور پوشیدہ تھی صورت قافلہ سالار کی
واحسینا واحسینا کہتے تھے چلا کے سب
پوچھتے کیا ہو مصیبت عابد بیمار کی

اوس گل باغ رسالت کی محبت دلمین ہے
میرے سینہ مین بھی ہے شایق قضا گلزار کی

میدان جنگ مین پسر بو تراب ہے
یا خاک کربلا سے عیان آفتاب ہے

روئے حسین پیاس سے بے آب وتاب ہے
روح نبی کو قبر مین بھی اضطراب ہے

زندان مین خاندان نبی بے حجاب ہے
دنیائے دوونکا ہائے عجب انقلاب ہے

اکبر جو آئے رن مین تو ہر اک نے یہی کہا
یہ کون ہے شبیہ رسالتمآب ہے

گیسو ہین چار چاند سے رخسار پر عیان
ہالہ مین ماہ ابر مین یا آفتاب ہے

بولے حسین دیکھکے اکبر کو خون مین لال
ڈوبا ہوا شفق مین مرا آفتاب ہے

بی بی سکینہ کہتی تھین رو رو کی پیاس سے
سوکھی زبان ہے جان کو اک اضطراب ہے

پانی پلائیے مجھے یا مارڈ الئے
اے بابا جان پیاس سے حالت خراب ہے

کہتے تھے سب شقیون سے یون شاہ کربلا
یہ جان لو کہ باپ میرا بو تراب ہے

بھائی حسن ہے فاطمہ زہرہ ہے میری مان
اور نانا میر شافع روز حساب ہے

ناحق یہ تم نے باندہی کمر میرے قتل پر
باز آؤ اس سے بس یہی راہ ثواب ہے

اللہ فوج شام کی یہ سنگدلی جناب
اس ظلم سے تو سنگ کا دل آب آب ہے

دنیا کی چاہ نے دلون اندھا بنا دیا
گو جانتے تھے آل رسالتمآب ہے

اصغر کا حلق چھدنے ہی بانو نے یہ کہا
یارب یہ ننھی جان پہ کیا کیا عذاب ہے

قاسم ہوئے شہید جو دولہا بنے ہوئے
عین وصال کہتا تھا عین شباب ہے

عباس زخم کھا کے گرے جب فرات پر
کہتی تھی موت بھی مرا دل آب آب ہے

وہ خاندان خانما برباد ہو گیا
اوتری مکان مین جسکے خدا کی کتاب ہے

جو غم مین رو رہے ہین امام حسین کے
ان پر نزول رحمت حق بیحساب ہے

گر چاہتے حسین تو کیا تھی وہ فوج شام
راضی رضا پہ تھے یہی لب لباب ہے

ان سب کا غم حسین کا دل وا مصیبتا
اک جان پر ہزار طرح کا عذاب ہے

ق

سجاد پلٹے شام سے جسدم مدینہ کو
پہونچے جہان کہ قبر رسالتمآب ہے

روتے لگے یہ کہکے لپٹ کر مزار سے
سب خاندان لٹ گیا یہ کیا حساب ہے

بابا بھی اور بھائی چچا ہو گئے شہید
تنہا مین رہگیا ہون عجب انقلاب ہے

اسوقت شہر پاک مین اک حشر ہے بپا
گریان غم حسین مین ہر شیخ و شباب ہے

ہر گھر مین یا حسین کا نعرہ بلند ہے
ہر دلکو اس قلق سے عجب پیچ و تاب ہے

بلوالو کربلا مین مجھے شاہ کربلا
دلکو مرے وطن مین بہت اضطراب ہے

پھر رسول جلد دکھا دو مزار پاک
اس اشتیاق مین مری مٹی خراب ہے

خاک لحد پائیگی کیا مجھکو بعد مرگ
شایق مری زبان پہ کیا بوتراب ہے

روئے اکبر روئے اصغر آفتاب و ماہتاب
دو دو تھے شبیر کے گھر آفتاب و ماہتاب

کب ہون اونکے رتبے ہمسر آفتاب و ماہتاب
وہ ہین اعلی اور کمتر آفتاب و ماہتاب

دیکھکر دونون کو زخمی روکے بانو نے کہا
خون مین کیا ہو گئے تر آفتاب و ماہتاب

اکبر و اصغر کی یاد آتی رہی ہر ایک کو
ہین اسی باعث سے نکلے گھر آفتاب و ماہتاب

دھوپ مین اور اوس مین تھے روز و شب لاشے پڑے
جن کے اوپر تھا سایہ گستر آفتاب و ماہتاب

کربلا مین دیکھ لی کیا گردش چشم حسین
آجتک کھاتے ہین چکر آفتاب و ماہتاب

دیکھتے تھے روز و شب کیا آئینہ روئے حسین
تھے نصیبے کے سکندر آفتاب و ماہتاب

چھپ گئے جب خاک مین رخسار پر نور حسین
ہو گئے بے نور یکسر آفتاب و ماہتاب

ڈر یہ تھا چمکے نہ زمین شعلۂ مہر حسین
خاک ہو جائین نہ جلکر آفتاب و ماہتاب

اکبر و اصغر کے لاشے دیکھکر بولی قضا
کیا اوتر آئے زمین پر آفتاب و ماہتاب

روز روز حشر تھا اور شب شب تاریک قبر
دونون ظالم تھے برابر آفتاب و ماہتاب

بولے زینب قتل جب عون و محمد ہو گئے
مل گئے مٹی مین جاکر آفتاب و ماہتاب

پھیری آنکھون سے ہوئی غائب مری نور نظر
یا نبی جاکر فلک پر آفتاب و ماہتاب

بیکسی کہتی تھی پیاسا دیکھکر شبیر کو ‏— بہ نہ جائین پانی ہوکر آفتاب و ماہتاب
عارض شبیر جب رنگین غبار آلودہ ہین ‏— کیون نہ ہوجائین مکدر آفتاب و ماہتاب
نور چشم فاطمہ زہرا ہے غلطان خاک پر ‏— کیون تڑپین آسمان پہ آفتاب و ماہتاب
اکبر و اصغر کے چہرے کب لہو مین لال ہین ‏— خون روتے ہین مقرر آفتاب و ماہتاب
غل ہوا جب میان سے نکلی چمک کر ذوالفقار ‏— کٹ نہ جائین آسمانپر آفتاب و ماہتاب
کیون نہ ماتم مین شہ دین کے فلک سی گر پڑے ‏— جھمگئے کیا داغ بنکر آفتاب و ماہتاب
اشقیا کو پھونکدین ٹھنڈا کرین گر حکم ہو ‏— شہ کے تابع ہین مقرر آفتاب و ماہتاب
بے ردا زینب ہوئین جب چاندنی اور وہ ہوچکی ‏— آئے تھے لیلے کے چادر آفتاب و ماہتاب

ہے ترے مطلع مین شایق وصف رخسار حسین
دونون مصرعہ ہین برابر آفتاب و ماہتاب

ابن محبوب خدا کیا اسطرف آنے کو ہے ‏— آج فرش کربلا بھی عرش بنجانیکو ہے
ہر گل نخل نبوت آج مرجھانے کو ہے ‏— باغ زہرا مین نئی اسکے بہار آنے کو ہے
یون فدا ہر ایک تھا شمع رخ شبیر پر ‏— اضطراب عشق جس صورت سی پروانیکو ہے

ق

جب کہا شبیر نے اک آہ بھر کر یاس سے ‏— یا محمدؐ لو خبر گھر بار لٹ جانیکو ہے
یہ صدا سنتے ہی حر نے گر کے قدمون پر کہا ‏— جان میری آپ پر سے صدقہ ہوجانیکو ہے
کہتی تھی بی بی سکینہ خیمہ مین رو رو کے یون ‏— بابا جان اب تشنگی سے دم نکلجانیکو ہے
اللہ اللہ اصغر معصوم کی تشنہ لبی ‏— سوکھ کر منہ سے زبان باہر نکلجانیکو ہے
سر کٹاتا ہے ادھر بڑھکر ہر اک پیر و جوان ‏— ظالمون کی اسطرف امید بر آنے کو ہے
تھامے دانتون سے جو شانے کٹگئے عباس کے ‏— منہ بھی زخمی ہوگیا اب مشک گرجانیکو ہے

تین دن سے سبھو کی پیاسی ہے رسول اللہ کی آل — پانی پینے کو میسر ہے نہ کچھ کھانے کو ہے
اف ری ہمت اف ری ہمت اف رے صدمے اف رے رنج — ایک دل شبیر کا ان سب کا غم کھانے کو ہے
پانی پینے کو نہ ہاتھ آئے تو پھر وہ خاک ہے — بھر چکی ہے نہر لیکن وہ بھی ترسانے کو ہے
حضرت شبیر کا دل پیچ تاب غم میں ہے — قبر میں زلف رسول اللہ بل کھانے کو ہے
کب پڑی رخ پر علی اکبر کے شمشیر ستم — چودھویں کا چاند کٹ جانیکو گھٹ جانے کو ہے
ناریوں نے دیکھکر قاسم کو زخمی یہ کہا — آنچ سے تلوار کی اب نور جلجانے کو ہے
غور توں کا اس علم میں پوچھنے والا ہے کون — عابد بیمار اک ان سب کے سمجھانے کو ہے
سر کٹانے پر جو آمادہ ہے اولاد رسول — فاطمہ زہرا کا دل مرقد میں گھبرانے کو ہے
قافلہ سالار ہی مرجائے تو کیسا قافلہ — سوئے طیبہ بے سہارا قافلہ جانے کو ہے
کچھ نہ ہمشکل نبی سے آئی بے دینوں کو شرم — دیکھکر اکبر کا چہرہ چاند شرمانے کو ہے
تشنگی جنس گران تھی وہ بھی سستی ہوگئی — ہے مثل مشہور چار آنیکی اب آنے کو ہے

ختم کردے قصۂ درد والم شبیر کا
یعنی شنا ایق تن سے گھبرا کر نکلجانے کو ہے

سب کے دل بیتاب ہوں سن کر کلام ایسا تو ہو — ماتم شبیر کا فیضان عام ایسا تو ہو
ہو پسند خاطر مولیٰ کلام ایسا تو ہو — خلد ملنے کا پیام آئے سلام ایسا تو ہو
بت پڑھیں کلمہ جسے سن کر کلام ایسا تو ہو — کر لے تسلیم اک جہان جسکو سلام ایسا تو ہو
کربلا کی اوج و رفعت کا بیان کیونکر کرون — عرش حسرت سے جسے دیکھے مقام ایسا تو ہو
چونک اوٹھے فتنۂ خوابیدہ بن بن کر حواس — توسن عمر رواں محشر خرام ایسا تو ہو
آج ہی ہنگامۂ روز جزا ہو آشکار — شہ کے غم میں حسر تونکا ازدحام ایسا تو ہو
جنگ کے گھوڑے گرے جب شہ جہاں سے اٹھ گئے — ایسا سجدہ ہو رکوع ایسا قیام ایسا تو ہو
عرش تھرائے زمین کانپے جگر ہو چاک چاک — آج سب کے لب پہ شور یا امام ایسا تو ہو

عرض کرتے ہی انہیں روضہ سے ملجائے جواب — کربلا مین جان نثارون کو سلام ایسا تو ہو
بھوک کی پیاسی ہو گئی آل رسول اللہ شہید — واہ واہ عاشورے مین ماہ صیام ایسا تو ہو
ساقی تسلیم کی دریا دلی سب دیکھ لین — حشر مین مجھکو عطا کوثر کا جام ایسا تو ہو
بیکسی بھی جسکے غم مین آٹھ آٹھ آنسو بہائے — بیکسونکی حسرتون کا اختتام ایسا تو ہو
ساتھ حر کے ہو گئے لڑکر یہ دونون بھی شہید — مجرئی ایسا تو بھائی کا غلام ایسا تو ہو
بول اُٹھے خود عذاب اہل کین بھی الامان — آل محبوب خدا کا انتقام ایسا تو ہو
راہ مولی مین کٹایا ساتھ سب کے اپنا سر — سب شہیدون کا اپنے سردار امام ایسا تو ہو
چھوڑکر سب زہد و تقوی دلمین رکھ عشق حسین — کام سب بگڑین ہوئین بنجائین تمام ایسا تو ہو
دیکھکر اکبر کا چہرہ اشقیا سب بول اٹھے — ہم شبیہ مصطفے ماہ تمام ایسا تو ہو
ہندسے جاتے ہی شہر کربلا مین آئی موت — آپکے صدقے سے یا خیر الانام ایسا تو ہو
جب علی اکبر ہوئے ہین جنگ مین پیاسے شہید — تشنگی خود کہہ رہی تھی تشنہ کام ایسا تو ہو
بیکسی کہتی تھی یہ گور غریبان دیکھکر — دو پہر مین خاندان سارا تمام ایسا تو ہو

مرثیون اسطرح اے شائق غم شبیر مین
بے نشانی خود نشان بنجائے نام ایسا تو ہو

جو نکلا طائر جان مجرئی شبیر کے غم مین — تو مین سمجھونگا یہ قیدی کوئی چھوٹا محرم مین
غم سبط نبی کا یہ اثر باقی ہے عالم مین — سیہ پوشی آجتک ہر مردم دیدہ ہے ماتم مین
غلش یونہی رہی لب تشنگی شہ کی ماتم مین — نئے الماس آنسو خشک ہوکر چشم پرنم مین
تقاضا نے دم بھی لینے کی ندی سر میدان — جو آیا لشکر بیدین سے تیغ شاہ کی دم مین
کیا سجدہ نہ آدم کو اسی باعث سے شیطانکو — کرہن گے شمر سے ملعون بھی اولاد آدم مین
جو ٹپکے قطرہ ہائے اشک شبنم پہ صدا آئی — فلک روتا ہے شب بھر تشنگی شہ کے ماتم مین
جو دیکھا بے ردا اہل حرم کو فرط غیرت سے — ہزارون چاک پیدا ہو گئے ماہان مریم مین

جگر ٹکڑے ہوا جاتا ہے شہ کی تشنہ کامی پر ۔۔۔ پلا دے کوئی گھسکر ریزۂ الماس شبنم مین
جگر مین داغ لب پر آہ دل زخمی لہو پانی ۔۔۔ ہزارون پھول پھل آئے ہمارے نخل ماتم مین
غم شاہ شہیدان مین سیہ پوشی بڑھی ایسی ۔۔۔ کہ شعلہ تک نہین اپنے چراغ بزم ماتم مین
بڑھا اس درجہ جوش گریہ شہ کے رونیوالونکا ۔۔۔ کہ موج اٹھنے لگی ہے کوثر و تسنیم زمزم مین
گریبان چاک گل ہین بوستانین دم بخود غنچے ۔۔۔ یہ دونون ایکسان ہین اکبر و اصغر کی ماتم مین
ادب سے عرض کی عون و محمدؐ نے کہ اے مولیٰ ۔۔۔ اجازت دیجئے اب صبر کی طاقت نہین ہم مین
جو چمکی ذوالفقار حیدری میدان مین شور اٹھا ۔۔۔ چلو بھاگو قیامت آگئی ہے تیغ کے دم مین

شہید کربلا کی مدح خوانی کے سبب شایق
غم و رنج و الم مٹ جائینگے اب کے محرم مین

جب مدینے سے سلامی مرے سرور چھوٹے ۔۔۔ غل ہوا ابن پیمبر سے پیمبر چھوٹے
جیسے شبیر سے سب خویش برادر چھوٹے ۔۔۔ کسی بیکس کا نہ اس طرح خدا گھر چھوٹے
دیکھکر کہتے تھے مژگان و نگاہ شبیر ۔۔۔ تیغ پر تیغ پڑی تیر برابر چھوٹے
دیکھکر لاش کو اکبر کی سکینہ نے کہا ۔۔۔ یون بہن سے نہ کوئی اور برادر چھوٹے
خون مین تر دیکھ کے عباس کو بولے شبیر ۔۔۔ دل کے غمخوار گئے جان کے یاور چھوٹے
گود مین دامن رحمت نے لیا چلا کر ۔۔۔ مانکی آغوش سے جسوقت کہ اصغر چھوٹے
خون مین اکبر و اصغر کے تھے لاشے یکجا ۔۔۔ مر گئے پر نہ برادر سے برادر چھوٹے
حر نے رو کر یہ کہا اب یہ دعا ہے سرور ۔۔۔ حشر تک آپ کے قدمون نہ یہ سر چھوٹے
کربلا کی وہ اوداسی تھی کہ اللہ کی پناہ ۔۔۔ دیکھنے والون کے دل مین تھی کبوتر چھوٹے
رو کے عورات یہ کہتی تھین کہ دو چار نہین ۔۔۔ ہم سے اس دشت مین افسوس بہتر چھوٹے
شکل اکبر مین تھی کیا حسن محمدؐ کی جھلک ۔۔۔ چاند سی شکل پہ گیسوئے معنبر چھوٹے

جان چھوٹے مرے تن سے نہین پروا شایق

در شاہ شہیدان سے نہ مرا سر چھوٹے

السلام اے مرے سرور مرے پیارے حسین
آپکے غم مین نہین اس دل بیمار کو چین

السلام اے پسر شیر خدا شان خدا
آپ پر دل مرا قربان مری جان فدا

السلام اے شجر باغ نبوت کے ثمر
آپ سردار دو عالم کے ہین منظور نظر

ہو سلام آپ پہ اے سر کے کٹا نیوالے
تہ شمشیر رضا سر کو جھکانے والے

ہو سلام آپ پہ اے نور نگاہ زہرا
آل سردار رسل سید شاہ شہدا

وہ ترا صبر ترا دل تری ہمت کیا خوب
دل سے ہم بھول گئے قصۂ صبر ایوب

کیون نہ ہو صبر ہے اے شاہ تمہاری میراث
ہاتھ آئی ہے تمہین نانا کی پیاری میراث

مومنو واقعۂ کرب وبلا کیا ہو رقم
خوف یہ ہے کہین سینے سے نکلجائے نہ دم

وہ زمین ریت کی وہ دہوپ وہ خیمے جلتے
تھے ستم آل محمد پہ بھی کیسے کیسے

اشقیا سینکڑون تھوڑے سے ہواخواہ رسول
جنکے چہرون سے عیان شان خدا جاہ رسول

صرف اک قافلہ چھوٹا سا یہ سادات کا تھا
مرحبا قافلہ سالار تھے شاہ شہدا

بڑھکے شبیر نے اعدا سے کہا کرکے خطاب
ہم سے مظلومون کے تم قتل کو سمجھے ہو ثواب

یاد رکھو کہ محمد کا نواسا ہون مین
جان زہرا اسد اللہ کا بیٹا ہون مین

کشتۂ زہر مرا بھائی حقیقی ہے حسن
جان کر میرا نسب دیتے ہین کون رنج ومحن

بینے کی جان کے یہ آخری حجت تمام
شاید آجائے کوئی رہ پہ شقی خود کام

اوس طرف کوس دغا جنگ بجا
اس طرف گونج اوٹھی نعرۂ یاہو کی صدا

اس طرف ذکر عبادت مین تھے مشغول تمام
اوس طرف فکر شہادت مین عدو خود کام

اس طرف نور الہی کا تھا چہرون سے ظہور
اوس طرف آل نبی پر تھا ستم کا مذکور

اس طرف شوق شہادت کی تھی حالت طاری
اوسطرف قتل کے شبیر کی تھی تیاری

اسطرف خالق اکبر کی رضا پر راضی
اوسطرف تھی زر ودولت کی ولا پر راضی

اس طرف شاہ کو اللہ سے تھا راز و نیاز

پھر ہوا جنگ پہ آمادہ ہر اک پیر و جوان

رخصت جنگ جو دینے لگے ابن حیدر

بنی معراج قضا بام شہادت کے لئے

رنمین بالین پہ شہیدون کی قضا آئی تھی

ایک پر ایک لگے ہونے فدا بڑہ بڑہ کر

بنگئی موت دولہن سب کی طبیعت آئی

ابن زینب جو بڑہے عون و محمدؐ دونون

سو نچکر اونکا الم اون کا قلق اون کا ملال

رو کے فرمانے لگے تم کو اجازت دے کر

بڑہکے ہر ایک نے پھر عرض یہ شبیر سے کی

پھر تو دل تھام کے بول اوٹھے امام مظلوم

تم مرو مین جیون ایسا نہ کرے میرا خدا

پھر تو رو رو کے یہ فرمانے لگے شاہ ہدا

پھر تو پینے لگے سب جام شہادت بڑہکر

بڑہکے قاسم نے کہا مجھکو بھی رخصت دیجئے

بولے حضرت مرے بھائی کے ڈولاری قاسم

کہین ایسا نہ ہو ہو مجھکو حجاب اے بیٹا

کہا قاسم نے یہ ڈر مجھکو ہے ای پیارے چچا

تھام کر دل کہا شبیر نے اچھا جاؤ

آپکے سامنے جو آیا وہ دہوکے مین رہا

اوس طرف فتنہ گری مین تھا ہر اک شخص کو ناز

دونون جانب سے ہوئی رزم کے آثار عیان

بڑہکے کٹنے لگے لشکر سے یکے بعد دیگر

تشنہ لب بڑہنے لگے جام شہادت کیلئے

یا دولہن بن کے کوئی حور لقا آئی تھی

جس طرف دیکھو نظر آتے تھے سر خونین تر

ہوگئے غیر تو گھر والون پہ نوبت آئی

انکی رخصت ملے رکتے تھے یہ مقصد دونون

آگیا حضرت شبیر کو زینب کا خیال

ہائے شمشیر کو صورت مین دکھاؤن کیونکر

آپ کی دیر ہے امان نے اجازت دیدی

غم مین تم سب کے رہے دل مرا کبتک مغموم

سب نے بڑہکر یہ کہا پہلے ہمین ہونگے فدا

ایک شبیر کا دل لاکھ ستم واوے لا

لاش ہر ایک کی لانے لگے جاکر سرور

اے چچا مجھ پہ بھی اب اتنی عنایت کیجئے

مرنے جاؤ کہون کس منہ سے پیارے قاسم

حشر مین بھائی کو کیا دونگا جواب اے بیٹا

کہین ایسا نہ ہو محشر مین خفا ہون بابا

دست حیدر کی شجاعت کا اثر دکھلاؤ

سامنے آیا دہین اوس کے تکبر اوس کا

پھر تو ہر سمت سے بوچھار ہوئی تیرون کی
تیغ پر تیغ پڑی تیر پہ چلنے لگے تیر
آئے آئے خادم کی خبر لو آقا
سنتے ہی پاس گئے دوڑ کے جلدی سے حسین
اتنے مین پھر نہ ہوئی موت مین اونکے تاخیر
پھر بڑہے حضرت عباس سوئے بہر فرات
مشک جس کاندہے پہ تھی کٹ گیا جسدم وہ ہاتھ
پھر جو اک ظالم بدکیش کی شمشیر چلی
پھر علمدار نے دانتون سے اوسے تھام لیا
اوسی حالت مین شجاعت سے بڑہے پانیکو
پانی پینے کو تھے اور آگیا بچون کا خیال
لڑتے لڑتے جو گرے گھوڑے سے آواز یہ دی
اتنے مین سنتے ہی شبیر وہان سے دوڑے
روکے کہنے لگے اب میری کمر توٹ گئی
اتنے مین تن سے گئی روح جناب عباس
اتنے مین تڑہ کے یہ اکبر نے کہا بابا سے
دیکھا جاتا نہین اب خویش اقارب کا الم
روکے شبیر نے یہ اون سے کہا دو رہٹو
شہربانو سے کہو ن کیا مین اجازت دیکر
پھر تو اکبر گئے خیمے مین اجازت لینے
اماجان آج تو فدوی کو اجازت ہو عطا

آنکھ بدلی نظر آنے لگی شمشیرون کی
پھر تو قاسم نے پکارا مرے مولی شبیر
اب ہوا چاہتی ہے جان مری تجھ پہ فدا
اوسمجھانے لگے اون کو تشفی سے حسین
روح جنت مین گئی دیکھ کے روئے شبیر
پانی لے آؤن کہ ہو پیاس سے بچونکو نجات
دوسرے ہاتھ مین پھر لے لیا اوسکو ہیہات
ہاتھ پھر وہ بھی کٹا مشک گری اوسسے بھی
اتنے مین تیر پڑا خون سے منہ لال ہوا
تاکہ سیراب کرین حلق جو کچھ ہو سو ہے
پھینک کے اوسے لڑنے لگے پھر بیتابانہ
دوڑکے بھائی کے پاس آئے بھائی جلدی
آکے عباس کا سر اپنے لے زانو پہ رکھے
آس جو کچھ تھی بندہی ولسے وہ سب چھوٹ گئی
یعنی دنیا سے گئے حیدر کرار کے پاس
اب تو للہ مجھے رن کی اجازت دیجے
روح بے چین ہے سینہ مین تو بیتاب ہے دم
ابھی اٹھارہ برس پورے نہین ہین تمکو
جاکے تم ماں سے اجازت لو مرے نور نظر
ماں سے پھر روتے ہوئے عرض یہی کرنے لگو
سمجھ لیجے کہ اکبر مجھے پیدا نہ ہوا

ہم جیئین باپ مرین یہ تو نہین ہو سکتا
شہر بانو نے کہا سنتے ہی اے نور نظر
ٹکڑے ہوتا ہے یہ سُن سُن کے کلیجا اور دل
خیر تم جاؤ اجازت ہی تم کو اے لو
سنتے ہی دوڑ کے شبیر کے پاس آئے اکبر
پھر تو شبیر نے بھی رو کے کہا بسم اللہ
پھر تو ز نکو گئے لڑنے کو جو ہمشکل نبی
چار گیسو تھے پڑے چاند سے رخساروں پر
آتے تھے لڑتے ہوئے اکبر ذی شوکت و شان
پھر تو لڑنے لگے بڑہ بڑہ کے ستمگاروں سے
ٹوٹے اک جان پہ پھر سیکڑوں اعدا مردود
تیغ پر تیغ پڑی اور پڑا تیر پہ تیر
گرتے ہی گھوڑے سے چلا کے کہا ای بابا
لاش اکبر کو چلے لینے جو مقتل سے حسین
پونہچتے جاتے تھے خو چہرہ اکبر سے لہو
ہائے اے لخت جگر تم بھی مجھے چھوڑ چلے
خیر اللہ کو سونپا تمہین جاؤ پیارے
روح اکبر کی گئی اتنے مین سوئے جنت
پھر تو شبیر نے خود عزم کیا لڑنے کا
مین بھی مرنے کو چلا تم کو خدا کو سونپا
سب نے رو کر یہ کہا ہے بہت اصغر بےچین

صبر کر لیتے اگر اب کہین ہو سکتا
ہاجرہ سے نہین ہون صبر مین کم مین بھی مگر
دل پہ کسطرح رکھون صبر کے پتھر کی سل
روکون کسطرح کہ بابا پہ فدا ہوتے ہو
مان سنتے جو وہی تھی رضا حال وہ سب کہکے سنائے
دل بیتاب کے ہے حال سے اللہ آگاہ
غل ہوا یہ لو وہ آتے ہین رسول عربی
لوٹ تھی یا کہ گھٹا مین تھین یہ انگاروں پہ
رو کے فرماتے تھے یون العطش ای بابا جان
خون بہنے لگا پھر چاند سے رخساروں سے
تا کہ دنیا سے ہو ہمشکل محمدؐ نابود
چور زخمون سے ہوا نور نگاہ شبیر
آئے آپ پہ اب ہوتی ہے یہ جان فدا
ملک و جن و بشر حور و پری کرتے تھے بین
دل پہ اک ہاتھ دھرا اور کہا اللہ ہو
نہ پھپی اور نہ بہن اور نہ امان سے ملے
ہائے بے نور ہوئے آنکھو نکلے میرے تارے
تشنہ میانہ نبی بڑہ بڑہ کے خدا کی رحمت
آ کے خیمہ مین کہا سب سے کہ حافظ ہے خدا
میرا اللہ کرے بعد مرے صبر عطا
پیاس سے اون کی زبان سوکھ گئی پیارے حسین

گو دین نے کے ستمگارون کو دکھلاؤ اونہین
اور یہ فرمائے گو مین ہون تمہارا مجرم
سن کے شبیر نے اصغر کو لیا لے کے بڑہے
پیاس کے مارے لب اوس کا جگر اوگا نہین
تھوڑا سا پانی جو دیدو اسے کردون سیراب
سن کے یہ کہنے لگے سارے شقی بے پیر
کھکے یہ تیر چلا بیٹھا اک ان مین سے شریر
تیر کھاتے ہی گئی روح سوئے خلد برین
لا کے پھر شاہ نے اون کو دیا اونکی مان کو
نہ تو قاسم نہ تو اکبر نہ تو اصغر کا ہی نام
ہائے زینب سے یہ پھر روتے ہوئی شہ نے کہا
بعد میرے بھی رہے تمکو سکینہ کا خیال
بولی زینب کہ یہ سب کچھ مین بجا لاؤن گی
عازم رن جو ہوئے شاہ تو عابد اوٹھے
عرض یہ کرنے لگے مین بھی ہون باقی حضرت
اون کو سینہ سے لگا کہ یہ کہا حضرت نے
جاؤ خیمہ مین کہ تم اک ہو نشانی میری
پھر یہ کہکر گئے لڑنے کو ہمارے مولا
سیکڑون لاکھون شقی ہو گئے جسدم فی النار
غش پہ غش آ گیا گھوڑے سے گری شاہ زمان
یا خدا سارے شہیدون کے تصدق سی مجھے

حال معصوم کی کچھ پیاس کا مبتلاؤ اونہین
پہ یہ بچہ تو نہین ہے کسی صورت ملزم
سامنے آ کے شقیون کے یہ فرمانے لگے
مین گنہگار ہون بچہ تو گنہگار نہین
اس کا اللہ تمہین دیگا قیامت مین ثواب
آب کے بدلے مین حاضر ہے یہ آب شمشیر
ننھے سے حلق مین پانی کے عوض اترا تیر
غنچہ باغ نبوت ہوا تاراج وہین
پی گئے جام شہادت انہین جلدی لیلو
ہائے اب ایک گھڑی بھی مجھے جینا ہی حرام
اے بہن ایک وصیت ہے مری سنلو ذرا
رنج انکو نہ کبھی ہو نہ کوئی پہونچے ملال
تمکو ڈہونڈے تو کہان سے مین تمہین پاؤنگی
اوسی بیماری مین قدمون پہ گرے بابا کے
اسکے بعد آپکی مرضی مجھے کیجئے رخصت
ہین اوٹھانے ابھی باقی تمہین لاکھون صدمے
تم سے باقی ہے زمانے مین کہانی میری
پھر کہا شکر شہادت مین وہین شکر خدا
پھر تو ہر سمت سے تیرون کی ہوئی اک بوچھار
آ گئے کیا عرض کرون مجھ مین نہین تاب توان
بخشدے حشر مین اور پوچھ نہ اعمال مرے

گرمیٔ حشر نہ محشر مین کرے حال تباہ　　واسطہ اکبر و اصغر کا تجھے یا اللہ
مین رہون اونکی محبت مین اگر زندہ رہون　　رنج اور رورو مین اور غم مین اونہین کے مین مرون
حالت نزع مری جان پہ طاری ہو جب　　دم مرا الفت شبیر مین نکلے باادب

اے مرے پیارے خدا تجھسے یہ ہردم ہے دعا
خاتمہ نام پہ شبیر کے ہو شایق کا

غم حسین مین غمگین اک زمانہ ہے　　ملک مین جن و پری مین بھی فسانہ ہے
ستم ہے مجرئی میدان کربلا مین بنا　　نبی کی آل کا دل تیر کا نشانہ ہے
یہ عور تو نپہ غضب ہے ستم ہے بچو نپہ　　نہ پانی پینے کو ہے کھانے کو نہ کھانا ہے
زمین پہ ضعف سے سر ہے خمیدہ اکبر کا　　یہی ہے سجدہ یہی شکر کا دوگانا ہے
ملال دوست رہین اور خوش رہین دشمن　　عجب خدا کی خدائی کا کارخانہ ہے
پڑے ہین دہوپ مین جلتے شہیدونکی لاشی　　نہ قبر ہے نہ کفن ہے نہ شامیانا ہے
جو زخمی ہوگئے اکبر تو روکے بولے حسین　　تمہارے دادا کی میراث سر کٹانا ہے
چلے ہین نہر پہ عباس جان دینے کو　　فقط دکھانے کو پانی کا اک بہانا ہے
چچا سے بولے یہ قاسم کہ رنگی دو رخصت　　مجھے تو حشر مین بابا کو منہ دکھانا ہے
شہید ہوتے ہی اصغر یہ بول اوٹھے شبیر　　ستمگرو یہ ستم کا بھی کچھ ٹھکانا ہے

حسین پاس تم اپنے بلالو شایق کو
خبر نہین کہ یہان کبتک آب و دانہ ہے

مناجات شایق عاصی بدرگاہ غفار باری جل جلالہ

رحمان ہے رحیم نام تیرا　　اور تو ہی کریم ہے خدایا

تجھ سے یہ التجا ہے سب میری / پھر احمد تو کر دے پوری

آفت سے جہان کے رکھ سلامت / ہر دم رہوں غرق بحر رحمت

دنیا میں نہ کر کسی کا محتاج / محتاج رہوں تو تیرا محتاج

صدقے سے محمد امین کے / خلقت میں گرون نہ میں نظر سے

کر عشق میں مجھکو تو دو کامل / ہر دم رہے دید تیری حاصل

دنیا میں مجھے تو سرخ رو رکھ / بندہ ہوں تیرا تو آبرو رکھ

جب وقت اخیر پھر پہنچے میرا / ہو سامنا روئے مصطفیٰ کا

دل نزع کی سختیون سے سکھ پائے / صورت پہ نظر ہو دم نکلجائے

کہتا ہون تجھکو میں واسطون سے / حضرت صدیق اور عمر کے

صدقے سے غنی کے اور علی کے / مشکل آسان تو میری کر دے

ابلیس جو وقت نزع آئے / دہوکہ دینے مجھے نہ پائے

صدقے میں تو بنت مصطفیٰ کے / غالب بندے کو ادسپہ کر دے

پہلی منزل بہت ہے بھاری / ہے عرض یہ اے جناب باری

صدقے سے حسین اور حسن کے / مرقد کے فشار سے بچا لے

آئیں جو ملک سوال کرنے / وون فضل سے میں جواب ایسے

پہلے یہ کہون عبد رب ہون / ہین امتی شہ عرب ہون

پوچھیں مرا دین کہدون اسلام / ہے میرے نبی کا مصطفیٰ نام

دکھلائیں جو وہ شبیہ انور / قربان ہو جاؤں میں سراسر

کہدون کہ یہ ہے میرا پیمبر / والی ہے یہی یہی ہے رہبر

انسان نہ دیکھا ایسے ڈھب کا / جلوہ جس میں ہو عین رب کا

اور دوسرا اک جواب یہ دون / سنئے میں مرید محی الدین ہون

جو ہے شہ عرب کا پیارا   اور شاہ عرب کا ہے پیارا
جب گرم ہو آفتاب محشر   اور پیاس سے ہون جبکہ مین مضطر
پیغمبر و جن و انس آکر   دین ہاتھ سے اپنے جام کوثر
پیارے ہاتھون سے جام پی لون   دامن اون کا کبھی نہ چھوڑون
جب حشر مین ہو حساب میرا   رسوائی نہ کر میری خدایا
اعمال برے ہون گرچہ میرے   غفاری سے تو اپنے مٹاوے
ستار چھپا دے میرے سب عیب   ستاری مین تیرے کس کو ہو ریب
گورے ہونگے بہت سے کالے   کالے ہون گے بہت سے گورے
مجھکو کہین رو سیاہ نہ کرنا   بار ذلت نہ سر پہ دھرنا
ہوگی اوسوقت شرمساری   پلہ ہو بدی کا جبکہ بھاری
برکت سے اپنے دوستون کے   پلہ نیکی کا تو جھکاوے
ہو جبکہ گذر صراط پر سے   دوزخ مین گرین جو لوگ کٹ کے
یارب صدقے سے محی الدین کے   رہبر مرے ہین تیرے پیارے
تو مجھ مین نہ سب سے خوار کرنا   بجلی سا مجھکو پار کرنا
دنیا سے پھیر دے مرا دل   ہو نعمت دین مجھکو حاصل
ہون تیرے حبیب کی مین امت   کر مجھکو نصیب اون کی قربت
یارب طیبہ بنادے مسکن   حضرت ہی کے شہر مین ہو مدفن
مرتے مرتے وہ روضہ دیکھون   مر کر بھی نہ اوس گلی سے نکلون
ملجائے وہانکی خاک مین خاک   تا اپنے گناہ سے مین ہون پاک
حضرت احمد علے والا   مرشد جو ہین میرے اور آقا
دے فیض ہین اون کے تو ترقی   جو دین ہے میرے اوسکے دونی

سر پر سب خادمون کے مولا — قایم رہے حشر تک یہ سایہ

میرے جو ہین عزیز و احباب — خوش رکھ سب کو تو رب ارباب

سب کا بالخیر خاتمہ ہو — مقبول میری یہ التجا ہو

عاصی فاسق بہت ہے شایق — بخشش کے نہین ہے گرچہ لایق

رحمت اپنی تو اوس کو دکھلا — محروم نکر اوسے خدایا

آمین کہین تیرے فرشتے
شایق یہ دعا جو ختم کر دے

السلام اے رحمت اللعالمین — السلام اے سید کل مرسلین

السلام اے والی درماندگان — السلام اے رہنمائے گمرہان

السلام اے حشر کے مسند نشین — السلام اے زینت عرش برین

السلام اے شان رب فخر کل عرب — السلام اے حضرت عالی نسب

السلام اے جان وحدت السلام — السلام اے شان کثرت السلام

السلام اے خلق کے پیارے رسول — السلام اے آنکھ کے تارے رسول

السلام اے دلبر ذات خدا — السلام اے رہبر راہ ہدا

السلام اے وجہ لولاک لما — السلام اے سرور انبیا

السلام اے گوہر بحر کرم — السلام اے زور ارباب ہمم

السلام اے ذات تو جویان حق — السلام اے نام تو عرفان حق

السلام اے ماہ تابان السلام — السلام اے نور ایمان السلام

السلام اے خسرو پیغمبران — السلام اے جان جان جہان

السلام اے مرہم دل السلام — السلام اے محرم دل السلام

السلام اے دلبر جان اویس — السلام اے عشق تو شان اویس

السلام اے نور چشم چار یار — السلام اے مظہر پروردگار
السلام اے بیقرارون کے قرار — السلام اے حسرت امیدوار
السلام اے شان روی بے نیاز — السلام اے بندۂ بندہ نواز
السلام اے مونس درد نہان — ہے کلیجہ مین خلش لب پر فغان
لیجیٔے میری خبر مضطر ہون مین — اوڑ کے آؤن کسطرح بے پر ہون مین
کیجیٔے مجھپر عنایت کی نظر — چاہتا ہون اک محبت کی نظر
شہرہ سنتا ہون ترے سرکار کا — رنگ دکھلا مجھکو بھی دربار کا
غمزدہ ہون تو میرا غمخوار ہے — مین ترا خادم ہون تو سردار ہے
وقت پرسش حشر مین یا مصطفےٰ — سبکو ہوگا نیکیون کا آسرا
کوئی بدلہ پائے گا خیرات کا — اجر پائے گا کوئی طاعات کا
کوئی حاجی ہے نمازی ہے کوئی — کوئی صایم ہے تو غازی ہے کوئی
ہے کسی کو بے نیازی پر نیاز — ہے کسی ناز برداری پہ ناز
نیکی ہر اک شخص کی ہے اوسکے ساتھ — یا نبی ہے شرم میری تیرے ہاتھ
زہد تقوی ہے نہ طاعت پاس ہے — بے وسیلہ ہون تری اک آس ہے
ہائے مجھ بدکار کا کوئی نہین — حشر مین تیرے سوا کوئی نہین
ہو سیہ کاری سے جب خاطر ملول — اپنی کملی مین چھپا لینا رسول
کون ہے ہم بیکسون کا دادخواہ — ہم غریبون کے تمہین ہو بادشاہ

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو
شیئاً للہ از جمال روئے تو

قبلۂ جان کعبۂ من روئے تو — سجدہ گاہ عاشقان ابروئے تو
دست بکشا جانب زنبیل ما

آفرین بر دست بر بازوے تو

حشر مین گھونگٹ اٹھا کر دیکھیے — رو رہا ہون مسکرا کر دیکھیے
حشر مین جبدم تلین میرے عمل — چشم رحمت سے کرو مشکل کو حل
پلہ نیکی جھکا دیجئے حضور — بات بگڑی ہے بنا دیجئے حضور
پلصراط اور اوس کی وہ باریک راہ — اچھے اچھے ہونگے باحال تباہ
کوئی مثل برق چمکا چل دیا — کوئی پار ہو کے ترپا چل دیا
کوئی مثل رہرو ابلق سوار — کوئی مشکل گردش لیل و نہار
یا نبی میری سنو مین کیا کرون — قعر دوزخ مین نہ کٹکر گر پڑون
کھینچ یون جذب شفاعت سے مجھے — کہربا تنکے کو جیسے کھینچ لے
یا رسول اللہ یہ ہے ہر دم خیال — آفتاب حشر سے کیا ہوگا حال
تشنگی گرمی پسینہ اضطراب — سامنا اللہ کا وہ وقت حساب
بیکسون کا کون ہے والی وہان — غمزدون کا کون ہے حامی وہان
دیکھکر ایسی ہماری بیکسی — دوڑکر تشریف لانا یا نبی
گر کے سجدہ مین سفارش کیجئے — حال پر اتنی نوازش کیجئے
ہو نہ روز حشر امت روسیاہ — آپ ہین ہر طرح اوسکے عذر خواہ
یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ یاد ہے — گورے کالے ہون وہ فریاد ہے
الغیاث اے کملی والے الغیاث — ہم پڑے ہین تیرے پالے الغیاث
المدد اے زلف والے المدد — روسیاہی سے بچا لے المدد
المدد ماہ مدینہ المدد — المدد شاہ مدینہ المدد
قید مشکل سے رہائی کیجئے — جلد اب مشکل کشائی کیجئے
جانکنی کے وقت اے پیارے رسول — نزع کی سختی سے ہوگا دل ملول

ہائے پہونچے گی وہان کیسی خبر
ہم غریبون پر کرم ہو یا رسول
ہند مین طیبہ سے اوسدم آئے
ہان مگر رونا ہے اب یہ روز و شب

کون دے گا آپ کو میری خبر
ایسی مشکل مین نہ بھولو یا رسول
ساتھ اپنے روح کو لیجائے
دور ہین مجھ سے مرے شاہ عرب

ہجر مین ہے آپ کے جینا محال
وصل ہو یا جلد ہو میرا وصال

سینہ خواہم شرحہ شرحہ از فراق
تا بگویم شرح درد اشتیاق
در فراق تو مرا در سوخت جان
چون ننالم بے تو اے جان جہان

رکھتے ہو کیون ہجر مین ہم کو ملول
آئے یا خود مجھے بلوائے
یا الٰہی اب یہ ہے تجھ سے دعا
حضرت صدیق عثمان و عمر
یا خدا صدقہ ہے انکے صبح و شام
سیدہ حضرت حسن حضرت حسین
یا خدا شایق کی سن لے عرض تو

کیون خفا ہو کچھ تو بولو یا رسول
حال پر میرے کرم فرمائے
رکھ نہ اب مجھکو محمدؐ سے جدا
شیر یزدان مظہر خیر البشر
سرخ رو رکھ دین و دنیا مین مدام
واسطے سے انکے ہو سکھ اور چین
رکھ اوسے دارین مین باآبرو

خاتمہ پہ لے کے تو احمد کا نام
عرض کر دے الصلوٰۃ والسلام

السلام اے شہ لولاک محمدؐ پیارے
السلام اے میرے آنکھوں کے چمکتے تارے

السلام اے دل غمگین کے لبھانیوالے
السلام اے مرے بگڑی کے بنانیوالے

السلام اے مرے سرکار رسول عربی
السلام اے مکی مدنی و مطلبی

عرض کرتا ہون سلام ای مری بانکی سردار
غم فرقت مین نہین کوئی بھی میرا غمخوار

ہم گنہگار سیہ کار پڑے ہین پالے
لے خبر جلد خدا کے لئے کملی والے

تو جو انجان ہو پھر جائین کہان ساری غلام
جیتے ہین تیرے بھروسہ پہ نہین نام سے کام

آپ طیبہ مین ہین اور ہم ہین دکن مین روتے
عمر سب اپنی تباہی مین ہے ناحق کھوتے

جلد بلوائے اب دیر نہ کیجئے مولا
تا کجا صبر و تحمل نہین طاقت اصلا

چاہتے ہم ہین ولیکن نہین آسکتے ہین
آپ ہر حیلہ سے ہم سب کو بلا سکتے ہین

وہ مدینہ کی زمین اور وہ سہانا جنگل
جلد دکھلائے بیکل ہون نہین پڑتی کل

زندگی مین اگر دکھلائے مجھے میرا خدا
ہائے وہ گنبد انور پہ کرون جان فدا

ہان مرے پیارے نبی اتنی سنو عرض مری
مجھ گنہگار کا مدفن ہو مدینہ کی گلی

حشر مین مین جو اٹھون ساتھ تمہارے اٹھون
اوٹھتے ہی چہرۂ پرنور تمہارا دیکھون

دامن پاک سے لپٹا رہون گر مثل غبار
مین یہ سمجھون کہ خزان مین مجھے حاصل ہے بہار

مومنو کیا ہو بیان اپنے پیمبر کا کرم
ہان سبھی جانتے ہین اہل عرب اور عجم

جب ہوئی نزع کی سرکار پہ حالت طاری
امتی امتی ہر دم تھا زبان پہ جاری

ملک الموت نے آتے ہی کیا جھک کے سلام
پھر کیا عرض کہ اب چھوڑیئے دنیا کا مقام

چلیئے اب آپکا اللہ ہے مشتاق لقا
وجد مین جھوم کے پھر کہنے لگا صلی علی

پوچھا حضرت نے کہان ہین مرے بھائی جبریل
بولا اب دم مین وہ آتے ہین بفرمان جلیل

جبریل آگئے اتنے مین پیمبر کے حضور
پھر یہ کہنے لگے اب چلیئے سوئے رب غفور

آپنے ہنس کے کہا عذر نہین ہے مجھکو
غم ہے جسکا مجھے کچھ اونکی تو خوشخبری دو

پوچھا جبریل نے نبی کا تو اسون کا غم
یا کہ اصحاب کے فرقت کا سینہ مین الم

آپنے رو کے کہا کچھ بھی نہین اونکا الم
لائے جبریل جو خوشخبری ز فرمان جلیل
ملک الموت سے حضرت نے کہا سنتے ہی
اور یہ فرمانے لگے اب نہین کچھ فکر ہے جا
امتی لب پہ تھا دنیا سے سدہارے مولا
عائشہ کہتی تھین افسوس گھر اجڑا میرا
بعض تو روتے تھے اور بعض کو اک سکتا تھا
حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
یان دعا ہے یہی اب تجھ سے ہماری اللہ
جو محمدؐ سے ہے الفت نہ وہ چھوٹے ہرگز
حشر مین سایۂ دامان محمدؐ مین رہین
دم جو نکلے تو رہے سامنے اون کا جلوہ

میری امت کے سوا مجھکو کسیکا نہین غم
ہم گنہگارون کو محشر مین ملی خوب وبیل
کام اب اپنا کرو ہو نہ کہین دیر وزی
میری امت مین مرے بعد خلیفہ ہے خدا
وا محمدؐ کا تھا اصحاب مین اک واویلا
سیدا کہتی تھین اب کسکو پکارون بابا
کوئی بیدم تھا کوئی روکے یہی کہتا تھا
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد
تو ہے ہم بندون کے احوال سے ہر دم آگاہ
تار اس نیک محبت کا نہ ٹوٹے ہرگز
روکے ہم اپنی شفاعت کو لئے عرض کرین
ہم غلامون کی الٰہی یہ ہو مقبول دعا

پھر اصحاب نبی صدقۂ سبطین وبطول
یا خدا جتنے ہین شایق کی مرادین ہو حصول

مثلث

تیغ فرقت چل رہی ہے وار دل پر آئے ہے
رات کالی بنکے ناگن دلکو کاٹے کھائے ہے
اے فراق یار بس بس جی مرا گھبرائے ہے

جکل ہو جائے گی ایسی مری تقدیر کیا
ورنہ ظالم تو ہی بتلا اس کی ہے تعبیر کیا
رو رہا ہون خواب مین مین تو مجھے سمجھائے ہے

المدد اے بیکسی کچھ بھی نہین اسکو خیال — الغیاث اے بے بسی بیماری سے بدتر ہے حال

وہ مجھے بھولا ہے اور اوسکی مجھے یاد آئے ہے

آدھی آدھی شب جو اے کوئل تو کو کو کرتی ہے — ہو نہ ہو اے دکھہ بھری تو بھی کسی پر مرتی ہے

ہائے چیخون سے ترے میرا بھی جی گھبرائے ہے

مور پی پی کر رہا ہے کیون تو پچھلی رات سے — ہائے پیارے کہہ رہا ہون مین بھی آدھی رات سے

رٹ کسی کی ہے تجھے کوئی مجھے یاد آئے ہے

وہ محبت ہی نہین بلکہ سراسر نسق ہے — عشق کی تاثیر ہو اتنی تو بیشک عشق ہے

کوئی کہدے اتنا اب اسکے بھی لب پر ہائے ہے

نزع مین آکر کہے کیون کون ہے اب بیوفا — تم چلے جاتے ہو مجھکو چھوڑکر یا مین چلا

جانکنی مین مین ہون وہ مجھپر قیامت ڈھائی ہے

وہ ستمگر کہہ رہا ہے جانکنی مین دیکھکر — یہ تو حیلہ ہے بہانا کون مرتا ہے بشر

اوسکو سوجھی ہے ہنسی اور جان میری جائے ہے

دوست بھی بیٹھے ہین اور بزم طرب افزا بھی ہے — رات ہے اور چاندنی ہے جام ہے صہبا بھی ہے

ہائے ظالم تو نہین سب پر اوداسی چھائے ہے

لٹ گیا مال جوانی کیا کہین فرمائے — ابھرے جوبن یار کے کہتے ہین اب شرمائے ہے

شوخی کہتی ہے چلو میری بلا شرمائے ہے

وصل مین بھی کمسنی نے کیا نئے فقرے دئے — ہان انھین باتون مین دیوانہ بنایا ہے مجھے

پھر تو کہنا چھوڑ ظالم دم مرا گھبرائے ہے

دیکھنا منہ پھیر کر ترچھی نظر سے یار کا — وقت رخصت بھی عجب انداز ہے دلدار کا

جاتے جاتے بھی مرا کافر مجھے ترسائے ہے

جان جب میری گئی دل مین ہوا اوس کے اثر — بال کھولے قبر پر آیا ہے سنکے نوحہ کر

ہائے شایق کہکے میری روح کو تڑپائے ہے

ایضاً

شکل اپنی کبھی تو دکھایا کرو — دکھایا کرو نہ رولایا کرو
شکل اپنی کبھی تو دکھایا کرو

ہم آرزوئے دید مین بے موت مرگئے — اب کے بھی دن بہار کے یونہی گذر گئے
شکل اپنی کبھی تو دکھایا کرو

غریب جان کے مہمان ہین مرے دل مین — ہزارون سیکڑون ارمان ہین مرے دل مین
دیکھ کر تیر دل پر لگایا کرو

کسی کا سر اوتر جائے کچھ نہین پروا — تمہارا کیا کوئی مرجائے تمکو کیا پروا
تم تو خنجر پہ خنجر چلایا کرو

شب جدائی بنا روز ظلم ڈہاتی ہے — گیا تھا دل مگر اب جان بھی تو جاتی ہے
یون ستم پہ ستم تو نہ ڈہایا کرو

دہرا ہے شانہ پہ کیا دیر ہے سنو تو سہی — زمانے بھر مین ایک اندہیر ہے سنو تو سہی
گیسو الجھے ہوئے ہین بنایا کرو

نہ پہنکو دور قدم سے مجھے جدا کر کے — ابھی تو وصل ہوا ہے خدا خدا کر کے
یون نہ شایق کو اپنے ستایا کرو

ایضاً

محبت اوس کی ہے جسپر فدا ساری خدائی ہے — خدا کا آشنا ہے جو اوسی سے آشنائی ہے
محبت اوس کی ہے جسپر فدا ساری خدائی ہے

دکھلا دے چھپ اونکی واتا جنکا محمدؐ ناؤن — صلے اللہ علیہ وسلم گاکر واکو سناؤن

سی کا مجھکو روتا ہے کہ حضرت سے جدائی ہے

دل سے جس کو گرچاہے چیرے کو اوسکی پیت — مولا بندہ بندہ مولا دونون کی اک ریت

کسکی مصطفائی مین بھی شان کبریائی ہے

سخن واقرب راگ سناؤ گرکی رکھہ پہچان — ناؤمین واکا نادرنچو ہے جان مین واکی جان

ہمارے تن مین شکل روح بنکر حور آئی ہے

گورمین گوری سوئے جسدم وہر چنتین پربات — پوچھین ہارے پو چھینگے جب کہدے گی یہ بات

فرشتو دور ہٹ جاؤ محمدؐ کی دوہائی ہے

سپنے مین جب ہوگا درشن ساجن کا درشن — رو رو کر بولون گی پکڑ کر کملی کا دامن

یہی پونجی یہی دولت یہی میری کمائی ہے

معراجن مین دیکھہ کے واکو ہر بھی دل دینو — روپ سہاتا ساتون کا اکاس اوپر جا دینو

خدا کا پاک دل پیارے نبی کی رونمائی ہے

سیس نواوین سجدے مین جب حشر کے دن جاکر — لیجاوین بیکنٹھ کو امت اپنی چھڑواکر

گنہگار و مزے لوٹو قیامت بین بن آئی ہے

دھیری دھیری سلگت ہے اب ہر وہ اندر اگ — پیت کے کارن واکے چرن سے لاگ رہی ہے لاگ

محبت کو خدا رکھے عجب شئے ہمنے پائی ہے

رب کی قفا نن دکھلاوت ہے بانکا عرب کا یار — ہندمین اون کی فرکت مین تڑپت ہی جیا جیار

عرب مین جاکے مرجاؤن یہی دل مین سمائی ہے

ایسے من مورت سائین پرواری مین ہر بار — جسکی اک کرپا کی نجر کینو بیڑا پار

رسول اللہ نے شایق تری بگڑی بنائی ہے

—۰۱۰۱۰—

مثلث

دوری طیبہ مرے دلپر مصیبت ڈہائی ہے ۔ حسرت دیدار رو رہکر مجھے تڑپائے ہے

یا نبی بلوالو جلدی جان موری جائے ہے

الغیاث اے شاہ عالم المدد خیر البشر ۔ اے مدینہ کے مسیحا جلد لے اوسکی خبر

تیرا بیمار اب کوئی دم مین عدم کو جائے ہے

قبر مین مجھ سے فرشتے کر رہے ہین بحث طول ۔ مین یہ کہتا ہون ٹھہر جاؤ اب وہ آتے ہین رسول

یا خدا اب تو ہی تبلاوے تری کیا رائے ہے

مین وہ عقلے مین پھنسا ہون لو خبر خیر الورا ۔ ایک جانب خوف ہے اور ایک جانب ہے رجا

یاس اودہر تڑپائے ہے اور شوق اودہر ترسائے ہے

اے موذن کیون سناتا ہے نبی کا نام پاک ۔ ٹکڑے دل ہوتا ہے سن کر اور جگر ہوتا ہے چاک

دم تو لے وہ چاہنے والا مجھے یاد آئے ہے

کیون عزیز جان نہ ہو حسن محمدؐ مصطفےٰ ۔ تیرا یوسف ہے زلیخا میرے یوسف پر فدا

اون کی صورت مین خدا اپنی جھلک دکھلائے ہے

یارسول اللہ خبر لو ہوگیا جینا محال ۔ آپکی فرقت مین اب تو ہوگیا اسطرح حال

درد دلمین آنکھہ مین آنسو لبو پر ہائے ہے

مور پی پی کر رہا ہے کیون تو پچھلی رات سے ۔ ہائے احمد کہہ رہا ہون مین بھی آدہی رات سے

رٹ کسی کی ہے مجھے کوئی مجھے یاد آئے ہے

مین یونہی مر جاؤنگا ہجر نبی مین دوستو ۔ راہ مین تڑپے ہوئے خلقت یہ بولے گی سنو

لاش پر شائق کے یہ کیسی اوداسی چھائی ہے

———— ٠)٠(٠ ————

مخمس

زلف احمد پر موئے جاتے ہین ہم — یاد مژگان ساتھ لیجاتے ہین ہم
امتی حضرت کے کہلاتے ہین ہم — مژدۂ من راز جب پاتے ہین ہم

بس او سیدم ولکوثر پاتے ہین ہم

اسقدر ہین ہجر مین ہم ناتوان — چلنے پھرنے کی نہین تاب وتوان
کب تلک یہ حال اے جان جہان — التجا ہے اے شہ انس و جان

رحم فرما تیرے کہلاتے ہین ہم

دوری یثرب سے ہے دلپر محن — کوئی بھاتا ہی نہین اس کو چمن
ہے تصور مین نبی کے نعرہ زن — اب بلا لینگے تجھے شاہ زمن

بس یہ مژدہ دیکے سمجھاتے ہین ہم

یارسول اللہ زاری کب تلک — یا شہ دین اشک باری کب تلک
یا نبی اختر شماری کب تلک — یا محمد بے قراری کب تلک

وصل ہو للہ مرجاتے ہین ہم

رحمت عالم تمہارا ہے خطاب — جب سر محشر ہمارا ہو حساب
اوس جگہ تشریف لاکر ایجناب — سوئے جنت ہمکو لیجانا شتاب

کثرت عصیان سے شرماتے ہین ہم

سر سے پاتک دیکھئے ہین پر قصور — نزع مین تشریف فرمانا ضرور
چہرۂ انور دکھا دینا حضور — شیشۂ دلکو نہ کرنا چور چور

نفس اور شیطان سو گھبراتے ہین ہم

شایق اپنے دوست سے تو عشق کر — تیرے تن سے گو جدا ہو تیرا سر

دے جو طغنے خلق تو اپنے نہ ڈر
تھوڑے ہی دن مین مقرر ہے سفر
دیکھہ لے طیبہ کو اب جاتے ہین ہم

مخمس بر غزل اعلیحضرت قدر قدرت حضور پر نور خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

کبھی مقصود جو ہم اپنے بتا دیتے ہین
دہری آفت ہین وہ شایق کو پہنسا دیتے ہین
حرف مطلب کو وہ باتون مین اڑا دیتے ہین
عفو کرتے ہین خطائین نہ سزا دیتے ہین
جان عاشق کی یونہی وہ تو گھلا دیتے ہین

سوچھ لین پہلے رہ عشق مین جب پاؤن دہرین
نہ ہٹین یار کے کوچے سے جیین یا کہ مرین
جو بلا آئے اوسے جہیل لین آہین نہ بھرین
ایسے لوگون مین نہین ہم جو کہین اور نہ کرین
مرد جو کہتے ہین وہ کرکے دکھا دیتے ہین

جان قربان ہو جب تمپہ تو اوس روز ہی عید
پوچھتے کیا ہو جو ہے خنجر ابرو کا شہید
عشق سچا ہے تو پھر سہل ہے ہر کار شدید
وہ شہادت کو سمجھتا ہے حیات جاوید
زندگی آپ تو عاشق کی بڑہا دیتے ہین

یاد وہ دن تھے کہ چلے جاتے تھے راہ سے پھر کر
شکر اللہ کا پیدا تو ہوا اتنا اثر
نام سے میرے نفر تھا انھین آٹھ پہر
سن کے آواز چلے آتے ہین وہ گھبرا کر
میرے نالے میری قسمت کو جگا دیتے ہین

یہ کوئی شکل عقیمہ تو نہین ہے لوگو
پھر حق اون کو ذرا میری طرف سے کہدو
دیر کیون ایسی نہین ہے کوئی مشکل دیکھو
دل مرا کس نے چرایا ہے بتا ہین مجھکو
زایچہ کھینچ کے جو نام بتا دیتے ہین

کشتۂ ناز بتان صبح قیامت جو اٹھے
اوس کو لازم ہے کہ یہ بات مری یاد رکھے

بھول کر لفظ گلہ کا نہ زبان پر لاے
ان حسینون سے کوئی خون کا دعویٰ نہ کرے

خون بہا دیتے نہین خون بہا دیتے ہین

کثرت اشک فشانی سے ردی حالی ہے آج
وہ مسیحا اگر آجاے سنبھل جاے مزاج
گو ہے دنیا مین دعا کا بھی دوا کا بھی رواج
اون کو لاؤ مرے گریہ کا کرینگے وہ علاج

بات کرنے مین جو روتون کو ہنسا دیتے ہین

اپنے عاشق پہ کہان تک ستم و جور و جفا
قصد سے کیا فائدہ کچھ مان لے میرا بھی کہا
رحم کر رسم نہین ہے طریقہ اچھا
بیوفا یاد نہین تجھکو وفا کا شیوا

یاد رکھ تو کہ یہ ہم تجھکو سکھا دیتے ہین

چند ہی روز سے ہم پر کسی بت کا ہے عتاب
نامے اتنے ہون رقم اون کو بنے ایک کتاب
چند ہی دن سے ہوا بند محبت کا ہے باب
خط پہ خط بھیجینگے کچھ تو کبھی آئیگا جواب

آج سے ہم بھی یہی تار لگا دیتے ہین

وہ جفا صد سے کیا کرتے ہین ہر دم تقریر
آزماتے ہین نئے ڈھنگ سے اپنی تقدیر
خط نہین دیکھتے کیا جانے ہے کیسی تحریر
وہ تو خط پڑھتے ہین ہمکو یہ سوجھی تدبیر

دل کی تصویر لفافہ پہ بنا دیتے ہین

عاشقون کو ترے کیا سوجھی فراز او نشیب
ترے ہر عضو سے ہے حسن کے گلزار مین زیب
دیکھکر تجھکو نہین رہتا ہے انسانکو شکیب
چشم بادام دہن پستہ ہین خسار ہین سیب

ہم ترے وصف مین اک باغ لگا دیتے ہین

گرمی ہجر سے ہر سانس مین اک شعلہ ہے
کچھ تو ہو جاتی ہے تسکین یہ شغل اچھا ہی
کیا کہین ہجر مین ہم روح کا جو نقشا ہے
دل بیتاب جو پنکھے کی طرح ہلتا ہے

روح کو ہم اوسی پنکھے سے ہوا دیتے ہین

جھوٹے وعدے غلط اقرار ہین اوس شوخ کی سب
جان پر اپنے ستم رہتا ہے ہر دم بیڈھب

اُن پہ ہوجائیگا ظاہر جو ہے اپنا مطلب — لب جاناں کو چکھا ئینگے مزا وصل کی شب

ہوتی آئی ہے کہ جھوٹے کو سزا دیتے ہین

ہمنے دل نذر کیا پہلے ہی بے سوچے مال — پھر تو تو جانان کا خواہان ہوا اے مہر جمال
اسمین بھی عذر نہین پر ہے خیانت کا خیال — جان کیونکر تجھے دیدون کہ خدا کا ہے یہ مال

کیا پرائی بھی امانت کو لٹا دیتے ہین

ہان تو مضطر ہین اوچھلتا ہے جگر وو وہات — دل نہین پہلو مین پھر آتا ہے سینہ و ذات
اس دغا باز کے احباب نہ پوچھین حالات — روز ہان ہان کے سوا اور نہین ہے کچھ بات

دل تو دیتے نہین پر کہکے منا دیتے ہین

کام خلوت مین نیا اون کی حیا کرتی تھی — میری گستاخی سے تکرار ہوا کرتی تھی
کیا کہین وقت پہ ضد دونون کی کیا کرتی تھی — دل لگی یہ بھی شب وصل رہا کرتی تھی

ہم جلا دیتے ہین وہ شمع بجھا دیتے ہین

چاہنے والے سے شایق انہین بالکل تھا خدا — وہ بھی دن یاد ہین کچھ تھا انھین کس بات کا ڈر
اب تو عاشق سے وہ کرتے ہین محبت اکثر — وہ گئے دن جو اوسے کوستے تھے آٹھ پہر

اب تو آصف کو وہ جینے کی دعا دیتے ہین

خمسہ بر غزل راجہ مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر مدار المہام سرکار عالی

رہے نہ کیون دل ہر ورد مین نہان فریاد — کہلا دہن تو ہوئی کس لئے عیان فریاد
مجھے یہ رنج ہے کیون آئی تا زبان فریاد — ہوا نہ حائل یہ وہ شوخ مہربان فریاد

الٰہی یونہی گئی میری رائیگان فریاد

فغان مین ایسی ہے سوزش کہ جلر ہے مین لب — سنا رہا ہون فغان کرکے حال دل ہر شب

انہیں سے کام پڑا ہے اسی سے ہو مطلب — ملے نہ دانتوں سے اگر مجھے یا رب

تو کس کے پاس میں لیجاؤں گا یہاں فریاد

فغان و وحشت و رنج و الم ہے آٹھ پہر — ہوں گاہ آپ میں اور گاہ آپ سے باہر
کبھی ہیں خشک مرے لب کبھی ہیں آنکھیں تر — ستم رسیدہ ہوں ایسا کہ میری حالت پر

زمین آہ کرے اور آسمان فریاد

گھمنڈ سنگدلی پر تجھے نہیں زیبا — نہ خالی جائے گی فریاد اے ستم آرا
کبھی تو مجھ پہ تجھے مہربان کرے گا خدا — کبھی تو دل ترا اے دلربا پسیجے گا

کبھی تو دل سے سنے گا تو میری جان فریاد

تڑپ تڑپ کے مصیبت کی رات کٹتی ہے — ستا ستا کے قیامت کی رات کٹتی ہے
فغان و آہ میں آفت کی رات کٹتی ہے — اسی ہی شغل میں فرقت کی رات کٹتی ہے

کبھی ہے نالہ کبھی لب پہ ہے فغان فریاد

ہوا ہوا دم پیری شباب کا وہ مزا — کہاں وہ صحن گلستان لطف مئی وہ گھٹا
خزان نے کر دیا رنگ بہار ہی پھیکا — وہ ولولے ہی رہے اور نہ وہ شباب رہا

گئی وہ عشق کی تاثیر اب کہاں فریاد

ہماری گرم فغان سے چھوڑی جو چنگاری — ہوا جو زیر سما ہے بھڑک بھڑک کے چلی
پکارتے ہیں فرشتے بدن میں آگ لگی — زمین پہ آہ جو پہنچی فلک پہ جا پہنچی

خدا کی شان کہاں سے گئی کہاں فریاد

کہاں وہ بلبل نالان وہ گل کی سودائی — نہ اب وہ سیر چمن ہے نہ وہ تماشائی
یہ کیا ہوا جو اداسی ہے ہر طرف چھائی — چمن میں اب کے برس کیا نہیں بہار آئی

الٰہی کس کے لئے کرتا ہے باغبان فریاد

ہمارے عشق کا آغاز دیکھو کیسا ہے — ہوا ہے دل جو کہیں گم تو شور برپا ہے

خدا ہی جانتا ہے اسکی انتہا کیا ہے
یہ ابتدائی محبت کا یہ نتیجہ ہے
اگنوا کے دل کو جو کرتے ہین نوجوان فریاد

جو ولولے تھے جوانی کے سب ہوئے برباد
کبھی بر آئی الٰہی نہ اپنے دل کی مراد
کبھی کھلا ہی نہین غنچۂ دل ناشاد
کبھی نہ گلشن دنیا مین ہم رہے آزاد
یہ ہر بشر کی زبان پہ ہے ہر زمان فریاد

ہمارے حق مین فلک کیون ہی ایسا ظالم
کہ اس کا نام ہے مشہور نا بجا ظالم
ستم شعار دل آزار پر جفا ظالم
ہمیشہ بر سر بیداد ہی رہا ظالم
کب اتنی دور سے سنتا ہے آسمان فریاد

کیا نہ سجول سکے تو نے ورا بھی لطف و کرم
عوض مین اوس کے ہوئے ظلم جان پہ پیہم
مگر بجاری ہے بہت ہمارا دل ہے جو ہم
جفا مین لاکھہ سہین اور سہے ہزار ستم
نہ آئی ضبط محبت سے تا زبان فریاد

فقط ہی باغ مین ارمان کیون یہ نرگس کو
جو دیدے پہاڑ کے دیکھا ہوا ہی کیا اسکو
نرالیگا جہان مین ہر ایک ذی حسن کو
نہین ہے حسرت دیدار یار کس کسکو
کرینگے دیکھنا آنکھون کی پتلیان فریاد

ہوا ہے راست جو شایق سی جیج کج بنیاد
مزے سے رات کٹی اور بر آئی دلکی مراد
ہو بانگ مرغ سحر نغمۂ مبارک باد
وصال یار میسر ہوا تجھے اے شاد
گئی نہ شکر خدا رائیگان تری فریاد

مخمس بر غزل حضرت شمس الدین صاحب حافظ شیرازی رحمتہ اللہ علیہ

فدائے شعلہ روئے تو بیقرار انند
نثار نقش قدم تو خاکسار انند

اسیر حلقۂ زلف تو سوگوارانند — غلام نرگس مست تو تاجدارانند
خراب بادۂ لعل تو ہوشیارانند

نظر نظر سے لڑی جب تو کھل گیا یہ راز — نہ اون کی بات ہین جادو نہ مجھہ ہین تھا اعجاز
جناب عشق ہر اک جا ہین تفرقہ پرداز — ترا صبا و مرا آب دیدہ شد غماز
وگرنہ عاشق و معشوق رازدارانند

ہزار حیف کہ مست شباب تو بنکر — زمانے بھر ہین بھرین ہے اندہیر ہے تجھے بھی خبر
پھرا و سپہ طرہ کہ ظلمات ہین ہوا محشر — بزیر زلف دوتا چون نگہ کنی بنگر
کہ در یمین و لیسارت چہ بے قرارانند

جو عندلیب ہے نالان تو باغبان غمگین — خموش غنچے ہین حیرت ہین ہی کھڑا گلچین
خبر تجھے تو مصیبت زودن کی کچھ بھی نہین — گذار کن چو صبا بر بنفشہ زار و بہ بین
کہ از تطاول زلفت چہ سوگوارانند

نگاہ رحمت خالق جو عاصیون پر ہو — عجیب لطف سر حشر آئے گا دیکھو
کہین گے ہم بھی یہ بڑھکر ہر ایک زاہد کو — نصیب ماست بہشت اے خدا شناس برو
کہ مستحق کرامت گناہگارانند

کبھی ہے قمری ناشاد کو اسی کی ہوس — کبھی ہے بلبل شیدا کو وہن ہر ایک نفس
یہی چہکتا ہے گلشن ہین ہر اسیر قفس — نہ من بر آن گل عارض غزل سرایم و بس
کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزارانند

کسی کو اوج کسی کو ہے خاک پر مسکن — نہ پوچھو منزل الفت میں دا رنج و محن
پڑے ہین آبلے پاؤن ہین پڑ رہے ہین دامن — تو دستگیر شو اے خضر پے خجستہ کہ من
پیادہ میروم و ہمرہان سوارانند

ہر ایک مست مئے عشق کا بھی ہے سخن — کدھر کا زہد کہان بندگی یہ کیسی ہے دہن

خدا کے واسطے زاہد ہماری بات نوشن ۔۔۔ بیا بمیکدہ و چہرہ ارغوانی کن

مرو بصومعہ کانجا سیاہ کارانند

کبھی نہ شایق ناشاد کار ہے دل شاد ۔۔۔ شب فراق ہمیشہ رہے اوسی کی یاد

الٰہی دام محبت سے وہ نہ ہو آزاد ۔۔۔ خلاص حافظ ازان زلف تابدار مباد

کہ بستگان کمند تو رستگارانند

مُسدّس

شوق کہتا ہے کہ ہین احمد مختار کہان ۔۔۔ آرزو کہتی ہے رہتا ہے وہ دلدار کہان

عشق کرتا ہے یہی تقریر کہ ہی یار کہان ۔۔۔ کہہ رہا ہے یہ ادب ہے مرا سرکار کہان

راج دُلارا حق کا پیارا سب کا نبی کہلائے

روپ انوکھا اپنا بنا کر نینن بیچ سمائے

جان مضطر ہے وہ ہین دور کڑی ہی منزل ۔۔۔ درد اُٹھ اُٹھ کے یہ کہتا ہے کہ دل مین ہین دل

تیغ فرقت سے ہے سینہ مین کلیجہ بسمل ۔۔۔ غمزدہ ایک ہون مین اور ہزارون مشکل

کملی والے سائین کا جب یہان پر آنا ہوئے

جنم جنم کی میری بپت سب پل مین ڈلے وہوئے

وصف دندان نبی موتیون کا مالا ہی ۔۔۔ گیسو رخ پہ ہین پڑے چاند پہ یا ہالا ہے

یوسفی حسن سے حسن انکا بہت بالا ہی ۔۔۔ وہ جوان مدنی نوک پلک والا ہے

چاند سی صورت نور کی مورت پرچی للچائے

ہر ہر جھلکے ہر کہلائے ہر خود ہی بنجائے

روز کی تازہ مصیبت سے مرا دل ٹوٹا ۔۔۔ چھوڑ کر تری فرقت نے مرا دل لوٹا

مجھکو رونا ہے اسی کا کہ مدینہ چھوٹا
ہائے افسوس کہاں میرا مقدر پھوٹا

دیس اوجاڑ و پنچی کا پردیس کیو آباد
برہا دیوانی پیارے محمد ﷺ کرتی ہے فریاد

ولولہ عشق کا پیدا ہوا اوّل اوّل
کل نہیں پڑتی ہے لگی رہنے لگا دل بیکل
ضعف کہتا تھا کہ گر شوق یہ کہتا تھا سنبھل
یاد آنے لگا طیبہ کا سہانا جنگل

احمد احمد کہتے ہوئے میں منزل چلتی جاؤن
بیکس بے بس دکھیا نبکر سکھ والیکو پاؤن

سوزش عشق سے میں دلکو جلاؤں کبتک
روز مرتا رہوں اور جان سے جاؤں کبتک
آپکی یاد بہلا دل سے بُھلاؤں کبتک
مانتا ہی نہیں میں اسکو مناؤں کبتک

میٹھی بتیاں اپنی سنا دو کچھ تسلی ہوئے
رونیوالا پیارے نبی جی جان کو کبتک روئے

آپکی یاد میں بیچین ہے دل چین نہیں
کب نظر آئیگی آنکھوں کو مدینہ کی زمین
یا الٰہی تو مجھے کیوں نہیں پہونچاتا وہیں
ہائے افسوس کہ خادم کہیں سرکار کہیں

ایسے بپت کے جینے پر پڑ جائے ہمارے خاک
پاس قدم کے جلد بلا کر کر دو گنہ سے پاک

جوش بحر گنہ اوس میں ہے مداح بپا
اور کشتی مری ٹوٹی ہوئی ملاح خفا
ڈر یہ ہے غرق نہ کر دے مجھے سیلاب خطا
یا محمد ﷺ ترے صدقے تو اسے پار لگا

تیرے کرم کی آس ہے ساجن اور نہیں کوئی پاس
پیت لگا کر کیا پھل پائی وہ بھی نہ آئی راس

نزع میں یوں ملک الموت نے ارشاد کیا
قیدی زلف کو تو پھر ہنسے تو آزاد کیا
دل گیا جان گئی عشق نے برباد کیا
خوب ہی شاد تو ناشاد پہ بیداد کیا

پھر گئی پتلی بند ہوئی انکھیان خوب ہوا دیدار
روح سرہانے رونے کھڑی ہے اب تو چل دربار

نسب نامہ منظوم این جانب

ایک دن مجھ سے کسی نے یون کہا
نظم مین ظاہر نسب ہو آپ کا

عرض کی میر شجاع الدین [1] ہے نام
عرف ہے اعظم علی مشہور عام

نام والد کا مرے ۔ احمد علی [2]
ابن سید بادشاہ [3] ہین وہ ولی

ان کے والد ہین سنو حیدر علی [4]
ابن سید اولیا [5] وہ متقی

وہ معین الدین [6] کے فرزند ہین
اور وہ محی الدین [7] کے دلبند ہین

اور وہ فرزند سید اولیا [8]
باپ ہین سید حسین [9] باصفا

اور وہ راجے محمد [10] کے پسر
ان کے والد ہین محمد [11] خوش سیر

ان کے والد ہین سنو عبد النبی [12]
ابن سید مصطفے [13] ہین وہ ولی

اور وہ ابن شہ علی [14] ہین جان لو
عبد الجبار [15] ان کے والد ہین سنو

عبد الغفار [16] ان کے ہے والد کا نام
ابن بوطالب [17] ہین وہ عالیمقام

ابن سید نور [18] ہین وہ خوش سیر
سید ابراہیم [19] کے ہین وہ پسر

جن کے ہین سید حسن [20] والد سنو
اور وہ یحیی [21] کے بیٹے نیک خو

باپ ہین سید محمد [22] ان کے جان
سید احمد [23] کے خلف وہ اور نشان

ابن صالح [24] اور وہ ہین ابن سعید
بھیج رحمت اپنی اے رب المجید

یاد رکھ تو ہین وہ موسی کے پسر
والد ان کے ہین میر تقی نامور

اور تقی جس کا لقب ہے وہ امام
ان کے والد ہین محمد جن کا نام

اور وہ ابن علی موسیٰ رضا	موسیٰ کاظم ان کے والد با صفا
وہ امام اور ان کے والد ہین امام	جعفر الصادق سنو تم ان کا نام
ہے لقب باقر محمدؐ جن کا نام	انکے والد پانچوین ہین جو امام
اور وہ ہین ابن علی ابن الحسین	ان کا صدقہ ہمکو ہو سکہ اور چین
اور وہ حضرت علی کے ہین پسر	فاطمہ خاتون کے لخت جگر
نظم مین شنایق ہوا شجرہ تمام	عرض کر تو الصلوٰۃ والسلام
خدمت اجداد مین سر کو جہکا	ہے وسیلہ ان کا حق سے کر دعا

تو مجھے اس قافلہ کے ساتھ رکھ
میری بات اے رب تو میری ہاتھ رکھ

تواریخات

از نتیجہ فکر بلند طبع ارجمند زبدۃ الاصفیا عمدۃ الاولیا حضرت مولانا مولوی سید شاہ اولیا صاحب حسینی القادری الحنبلی ولی برادر حضرت مصنف خلف قدوۃ المحققین زبدۃ الکاملین شیخ الکل مولانا مرشدنا سیدنا حافظ حاجی حضرت سید احمد علیشاہ صاحب قبلہ وکعبہ ادام اللہ فیوضاتہ وبرکاتہ

قطعہ تاریخ

چھپ گیا صد شکر بھائی کا کلام	مرحبا کیا فکر ہے فکر حبیب
یون ولی نے سال ہجری کہہ دیا	کم نہین ہے وصل سے ذکر حبیب
	۱۳۲۶ھ

از نتیجہ فکر رنگین خاتم سخنوری شاعر نازک خیال او ابندی ہادی گمرہان رہبر سالکان حضرت مولانا مولوی حاجی سید محمد عثمان علیشاہ صاحب حسینی القادری الحنبلی ظلہ العالی

مفتی اول عزیز شہر کا
آئی ہر اک شعر سے بوئے وفا
لائی یہ مژدہ مدینہ سے صبا
کہدو فائق سال اوس کے طبع کا

شان سے شوکت سے جب دیوان چھپا
دل یہ بولا مرحبا صلے علے
ہے صلا اس کا شفاعت شائقا
ہمدم عاشق ہے نعت مصطفےٰ

از نتیجہ فکر ناظم بے مثال نازک خیال جناب ابو الضیا محمد عمر صاحب گل تلمیذ حضرت ظہیر دہلوی

قطعات تواریخات

ہو گیا شائق کا مرتب دیوان
کیا کوئی وصف لکھے کیا کوئی تعریف کرے
نعت اوس کی ہے جو ہے چشم چراغ ایمان
پر اثر ہین وہ مضامین کہ چشم بددور
کیا تر و تازہ چمن ہے کہ دم نظارہ
فکر تاریخ مین تھی دلکی کلی پژمردہ
کھل گیا جی سر الفاظ سے پاکر سن طبع

کیون نہ بیچین ہو اے گل پے دید نگاہ
خوبی نظم پہ خود نظم کی خوبی ہے گواہ
عین مقصود رسالت شہ دین عرش پناہ
وہ دلاویز ہین اشعار کہ ماشاء اللہ
غنچہ و گل سے بھر اجاتا ہے دامان نگاہ
بلبل طبع رسا پھول کے چہکی ناگاہ
دیکھی غنچہ شاداب کلام دلخواہ

ولہ

مرحبا کیا نعتیہ دیوان ہے صل علےٰ — فرش سے تا عرش اسکی وہ جہا نہیں دہوم ہے

از سر ایمان کہی تاریخ مین نے طبع کی — کتنا پاکیزہ کلام شایق مرحوم ہے

۱۳۲۸ھ

ولہ

آفرین اے شایق شیرین بیان — مر[illegible]یا خوب نعت پاک ہے

از سر ارمان یہ نبع سال طبع — کہہ [illegible] کرشمہ لولاک ہے

۱۳۲۸ھ

ولہ عیسوی

مژدے لوٹینگے کیا کیا عاشقان مصطفےٰ آہا — جو [illegible] ہے حضرت شایق کا انجیل نعتیہ دیوان

لو ارمان جسکا کر مین نے سال عیسوی لکھا — [illegible] مصطفےٰ اصل علےٰ ہے گلشن بیان

۱۹۱۰ء

از نتیجہ فکر جان فصاحت کان بلاغت [illegible] مولانا مولوی سید علیشاہ صاحب صادق حسینی القادری الجنیدی [illegible] تلمیذ حضرت مرحوم

حضرت شایق جناب اعظم علی — [illegible] عجب فرزانہ مرحبا

کیا ہوا اوصاف ستودہ کا بیان — [illegible] کے ہر ایک رنگ مین تھا اک مزا

چل دئے افسوس کیا دنیا سے وہ — [illegible] کر اوصاف اپنے بے بہا

جسکا ایک شمہ ہے یہ بھی دیکھئے — جو یہ دیوان ہو رہا ہے آپ کا

فکر کی صادق نے جب تاریخ کی — [illegible]ف غیبی نے دل سے یون کہا

ہو گیا اعداے دین کا دل سیہ — وصف معشوق خدا ہے بے بہا

۱۳۲۸ھ

تاریخ فصلی

مفتی اول جناب شایق عالی گہر
خوب لکھی مدح سردار دو عالم مرحبا

شعر ایسے شعر جنسے مست ہین صوفی و رند
یہ سخن ایسا سخن جسنے نہین اب تک سنا

آرہی ہے جس سے بوئے الفت محبوب خدا
مرحبا صل علےٰ صد مرحبا صلی علےٰ

سال فصلی لکھد و صادق سطرح [illegible]
نعت محبوب جہان ہے خوب زیبا واہ واہ

١٣١٩ ف

من طبع زاد راجی اللہ المنان محمد تراب علی خان قابل قادری الحنبلی الاحمدی مرید حضرت قدس سرہٗ

جناب شایق شیرین بیان کا خوب ہے دیوان
مرے کا انتخاب نعت محبوب دو عالم ہے

ضیا بخش دل عاشق نکیون ہو یہ سخن قابل
طلوع آفتاب نعت محبوب دو عالم ہے

١٣٢٨ھ

ولہ تاریخ محمدی

مرحبا صل علےٰ اے شایق عالی گہر
خوب لکھا نعت محبوب خدا صد مرحبا

سر جھکا اعدائے دین کا سنتے ہی وصف
مرحبا صل علےٰ نعت رسول اے واہ واہ

١٣٢٨ھ

تاریخ عیسوی

نعتیہ دیوان شایق ہوگیا ہے چھاپ اب
مرحبا اوصاف بے حد قابل شایق ہے کہ

عیسوی سن کے لئے ولکو عدو کے [illegible]
حمد خالق نعت احمد قابل شایق ہے کہ

١٩١٠ء

ولہ تاریخ ہجری بفارسی

عاشق اللہ محب مصطفےٰ
مفتی اول جناب اعظم علی
ہست در ہر شعر او عشق نبی
ہر کہ شنود شعر او مجنون شود
از سر درد و غم اقش سال گفت

حامی شرع رسول دو جہان
گفتہ مدح حق پیمبر نفع جہان
وصف نعت حق ہویدا از جہان
... ست در علم چنین ساحر زبان
... عاشقان دور افتادگان

از نتیجہ فکر ثنا عرف فراقش گلزار معانی طوطی شکرستان شیوا بیانی عالیجناب راقم الدولہ مولانا سید ظہیر الدین حسین ... دہلوی

صد شکر چھپ رہا ہے دیوان اطہر
اللہ مہربان ہے مداح مصطفےٰ پر
گنجینۂ فضائل دیوان کے ہے مصنف
سر دفتر سیادت آل رسول اکرم
بیحد و لاتعد ہیں اوصاف مفتی صاحب
تاریخ طبع کی تھی تشویش دل کو بے حد
لکھدے بلا تامل پائے ادب گھسا کر

ادیب ... ہیں ہے وصف وثنا کے لایق
... ای خدا ہے نعت رسول برحق
... کہنا صادق ہے بلکہ اصدق
... فر و ورشید و فایق
... جناب والا لایق ہیں بلکہ الیق
... وسوس ہے تو ظہیر ناطق
... ان ... ہے خدا کا عجز و نیاز شایق

از نتیجہ فکر نصیری ہمدانی ثانی عرفی زمانی امیر الشعرا عالیجناب ... علیشاہ صاحب ... کی

حضرت شایق زبجاء چو دیوان لطیف
حرف حرفش زگل عارض خوبان خوشتر

... تحریر باوصاف رسول مختار
... ہست ہر مصرعہ او روکش زلف دلدار

با تقم گفت بگوشش این سخن تخمش ترکی
حیشم با و اشور از دیدن الخیر الابصار

از نتیجہ فکر گہربار جان فصاحت کان بلاغت عالیجناب مولوی حافظ جلیل حسن صاحب جلیل شاگرد رشید حضرت امیر مینائی مرحوم

خوش ہین شایق مداح رسول عربی
نعتیہ نظم سے مخزن کیسا زیب ہے

اس سخن کے لیے موزون ہے یہ تاریخ جلیل
ذکر محبوب کا ہے کیون ہو نہ

از نتیجہ طبع گہربار شاعر جادو گفتار عالیجناب مولوی لطیف احمد صاحب اختر خلف حضرت امیر مینائی مرحوم

قابل توصیف شایق کا کلام لعت ہے
کیا زبان کیا حسن کیا بندش ہے اسے صل علے

بے تکلف مصرعہ تاریخ اختر نے کہا
دیکھنا کیسے یہ دلکش نعت ہے صل علے

۱۳۲۲ھ

از نتیجہ فکر رسیحہ شاعر نازک خیال ناظم بیمثال رشک شعرائے ماضی و حال عالیجناب ڈاکٹر سید احمد حسین صاحب مائل دہلوی

سید اعظم علی جزاک اللہ
خوب دیوان نعتیہ لکھا

بارک اللہ مفتی اوّل
مرحبا شایق سخن آرا

جو سنے تیرے شعر وجد کرے
ہے تری شاعری مین خاص مزا

ہین کھلی جھلکیان تصوف کی
عاشقانہ کہین ہے واویلا

ہے کہین وصف احمد بے میم
بینے ہاتف سے یہ سنا مائل

ہے کہین منہ پہ شرع کا پردا
ہوئی نعت نبی پسند خدا

از نتیجہ فکر ناظم بیمثال شاعر نازک خیال عالیجناب مولوی سید رضی الدین حسن صاحب کیفی تلمیذ داغ دہلوی مرحوم

اعظم عملی محب نبی مفتی دکن
کی بینے خوب اس چمن بیخزان کی سیر
سوز و گداز عشق نبی اس سے ہی عیان
جان اپنی لاکہہ دل سی تصدق ہی نعت پر
کیفی سے بینے مصرع تاریخ یہ سنا

شایق کہ عندلیب گلستان نعت ہے
دیکہا کہ نغمہ جان جہان جان نعت ہے
دیوان کیا ہی شمع شبستان نعت ہے
دل اپنا لاکہہ جان سے قربان نعت ہے
عجز و نیاز کیا چمنستان نعت ہے

از نتیجہ فکر شاعر شیرین مقال نازک خیال جناب امراؤ مرزا صاحب برادر زادہ و تلمیذ حضرت داغ دہلوی مرحوم

بے مثل نعت نبی ہین ہے سارا کلام دیکہو
لکہہ سال طبع کا تو نادان بس یہ سر مصرعہ

چہپتا ہے اون کا دیوان جو شہر کے ہین مفتی
عجز و نیاز شایق معشوق ہے حقیقی
۱۳۲۸ ہہ

از نتایج فکر مولوی محمد عبد الرحیم صاحب المتخلص رحیم ابن مولوی حافظ محمد حفیظ الدین صاحب ڈاکٹر

چہپا جبکہ شایق کا یہ کلیات
بر آئی ہر اک کی دلی آرزو
سن طبع کیا سوچتے ہو رحیم

بصد اہتمام و بصد احتشام
تمامی سخندان ہوئے شاد کام
کہو خوب تر اب چہپا یہ کلام
۱۳۲۸ ہہ

ولہ

دیر سے چھپتا تھا شایق کا کلام — جس کے تھے مشتاق سب اہل ہنر
للہ الحمد اس مبارک دور میں — ہو گئی اوس کی اشاعت سربسر
سال عیسوی کہہ سنا دو اے رحیم — شاہد مخفی ہوا اب جلوہ گر
۱۳۱۹ف

ولہ رباعی

چون شد سخن شایق [illegible] طبع — گرویدہ دلہائے خلایق مطبوع
گفتم بصد اشتیاق سال [illegible] — زیبا شد و کلیات شایق مطبوع
۱۳۲۸ھ

ایضاً

آن مفتی اعظم کہ بود بس لایق — شد چھاپ ازو لغت بنی فایق
بہر سن طبع آن بصد شوق رحیم — گفتار چہ در فشاند کلک شایق
۱۳۲۸م

ایضاً

آن اعظم ما کہ رتبۂ داشت عظیم — شد طبع ازو کلام زاحسانِ کریم
آمد چو خیال سال طبعش در دل — نایاب دُر سفتہ بشد گفت رحیم
۱۳۲۸ھ

دیگر

مصنف اسکے ہیں مفتی لایق — یہ دیوان ہے ہر اک دیوان سے فایق
لکھو ہجری میں تاریخ اسکی قدرت — رموز و گلشن و گلزار شایق
۱۳۲۸ھ

اکمل سید قادر بادشاہ صاحب قادری خلف سید عبد [illegible] صاحب قادری دافی مرحوم مغفور

شعر ہے ہر یک اس مین لاجواب — خوب ہے [illegible] نعت ختم المرسلین
یون تو دیوان کو دیکہین سیکڑون — ایسا دیوان ہمنے دیکہا ہی نہین
اس مین ہے تعریف چشم پاک کی — کیون نہ رکہ لین سر پہ اسکو حور عین
فکر تھی تاریخ کی دل نے کہا — رشک گلزار ارم حق الیقین
۱۳۲۹ھ

تاریخ فصلے

شایق شیدا کا ہے یہ یادگار — کیون [illegible] رونق دنیا و دین
پی لین شیدائے محمد شوق سے — ہے [illegible] شراب الصالحین
کہدیا اکمل نے یون طبع کا سال — گلشن [illegible] برائے عارفین

طبعزاد حاجی محمود خان محمود نایب مرت سرکاری شاگرد [illegible] راقم الدولہ مولانا سید ظہیر الدین حسن صاحب ظہیر دہلوی

دیکہینگے اگر کلام شایق — [illegible] کے صاد ادستاد
محمود یہ کہدو سنہ فصلے — [illegible] ایجاد
۱۳۱۹ف

از طبع نازک سخنور بیمثال شاعر خجستہ خصال طوطی شکرستان سخنوری عالیجناب مولانا مولوی حاجی محمد ہدایت حسین خانصاحب قادری المتخلص ہدایت [illegible] خادم حضرت جناب شایق رحمتہ اللہ علیہ حال تلمیذ حضرت اشرف مدظلہ العالی ....

اے ہدایت ہے یہ دیوان لاجواب — جس کا ہمسر آج دنیا مین نہین

میرے مرشد کا تھی کیا فکر بلند آپ نے کیا خوب یہ دیوان کہا اس کا شایق اک زمانہ کیون نہ ہو جس کی فصلی ہین ہے یہ تاریخ طبع	ہر زمین شعر ہے عرش برین میرے اوستاد آفرین آفرین یہ تو ہے دلچسپ و دلکش دل نشین باب طیبہ وصف فخر السالبین ۱۳۱۹ ف

من طبعزاد خاکپا احقر العباد محمد اکبر حسین صاحب المتخلص بہ اکبر تلمیذ حضرت شایق رحمۃ اللہ علیہ حال تلمیذ حضرت اشرف صاحب قبلہ

آفرین صد آفرین کتنی ہے اچھی شاعری داد دین سن سنکے اسکی اک زمانہ ہو کر تمام ایسے بانکے شعر ہے ایسا ہی اس کا بانکپن اس مین رکھے ہین خزانہ فیض کے استاد نے فخر سے تڑپے اوچھالے آسمان پر ہر ورق سال ہجری مین لکھو تاریخ اے اکبر یہ تم	دلکو خوش کرتا ہے ہر ہر شعر جس کا چلبلا میر و سودا و رند و مومن مصحفی و میرزا و لین چپ جاتی ہے مثل تیر جس کی ہر ادا مبتدی کی طبع ہو جائے نہ کیون طبع رسا اسمین ہے فخر بر سر تاج دو عالم کی ثنا مولوی اوستاد شایق کا مری دیوان چھپا ۱۳۲۸ھ

سید خواجہ محی الدین قادری از پروفیشنسی فارسی - عینی

مرحبا صد مرحبا اے شایق شیرین بیان کم نہین ہر مطلع اس کا مطلع خورشید سے چشم عینی مین سوا اسکا ہے پتلی کی طرح بیت اس دیوان کے ہے رشک ہر بیت الغزل	واہ کیا الفاظ کی بندش ہے کیا طرز بیان اسکی ہر جدول پہ ہوتا ہے گمان کہکشان عقد پروین کو تصدق کر رہا ہے آسمان ہاتھ سے جانے نہ پائے دوستو لو ارمغان

قطعہ تاریخ وفات عالیجناب مستطاب عاشق رسالتمآب آقائی و مولائی اوستادی حاجی حضرت

مولانا مولوی ابو الحیا سید اعظم علی صاحب قبلہ حسینی القادری المتخلص شایق مفتی اوّل

عالم فاضل چراغ اہل دین	مفتی شرع شرہیں اعظم علے
بود این مسند نشینی مصطفے	صاحب باطن بحن این سخنی
ور سن ونتایج ابن مرتضے	فکر صادق کرد با صد قلو لی
از دل اندوہ آمد این ندا	سوئے جنت رفت مداح نبی

از نتیجہ فکر شیرین زبان رنگین بیان معجز لسان عالیجناب حاجی مولوی احمد حسین صاحب شاغل قادری الحنبلی الاحمدی تلمیذ حضرت مغفور

خوب دیوان چھپا ہے شایق کا	ہر طرف سے صدائے تحسین ہے
از سر دل کہا یہ شاغل نے	آشکارا نکات رنگین ہے

از نتیجہ فکر شیرین زبان شیوا بیان عالیجناب میر اسمعیل علیخان صاحب خار قادری تلمیذ حضرت مرحوم مغفور

مرحبا صد مرحبا صل علیٰ اے سیدا	خوب شایق نے لکھا ہے نعت احمد واہ واہ
سال ہجری اسطرح دل خار کا سن کر کلام	نعت شایق مرحبا واہ کیسے اچھی ہے کہا

از جناب غلام محی الدین صاحب باذل قادری الاحمدی تلمیذ حضرت قایل

واہ واہ استاد حضرت شایق	خوب لکھے [illegible] شعر جلے علے
عاشق خاتم رسل ستھے وہ	کیون نہ مقبول ہو کلام اونکا
طبع کا سال یون کہو باذل	نعت محبوب دل پسند خدا
	۱۳۳۲ھ

نتیجۂ فکر الراجی الرحمان محمد ... علیخان صاحب قابل قادری الاحمدی تلمیذ حضرت مصنف مرحوم

... شایق کہ در ہجر بے گفت کلام	نیست در ہر شعر او جز آہ و نالہ شور و سوز
... تاریخ مقبولش چنان بگفت	بار سوم طبع شد دیوان شایق دلفروز

سنہ ۱۳۳۱ھ

تـــــمّـــــت ... ـــــلیر

ان میفروشی لسبیار میفروشی

...رے بعض ہم پیشہ بھائیون نے جھوٹے اشتہارات اور لغو عبارت آرائیون سے اشتہار کی ...خت اس درجہ گھٹا دی ہے کہ یہ جرأت نہین ہوتی کہ ہم پبلک کے روبرو یہ کہین کہ ہماری تحریر ...چ اور بالکل سچ ہے مگر یہ جھنڈ کہ سونا جانے کسے ... آدمی جانے ... ہمکو مجبور کر رہا ہے کہ ہم ...پنے ناظرین سے بھی اسکے ... کرنے کے استدعا کرین ... امتحان تاجر کے کھرے کھوٹے کا امتیاز نہایت ... پبلک کی قدر دانی اور توجہ نہین ... پورا الیقین ولاتی ہے کہ ہماری دوکان ... نیک نامی و خوش معاملگی کی شہرت نے ہمارے نام کو ... کانون تک گو ایک ... تک پہونچا ضرا ہوگا۔ اس دوکان کی شہرت صرف حیدرآباد ہی ... محدود نہین ہے بلکہ اسکی نیک نامی کا سکہ ہر دور دور تک چل رہا ہے اور اس لئے یہ کتب خانہ اپنے ... قدردانون کے عنایات کا شکریہ ادا کرتا جو گاہے بگاہے نہین بلکہ روزمرہ اس کے حال پر ہوتی رہتی ہے ہم اپنی اس خودستائی کی جسے ممکن ہے کہ کسی حد تک مبالغہ بھی ہو پبلک سے معافی چاہتے ہین یہ کتب خانہ بلحاظ کفایت و عمدگی مال صفائی معاملہ عجلت تعمیل مین اپنا آپ ہی نظیر ہے۔ ...ارے معاملہ سے واقف اور روشناس ہین وہ خوب جانتے ہین غرض ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے ...یئے نیک و بد اور زشت ... کو آزما لیجئے فقط



المعلن

سید عبادر تاجر کتب چار مینار حیدرآباد دکن

کلیات شایق

دیکھو لینا گرنہ رہجاؤ کلیجہ تھام کر — نالۂ [illegible] ہے یہ فریاد بلبل کی نہین

عالیجناب مولوی میر اعظم علی صاحب مرحوم مفتی بلدہ المتخلص بہ شایق کی لیاقت [illegible] مسلم الثبوت جانی ہو آپکے نعتیہ کلام کو جو مقبولیت عام کا درجہ حاصل ہوا ہے اوس کا اندازہ اس سے ہو سکتا [illegible] کی تصنیفات سے ہی دو مرتبہ طبع ہوئی اور ہاتھون ہاتھ فروخت ہو گئی اب تیسری مرتبہ نہایت [illegible] آب و تاب کے ساتھ چھپی [illegible]۔

اس گنجینہ مین بیش بہا موتیون کی لڑیان اس خوبصورتی سے منسلک ہین جسکے مطالعہ سے [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہو نعتیہ کلام [illegible] ور شایق کے طبع رسا کی شوخیان ملاحظ فرماکر عش عش کرینگے۔ اس بے بہا مجموعے مین [illegible] کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین اس زور و شور سے لکہا ہے کہ اگر شایقین [illegible] ایک سرسری نظر سے بھی ملاحظ فرما دین تو [illegible] حالت وجد مین سبحان اللہ کے پاک لفظ کو زبان [illegible] نہ فرماوین تو ہمارا ذمہ اور اس مین وہ نعتیہ قصاید [illegible] درج ہین جن کو مولود خوان آجکل [illegible] و مجالس مین بصد ذوق و شوق پڑہتے ہین اور انکے علاوہ پھڑکتی ہوئی [illegible] شوخ ٹھریان وغیرہ جس کے مطالعہ سے مصنف کی شیرین کلامی کا ثبوت ملتا ہے اور اونکی اعلیٰ قابلیت نمونہ کہلاتی ہین موجود ہین۔ غرض اس لاجواب کتاب کو چمنستان کا لکہا ہوا گلزار کہا جائے تو بیجا نہ کاغذ لکہائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی ضخامت (۴۱۲) صفحے اس گوہر نایاب کی قیمت باوجود ان تمام خوبیون کے صرف (عہ) علاوہ محصول ڈاک ہے۔ اور پتہ ذیل سے دستیاب ہو سکتی ہے فقط

المشتہر

سید عبد القادر تاجر کتب چار مینار حیدرآباد دکن

